٦٨٦

ما شاء اللہ لا قوۃ

کتاب منتخب انتساب مفید مشتاقان طواف بیت اللہ و زیارت

مدینہ طیبہ صانہا اللہ عن تعین الآفات من الغنی

فلاح الکونین

فی احوال

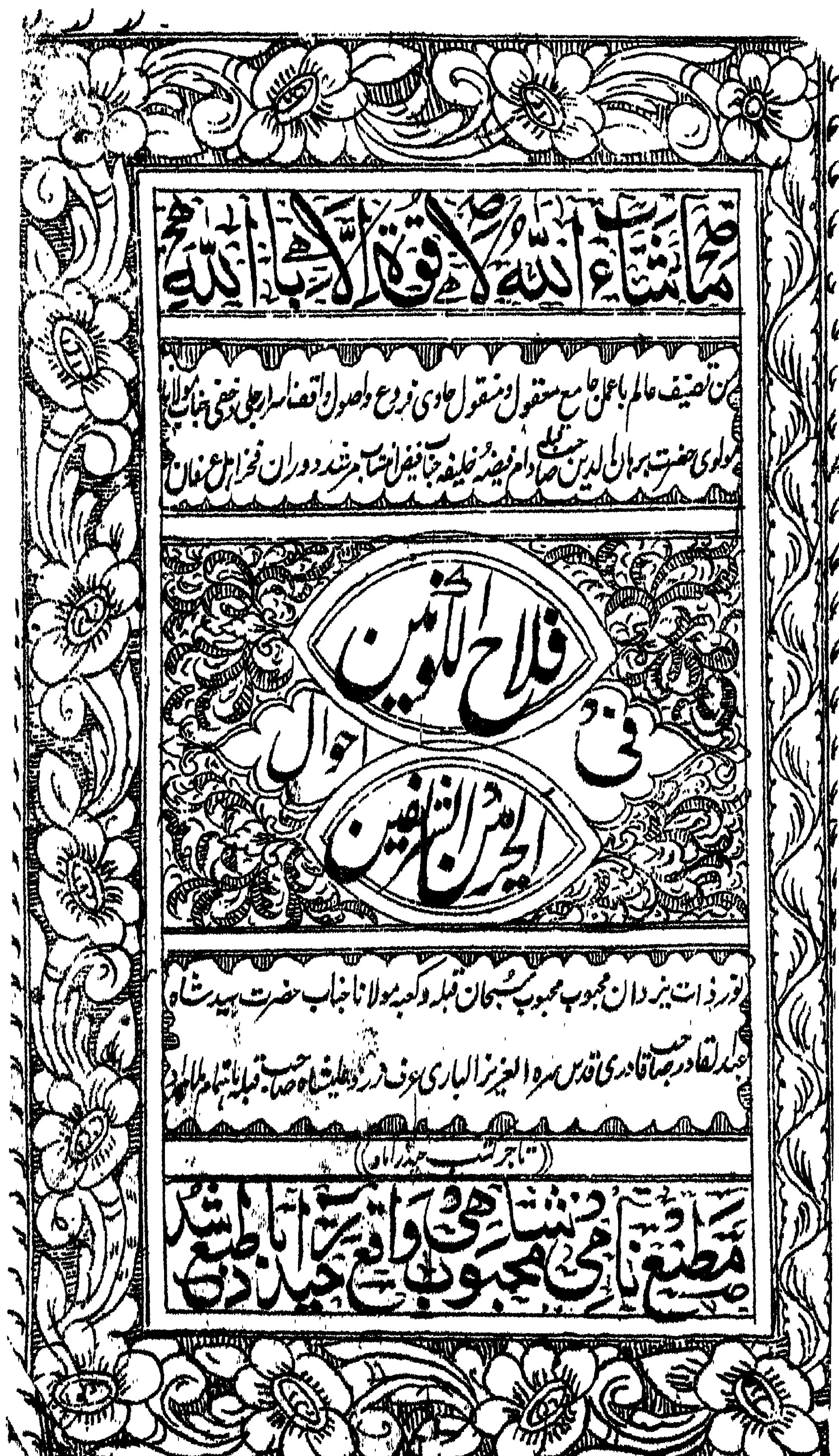
الحرمین الشریفین

مؤلفہ و مصنفہ سیادت مآب حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت

مولوی محمد سبحان اللہ صاحب مرید و خلیفہ قبلہ و کعبہ مولانا جناب حضرت

سید شاہ عبدالقادر قادری قدس سرہ الباری عرف حضرت زردہ ملتانی صاحب

مطبوعہ مطبع مجیبی



ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

من تصنیف عالم باعمل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول واقف اسرار جلی و خفی جناب مولانا
مولوی حضرت برہان الدین صاحب قبلہ دام فیضہ خلیفہ جناب فیض انتساب مرشد دوران فخر اہل عرفان

فلاح الکونین
فی احوال
الحرمین الشریفین

نور ذات یزدان محبوب محبوب سبحان قبلہ و کعبہ مولانا جناب حضرت سید شاہ
عبد القادر صاحب قادری قدس سرہ العزیز الباری عرف درویش شاہ صاحب قبلہ باہتمام ملا محمد

(تاجر کتب حیدرآباد)

مطبع نامی دکن شاہی محبوب واقع حیدرآباد طبع شد

✻ تکملہ فہرست صفحہ ۱۴ ✻

فہرست کتاب فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین سیما علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم اما بعد یہہ خاکسار خاکپاے کلاب عتبہ عالیہ محبوبیہ عرض کرتا ہے کہ جب تائید حقانی اور عنایات ربانی شامل حال اس فقیر کمترین کے ہوئی خدمت مین سیدنا و مرشدنا منبع معرفت حقانی مخزن فیوضات سبحانی ہادی زمان مرشد دوران فخر اہل عرفان نور ذات یزدان محبوب محبوب سبحان قبلہ وکعبہ مولانا جناب حضرت سید شاہ عبد القادر قادری قدس سرہ العزیز الباری کی پہونچا ہے اور بتفضلات یزدانی یہہ کمترین زمرۂ غلامان حضرت قدس سرہ کے داخل ہوا کتاب محامد حمادیہ احوال اور کرامات مین حضرت عارف باللہ شاہ محبوب اللہ المخاطب من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحماد ثانی سیدنا و مرشدنا و مولانا جناب سید شاہ غلام محمد قادری الگنجوانی قدس سرہ العزیز جد اعلی حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کے تصنیف کیا اور اسمین التزام اس امر کا ہوا کہ کرامات حضرت کے تحقیق

ایات قرآنی کے ساتھ کرنے مین آیا اور بعد اختتام کتاب بارگاہ عالی مین حضرت
کے ملتجی اور ملتمس ہوا کہ بتوسل ذات مبارک آپکے یہہ سعادت میسر ہوئی کہ ایک
کتاب مبسوط احوال شریفہ غوثیہ محبوبیہ مین اس خاکسار سے تصنیف ہوی
بحمد اللہ بتوسط اور تائید مبارک حضرت کے کتاب محی الکونین بشرح درالدارین
اس خاکسار سے لکھی گئی کہ اسمین تطبیق احوال اور کرامات محبوبیہ با احوال
شریفۂ مصطفویہ و معجزات نبویہ عرض کرنیمین آیا بعد تصنیف اس کتاب کے
جناب فیضمآب مین حضرت غوث الثقلین محبوب رب المشرقین قطب ربانی معشوق
یزدانی شیخ الکل ہادی السبل شیخنا و مرشدنا السید عبد القادر الجیلانی رضی اللہ
عنہ وارضاہ عنا وجعلنا عندہ تعالی فی الدارین کے اس امر کا ملتمس اور ملتجی تہا
کہ حضرت کے عنایات اور توجہات سے یہہ سعادت عظمی نصیب ہوی کہ ایک
کتاب اوصاف اور احوال مین جناب شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سید الکونین
رسول الثقلین امام الحرمین جد السبطین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی اس خاکسار
سے تصنیف ہوی مگر یہہ خیال رہا کہ علماے کرام اس امت مرحومہ کے ہزارہا
کتب احادیث اور سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تصنیف فرماکر
اس سعادت عظمی سے مشرف ہوے ہین تو کیا چیز ہے کہ با این بضاعت مزجات
اس امر مین دم مارے اور کیا نیا مضمون لکہے کہ ناظرین اس مضمون کیطرف
متوجہ ہون اسی خیال مین تہا کہ سفر ہجرت حرمین شریفین جناب پیر و مرشد
قبلہ و کعبہ قدس سرہ کا درپیش آیا اور ہمراہی خدمت مبارک کا اتفاق ہوا چنانچہ
اثناء سفر مین قریب مکہ معظمہ بمقام بحرہ وصال مبارک ہوا اور آرامگاہ حضرت قدس سرہ

قولہ بشرح درالدارین متن جو درالدارین ہے تصنیف حضرت شیخ عبد القادر ... ۱۲ منہ

مکہ معظمہ قریب قبہ شریف ام المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا قرار پایا
جب بعد ادائی حج بہمراہی خدمت صاحبزادگان حضرت قبلہ وکعبہ کے سعادت
حضوری مدینہ طیبہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیہ سے سعادت اندوز ہوا بوقت
حضوری روضہ منورہ کی یہی معروضہ رہا کہ یہہ ادنی امتی آپکا گنہگار اس امر کا امیدوار
ہے کہ کچھہ فضایل مبارک اس بلدۂ طیبہ کی عرض کرے اور سعادت دارین
سے فیضیاب ہووے مگر فکر یہی رہی کہ علماء کرام سب طرح کے احوال اس بلدۂ
طیبہ کے لکھے ہین تو کیا نیا امر لکھے جو ناظرین کو اس طرف توجہ ہو حافظ شیرازی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ نہ من بران گل عارض غزل سرایم وبس ؛
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند ؛ بعد تھوڑے ہی ایام کے تائید اور
عنایات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہہ بات ذہن مین آئی کہ حجاج
اور زائرین نقشہ کعبۃ اللہ اور روضۂ منورہ ہمراہ اپنے لیجاتے ہین مگر محض دیکھنے
سے ناظرین کو تسلی تام نہین ہوتی ہے چاہئے کہ حلیہ روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا
لکھا جاوے کہ ناظرین کو تصور تام روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا حاصل ہووے
اور طریقہ اداے نماز پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ اور اداے تقریبات سالانہ
اور بیان احوال بلدۂ طیبہ بقدر امکان بشرح وبسط لکھا جاوے
تا غیر زائرین بتصور حلیۂ روضہ منورہ زیارت معنویہ اور زائرین بتجدد تصور
روضہ منورہ زیارت مجددہ حاصل کرین کہ بعضے مشایخین درباب آداب
درود شریف فرماتے ہین کہ بوقت پڑہنے درود شریف کے خیال اور تصور
روضۂ منورہ کا رہے کہ ایسا درود شریف پڑہنا افضل ہے اور مقبول زیادہ ہے

کہ اسکو حضوری معنوی خدمت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے
حاصل ہے۔ مگر بعد یہہ خیال آیا کہ جب تحریر حلیۂ شریفہ روضہ منورہ اور
مسجد نبوی کا ارادہ ہوا تو ضرور ہے کہ مسجد شریف اور روضۂ منورہ کو بغور دیکھنا
اور یہ خلاف آداب حضوری بارگاہ عالی نبوی ہے اسواسطے کہ حاضرین کو چاہئے
کہ بوقت حضوری نظر اپنی نیچے رکھین پہر دل نے کہا کہ ہرچند ہم سے آداب
اس بارگاہ عالی کا کہان ادا ہوسکے اور اس بارگاہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین
سے رحمت ہم سب گنہگارون پر عام سرفراز ہے اور مقصود تیرا محض خدمتگذاری
اور نفع خلایق ہے اگر تیرا ارادہ اس بارگاہ عالی مین منظور اور مقبول ہے تو خودبخود
سامان اسکے مہیا ہون گے ورنہ تو کیا چیز ہے کہ تجہسے ایسی خدمتگذاری ہوسکے
اسی اثنا مین حاضرین مدینہ طیبہ ایک صاحب نسبت مین سے اسکا تذکرہ آیا
اونہون نے اس امر کو نہایت پسند کئے اور سامان اس کا بہی کتب وغیرہ ہم
پہونچائے بس اسوقت یہہ جانا گیا کہ منظور بارگاہ نبوی یہہ خدمتگذاری تیری ہوی
جب سے جس سامان کی احتیاج ہوتی از غیب بہم پہونچتا یہانتک کہ تائید و اعانت
جناب سید شاہ غلام محمد صاحب قادری صاحبزادۂ اکبر و جناب سید شاہ محمد حماد
قادری صاحبزادۂ اصغر پیر و مرشد قبلہ و کعبہ قدس سرہ العزیز کی بہی تحریر کتاب
مین شامل حال اس غلام کمترین ز ہے حقتعالی سب صاحبزادون کو ترقیات
مقامات عرفان اور حصول مقاصد دارین عنایت فرمائے اور عمر و اقبال
مین ترقی دیوے اور اس کتاب کو مقبول بارگاہ نبوی اور محرر اوراق کو
سعادت کونین اور مقاصد دارین حاصل کرے اور اہل و عیال کو باقیات

صالحات سے گردانے آمین - الحمد للہ یہہ کتاب بمدت قریب دو ماہ ختم ہوئی
جبکہ احوال مبارک بلدۂ طیبہ اور روضۂ منورہ کا ختم ہوا خیال یہہ آیا کہ اگرچہ
معجزات نبویہ از بدو ظہور ذات مصطفویہ صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم تا ایندم
بحید و بیشمار ظہور پاسے مگر زمانۂ قریب مین جو معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم ظہور مین آئے ہین اور اپنی ذات پر بھی جو مراحم اور عنایات رحمۃ
للعالمین بوقت حضوری حرمین شریفین شامل حال رہی تحریر کئے جاوین تا ناظرین
کو نفع تام حاصل ہووے اسکے ایک فصل علیحدہ لکہی گئی اور احوال مکہ معظمہ جو
مبعث اور مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ہے اور احوال مبارک
روضۂ شریفہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ جو فرزند دلبند آن سرور عالم
صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم ہین عرض کرنے مین آیا اور خدمت گذاری حرمین
شریفین زادہما اللہ تعالی شرفاً و تعظیماً کی قرن آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ و سلم سے آجتک متعلق صحابہ کرام علیہم الرحمۃ و الرضوان بعد انکے
سلاطین اہل اسلام سے رہے خاتمۂ کتاب مین فن سیر اور تواریخ خلفا اور سلاطین
اہل اسلام بہی مذکور ہے نام اس کتاب کا بامید فلاح اپنی اور ناظرین کی
فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین رکہا گیا - حال مدینۂ منورہ کا
روبرو روضۂ منورہ کے اور حال مکۂ معظمہ کا روبرو کعبۃ اللہ کے لکہا گیا
واسطے تالیف اس کتاب کے کتب خانہ ہاے حرمین شریفین مین منتشر رکہکر
کتب احوال حرمین شریفین مطالعہ کئے گئے اور کتب مفصلہ سے مضمون اس
کتاب کا ماخوذ ہے - منایح الکرم فی اخبار البیت و ولادۃ الحرم -

مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام - جواہر الثمینہ فی اخبار المدینہ - العقد الثمین
فی فضائل البلد الامین - مثیر العزام الی حج بیت اللہ الحرام - مثیر شوق الانام الی
حج بیت اللہ الحرام - انس جلیل فی تاریخ القدس وابراہیم الخلیل - اعلام
العلماء العلام فی بناء مسجد الحرام - فواتح المسکیہ فی سوانح المکیہ - التعریف
فی تاریخ مدینہ - جذب القلوب - خلاصۂ شیخ سمہودی در تاریخ مدینہ
جوہر المنظم فی زیارت رسول المکرم - تاریخ مدینہ للشیخ اسماعیل نقشبی رح
رسالۂ زیارۃ حرمین الشریفین وقدس کنز المطالب - در المنصور فی الصلوٰۃ علی
صاحب المقام المحمود - جواہر الشفاف فی فضائل الاشراف - زبدۃ الاعمال
اور تواریخ مین سے جو کتب کا مضمون درج خاتمہ ہے فن سیر مین سے
یہہ ہے فیض المنان بذکر آل عثمان - تاریخ کامل نزہۃ الناظرین - سلسلہ
بنو یہ - خلاصۂ تاریخ بادشاہان اہل اسلام - خلاصۂ تاریخ بادشاہان
ملک ایران - کواکب دریہ سلالہ دولت عثمانیہ - سوا سے اسکے احوال حرمین
شریفین اور احوال مین سلاطین کے اپنی تحقیق اور دریافت سے جو مضامین
درج ہین وہ علحدہ ہین - ترتیب اس کتاب کی دو باب اور ایک خاتمہ پر ہے
باب اوّل بیان مین مکہ معظمہ کے مشتمل تین فصل پر - فصل اول بیان مین بناء
کعبہ کے فصل دوم بیان فضایل کعبہ مین فصل سوم بیان تولیت کعبہ و تذکیر
حرم مکہ وغیرہ مین باب دوم مشتمل ہے گیارہ فصل پر فصل اول بیان مین
فضایل مدینہ طیبہ کے - فصل دوم حلیہ مین جالی شریف اور روضہ منورہ کے
فصل سوم بیان مین حلیہ شریف مسجد نبوی کے - فصل چہارم بیان مین خادمین

روضہ منورہ کی اور مسجد شریف کے۔ فصل پنجم کیفیت مین اداے نماز پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ کے۔ فصل ششم بیان مین روضہ منورہ اور مسجد شریف کے روشنی کے۔ فصل ہفتم بیان مین اداے تقریبات سالانہ متعلق روضۂ نبویہ اور مسجد شریف کے۔ فصل ہشتم بیان مین احوال بلدۂ طیبہ کے۔ فصل نہم بیان مصارف حرمین شریفین مین جو سلاطین کے جانب سے ہے۔ فصل دہم بیان معجزات عالیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین۔ فصل یازدہم بیان مین احوال روضۂ طیبہ محبوبیہ غوثیہ کے خاتمہ فن سیر اور تواریخ مین ربنا تقبل

منا انك انت السميع العليم ولا تواخذنا ان نسينا او اخطئنا واجعل عواقب امورنا بالخير يا مجيب الدعوات برحمتك يا ارحم الراحمين وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا و مولانا محمد وعلى آله وصحبه اجمعين خصوصاً على ولده الشريف محى الدين غوث الاعظم وبارك وسلم ؀

فصل اول بناء خانہ کعبہ کے بیان مین

قال الله تعالى ان اول بيت وضع للناس للذي ببكة مبارکاً وهدى للعالمين ترجمہ تحقیق کہ پہلا گھر جو بنا کیا گیا واسطے آدمیون کے ہر آئینہ وہ مکہ مین ہے بابرکت اور ہدایت ہے واسطے عالم کے علامہ مرشدی جو براعت استہلال کتاب لکہا ہے اسمین قصۂ بناء کعبہ یہ ذکر کیا ہے کہ جسوقت اوترنا آدم علیہ السلام کا زمین پر ہوا حق تعالی سے عرض کئے کہ کیا حال ہوا کہ اب تسبیح فرشتون کی سماعت مین نہین آتی۔ ارشاد الٰہی ہوا کہ بباعث گناہ تمہارے اے آدم

فصل اول بناء خانہ کعبہ

یہہ امر ہوا لیکن تم ایک زمین پر جاؤ اور میرے واسطے ایک گھر بناؤ اور اس کا
طواف کرو جیسا کہ فرشتے اطراف عرش کے طواف کرتے ہین۔ آدم علیہ السلام
زمین مکہ معظمہ مین گئے اور موافق اشارے جبرئیل زمین پر خانہ کعبہ بنائے اور
اطراف اسکے طواف کئے فرشتے بنیاد کعبہ مین ایک ایک پتھر بڑا رکھے کہ اسکو
تیس شخص مثل آدمؑ اوٹھا دین اور بنیاد کعبہ تہِ زمین سے نکالی پھر وہ کعبہ بوقت
طوفان نوحؑ منہدم ہوا۔ اور دوسری روایت تاریخ کامل مین یہہ ہے کہ واسطے
طواف آدم علیہ السلام کے بیت اللہ یاقوت سرخ کا فرشتون نے رکھا
اور قبل طوفان نوح کے آسمان پر مرفوع ہوا اور نیچے عرش کے رکھا گیا
الحاصل بنا بر ہر دو روایت بعد طوفان نوح کے ابراہیم علیہ السلام کو ارشاد
الٰہی ہوا کہ موافق حدود بناء آدمؑ کے تجدید بناء خانہ کعبہ کرین جب کہ سیدنا
ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام تجدید بناء خانہ کعبہ شروع کئے اور نوبت تعمیر کعبہ
کی حجر اسود تک پہونچی۔ جبرئیل علیہ السلام ایک پتھر جنت سے لاکر مقام حجر اسود پر
نصب کئے اور یہہ وہ حجر اسود ہے اسوقت وہ نورانی تھا کفار اور مشرکین کے
ہاتھہ مس کرنے سے اسمین سیاہی پیدا ہوئی۔ بناء خانہ کعبہ پانچ پہاڑ سے ہوئی ایک
طور سینا دوسرا طور زیتا تیسرا البنان چوتھا کوہ جودی پانچوان ابوقبیس جسوقت
کہ بناء کعبہ بلند ہوئی سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک پتھر لاکر اسپر کھڑے ہو کر بناء کئے
پھر جسقدر چاہتے اوسقدر وہ پتھر بلند ہوتا وہی مقام ابراہیم ہے کہ نقش پائے حضرت
ابراہیم اس پر منقش ہے اور اسکے خلف مین نماز ادا کرنیکا حکم ہے اور یہہ بھی مقام
استجابت دعا ہے فی الحال اسپر ایک قبہ چوبی بنا ہوا ہے اور وقت زیارت کھلتا ہے

ورنہ ہمیشہ مسدود رہتا ہے اور ایک روایت سے ثابت ہے کہ قبل آدمؑ بہی
فرشتے حسب امر آلہی بنا رکعبہ کئے تہے۔ علامہ فاسی لکہتے ہین کہ کعبہ دس بار بنا ہوا
ایک بنا رکعبہ قبل آدمؑ ملائکہ سے کئے۔ بعد اسکے آدم علیہ السلام۔ بعد اسکے انکی اولاد
مین سے کہ نام با مذکور نہین۔ بعد اسکے ابراہیم علیہ السلام۔ بعد اسکے قوم عمالقہ
بعد اس کے قوم جرہم بعد اسکے قصی بن کلاب جد جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم ہین بعد اسکے قریش بعد اسکے عبد اللہ بن زبیر بعد انکے حجاج اور
تواریخ سے ثابت ہے کہ سنہ ۹۶۹ نوسو انہتر ہجری مین سقف کعبۃ اللہ بوسیدہ
ہوا تہا سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی نے بعد اخذ فتاوی علماء کے تعمیر
بیت اللہ کی گئی یہ بارہوان بار ہے بعد اسکے سنہ ۱۰۳۹ یکہزار انچالیس ہجری مین
ماہ شعبان روز چہارشنبہ بارش ہوکر سیل آئی اور بعض دیوار خانہ کعبہ اس
سیل سے ساقط ہوئی سلطان مراد خان بن سلطان احمد خان رومی نے بعد اخذ
فتاوی علماء کے دیوارین اور سقف مبارک کعبہ شریف علیحدہ کرکے از سر نو
کعبۃ اللہ کو بنا کیا۔ کہتے ہین کہ جب بنا کعبہ شروع ہوئی سب علماء اور مشائخین
مکہ معظمہ بنا کعبہ شریف مین شریک رہے اور اطراف کعبہ بڑی بڑی ستون
زمین مین نصب کئے اور اطراف ستون کے کپڑا لپیٹ دیے تا کہ کشف
کعبۃ اللہ نظر عوام مین نہو وے اور باہر سے ہوا کرے پس یہہ بنا ر
کعبہ بارہوین بار ہے پہر سلطان محمد خان بن سلطان ابراہیم خان بن سلطان
احمد خان کے وقت مین سنہ ۱۰۷۳ ایکہزار تہتر ماہ شعبان مین بارش ہوئی اور سیل
داخل حرم کعبہ ہوئی معمارین اور مہندسین نے کہے کہ ایک چوب سقف کعبہ منکسر ہوئی

ہے اسواسطے سقف کہول کر نئی لکڑی دی گئی یہہ ترمیم تیرہوین بار ہوئی ابہی تک وہ عمارت باقی ہے زادہا اللہ شرفاً ومہابۃ واجلالاً وتعظیماً لیکن کیفیت بناء مسجد الحرام یہہ مسموع ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین مسجد بقدر مطاف تہی واللہ اعلم پس خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے زیادتی مسجد الحرام شروع ہوئی تاآنکہ باقی خلفاء راشدین اور بنی امیہ اور خلفاء عباسیہ اپنے اپنے وقت مین مسجد الحرام مین وسعت کرتے گئے چنانچہ سنہ ۳۰۶ھ مین مقتدر باللہ خلیفہ عباسی نے باب ابراہیم بنا کیا اور اس جانب مین زمین اضافہ کیا اور منارے اذان کے بنائی خلفاے عباسیہ کے ہین بعد اسکے سلاطین مصر اور سلاطین روم تعمیر مسجد الحرام کرتے چلے آئے یہانتک کہ سنہ ۹۷۹ھ نوسوانیاسی ہجری مین واسطے تعمیر مسجد الحرام کے سلطان سلیمان بن سلطان سلیم رومی کو اطلاع دیے اونہون نے سنان پاشا خدیو مصر کو واسطے تعمیر مسجد الحرام کے حکم دیے خدیو مصر اپنی جانب سے احمد بیگ پاشا کو کہ وہ کار عمارت مین ید طولی رکہتے تہے اور امانت و دیانت کے ساتھ متصف تہے اور آخر ذیحجہ سنہ ۹۷۹ھ نوسوانیاسی مین تعمیر مسجد الحرام بعد انہدام از سر نو شروع کئے اور پہلے اسکے سقف مسجد بطور قبہ اور رواق تہا تہا اونہون نے سقف مسجد الحرام بطور قبہ اور رواق کے بنائے اور سنہ ۹۸۱ھ نوسو اکیاسی ہجری مین سبیل یعنے آبدار خانہ مقام عمرہ مین جو تنعیم ہے جاری کئے اس اثناء مین سنہ ۹۸۲ھ ہجری مین انتقال سلطان سلیمان خان موصوف کا ہوا اور بعد انتقال اونکے سلطان مراد خان بن سلطان سلیمان خان تخت نشین ہوئے

بیان حال مسجد الحرام

اور انہین احمد بیگ باشا کے ہاتھہ سے اواخر ۹۸۴ھ نو سو چوراسی مین اتمام
عمارت مسجد بیت الحرام ہوا اور وہ ہی بنا ابہی تک باقی ہے ادام اللہ برکاتہ
الی یوم القیام اور زبانی مرزا احمد بیگ باشاہ کی تاریخ مین نقل کئے ہین کہ صرف
عمارت مسجد الحرام مین خزانہ سلطنت روم سے ایک لک دس ہزار دینار طلاے
سرخ خرچ ہوے اور اسکے سوا ستون ہاے مرمر اور احجار قدیم تھے اور آلات
معماری اور ہلالہاے ملمع طلائی واسطے قبہ ہاے مسجد کے اور حدید اور خشب
یعنی چوبینہ مصر سے گذرانے گیا بعد اسکے سلطان محمد بن سلطان مراد خان نے
روشہاے سنگی صحن مسجد الحرام مین بنا کئے اور مطاف مین فرش سنگ مرمر
کئے یہہ دونو امر ۱۰۲۵ھ یکہزار پچیس مین واقع ہوئی پہر سلطان مراد خان
بن سلطان احمد خان برادر عثمان خان رومی نے ۱۰۲۷ھ یکہزار ستائیس مین
مقام حنفی مین فرش مرمر بچہاے —

محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ ۱۳۰۳ھ تیرا سو تین ہجری مین جو واسطے
حج کے حضوری کا اتفاق ہوا مسموع ہوا کہ سلطان عبد الحمید خان بن سلطان
محمود خان سلطان حال نے سنگ مرمر عمدہ واسطے تبدیل فرش مطاف کے
مکہ معظمہ مین بہیجا ہے یہہ فرش اول سے عمدہ ہے مگر ہنوز تبدیل زیر تجویز ہے عمل
مین نہین آئی۔ انس جلیل فی تاریخ القدس والخلیل سے مستفاد ہے کہ بناء
خانہ کعبہ جو ابراہیمؑ نے کئے اسکو آجتک جو ۱۳۰۳ھ ہجری ہے چہار ہزار
چہیانوے سال ہوے۔ اسواسطے کہ صاحب کتاب انس جلیل نے تاریخ بناء
کعبہ تاریخ تصنیف کتاب تک درج کئے ہین اور تاریخ تصنیف کتاب موصوف

بہی لکہدیے ہین پس اس سے یہہ تاریخ بنار کعبہ حاصل ہوئی بنار کعبہ
جو قریش کے ہاتہہ سے ہوا وہ سن پچیس مولا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین ہوا تہا یعنے حضرت کی عمر شریف اسوقت پچیس برس کی تہی اور سبب بنا
کعبہ کا قریش سے ہوا کہ قریش نے ارتفاع خانہ کعبہ کم سمجہہ کر بعد ہدم از سر نو اول سے
مرتفع کئے مگر بباعث تنگدستی کے بقدر سات ہاتہہ کے بنار ابراہیمی سے واگذاشت
کئے کہ وہ حطیم ہے اور حطیم کا طول اگرچہ سات ہاتہہ سے زاید ہے مگر جو کہ زیادہ سات
ہاتہہ سے ہے وہ خانہ کعبہ مین سے نہین ہے من بعد حضرت عبد اللہ بن زبیر رض
نے ۶۴ھ چوسٹہ ہجری مین حطیم کو داخل کعبہ کر کر بنار خانہ کعبہ کئے بعد ازان
حجاج نے ۷۴ھ چوہتر ہجری مین مثل اول موافق بنار قریش کے بنا کیا اور
سات ہاتہہ حطیم چہوڑ دیا اور رآتس جلیل مین حال وسعت مسجد الحرام کی یہ لکہا ہے
کہ پہلے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے امکنہ قریش جو اطراف کعبۃ اللہ کے تہے ۱۵ھ
ہجری مین خرید کر کے داخل مسجد الحرام فرمائے اسیطور پر سیدنا عثمان رض نے
۲۶ھ ہجری مین زیادہ کئے ایسا ہی سیدنا عبد اللہ بن زبیر نے زیادہ کئے
وہی تاریخ مین جو بنار کعبہ کئے کہ اوپر مذکور ہے اور زیادتی مسجد انکی جانب
شرقی مین اور رکن یمانی اور شامی کیطرف ہوئی پہر منصور خلیفہ عباسی نے
جانب شمالی اور غربی کعبۃ اللہ مین مسجد الحرام زیادہ کر کے تعمیر مسجد الحرام
کیا ابتدار تعمیر مسجد الحرام ۱۳۷ھ ایکسو سینتیس اور انتہا ایک سو چالیس مین ہوئی
بعد اسکے مہدی خلیفہ عباسی نے دوبار زیادتی مسجد کیا اول بار ۱۶۱ھ ہجری
اور مرتبہ ثانی ایک سو سینتہ اور قبل اسکے کعبۃ اللہ کیجانب مسجد مین واقع

تہا خلیفہ موصوف نے اطراف کے زمین خرید کر کے کعبہ کو درمیان مسجد الحرام مین کیا
من بعد سلاطین مصر اور روم نے زیادتی اور تعمیر مسجد الحرام کیے کہ اسکا
ذکر اوپر گذرا۔ ارتفاع کعبۃ اللہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نو ہاتھ تھا اور قریش اور نو ہاتھ زیادہ کئے اور عبد اللہ بن زبیر نے پھر نو ہاتھ
ارتفاع مین زیادہ کئے پس اسوقت رفعت کعبۃ اللہ ستائیس ہاتھ ہوا کذا
فی مثیر شوق الانام اور انس جلیل مین لکھا ہے کہ ارتفاع دیوار شرقی کعبۃ اللہ
زمین مطاف تک ذراع معماری مروجہ اس بلدہ سے تینتیس گز ہے ایسا ہی
تینون دیوارین مگر دیوار شامی دیوار شرقی سے پاؤ گز کم ہے اور دیوار غربی
دیوار شرقی سے بہی پاؤ گز کم ہے اور دیوار شرقی اور یمانی برابر ہے اور کتاب
اعلام علماء العلام مین لکھا ہے کہ کعبۃ اللہ کو بذراع مصری پیمایش کیا طول
اسکا حجر اسود سے آخر رکن شامی تک اکیس ذراع ہے اور رکن شامی سے
رکن عراقی تک سترہ ذراع ہے اور باب کعبۃ اللہ زمین سے تین ذراع اور دو
ثلث ذراع مرتفع ہے اور ارتفاع رکن یمانی زمین سے دو ذراع اور دو ثلث
ذراع ہے۔ ق محرر اوراق بعضے کتب تاریخ مین دیکھا کہ وجہ تسمیہ رکن یمانی یہ ہے
کہ کسی وقت مین یہ رکن کو یمن کا کاریگر بنایا جسسے نام اسکا رکن یمانی مقرر ہوا انتہی
اور اندرون کعبہ تین ستونہا سے چوبی ہین اور فاصلہ فیما بین ہر ستون چار چار گز کا ہے
اور سیدہی جانب اندرون کعبہ ایک چھوٹا دروازہ ہے کہ اسمین سے سقف کعبہ
شریف پر جاتے ہین اور زینہ اس کے چوبی ہین اور سقف کعبۃ اللہ کل
سنگ مرمر کا ہے۔ عرض مطاف کا کعبۃ اللہ سے مقام ابراہیم تک اکیس ذراع

بیان بلندی کعبہ شریف

وجہ تسمیہ رکن یمانی

حال اندرون کعبہ

بیان عرض مطاف

ایکقیراط کم اور دورہ مطاف ترتالیس اور آدہا گز ہے اور عرض مطاف
اس دیوار حطیم سے کہ مقابل میزاب کعبہ ہے مقام حنفی تک بائیس گز اور
جہت مستجار یعنے پشت کعبہ سے آخر تک تیس گز ہے اور جہت رکن یمانی سے
آخر مطاف تک اٹہائیس گز ہے زبدۃ الاعمال مین لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام
جبکہ کعبہ کو بنا کئے رفعت کعبہ شریف کی نو ہاتھہ اور طول اسکا تیس ہاتھہ اور
بلا سقف تیار کئے اور دروازہ کعبۃ اللہ زمین سے ملصق رکہے حاضرین بے تکلف
کعبہ مین حاضر ہوتے مین بعد قصی بن کلاب جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے جسوقت بناے کعبہ کئے سقف کعبہ شریف ہی تیار کئے پہر جب کہ قریش بنا کئے
رفعت کعبہ مین نو ہاتھہ زیادتی کئے اور بسبب کافی نہونے مال پاک کے طول
کعبہ مین جانب حطیم کم کئے کہ تفصیل اسکی او پر گذری اور دروازہ کعبۃ اللہ کا
زمین سے بلند کئے تا کہ ہر شخص نہ جا سکے بلکہ وہ جسکو چاہین داخل کرین ۔ من بعد
عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے وقت رفعت کعبہ مین نو ہاتھہ زیادتی ہوی پس
رفعت کعبہ ان کے وقت مین ستائیس ہاتھہ ہئی اجاج نے بحکم عبد الملک
بن مروان رفعت کعبہ مین کچہہ دست اندازی نہین کیا بلکہ اور امور مین تغیر کیا کہ
آگے مذکور ہو اور عبد اللہ بن زبیر کے وقت مین کعبۃ اللہ کا پردہ جل گیا
اس سے حجر اسود سہ پارہ ہوا جبسے حجر اسود کا چاندی مین باندہنے کا طریقہ
جاری ہوا اور کتاب زبدۃ الاعمال مین ازرقی سے روایت ہے کہ طول سنگ
مقام ابراہیم ایک ہاتہہ ہے کہ دونو قدم حضرت کے اسپر ستہے اور نشان سات
انگشت حضرت کا اسپر نمایان ہے اور عرض مین نقرہ نصب ہے اور یہ نقرہ بوقت

مہدی خلیفہ عباسی نصب ہوا - محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ اب حجاج لوگ
بصرف زر کثیر باجازت شیبی کلید بردار اس نشان قدم مین آب زمزم ڈالکر
نوش کرتے ہین بطریق تبرک کے - انس جلیل مین پیمایش مسجد الحرام اسطرح
مذکور ہے کہ طول اسکا دیوار حد شرقی سے حد غربی تک چار سو ہاتھ ہے اور عرض
اسکا حد دیوار شامی سے حد یمانی تک تین سو چار ہاتھ ہے اور زیادتی دارندوہ
کی کہ اب وہ باب الزیادہ مشہور ہے گوشہ مسجد الحرام مین واقع ہے طول اسکا
پاو کم چوہتر ذراع معماری ہے اور عرض ستر اور آدہہ ذراع ہے اور پیمایش
زیادتی باب ابراہیم کہ وہ بہی ایک گوشہ مسجد الحرام مین واقع ہے طول
اسکا اونسٹھ ہاتھ اور عرض باون ہاتھ ہے پیمایش حطیم بذراع معماری
یہہ ہے کہ عرض اندرون حطیم ایک دیوار سے دوسری دیوار تک پندرہ ذراع
اور عرض دیوار حطیم دو ذراع اور ربع ذراع ہے اور وسعت شگاف شرقی
اور غربی حطیم کی پانچ ذراع اور فاصلہ فیما بین دونو شگاف کے سترہ ذراع اور
دو قیراط ہے ارتفاع داخل دیوار شگاف شرقیہ دو ذراع یکقیراط اور ارتفاع
خارج دیوار مذکور دو ذراع اور دو قیراط ارتفاع میانہ دیوار حطیم داخل دو ذراع
ایک ثلث کم اور خارج اسکے دو ذراع دو قیراط کم ارتفاع دیوار خارج حطیم دو ذراع
اور ثمن ذراع ہے اور صاحب کتاب اعلام علماء العلام ابن جماعہ سے روایت
کرتے ہین وہ اپنی کتاب ہدایۃ المناسک مین لکہتے ہین کہ پیمایش کل مسجد الحرام
کی چہہ فدان اور نصف و ربع فدان ہے اور فدان دس ہزار گز معماری
ہوتا ہے اور گز ذراع معماری قریب تین بالشت ہے پس پیمایش کل مسجد الحرام کی

سینسٹھ ہزار پانسو گز ہے۔ امام عبد القادر طبریسی روایت کرتے ہین کہ مین
پیمایش مسجد الحرام کیا وسط دیوار غربی سے وسط دیوار شرقی تک کہ وہ نزدیک
باب جنائز کے ہے اور مین اپنے تئین گذار انفس حطیم مین سے متصل دیوار خانہ
کعبہ کے پس درمیان دیوار شرقی اور دیوار غربی مسجد الحرام کے ذراع معماری حدید سے
تین سو چھپن[٣٥٦] گز اور ثمن گز ہے اور یہہ طول مسجد موصوف ہے اور عرض اسکا دیوار
قدیم سے کہ اسمین سے زیادتی دار ندوہ ہے وسط جدار یمانی تک بیان باب صفا
اور جہاد کہ قریب کعبۃ اللہ اور مقام ابراہیم سے اپنے تئین گذار دو سو چھیاسٹھ[٢٦٦]
گز ہے اور طول زیادتی دار ندوہ کا دیوار مسجد کبیر سے دیوار مقابل تک اسکے
نزدیک منارے کے چوہتر گز یا دو گز کم اور عرض زیادتی دار ندوہ کا وسط
دیوار شرقی سے کہ مدرسہ سلیمانیہ ہے وسط دیوار غربی تک بہتر گز اور
نصف گز ہے اور پیمایش زیادتی باب ابراہیم کی طولاً باب موصوف سے
ستونہاے مسجد تک سدس کم ستاون گز ہے اور عرض مین ربع کم باون گز
ہے اور صفت مسجد الحرام کی جواب موجود ہے چار رواق مین ایک قبہ
واقع ہے مگر زیادتی باب ابراہیم اور زیادتی دار ندوہ جو فی الحال
باب الزیادہ کے ساتھ نامزد ہے اسمین چار رواق اطراف قبہ کے نہین۔
ستون سنگ مرمر مسجد الحرام مین تین سو گیارہ ہین اور ستونہاے سنگ
شمسی دو سو چالیس ہین اور ستونہاے نحاس اصفر اطراف مطاف بتیس[٣٢]
ہین اور درمیان دو ستون کے طوق حدید ہے کہ اسمین قنادیل زجاجی آویختہ
ہین اور قبہ ہاے مسجد الحرام دو سو پچاس ہین اور شرافات یعنی دریچہاے

مسجد الحرام یکہزار تین سو اسی ہے اور دروازہ باعتبار اسمار اور ناموںکے
انیس ہین کہ اسکے انچالیس طاق ہین اور ہر طاق مین دو پٹ ہین اور پٹ مین
چہوٹے دریچہ ہین شب مین دونو پاٹ بند ہوجاتے ہین اور دریچہ باب
ہر چند کہ بظاہر بند معلوم ہوتے ہین مگر کوئی شخص اگر بارادۂ دخول مسجد الحرام
باہر سے اندر کیطرف ڈہکیلے کھلجاتا ہے اور جبکہ اندر داخل ہوجاوے تو خود
بخود بند ہوتا ہے دروازہ مسجد الحرام جو انیس ہین کہ اونتالیس طاق پر کہلتے
ہین اول باب السلام کہ معروف بہ باب بنی شیبہ ہے اسمین تین طاق ہین
دوسرا باب جنایز معروف ہے سات باب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اسمین دو طاق ہین۔ تیسرا باب عباس ہے وہ بہی معروف ساتھہ باب جنائز
کے ہے اسمین تین طاق ہے چہارم باب مشہور ہے ساتھہ باب علی اور باب
بنی ہاشم کے اسمین تین طاق ہے۔ پانچوان باب بازان ہے اسمین دو طاق
ہے۔ چہٹا باب بغلہ ہے اسمین دو طاق ہے۔ ساتوان باب الصفا ہے کہ
مشہور ہے باب بنی مخزوم سے اسمین پانچ طاق ہین۔ آٹہوان باب الجیاد صغیر ہے
اسمین دو طاق ہین۔ نوان باب المجاہدہ ہے کہ اسکو باب الرحمۃ کہتے ہین اسکے
دو طاق ہین۔ دسوان باب مدرسۃ الشریف عجلان ہے اسکے دو طاق ہین۔
گیارہوان باب ام ہانی اسکے دو طاق ہین۔ بارہوان باب الحزورہ اسکے دو طاق
ہین۔ تیرہوان باب ابراہیم ہے کہ اسکا ایک بڑا طاق ہے۔ چودہوان باب عمرہ
اور سابق مین اسکو باب بنی سہم کہتے تہے اسکو ایک طاق ہے۔ پندرہ باب السدہ
اور سابق مین اسکو باب عمر بن العاص کہتے تہے ایک طاق ہے سولہوان باب

العجلہ ہے کہ وہ مشہور باب باسطیہ سے ہے اسکو ایک طاق ہے۔ سترہوان باب قطبی یکطاق ہے۔ اٹھارہوان باب الزیادہ اسکے تین طاق ہین۔ انیسوان باب الدریبہ بھی یک طاق ہے۔ اور منارہ ہاے مسجد الحرام جو اذان کے واسطے ہین سات ہین۔ اول منارہ باب السلام دوم منارۂ باب عمرہ سوم منارۂ باب علی رضی اللہ عنہ چہارم منارہ خرزرہ پنجم منارۂ باب الزیاد ششم منارۂ قایتبائے۔ ہفتم منارۂ سلطان سلیمان خان اور کتاب اعلام العلما ر العلام وغیرہ مین مذکور ہے کہ بناء کعبۃ اللہ ابراہیم اور اسمٰعیل علی نبینا وعلیہما السلام نے شروع فرمائے۔ علامۂ فاسی ذکر کئے ہین کہ دروازہ کعبہ اول انوش بن شیث بن آدم علیہم السلام نے تیار کئے تولیت کعبہ بعد ابراہیم اسماعیل علیہما السلام کو رہے اور بعد ان کے نابت فرزند اسمٰعیل کو رہے اور فاکہی اپنے سند سے روایت کرتے ہین کہ نابت کے زمانہ سے طریقہ بت پرستی کا شروع ہوا بعد انکی تولیت کعبہ ایسا ہی ایک کے بعد ایک کو چلی آئی تا آنکہ متولی کعبہ اداب اسکے نہ بجا لانے کے باعث عربون مین اختلاف پیدا ہوا اور حفاظت کعبۃ اللہ قصی جد اعلیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور قصی نے اپنے فرزند عبد دار کو حفاظت کعبہ اور مفتاح اسکے سپرد کئے بعد اسکے عبد دار حفاظت کعبہ اپنے فرزند عثمان کو دی یہانتک کہ نوبت حفاظت کعبہ عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبد اللہ بن عبد العزیٰ بن عبد دار بن قصی کو پہونچی اور وہ اولاد نہین رکھتے تھے اس سبب بعد انکے شیبہ بن عثمان جو انکے بنی عم تھے انکو حفاظت کعبہ اور مفتاح تفویض ہوے پھر اونکی اولاد مین رہی یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک مین تولیت کعبہ اور مفتاح اسکے

بنی شیبہ مین تہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی اسکو بامر آلہی انہین مین بحال رکہے چنانچہ آجتک وہ کلید بنی شیبہ مین ہے۔ اور مولف اوراق کی دریافت سے ایسا معلوم ہوا کہ اب طریقہ ایسا جاری ہے کہ جب کلید بردار انتقال کرتے ہین کلید کعبہ معظمہ شریف مکہ کو کہ حاکم وقت ہے تفویض ہو جاتی ہے پہر شریف موصوف بعد دریافت لیاقت اکبر اولاد بنی شیبہ کو تفویض فرماتے ہین اور بنی شیبہ کو آجکی اصطلاح مین شیبی کہتے ہین اور آمدنی اور محاصل جو کہ اس خدمت سے متعلق ہے دو حصہ نصف نصف کئے جاتے ہین یکحصہ کلید بردار کعبہ جو بنی شیبہ سے اکبر ہے انکا حق ہوتا ہے اور نصف باقی کل اولاد بنی شیبہ مین علی السویہ تقسیم ہوتا ہے اور اب محض کلید برداری کعبہ متعلق بنی شیبہ سے ہے اور حفاظت کعبہ وغیرہ خدمت خوجون کی ساتھہ متعلق ہے جسکو وہان کی اصطلاح مین اغوات کہتے ہین خوجونکی تعداد اور خدمات اور معاش کعبہ کے قریب قریب ہے خوجون سے مدینہ طیبہ کے اسواسطے بنظر اختصار یہان اسکا ذکر نہین ہوا انشاء اللہ تعالی باب دوم مین مدینہ طیبہ کے خوجونکا تفصیل ذکر ہوگا مگر مجملاً یہ ہے کہ کسی قدر تعداد مین اور معاش مین کعبۃ اللہ کے خوجی مدینہ طیبہ کے خوجون سے کم ہین۔ کتب احوال حرمین شریفین سے یہ ثابت ہے کہ اول اسمٰعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ کو پردہ پہنائے بعد انکے ایسا ہی پردہ گذرانیکی عادت جاری رہے یہانتک کہ زمانہ ربیعہ بن مغیرہ کا پہونچا اونہون نے اپنی قوم کو کہے یکسال تم پردہ گذرانو اور ایک سال مین گذرانونگا یہانتک کہ زمانۂ مبارک مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پردہ مبارک حبر یمانیسے گذرانے جاتا ہتا من بعد سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جامۂ قباطی کا پردہ گذرانے اور سیدنا عثمان

ہر سال پردۂ نو خانہ کعبہ کو پہناتے اور پردۂ قدیم حجاج کو تقسیم کرتے تھے اور سیدنا
عمر رض کے پاس دو ہلال طلائی ملک کسریٰ سے بعد فتح اسلام کے آگئے تھے اسکو کعبۃ اللہ
پر آویزان فرمائے۔ من بعد سیدنا عثمان رض پردہ کعبہ دیباج سے گذرانتے تھے اب حریر
اسود سے بنا جاتا ہے اور اطراف اسکے کمربند بحروف خط ثلث کلابتونی ہوتے ہین اور
باب کعبہ کا پردہ مغرق بحروف طلائی ہوتا ہے اور حریر اسود مین کلمہ طیب اور اسمار
خلفاء اربعہ اور اللہ ربی بخط ثلث بنا جاتا ہے اور کمربند اور پردہ باب کعبہ مین آیات
قرآنی متضمن فضایل کعبہ اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ لایلاف بنا جاتا ہے اور ہفتہ مین دو
بار ایک بروز پنجشنبہ دوسرا بروز دوشنبہ بوقت عصر پردۂ باب کعبہ چھوڑے جاتا ہے
اور باقی ایام مین بندہا ہوا رہتا ہے اور ہر سال معہ محمل مصری پردۂ شریف آتا ہے اور
بروز عید الضحیٰ تبدیل ہوتا ہے کمربند زرین اور پردہ باب کعبہ جو مغرق زرین ہے شریف
حاکم مکہ کو ملتا ہے اور باقی پردہ وہ شیبی کو دیا جاتا ہے اور صرف اسکا دو لاکھ کئی ہزار
درہم ہے کہ تفصیل اسکی تیسری فصل مین سند وقف سلطانی سے ظاہر ہوگی انشاء اللہ
معاویہ رضی اللہ عنہ غلامون کو خرید فرما کر خدمت کعبہ مین تفویض کئے اور خلوق
کہ ایک قسم کی خوشبوئی ہے اور دوسری خوشبوئیان اور عود دان ہر سال کعبۃ اللہ
کے واسطے بھیجتے تھے اور عبد اللہ بن زبیر رض اپنے وقت مین حجر اسود کو روپے
سے باندھے اور پہلے کار طلائی باب کعبہ کو عبد الملک بن مروان نے کیا الحال
باب کعبہ مغرق روپے سے ہے اور میزاب یعنی پرنالہ کعبۃ اللہ مغرق بطلا ہے
کیفیت اذان اور صلوۃ حرم مکہ معظمہ مشابہ ہے اذان اور صلوۃ مدینہ طیبہ سے حال
اسکا باب دوم مین احوال مین مدینہ طیبہ کے تفصیل معلوم ہوگا۔ ہرچند کہ فیما بین کچھ فرق ہے

مگر بخوف اختصار حذف کیا گیا۔ حرم مکہ معظمہ یعنی مسجد الحرام اور صحن اسکا مسجد نبوی
سے مضاعف سے زاید ہے مگر مدینہ طیبہ باعتبار آرایش اور زینت اور مصارف
کے بدرجہ زاید ہے اور قنادیل اسمین ہمیشہ دو ہزار سے زاید روشن ہوتے ہین
اور تقریبات مین مثل رمضان شریف اور عیدین اور ایام حج کے اور شب جمعہ مین
اضافہ روشنی ہوتی ہے۔ حضرہ کہ بطور حوض کے روبروے کعبہ سنگ بست بنا
کیا ہوا ہے عز بن عبد السلام سے روایت ہے کہ یہ وہ مقام ہے کہ جبرئیل نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز پنجگانہ ادا فرمائے تہے بوقت فرض ہونے نماز
کے ابن جماعہ سے یہ بات منقول ہے کہ دوسرون سے منقول نہین۔ مسجد جبل عرفات
اور زینہ اسکے بنا کئے ہوئے وزیر محمد بن علی المعروف بہ جواد اصفہانی کے ہین
فواتح مسکیہ مین عروہ سے روایت ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا انکی
نعش کو باب کعبۃ اللہ کے روبرو رکہے اور جبرئیل علیہ السلام معہ ملائکہ نماز جنازہ
ادا کئے اور دفن ہی مین مسجد خیف کے منارہ کے پاس ہوا۔ مولف کہتا ہے
کہ تا حال یہی عادت جاری ہے کہ جنازون کو روبرو کعبہ کے رکہکر نماز ادا کرتے ہین
اور قبر شریف حضرت آدم علیہ السلام کی منا مین مشہور اور ظاہر نہین جیسا کہ قبر
مبارک حضرت حوا کی جدہ مین معروف اور ظاہر ہے۔ کعبۃ اللہ کے اندر کا غسل
آخر ماہ ذی قعدہ مین ہوتا ہے اندرون کعبہ شریف مکہ اور حاکم ترک حاضر رہتے ہین
قریب عرصہ دو گہڑی کے ہوتا رہتا ہے اور لوگ اس آب کو بطور تبرک لیتے ہین
اور اطراف کعبہ اژدہام خلق واسطے اخذ تبرک آب غسل کے رہتا ہے اور جن جاروبون
سے کہ زمین کعبہ دہوتے ہین وہ حاضرین کو پہینکتے ہین مگر اژدہام اسپر ایسا ہوتا ہے کہ

ضعفاء کی قدرت نہین کہ اسکو حاصل کرین بلکہ جو اتو یا بھی کہ عادت ہے اسکے ہوتے
ہین وہی لیتے ہین اور لوگ انکو کچھہ نذر دے کر لیتے ہین اور غسل کل مسجد الحرام
سال مین ایکبار ہوتا ہے۔

فصل دوسری فضایل کعبۃ اللہ مین

قولہ تعالی جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس والشہر الحرام و
الهدي والقلاید تفسیر آیہ۔ حق تعالی فرماتا ہے گردانا حق تعالی کعبہ کو
مکان بزرگ واسطے قیام آدمیون کے اور شہر حرام کو اور قلاید کو ہرچند کعبۃ اللہ
اور مکہ معظمہ کے فضایل قرآن شریف اور احادیث مین بہت سی صراحتاً اور کنایتاً
مذکور ہین مگر فضایل عجیبہ اور فواید غریبہ کتب مین حرمین شریفین کے جو عند المطالعہ
نظر سے گذرے اوسکو یہان حیز تحریر مین لاتا ہون۔

فضایل حجر اسود مین وارد ہے کہ حجر اسود دست خدا ہے مصافحہ کرتا ہے حق
تعالی بوسیلہ حجر اسود کے جس سے کہ چاہتا ہے۔ جسوقت کہ سیدنا عمر رضی اللہ
عنہ حجر اسود کو بوسہ دئے کہی کہ اے حجر تو نہ نفع پہونچانے والا ہے نہ ضرر دینے
والا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم تجھکو بوسہ نہ دیتے مین بھی تجھکو
بوسہ نہ دیتا اوسوقت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمائے کہ اے امیر المومنین حجر اسود
نفع اور ضرر پہونچاتا ہے کیونکہ حق تعالی روز ازل مین عہد اور مواثیق بنی آدم سے
لیا اور اوسکو قطعہ کاغذ مین ملفوف کرکے حجر اسود مین رکھا ہے بروز قیامت بوسہ
لینے والون کے ایمان پر گواہی دیگا اور اس مقام مین دعا بھی مستجاب ہے۔

فضایل حجر اسود

فضیلت طواف مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص طواف کرے ہر قدم پر اوسکے گناہ بخشے جاتے ہین اور بدلے اوسکے حسنات لکہے جاتے ہین اور درجات بلند ہوتے ہین اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تخریج ترمذی وارد ہے کہ جو شخص پچاس بار طواف کرے نکل آتا ہے گناہون سے اپنے جیساکہ ابہی شکم ماں سے باہر آیا شرح مین اس حدیث کی سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہین اس سے پچاس بار پہرنا اطراف کعبہ کے مراد ہے نہ پچاس طواف کہ ہر طواف مین سات بار پہرنا ہے - اور محب طبری کہتے ہین کہ پچاس متصلاً ایک ہی وقت مین بہی شرط نہین بلکہ صحیفہ اعمال مین جسکے پچاس طواف لکہا جاوے اگرچہ تمام عمر مین ادا کرے اوسکے واسطے وہی فضیلت حاصل ہے - عقال سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ ایک وقت مین مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے سات طواف کو وقت بارش مین گیا حضرت نے فرمایا کہ گناہ ماضی تمہارے عفو ہوے از سر نو اپنے اعمال کا حساب رکہو اور ثواب طواف کا وقت حرارت کے قاضی اپنے جامع مین لکہتے ہین کہ ہر قدم پر اوسکے ثواب ستر طواف کا نامہ اعمال مین لکہا جاتا ہے اور ستر درجات اوسکے بلند ہوتے ہین اور ستر گناہ نامہ اعمال سے اوسکے محو کئے جاتے ہین مگر ہر بار استلام حجر اسود مین کسی کو ایذا ندیوے اور سواے ذکر خدا کے کچہہ کلام نکرے - اور سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو شخص اس طور کا طواف کرے اور سر برہنہ ہووے اور قدم نزدیک رکہے اور کسی جانب التفات نکرے تو گویا اوسنے ستر غلام آزاد کیا کہ قیمت ہر غلام کی دس ہزار درہم ہین اور شفاعت اوسکی ستر اہل بیت مین اوسکی

مقبول ہوگی۔ کتاب مثیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحرام مین حضرت سیدنا عمرؓ
سے روایت ہی کہ حجاج کے واسطے طواف نفل افضل ہے نماز نفل سے لیکن علماؤن مین
اختلاف ہے کہ عمرہ افضل ہے یا طواف۔ اسمین تین قول وارد ہین۔ قول اول یہ ہے
کہ طواف افضل ہے عمرہ سے دوسرا قول عکس اسکا ہی۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اگر وقت مین عمرہ
لانے کے طواف مین مصروف رہتا ہی بس اوسکے واسطے طواف افضل ہی ورنہ عمرہ
افضل ہے لیکن کثرت سے عمرہ لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے یا اصحاب
کرام رضی اللہ عنہم سے منقول نہین ہے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کل تین عمرہ فرمائے ہین اور چوتھے عمرہ مین اختلاف ہے اور کثرت طواف آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی ہے اور مذہب امام مالک رحمۃ اللہ
بھی یہی ہے۔ طواف مین بغیر کلام خیر کے بات کرنا جائز نہین ہے اور طواف کرنے
والے کو لازم ہے کہ دل کو اپنے خضوع اور خشوع اور عذر خواہی مین مشغول رکھے
ابن وہب کہتے ہین کہ مین ایکروز حطیم مین زیر میزاب کعبہ بیٹھا تھا یکایک سنا کہ زیر پردہ کعبہ
سے یہہ آواز آتی ہے کہ طرف حق تعالی کے اور بطرف تیرے شکوہ کرتا ہون مین اے
جبرئیل کہ طواف کرنیوالے اطراف میرے جو خطرات اور تفکرات کرتے ہین۔ ارزقی ابوبکر
سے زیادتی اس الفاظ سے روایت کرتے ہین کہ بجانب حق تعالی کے اور بجانب تیری
شکوہ کرتا ہون اے جبرئیل کہ طواف کرنے والے اطراف میرے جو گفتگو اور غفلت کرتی
ہین۔ ابن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے جان لیا کہ کعبہ جبرئیل علیہ السلام سے
شکایت کرتا ہے اور ابن جوزی سے بھی اسطور کے کلمات مروی ہین۔ اور طاؤس
سے بھی یہی معاملہ درپیش ہوا۔ اور علی بن موفق سے روایت ہی کہ وہ حال اپنا

یا غیر کا بیان کرتے ہین کہ وہ حطیم مین حالت خواب مین سنے کہ کعبۃ اللہ کہتا ہے اگر
طواف کرنے والے اطراف میرے گناہون سے باز نہ آوین ایک آواز کرونگا
پہر پلٹ جاونگا اوس جا کہ جہان سے آیا تہا۔ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
بوسہ دینا رکن یمانی کا اور رکہنا رخسارہ کا اوسپر اور حجر اسود پر فعل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہے **ف** علماء حنفیہ مین شیخین کے پاس بوسہ
دینا رکن یمانی کا نہین ہے بلکہ محض استلام ہے اور یہہ حدیث مؤول ہے اور موافق
مذہب امام محمد کے بوسہ دینا رکن یمانی کا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ حجر اسود دست راست حق تعالی ہے دنیا مین جو شخص کہ بیعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نہ پاوے وہ مسح حجر اسود کو کرے گویا وہ شخص خدا اور رسول
خدا سے بیعت کیا دوسری روایت ہے کہ حجر اسود سیدہا ہاتہہ حق تعالی کا ہے مصافحہ
کرتا ہے اوسکے ساتھہ حق تعالی اپنے بندون سے جیسا کہ کوئی شخص اپنے بہائی سے
مصافحہ کرتا ہے۔ سیدتنا عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم فرمائے کہ نہین گذر کیا مین رکن یمانی سے مگر جبرئیل کو وہان کہڑے
ہوے دیکہا اور عطا سے روایت ہے کہ مغفرت چاہتے ہین جبرئیل اون لوگون کے
لئے کہ جنہون نے رکن یمانی کا بوسہ لیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رکن یمانی کے نزدیک دو فرشتے ہین جو شخص کہ اوسکے پاس دعا مانگے اونکے واسطے
آمین کہتے ہین اور حجر اسود کے پاس بہت فرشتے ہین رکن یمانی کے پاس یہہ دعا کہنے کا
حکم ہے ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار
شعبی کہتے ہین کہ ایک روز مین نے امر عجیب دیکہا کہ کعبۃ اللہ نزدیک ہین اور عبد اللہ

حاشیہ: بلکہ شیخین کے پاس ... مستحب ہے ... حرام نہ
حاشیہ: یعنی حسنہ یمانی

ابن عمر اور عبد اللہ بن زبیرؓ اور مصعب بن زبیرؓ اور عبد الملک بن مروان
حاضر تھے سب نے کہے کہ ہر شخص حاجت اپنی رکن یمانی کے پاس کھڑے ہو کر عرض
کریں حق تعالے اپنے فضل و کرم سے ہر شخص کی حاجت روائی کرے گا اور سب نے
عبد اللہ بن زبیرؓ کو کہے کہ تم ہجرت مین اول پیدا ہوے ہو ابتدا تم سے ہووے
پس عبد اللہ بن زبیرؓ کھڑے ہوے اور رکن یمانی پکڑ کر یہہ دعا کئے اللّٰھم انك
ترجي لكل عظيم اسالك بحرمة وجهك وحملة عرشك وحرمة
نبيك صلى الله عليه وآله وسلم ان لا تميتني من الدنيا حتى
تولني الحجاز وتسلم علي الخلافة یعنے عبد اللہ بن زبیرؓ ملک حجاز
کی خلافت چاہے پہر مصعب بن زبیرؓ نے رکن یمانی پکڑے اور یہہ دعا مانگی اللّٰھم
انك رب كل شيئ ان لا تميتني حتى تولني العراق وتزوجني سكينة
بنت الحسين رضي الله عنهما یعنے حاجت ابن مصعب ابن زبیرؓ کی یہہ تھی کہ
ملک عراق کی حکومت حاصل ہووے اور سیدتنا سکینہ بنت امام حسین سے اپنا نکاح
ہووے پہر عبد الملک ابن مروان نے رکن یمانی پکڑ کے یہہ دعا کئے اللّٰھم
رب السموات السبع والارض ذات النبات بعد القفر اسالك
اسالك بحقك علي جميع خلقك وبحق الطائفين حول بيتك
ان لا تميتني حتى تولني شرق الارض وغربها ولا ينازعني احد حتى
اتيت براسه یعنی عبد الملک بن مروان نے حکومت شرق اور غرب چاہی
اور یہہ چاہی کہ جو شخص اپنے سے مخالفت کرے اوسکا سر کاٹ لاوین پہر وہ
بہی آکر بیٹھے پہر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رکن یمانی پکڑ کے یہہ دعا کئے

اللّٰهم یا رحمٰن یا رحیم اسئالك برحمتك التي سبقت غضبك ان لا
تميتني من الدنيا حتى توجب لي الجنة یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
اپنے واسطے جنت چاہے۔ شعبی کہتے ہین کہ مین دنیا سے نہین گیا یہانتک کہ
مین نے دیکھا کہ ہر ایک اپنے مقصود کو پہونچا۔ خلاصہ حقایق مین منقول ہے کہ
حجر اسود اور مقام ابراہیم اور رکن یمانی روز قیامت آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو عرض کرین گے کہ جو لوگ ہماری زیارت نہین کئے اونکے واسطے
آپ شفاعت کرو اور جو کہ ہماری زیارت کئے ہین ہم اونکی شفاعت کرینگے
ابن مردویہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے کعبہ قیامت کے دن میری قبر کی طرف متوجہ ہو کر
کہیگا السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین کہونگا وعلیک السلام یا
بیت اللہ میری امت نے بعد میرے تجھسے کیا معاملہ کیا۔ کعبہ کہیگا یا محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شخص کہ میرے پاس آیا مین اوسکا شفیع ہون اور جو نہین آیا
آپ اوسکے واسطے کافی ہو۔ بحر عمیق مین مذکور ہے اور بعضے سلف سے بھی
روایت ہے کہ جو شخص زیر میزاب شریف دو رکعت نماز پڑہے اور سو بار حاجت
اپنی عرض کرے دعا اوسکی مستجاب ہے۔ ازرقی عبد اللہ بن ابی سلیمان نے
جو مولی بنی مخزوم کے ہین روایت کیا ہے کہ جس وقت آدم علیہ السلام آسمان
سے نزول فرمائے دو رکعت نماز ادا کرکے ملتزم کے پاس آئے اور یہ دعا کئے
اللهم انك تعلم سريرتي وعلانيتي فاقبل معذرتي وتعلم ما في نفسي
وما عندي فاغفر لي ذنوبي وتعلم حاجتي فاعطني سؤلي اللهم

انی اسئالک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی والرضا بما قسمت علی حق تعالی آدم علیہ السلام کو وحی کیا کہ اے آدم تونے مجھہ پاس دعا کیا اور مین نے قبول کیا اور نہ کریگا کوئی شخص اس دعا کو مگر دور کرونگا مین اوسکے غم کو اور دور کرون اوسکی تنگی اور محتاجی کو اور رکھونگا اوسکی روبرو تونگری کو اور دونگا اوسکو ہر طرح کے فوایداور آویگی اوسکے پاس دنیا اگرچہ وہ دنیا کا ارادہ نکیا ہووے۔ مجاہد سے روایت ہی کہ درمیان مین حجر اسود اور دروازہ کعبہ کے ملتزم ہے جو شخص وہان کہڑے ہو کر دعا کرے دعا اوسکی مستجاب ہی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ مین نے سب لوگون سے یہہ بات سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا ملتزم شریف کے پاس کیا وہ دعا مستجاب ہی عمر ابن دینار اور حمیدی اور محمد ابن ادریس اور ابو الحسن محمد بن الحسن اور ابو اسامہ اور ابو علی اور ابو الحسن کتاب اور ابو الفتح غزنوی اور ابو طاہر اصفہانی اور ابو عبد اللہ تقلیسی اور حافظ محمد بن سعدی اور طبری ہر ایک ایسا ہی کہتے ہین کہ ہم نے جو وقت ملتزم شریف کے پاس دعا کئے وہ مستجاب ہوی۔
عمر بن شعیب سے روایت ہی کہ ملتزم پر منہہ اور سینہ رکھنا اور ہاتھہ کہولنا اور کہنی سے پہونچے تک بات رکہنا سنت ہے۔ محب طبری سے روایت ہی کہ جمع نہوگی کبھی آب زمزم اور آگ دوزخ کی شکم مین مومن کے۔ فاکہی روایت کئے ہین کہ پانچ نظر عبادت ہی ایک نظر کرنا کعبۃ اللہ پر دوسرے نظر والدین پر تیسرے نظر زمزم پر چوتھے نظر عالم کیطرف پانچوین نظر قرآن شریف پر اور حدیث مین آیا ہے کہ آب زمزم شریف جس نیت سے پیوے وہ حاصل ہے اگر شفاء مرض کی نیت سے پیوے شفا اوسکو حاصل ہو

اور اگر غذا کی نیت سے ہووے تو ہر چند پانی غذا نہین ہوتا اور پانی سے خون اور گوشت نہین بنتا مگر کرامت خاص آب زمزم کی ہے کہ اس سے خون اور گوشت بنتا ہے اور غذا انسان کی ہوتا ہے مگر خلوص نیت شرط ہے حق تعالی تمامی مسلمانون کو نصیب فرماوے چاہ زمزم مین تین جانب سے جھرے ہین اون سے چاہ زمزم مین پانی داخل ہوتا ہے ایک جھرہ جبل ابی قبیس اور صفا کی جانب سے اور ایک مروہ کی جانب سے اور ایک حجر اسود کی جانب سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ بہترین پانی روے زمین مین آب زمزم ہے فاسی کہتے ہین کہ زمزم بہتر ہے آب کوثر سے اس واسطے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آب زمزم سے غسل دیا گیا ہے نہ آب کوثر سے عمق چاہ زمزم کا سات ہاتھ ہے اوسمین چالیس ہاتھ زمین کندہ ہے اور بیس ہاتھ پہاڑ کندہ ہے جو شخص کہ بعد طواف کے دو رکعت نماز ادا کرے آب زمزم پیوے گویا کہ شکم مادر سے ابھی تولد ہوا اور جو شخص تحت میزاب کعبۃ اللہ دو رکعت نماز پڑہے نکل آتا ہے گناہون سے جیسا کہ ابھی تولد ہوا شکم مادر سے جو کہ پیچھے مقام ابراہیم کے نماز پڑہے وہ شخص مامون ہوا عذاب الٰہی سے اور دوست تر نزدیک اللہ کے وہ جا ہے جو درمیان مین ملتزم شریف اور مقام ابراہیم کے ہے اور طواف کرنے والا اطراف کعبہ کے مانند اوس شخص کے ہے کہ جس نے اطراف عرش کے طواف کیا۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوٹھاویگا حق تعالی مقبرہ مکہ معظمہ سے ستر ہزار شہیدون کو کہ وہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے اور چہرے اون کے مانند ماہ چہاردہم کے تابان ہونگے اور اونکی شفاعت ستر آدمیون

مقبول ہونگی۔ اور دوسری روایت مین ستر ہزار آدمیون کا شمار آیا ہے۔
دیلمی نے کتاب حبیس سے روایت کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو
شخص بیت اللہ کی جانب ایمانا باللہ ورسولہ نظر کرے ثواب اوسکا مثل حج
کرنے والے اور عمرہ لانے والے اور جہاد کرنے والے کے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ رمضان شریف
کو مکہ معظمہ مین پایا اور روزہ رکہا اور نماز پڑہا جسقدر کہ اوسکے حصہ مین تہا اوسکے
واسطے ثواب ایک لاکھ رمضان کا لکہا جاتا ہے اور ہر روز و شب مین ثواب
آزادی غلام کا اوسکو حاصل ہوتا ہے اور روز و شب ایک ایک نیکی اوس کے
نامہ اعمال مین لکہی جاتی ہے اور ہر دن مین اوسکو ثواب جہاد کا ملتا ہے۔ ابن ماجہ نے
اس حدیث کو روایت کئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے روایت کئے کہ جو شخص بیت اللہ شریف مین داخل ہوا تو اوسنے حسنات مین داخل
ہوا پہر بیت اللہ سے جب نکلا تو اوس حالت مین نکلا کہ گناہین اوسکے سب معاف ہووے
روایت کیا اس حدیث کو طبرانی اور بیہقی نے اپنے سنن مین۔ اور روایت ہے عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے کعبہ
مین داخل ہوا اگر اول خیال کرتا مین اوس چیز کو جو بعد خیال کیا تو داخل نہوتا مین کعبہ مین
اسواسطے کہ خوف کرتا ہون مین امت پر کہ بعد میرے وہ اژدہام سے حرج نہ اوٹہاوے
روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ جمع درمیان
دونون حدیثون کے یہہ ہے کہ جو شخص حطیم مین داخل ہوا گویا اوسنے کعبۃ اللہ مین داخل ہوا
اور ثواب بہی وہی حاصل ہے اسواسطے کہ ایک روایت عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے

کہ حضرت نے کعبہ مین داخل ہونا چاہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عایشہ
تو نماز حطیم مین اداکر گویا تو نماز کعبہ مین اداکی ابوذر اور احمد اور رزین سے روایت ہے
اور امام شافعی بہی اپنی مسند مین اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ مکہ معظمہ اوقات صلوٰۃ
سے مستثنی ہے یعنی کوئی وقت مکہ معظمہ مین نماز پڑہنا مکروہ نہین ہے مگر اس حدیث کی
موافق کتب فقہ حنفیہ مین کوئی مسئلہ نظر سے نہین گذرا شاید کہ کسی مقام پر کتب حنفیہ مین
بہی یہہ مسئلہ لکہا ہو اور نظر اس کثیف کی دیکہنے سے اوسکے قاصر ہو یا یہہ حدیث
علماء حنفیہ کے پاس مؤول ہو واللہ اعلم بالصواب۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مکہ معظمہ مین آٹھون دروازہ جنت کے کشادہ
ہین قیامت تک ایک دروازہ باب کعبہ کے پاس اور دوسرا دروازہ میزاب کے نیچے
اور تیسرا دروازہ رکن یمانی کے پاس اور چوتھا حجر اسود کے پاس اور پانچوان مقام
ابراہیم کے نیچے چہٹا چاہ زمزم کے پاس ساتوان کوہ صفا کے پاس اور آٹھوان کوہ
مروہ کے پاس اور نہین نکلیگا کوئی شخص مکہ معظمہ سے مگر ساتھہ مغفرت کے اسواسطے
کہ حق تعالے نے فرمایا جو شخص کہ مکہ مین داخل ہوا اوسکو امن ہوا یعنے عذاب الٰہی
سے عظمت مکہ معظمہ سے یہہ ہے کہ حد حرم تک درندی ہرن کو تکلیف نہین دیتے اور
جبکہ حد حرم سے باہر آتے ہین درندے پیچہا ہرن کا کرتے ہین۔ ابن جماعہ سے روایت ہے
کہ اول تعظیم حرم کی سانپون نے کیا کہ بڑے سانپون نے چہوٹے سانپون کو وقت
طواف کے نہین کہایا اور نہ چہوٹے سانپ بڑے سانپ کی غذا ہین اور کرامت بیت اللہ
سے یہہ ہے کہ بارش جس جانب مین بیت اللہ کے ہو ارزانی خاص اوسی جانب کے ملک
مین ہوگی اور اگر سب جانب مین بیت اللہ بارش ہو تو تمام ملکون مین ارزانی ہوتی ہے

اور کرامت معظمہ سے یہہ ہے کہ سیل زمین حل کے حرم مین داخل نہین ہوتی بلکہ سیل زمین حرم کی زمین حل مین سے نکل جاتی ہے اور جسوقت کہ سیل زمین حل کے زمین حرم کو پہونچتی ہے تو ٹہرجاتی ہے اور حرم مین داخل نہین ہوتی۔ روایت ہے جابر ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے کہ جسوقت قوم ثمود اونٹنی کے ٹانسچے کاٹی اور عذاب الٰہی مین گرفتار ہوکر سب ہلاک ہوی ایک شخص کہ وہ زمین حرم مین تہا عذاب الٰہی سے محفوظ رہا پہر جب وہ زمین حرم سے باہر نکلا عذاب الٰہی مین گرفتار ہوا نام اوسکا ابو زغال ابو ثقیف تھا روایت ہے عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اول زمین کعبۃ اللہ کی پیدا کیگئی پہر اوس سے تمام زمین پیدا ہوئی اور پہاڑون مین پہلے جبل ابو قبیس مخلوق ہوا پہر اوس سے تمام پہاڑ مخلوق ہوے۔ روایت ہے مجاہد سے وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن رضی اللہ عنہما سے کہ بیت اللہ آگے دو ہزار سال کے زمین سے پیدا ہوا پہر اوس سے زمین پیدا ہوئی عبد المنعم اپنے والد اور وہ اونکے جد وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین پر اوترے اونکو وحشت ہوئی جب اونہون نے وسعت زمین کی دیکہی اور اپنے سوا کسیکو نہ پایا جناب باری مین عرض کئے کہ اے حق تعالیٰ کوئی آباد کرنیوالا تیری زمین مین سوائے میرے ہی کہ اوسمین تیرا حمد کرے ارشاد الٰہی ہوا کہ اے آدم قریب ہے کہ مین زمین مکانات بناونگا کہ اوسمین میرا ذکر بلند ہووے اور میری خلق اوسمین میری تسبیح کرین اور تجہکو ایک ایسے گہر مین جاے دونگا کہ اون سب مین سے اوسکو مین اپنے لئے پسند کیا ہون اور اوسکو اپنی بزرگی سے دیا ہونگا اور جتنے زمین پر مکانین ہین سب پر اوسکو بزرگی دیا ہونگا اور نام اوسکا اپنا گہر رکہونگا پاک کرونگا مین اوسکو خاص اپنی عبادت کی واسطے اور نگہ رکہونگا مین

اوسکو میری عظمت اور بزرگی کے واسطے اور میرے ذکر کے واسطے سب مکانون
سے اوسکو مستحق زیادہ کرونگا اور اوسکو آسمانون مین اور زمینون مین رکھون گا اور
وہ روبرو میرے ہے اوہین روبرو اوسکے ہون پس وہ میرے نزدیک سب گہرون سے
پسند زیادہ ہی اگرچہ مین اوسمین رہتا نہین ہون اور نہ میرے واسطے گہرون مین رہنا
سزاوار ہے اور نہ مکانون کے یہہ شان ہی کہ مجکو اوٹھا سکین اور اسے آدم مین اس
گہر کو تیرے اور تیرے بعد والون کے واسطے حرم صاحب امن کردونگا اور اطراف مین
اوسکے اور تحت اور فوق مین اوسکے بزرگی دونگا جو شخص کہ میری بزرگی دینے کے
باعث سے اوسکی بزرگی کیا پس اوسنے میری بزرگی کیا اور جو شخص کہ اوسکی بزرگی
نہین کیا پس اوسنے میری بزرگی دیے ہوے سے انکار کیا اور بے ادبی کیا اور جو شخص
کہ اوسکے رہنے والون کو امن دیا پس وہ مستحق میرے امن کا ہوا اور جو شخص کہ اونکو
ڈرایا وہ میرے ذمہ کو توڑا اور جو کہ اوسکی تعظیم ادا کیا پس وہ میری آنکہہ مین بزرگ ہوا
اور جو کہ اوسکی بزرگی اور تعظیم مین سستی کیا پس وہ میرے نزدیک ذلیل ہوا اور ہر ایک
بادشاہ کے واسطے ایک سرحد ہے اور بطن مکہ میری سرحد ہے کہ جسکو مین اپنے واسطے
سرحد مقرر کیا ہے نہ خلق کے واسطے پس اللہ صاحب مکہ ہون کہ وہ میری حمایت
مین اور میری ذمہ مین اور میرے ہمسایہ مین اور میری ضمانت مین ہے اور بنایا ہون
مین اوسمین اول بیت کہ بنا کیا گیا ہے واسطے آدمیون کے اور آباد کرونگا مین اوسکو
آسمان والون اور زمین والون سے کہ آوینگے اوسمین فوج فوج گرد آلودہ اور غبار
آلودہ ضعیف اونٹون پر دور سے بہ آواز تکبیر کہتے ہوے جو شخص کہ قصد اوس گہر کا کرے
اور سواے میرے اور کچہہ ارادہ اوسکا نہو وے تو وہ شخص جب مجہسے ملاقات کیا اور

میرا مہمان ہوا اور مجھہ پاس آیا اور میرے گھر مین اوترا پس لازم ہے مجھہ پر کہ اوسکو بزرگی
تحفہ دون کیونکہ ہر کریم کے واسطے ضرور ہے کہ اپنے مہمان کی اور اپنے پاس آنیوالے
کی اور اپنی ملاقات کرنے والی کی بزرگی کرے اور حاجت برآری اونکی کرے اور
آباد کر تو اوسکو اے آدم جبتک کہ تو زندہ ہے پہر بعد تمہاری گروہین اور امتین
انبیاؤن کی تیری اولاد سے ہونگی ایک کے بعد ایک اوسکو آباد کرینگے یہانتک
کہ سلسلہ اوسکا منتہی ہوگا طرف ایک نبی کے کہ وہ خاتم النبیین ہونگے اور نام
اون کا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہوگا اور اونکو مین کعبہ کی آباد کرنے والون
سے کرونگا اور وہ والی اور نگہبان کعبۃ اللہ کے ہونگے اور سقایت کعبہ بہی اونہین کے
اختیار مین رہیگی جبتک کہ وہ زندہ رہینگے کعبہ مین باعث امن کا رہیگا اور جسوقت
وہ نبی میرے پاس پلٹ آوینگے مین اون کے واسطے وہ فضیلت اور ثواب جمع کیا
ہونگا کہ وہ باعث میری نزدیکی کا ہوگا اور اونکے واسطے قیامت مین سبب بزرگ
ترین مقامون کا ہوگا اور آگے اون کے ایک اور نبی ہونگے کہ وہ والد اونکی ہونگے
اور نام اونکا ابراہیم ہوگا وہ تمہارے اولاد سے ہونگے اس گہر کا نام اور ذکر اور
شرف اور بزرگی اور کرامت اوسکا اون سے کرونگا اور بلند کرونگا مین اونکے
واسطے قواعد اس گہر کے اور تمام کرونگا مین اونکے ہاتہون پر عمارت کو اوس گہر کے
اور منسوب کرونگا مین اونکی طرف سقایت کو اوسکی اور بتلاؤنگا مین اونکو حد حرم
کو اوسکی اور مقام حل کو اور مقام وقوف کو اوسکے اور تعلیم کرونگا مین اوس
نبی کو عبادات حج کو اس گہر کے اور کرونگا مین اوس نبی کو امت طاعت کرنیوالی
قایم میرے حکم پر جو بلانے والے میری راہ کی طرف کہ مین اوس راہ کو پسند کرونگا

اور ہدایت کرونگا مین اوس نبی کو سیدہی راہ کے اور مین اوس نبی کو بلا عنایت کرونگا
تو وہ صبر کریگا اور اگر عافیت دونگا تو وہ شکر عافیت بجا لاویگا اگر اوسکو علم کرونگا
تو وہ میرا حکم بجا لاویگا اگر وہ کچھہ میری نذر کریگا پس وہ اوسکو پوری کریگا اور اگر وہ
کچھہ مجھسے دعوے کریگا تو اوسکو پورا کریگا اور اگر وہ مجھسے دعا کریگا تو مین اوسکی دعا
کو قبول فرماؤنگا اور اولاد اور ذریت مین اوسکے بہی بعد اوسکے اوسکی دعا قبول کرونگا
اور شفاعت اوسکی اوسکے اہلبیت اور ذریت مین قبول کرونگا اور مین اولاد کو اوس
نبی کی اس گہر کا اہل کرونگا اور اوسکو مین اپنے گہر کا والی اور حاکم اور نگہبان اور خدمت
گزار اور کلید بردار اور حاجب اور صاحب سقایت کرونگا جب تک کہ وہ دین مین نئی
بات نہ نکالے اور تغیر اور تبدل دین مین پیدا نکرے اور جب ایسا کرے پس مین سب سے
زیادہ قدرت والا ہون کہ بدل کر دون مین جسکو چاہون۔ اور کرونگا مین ابراہیم کو
امام اس گہر کا اور اہل شریعت کہ اقتدا کرینگے اونکی جو ان مقامات مین حاضر ہونگے
اور تمامی جن و انس سے جو اون کے قدم بقدم رہیگا اور طریقہ کے اون کے اتباع کریگا
اور خصلت کی اونکی پیروی کرے پس اوس نے نذر پوری کیا اور اپنا حج کامل کیا
اور اپنے مقصود کو پہونچا اور جس نے ایسا نہین کیا اوسنے اپنا حج ضایع کیا اور اپنے
مقصود کو نہین پہونچا اگر کوئی شخص مجھہ سے پوچھے کہ روز حج مقامات حج مین مین
کہان ہونگا تو جان لو کہ مین اون لوگون کے ساتھہ ہون کہ جنکے بال پریشان اور
غبار آلودہ ہین اور اپنی نذر کو پوری کئے ہین اور اپنے پروردگار کی طرف جو ظاہر
اور باطن کو جانتا ہے گریہ کرتے ہین اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان مین روایت
کئے ہین اور ازرقی سے معنی اس حدیث کی روایت ہے اور وہ اس سے طویل ہے

زہری سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مجھکو خبر پہونچی ہے کہ لوگون نے مقام ابراہیم
مین تین صفحہ پائے۔ صفحۂ اولی پر یہ مکتوب تہا کہ مین اللہ مالک مکہ ہون پیدا کیا مین نے
اوسکو جس روز کہ مین نے آفتاب اور مہتاب کو پیدا کیا اور اوسکی حفاظت فرشتون
سے کیا اور برکت دیا مین اہل مکہ کے واسطے گوشت اور دودہ مین صفحۂ ثانی پر یہ
لکہا ہوا تہا مین اللہ ہون صاحب مکہ پیدا کیا ہو مین رحم اور قرابت کو اور رحم کو نام سے
اپنے نکالا ہون یعنے نام حق تعالی کا رحیم ہے۔ صفحۂ سوم پر یہہ مرقوم تھا کہ مین اللہ تہا
مکہ ہون پیدا کیا مین نے نیکی اور بدی کو خوشی ہوئی اوسکے واسطے کہ جسکے ہاتھ پر نیکی
ہوی اور خرابی ہوا وسکے واسطے کہ جس کے ہاتھ سے بدی ہوی اسکو بہی بیہقی نے
شعب ایمان مین روایت کئے ہین اور محمد سے روایت ہے کہ وہ اپنی بہوپی سے
رعایت کرتے ہین کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین پر اوترے حق تعالے نے حکم فرمایا
کہ مکہ معظمہ کے طرف جاوین جب موافق فرمان الٰہی کے آدم علیہ السلام مکہ معظمہ کے
طرف چلے جس منزل پر آدم علیہ السلام اوترتے تہے حق تعالی اپنی قدرت سے چشمۂ آب
شیرین جاری فرماتا پہر جبکہ آدم علیہ السلام مکہ معظمہ کو پہونچے بیت اللہ کے پاس عبادت
کرتے ہوے رہے اور طواف بیت اللہ بہی کرتے یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا۔ اور
عروہ سے روایت ہے کہ بعد انتقال آدم علیہ السلام کے نماز اونکے جنازہ کی جبرئیل اور
ملائکہ علیہم السلام رو برو خانہ کعبہ کے اداکئے اور قریب منارہ مسجد خیف کے جو منا مین ہے
دفن آدم علیہ السلام کا ہوا۔ اور وہب کہتے ہین کہ عہد آدم علیہ السلام مین بیت اللہ
شریف جنت کے یاقوتون سے یاقوت سرخ کا نہایت تابان اور درخشان تہا اور
اوسکے دو دروازے تہے جنتی سونے کے ایک بجانب شرق کے دوسرا بجانب غرب کے

اور ستارے الماس کے اوسمین نصب تہے چنانچہ حجر اسود بھی اونہین الماس مین سے
ایک الماس ہے زمانہ نوح علیہ السلام تک ایساہی تابان رہا پہر جب کہ زمانۂ نوح علیہ السلام
مین طوفان آیا آگے طوفان آنے کے واسطے حفاظت غرق ہونے کے کعبۃ اللہ اوٹھکر
زیر عرش معلا رکھا گیا بعد طوفان نوح کے زمین دو ہزار سال ویران رہی یہانتک
کہ زمانہ ابراہیم علیہ السلام کا آیا اور ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بیت اللہ تیار کرین
اور ابراہیم علیہ السلام کے پاس سکینہ مثل ابر کے آیا کہ اوسکو سر اور چہرہ مانند
انسان کے تہا اوسنے کہا کہ اے ابراہیم میرے سایہ کے موافق بیت اللہ کو تیار کر
کہ اس سے نہ زیادہ ہووے اور نہ کم پس ابراہیم علیہ السلام موافق سایہ سکینہ کے
زمین پر بیت اللہ شریف بنا گئے اور اون کے ساتھ اسمٰعیل علیہ السلام بہی شریک
تھے مگر بیت اللہ شریف کی واسطے سقف تیار نہین کئے لوگ اوسمین اپنا سامان
اور زیور ڈالنا شروع کئے پہر جبکہ کعبۃ اللہ قریب بہرنے کے ہوا پانچ شخص اپنے
دل مین نیت بد کا ارادہ کرکے کعبۃ اللہ کے پاس رہے چنانچہ چہار شخص چارون
جوانب مین کعبۃ اللہ کے بیٹھے جبکہ پانچوان شخص بہی ارادہ کیا سر کے بل گر کے ہلاک
ہوا اوسوقت حق تعالیٰ نے ایک سانپ کو بہیجا اوسنے پانسو برس تک کعبۃ اللہ کی حفاظت
کیا پہر جو کوئی کعبۃ اللہ کے نزدیک جانے کا ارادہ کرتا وہ سانپ اوسکو ہلاک کرتا
ایسا حال زمانہ قریش تک رہا پہر قریش نے بناے کعبہ کئے اس حدیث کو بیہقی نے
شعب الایمان مین روایت کئے ہین۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ ہر روز و شب مین مسجد مکہ مین حاضر رہنے والون پر ایک سو بیس[۱۲۰] رحمتین حق تعالیٰ
کے نازل ہوتی ہین۔ ساٹھ رحمت طواف کرنے والون کے واسطے اور چالیس رحمت

فضائل بیت اللہ شریف

اون کے واسطے جو لوگ کہ اطراف بیت اللہ کے بہ نیت اعتکاف کے بیٹھتے ہین اور بین
رحمت اون لوگون پر جو کہ کعبۃ اللہ کو دیکھتے ہین حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت
ہے کہ اول جنپر کہ حق تعالی اپنی رحمت نازل فرماتا ہے وہ اہل مکہ ہے جو لوگ کہ مسجد
مکہ مین نماز پڑھتے ہین یا روبقبلہ بیٹھتے ہین ہر ایک شخص کو حق تعالی اپنی معرفت سے
سرفراز فرماتا ہے ملائکہ عرض کرتے ہین کہ اے پروردگار رحمت او مغفرت سے تیرے
کوئی اہل مکہ باقی نہین رہے مگر سونے والے حق تعالی فرماتا ہے اے ملائکہ مین سونے
والون کو عبادت کرنے والون کے ساتھ لاحق کرونگا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ جس شخص کے دونو پاؤن طواف کرنے سے درد کرین تو حق تعالی کو ضرور ہے
کہ اون پاؤن کو جنت مین آرام دیوے ۔ عبد اللہ ابن عمرو عمر ابن العاص رضی اللہ
عنہم سے روایت ہے کہ جو شخص وضو درست کرکے رکن یمانی کے پاس آکے اوس کا
بوسہ لیوے تو گویا اوسنے رحمت الٰہی مین غوطہ دیا پھر جب بسم اللہ اللہ اکبر اشہد ان
لا الہ الا اللہ آخر کلمہ طیب تک کہے تو رحمت الٰہی اوسکو لے لیتی ہے پھر جبکہ اوسنے
طواف بیت اللہ کا کیا ہر قدم پر اوسکی ستر نیکی لکھی جاتی ہے اور ستر گناہ اوسکے
محو ہوتے ہین اور ستر درجے بلند ہوتے ہین اور شفاعت اوسکی ستر شخصون مین اوسکے
اہل قرابت کے مقبول ہوتی ہے۔

فضائل حج

حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مرد حج کہ اوسمین رفث اور فسوق نہووے
اوس سے گناہین آدمی کے ساقط ہوتے ہین اور حج مبرور کا ثواب اس سے بھی
زیادہ ہے کہ اوس سے فوز عظیم حاصل ہے۔ اور حج کے فضائل مین سے یہہ ہے
کہ اوسکی شفاعت چارسو آدمیون مین روز قیامت مقبول ہے اور حج کرنیوالا آتے ہوئے

اور جاتے ہوے ضمانت الٰہی مین ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حاجی کے واسطے یہہ دعا فرماے ہین اللھم اغفر للحاج ولمن استغفر لہ الحاج یعنے اے
حق تعالی حاجی کو بخشش دے اور جس نے کہ حاجی کے لئے مغفرت چاہی اوسکو بھی بخشدے
اور دعا حاجی کی اوسکے مکان مین داخل ہونے کے بعد چالیس دن تک مقبول ہے
چہار شخص ہین کہ حق تعالی پر اونکی تائید ضرور ہے ایک جو شخص کہ اللہ کی راہ مین
جہاد کرے دوسرا جو غلام کہ مکاتب ہوا تیسرا جس نے کہ نکاح کیا چوتھا جس نے
ارادہ حج کا کیا۔ ایک قوم سعدان خولانی کے پاس آگر بیان کیا کہ قوم کنانہ نے
ایک شخص کو قتل کرکے تمام روز جلایا مگر اوسکی لاش پر آگ کچھہ بھی اثر نہ کی بلکہ
رنگ اوسکا جیسا کہ تھا ویسا ہی سفید رہا۔ سعدان خولانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
شاید وہ شخص تین حج کیا ہوگا قوم نے اوسکی کہی کہ ہان ایسا ہی ہے اونہون نے
فرمایا کہ جو شخص ایک حج ادا کیا وہ حج فرض ادا کیا اور جو شخص کہ دو حج کیا حق تعالی
پر اپنا قرض رکھا اور جو کہ تین حج ادا کیا حق تعالی اوسکے گوشت اور بالون کو آتش
پر حرام کیا۔ قاضی عیاض شفا مین اور مولی محدث سعدالدین کازرونی اپنے
مناسک مین یہہ حدیث نقل کئے ہین۔ ثواب ایک درہم دینے حاجی کا راہ خدا
مین ثقیل زیادہ ہے جبل ابی قبیس سے۔ فاکہی علیہ الرحمۃ اور حسن بصری رضی اللہ عنہ
اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کئے کہ جو شخص کہ میت کیطرف سے
حج کرے ثواب ایک حج کا میت کو اور ثواب سات حج کا حج کرنے والیکو ملتا
ہے۔ دار قطنی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ جو شخص اپنے والدین
کی جانب سے حج کرے ثواب ایک حج کا والدین کو اور ثواب دس حج کا حج

کرنے والے کو ملتا ہے۔۔امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم مین فرماتے ہین
کہ علی بن موفق سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین مینے ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کیجانب سے حج کیا پس مینے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے
ابن موفق تونے میری جانب سے حج کیا اونہون نے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت نے فرمائے کہ تو میری جانب سے لبیک کہا
اونھون نے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تجھے قیامت کے روز کافی ہونگا اور تیرا ہاتھ پکڑ کے
جنت مین داخل کرونگا اوس روز کہ خلایق مشقت حساب وکتاب مین رہینگی۔
جو شخص کہ بارادۂ حج اپنے مکان سے نکلے اور اثناء راہ مین وفات پاوے اجر و
ثواب اوسکا قیامت تک لکھا جاوے گا اور اوسکے تمام گناہ محو کئے جاوینگے
اور اوسکی شفاعت ستر آدمیون مین اوسکے اقربا کے مقبول ہوگی اور جو دو قدم
کہ کعبہ کے جانب گئے ہین اون کو حق تعالی عذاب نہین کریگا۔
عطا سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین ہند پر نزول فرمائے
اون کے ہمراہ سات لکڑیان جنت کے تہے وہ یہی لکڑی اگر کی ہے کہ جس سے
خوشبوئی لیتے ہین چنانچہ کعبۃ اللہ کے روبرو اور روضۂ مطہرہ سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بہی اوسکا بخور دیتے ہین اور فی الواقع خوشبوئی
اوسکی نہایت لطیف فرحت بخش دماغ ہوتی ہے کہ ایسی بوے خوش کسی خوشبوئی
مین نہین ہوتی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً یہہ حدیث مروی ہے کہ آدم
علیہ السلام ہزار بار پیادہ پا طواف کعبہ کے واسطے حاضر ہوے۔ حسن بصری رضی اللہ

عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ما بین حجر اسود اور مقام ابراہیم کے قبر ہود اور شعیب اور صالح علیہم السلام کی ہے اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ قبور ایک کم سو انبیا علیہم السلام کے ہین۔ مجاہد سے روایت ہے کہ جسوقت ابراہیم علیہ السلام حق تعالی سے یہہ دعا کئے ارنا مناسکنا یعنے اے اللہ مجکو عبادات حج کرنے کے بتادے حق تعالی بنیاد بیت اللہ کی اونکو دکھایا بعد اوسکے صفا اور مروہ دکہایا اور فرمایا کہ اے ابراہیم یہہ شعائر اللہ ہین یعنی یہہ مقامات ہین کہ حق تعالی نے اونکو بزرگی دیا ہے بعد اوسکے جبرئیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کو منا کی طرف لیگئے جبکہ جمرہ عقبی تک پونہچے جسکو عوام الناس بڑا شیطان کہتے ہین شیطان اثنار راہ مین حائل ہوکر ابراہیم علیہ السلام کو اذیت پہونچایا جبرئیل علیہ السلام نے کہے کہ اے ابراہیم تم تکبیر کہو اور شیطان کو کنکر سے مارو بعد اوسکے ابراہیم علیہ السلام مقام جمرہ وسطی تک آئے کہ اوسکو عوام الناس منجلا شیطان کہتے ہین یہی امر واقع ہوا پہر جب ابراہیم علیہ السلام جمرہ قصوی کے مقام پر آئے کہ اوسکو عوام الناس چھوٹا شیطان کہتے ہین ایسا ہی معاملہ واقع ہوا پہر جبرئیل علیہ السلام مشعر الحرام یعنے مزدلفہ اور مقام عرفات ابراہیم علیہ السلام کو دکہلاے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہر سال موسم حج مین خضر اور الیاس ملاقات کرتے ہین اور ہر ایک دوسرے کے سر کو حلق کرتے ہین اور بوقت رخصت یہہ کلمات کہتے ہین بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

بیان تعلیم حج ابراہیمی

ذکر ملاقات خضر و الیاس
ایام حج مین

حق تعالی کعبۃ اللہ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر سال چھہ لاکھ آدمی حج کرینگے اگر کم ہونگے
تو اس عدد کی تکمیل فرشتون سے کیجاویگی۔ ابو بکر محمد بن الحسن نقاشی کہتے ہین کہ
نہایت عدد حجاج کی پندرہ لاکھ ہین یعنے پندرہ لاکھ سے زیادہ اور چھہ لاکھ سے
کم نہین ہوتے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حضرت نے فرمایا عرفہ کے روز جسکے دل مین ذرہ برابر بھی
ایمان ہووے اوسکے واسطے مغفرت ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ یہہ بات اہل عرفات
یعنے حجاج کے واسطے خاص ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مومنین کے
واسطے عام ہے۔ اور حدیث مین وارد ہے کہ حق تعالی آخر روز عرفات مین حجاج کے
واسطے فرماتا ہی کہ اے فرشتو گواہ رہو مین نے سب گناہ حاجیون کے بخشدیا مگر جن پر کہ
حقوق عباد ہین۔ پہر روز مزدلفہ مین ارشاد الٰہی ہوتا ہے کہ حقوق عباد بہی بخشوادونگا
اور مظلوم کو ظالم کے طرف سے آپ بدلہ دونگا۔

ایوب جمال سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین مین نے عرفات مین وقوف کیا اور وہان
نفقہ اہل وعیال کا فراموش کرکر وہان سے روانہ ہوا تہوڑی دیر کے بعد جب یاد
آیا واسطے تجسس اوس نفقہ کے پہر عرفات مین آیا دیکہا کہ تمام میدان عرفات مین
بہت سے سیاہ بدن بغیر سر کے پڑے ہوئے ہین مجکو اس امر کے دیکہنے سے تعجب
لاحق ہوا ہاتف سے یہہ آواز آئی کہ یہہ گناہین بنی آدم کی ہین اس جاے پر چہوڑ
گئے ہین پہر مین اپنا گم کیا ہوا پاکر وہان سے روانہ ہوا۔ ملیح سے روایت ہی کہا کہ
ایکسال حج مین مین ہمراہ عبید ابی قاسم کے تہا جسوقت کہ مین عرفات مین گیا اور
بستر اپنا نزدیک عبید کے رکہکر واسطے غسل کے حوض عکاص پر گیا اور ہمیانی

کرے اپنے کھولکر اوسی مقام پر رکھا اور بعد غسل کے ہمیانی اپنی وہین بھولکر روانہ
ہوا بعد نصف شب کے جب ہمیانی مجھے یاد آئی تلاش اوسکے موقف عکافی پر
آیا دیکھا کہ زمین عرفات اور تمام پہاڑین اوسکی چہوٹے اور بڑے باندروں سے
بہر گئے ہین راوی کہتے ہین کہ مین نے یہہ قصہ ابی عبید سے بیان کیا اونھون
نے کہا کہ یہہ گناہین بنی آدم کے ہین۔ حج اکبر مین تین قول ہین۔ قول اول یہہ ہے
کہ جس حج مین یوم جمعہ روز عرفہ واقع ہووے وہ حج اکبر ہے اور ایک روایت
ہے کہ ثواب اوسکا ستر حج کا ہے۔ قول دوم یہہ ہے کہ حج اکبر قرآن ہے
اور حج اصغر افراد اور تمتع ہے قول سوم حج مطلقاً اکبر ہے اور عمرہ حج اصغر
ہے۔ عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ سے روایت ہے کہ جناب مرتضوی کرم اللہ وجہہ
سے کسی نے پوچھا کہ وقوف عرفات کا کیا سر ہے حضرت نے فرمایا کہ کعبہ بیت اللہ
اور زمین حرم باب اللہ ہے جسوقت کہ کوئی شخص بیت اللہ حاضر ہونیکا ارادہ
کرے تو حق تعالی اوسکو اپنے باب پر ٹھہراتا کہ تضرع اور زاری کرے پہر اوسنے
کہا یا امیر المومنین مزدلفہ مین ٹھہرنا کیا بھید ہے حضرت نے فرمایا کہ جب حق تعالی
نے اپنے باب مین داخل ہونے کی اجازت دیا پھر دوسری حد پر ٹھہرایا تا کہ پھر
تضرع اور زاری اپنی بارگاہ مین کرین جبکہ دوسری حد پر بھی اونسے
تضرع اور زاری کیا ارشاد فرمایا کہ منی مین آن کر نذر بارگاہ الہی مین قربانی
گذرانین پہر سبب اداکرنے عبادت اور ارکان حج کے گناہون سے طہارت
حاصل ہووے قابلیت اس امر کی حاصل ہوی کہ بارگاہ الہی مین اور بیت اللہ مین
حاضر ہووے اسوقت حکم ہوا کہ اب زیارت بیت اللہ کی کرے پہر اوس نے

عرض کیا کہ اے امیر المومنین روزہ ایام تشریق کے کیون حرام ہوے حضرت نے
فرمایا کہ حجاج حق تعالی کے مہمان ہین اور مہمان کو جایز نہین کہ جسکے پاس مہمان ہین
اوسکی بے اجازت روزہ رکہے۔ پہر اوس نے پوچہا کہ اے امیر المومنین لپٹ جانے
کا حکم پردہ کعبہ سے کسواسطے ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ مثال اوس شخص کی ہے کہ وہ
اپنے عفو تقصور کے واسطے اور حاجت روائی کے واسطے اپنے مالک کے دامن کو
بلگتا ہے اس حدیث کو بیہقی نے شعب ایمان مین روایت کیا ہے۔ ابو سعید سے
روایت ہے کہ قبر آدم علیہ السلام قریب منارۂ مسجد خیف ہے ابی درداء رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا
کہ مقام منی مین امر عجیب ہے باوجودیکہ وہ میدان تنگ ہے مگر جسوقت کہ حجاج اومین
نزول کرتے ہین کشادہ ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ منا کا حال مانند عورت کے رحم
کے ہے کہ بعد قرار حمل کے کشادہ ہوتا ہے کلبی سے روایت ہے کہ اونہون نے
کہا ابن عساکر سے یہہ روایت ہے کہ جسوقت جبرئیل علیہ السلام مقام منی مین آدم علیہ السلام
سے مفارقت کا ارادہ کئے کہے کہ آدم جو کچہہ تم اور خواہش رکہتے ہو چاہو۔ آدم ع
نے کہے کہ مین خواہش اور تمنی جنت کی رکہتا ہون پس اسواسطے اس مقام کا نام منی
رکہا گیا۔ سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ دو طواف ہین کہ اون سے کفارہ کل گناہونکا
ہوتا ہے ایک طواف بعد نماز فجر کے کہ فراغت اوس سے بعد طلوع آفتاب کے ہووے
دوسرا طواف بعد نماز عصر کے کہ فراغت اوس سے غروب آفتاب کی ساتھہ ہووے
اس حدیث کو ازرقی اور ابو سعید المفضل نے روایت کئے ہین اور فاکہی کی روایت
مین وارد ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی

شخص قبل اوسکے یا بعد اوسکے طواف کرے حضرت نے فرمایا کہ وہ شخص بہی اوسی کے
ساتہہ لاحق ہوتا ہے فواتح المسکیہ فی سوانح المکیہ مین مذکور ہے کہ طواف بیت اللہ
کا ایک لاکہہ بیس ہزار نبیون نے کئے ہین سواے اولیا و امت محمدیہ کے کہ اونکا
کچہہ حساب اور شمار نہین۔ شیخ اکبر کہتے ہین کہ ایک روز مین نے کعبہ کی جانب نظر کیا
کعبہ نے مجہہ سے اپنا طواف چاہا اور چاہ زمزم کی طرف نظر کیا وہ مجہسے اپنا پانی کہینچکر
پینا چاہا اور بوقت بوسہ لینے حجر اسود کے مین شہادت توحید اوسکے نزدیک امانت
رکہا حجر اسود بمثل طاق بمقدار یک درعہ کے کشادہ ہوا اور توحید اوسمین مثل کعبہ کے
نمودار ہوی اور قرار پائی حجر اسود نے کہا یہہ امانت تیری ہے روز قیامت حق تعالی
کے پاس دونگا غوث مکہ مین اور ابدال شام مین اور عرفا مغرب مین اور نجبا اطراف
زمین مین اور اوتاد سیاح زمین مین واسطے مصالح مخلوق خدا کے رہتے ہین۔
بعضے اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ مین نے مکہ معظمہ مین ۳۱۵ھ تین سو پندرہ ہجری مین
دیکہا کہ ایک شخص سواری پر بیٹہے ہین اور فرشتے اوس سواری کو طلائی زنجیر سے
ہوا مین کہینچتے ہین مین نے کہا کہ آپ کہان جاتے ہو اونہون نے فرمایا کہ واسطے
ملاقات میرے بہائی کے کہ مین اونکا مشتاق تہا مین نے کہا کہ آپ نے اونکو طلب
کیون نہین فرمایا اونہون نے کہا کہ ثواب ملاقات اوس حال مین کہان ہوگا اون
قطب کا نام عبد اللہ بلخی ہے۔ روایت ہے شیخ ابی نصر محمد ہبۃ اللہ بن ثابت
البدنجی سے اونہون نے خضر علیہ السلام سے پوچہا کہ نماز صبح کہان ادا کرتے ہو خضر
علیہ السلام نے کہا کہ نماز صبح رکن یمانی کے پاس اور نماز ظہر مدینہ طیبہ مین اور
نماز عصر بیت المقدس مین ادا کرتا ہون مشیر شوق الانام الی حج بیت اللہ الحرام مین

فائدہ بیان مقام اقطاب و نجبا اور ابدال

فائدہ بیان نماز خضر علیہ السلام

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو
شخص کہ مکہ مین رمضان شریف کا روزہ رکھے اوسکو ثواب لاک رمضان کا حاصل
ہوتا ہے اور جو شخص مسجد الحرام مین نماز پڑہے اوسکو ثواب لاک نماز کا ملتا ہے
اور جو کہ مسجد الحرام مین نماز جماعت سے ادا کرے اوسکو ثواب پچیس لاک نماز کا
حاصل ہوتا ہی اسواسطے کہ تنہا نماز پڑہنے سے جماعت سے نماز پڑہنا پچیس درجہ
فضیلت رکھتا ہے اور جو شخص کہ مکہ معظمہ مین ایک روز بیمار ہووے اوسکے گوشت
اور جسد کو حق تعالےٰ آتش دوزخ پر حرام کرتا ہے۔ اور جو شخص مکہ معظمہ کے گرمی
پر صبر کرے ایک ساعت حق تعالی پانسو برس کی راہ دوزخ سے اوسکو دور
فرما دیتا ہے اور پانسو برس کی راہ جنت سے اوسکے نزدیک ہوتی ہے اور مکہ
اور مدینہ برائیون کو دفع کرتے ہین جیسا کہ بھٹہ میل کو لوہے کے نکالتا ہے۔ آگاہ رہو
کہ مکہ بنا ہوا ہے مکرمات اور درجات پر جو شخص مکہ یا مدینہ مین مرجاوے حق تعالی اوٹہاویگا
اوسکو دن قیامت کے کہ وہ عذاب سے امن مین ہیگا اور حساب کا اوسپر خوف نہوگا
اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین کہ اوسکی شفاعت قیامت مین مین کرونگا
آگاہ رہو کہ اہل مکہ اہل اللہ ہین اور ہمسایہ بیت اللہ ہین نہین ہے کوئی روے زمین
پر بلدہ کہ اوسمین شراب ابرار اور مصلی اخیار ہو مگر مکہ معظمہ اور بہترین وادی زمین
پر وادی ابراہیم علیہ السلام ہے اور بہترین چاہ چاہ زمزم ہے اور نہین ہے روے
زمین پر کوئی ایسا شہر کہ اوسمین ایسی شئی ہو کہ اوسکو جو کوئی ہاتھ لگاوے بالکل
گناہون سے باہر آوے جیسا کہ اوسکی ما نے ابہی جنی ہے مگر مکہ معظمہ۔ اور نہین ہے
روے زمین پر کوئی ایسی جاے کہ اوسپر نماز ادا کرنے کے واسطے حکم خاص حق تعالیٰ کا

ہووے مگر مکہ معظمہ کہ ارشاد الٰہی ہوا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی ابن جریر نے
اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کہے جابر نے ابتداء طواف
بیت اللہ کی یہہ ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور ابلیس کو حکم اون کے
سجدے کا ہوا اور اوسنے سجدہ کرنے سے انکار کیا حق تعالیٰ غضب مین آیا اوسوقت
فرشتے خوف الٰہی سے بیت اللہ سے پناہ لئے پہر غضب الٰہی کو سکون ہوا۔ مولف
اوراق عرض کرتا ہے کہ روایات سابقہ سے یہہ معلوم ہوا کہ کعبۃ اللہ بعد نزول آدم
علیہ السلام کے زمین پر بنا ہوا پس جایز ہے کہ فرشتے مقام کعبہ سے پناہ لئے ہون
امام اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیع مکانات مکہ معظمہ کی مکروہ ہے اسواسطے
کہ زمین مکہ معظمہ آزاد ہے کسیواسطے سے ملک نہین ہے صاحبین کے نزدیک بیع و
شراء زمین اور مکانات مکہ کی جایز اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے پاس
کرایہ لینا مکہ معظمہ کے مکانات کا بہی جایز ہے اور امام مالک سے اسبات مین
روایات مختلفہ وارد ہین۔ قاضی بیضاوی لکہتے ہین کہ اسما مکہ معظمہ کے تیس ہین بعضے
اون کے قرآن مجید مین مذکور ہین حد حرم جو زمین مکہ معظمہ پر مقرر پایا اوسکے دو وجہ
ہین۔ ایک یہہ ہے کہ جسوقت آدم علیہ السلام زمین مکہ پر نزول فرمائے اوتہون نے
شیطان سے خوف کئے کہ شاید یہان بہی وہ کچہ مکر و فریب کرے جیسا کہ جنت مین
کیا حق تعالیٰ اونکی حفاظت کے واسطے فرشتون کو بہیجا پس جس جس حد پر فرشتے
بیٹہے وہ حد حرم مقرر پایا۔ دوسری روایت یہہ ہے کہ حجر اسود جسوقت جنت
سے آیا روشن تہا جہانتک اوسکی روشنی پہونچی وہ حد حرم مقرر ہوا۔ حد حرم
جانب راہ جدہ کے دس میل ہے اور جانب راہ ملک یمن سات میل ہے اور جانب

[illegible]

راہ طایف طریق عرب سے بہی سات میل ہے اور بنا بر ایک روایت کے گیارہ میل
ہے اور ایک روایت مین وارد ہے کہ حد حرم جانب راہ ملک یمن کے نو میل ہے
اور طریق جعرانہ جسکو بڑا عمرہ کہتے ہین اوس جانب بہی حد حرم نو میل ہے۔ محرر
اوراق عرض کرتا ہے کہ اب راہ جدہ کی مقام تنعیم سے کہ جسکو عوام چہوٹا عمرہ کہتے
ہین واقع ہے پس اسوقت اس راہ مین حد حرم تین چار میل سے زاید نہین ہوتا شاید
کہ اوس زمانہ مین راہ جدہ کوئی اور جانب سے ہوگا کہ اوس راہ جدہ مین حد حرم
دس میل ہو واللہ اعلم ستون جو نشان حدود حرم ہین پہلے سیدنا ابرہیم علیہ السلام
نے نصب فرمائے پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی تجدید فرمائے
بعد اوسکے سیدنا عمر پہر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے اوسکی ترمیم فرمائی دورہ زمین
حرم کا اطراف مکہ معظمہ کے تیس میل ہے افضل مقام مکہ معظمہ مین بعد مسجد الحرام کے
مکان سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا ہے جو محلہ زقاق الحجر مین جو آج مین مکان
سیدتنا خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے واقع ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حواریون نے حج کئے جسوقت کہ حد حرم مین داخل ہوے پیادہ پا چلے
قوم ثمود نے جسوقت اونٹنی کے ٹانچے کاٹے جبرئیل علیہ السلام نے ایک چیخ ماری
کہ اوس سے تمام قوم ہلاک ہوی مگر ایک شخص کہ بنو ثقیف سے تہا اور وہ حد حرم
مین تہا عذاب الہی سے محفوظ رہا جسوقت حرم سے باہر نکلا وہ بہی عذاب الہی مین
مبتلا ہوا اور مر گیا۔ ایک روایت مین آیا ہے کہ جیسا کہ ثواب نیک کام کا حرم مکہ مین
زیادہ ہے ویسا ہی گناہ بد کام کا اوسمین زیادہ ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین ستر گناہین حرم کے باہر کرنا مجہپر آسان ہے ایک گناہ حرم کے اندر کرنے سے

فاکہی روایت کرتے ہین کہ ور سند اوسکی ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پونچاتے ہین کہ جو
شخص مسجد الحرام مین اطراف بیت اللہ کے نماز باجماعت ادا کرے اوسکو ثواب پچیس
لاک نماز کا ملتا ہے اور جو تنہا نماز ادا کرے اوسکو ثواب ایک لاک کا حاصل ہوتا ہے
خواہ وہ مسجد الحرام مین نماز پڑہے یا اپنے مکان مین بشرطیکہ اوسکا مکان زمین حرم مکہ
واقع ہووے نقاش لکہتے ہین کہ مین نے ایک نماز مسجد الحرام کے ثواب کو حساب کیا معلوم
ہوا کہ ثواب ایک نماز کا پچپن سال اور چہہ ماہ اور گیارہ روز کے نماز کا ثواب ہوتا ہے
مگر اس امر مین اختلاف ہے کہ یہہ کثرت ثواب خاص فرض مین ہے یا نفل کو بہی شامل ہے
مشہور قول امام مالک کا یہہ ہے کہ کثرت ثواب فرض کے ساتھہ خاص ہے اور قضا
نوافل بہی اسمین داخل ہے - فاسی اور قاضی محمد جار اللہ رحمہما اللہ کہتے ہین کہ یہہ تفضیل
بہ نسبت مردون کے ہے لیکن عورتون کو اپنے گہر مین نماز افضل ہے - جائے
مسجد الحرام مین اختلاف ہے بعضے علما کا یہہ قول ہے کہ جہانتک اطراف مین بیت اللہ
شریف کے مسجد ہے اور آنا وہان غسل کی حاجت سے ممنوع ہے وہ سب مقام
مسجد الحرام مین داخل ہے چنانچہ محب طبری سے بہی یہہ روایت ہے اور بعض علما
کا یہہ قول ہے کہ مسجد الحرام خاص کعبہ ہے اور بعضی علما کہتے ہین کہ جسقدر جائے
طواف اب بیت اللہ کے اطراف مین مقرر ہے وہ مسجد الحرام ہے - محب طبری
کہتے ہین کہ حرم مکہ معظمہ مین کوی شخص کسی قسم کے نیکی کرے اوسکو لاکہ نیکی کا ثواب
حاصل ہے لیکن سکونت دوام مکہ معظمہ مین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکروہ
ہے اور ایک جماعت علما کی بہی اونکے ساتھہ متفق ہے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ
سکونت دوام مین آداب اس جائے مبارک کے کما حقہ ادا نہین ہو سکتے اور

نزدیک امام احمد حنبل اور امام شافعی اور صاحبین کے رحمہم اللہ سکونت دوام
مستحب ہے اور قول صاحبین پر فتوی ہے احادیث مین فضایل سکونت مکہ
معظمہ کے وارد ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ مین حاضر ہے گویا وہ شخص آسمان اول
پر رہتا ہے اور روز حشر اوسکو عذاب سے امن ہوگا جسوقت حق تعالی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت جنت کی اہل مقبرہ بقیع کے واسطے ارشاد فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل معلا کیواسطے سوال فرمائے اور انکا حال
حق تعالی سے پوچھے ارشاد آلہی ہوا اے میرے حبیب تم اپنے ہمسایہ کا حال
پوچھو میرے ہمسایہ کا حال مت پوچھو ابن عساکر سے روایت ہے کہ دیکھنا کعبۃ اللہ
کا ثواب عبادت دہر اور قیام دہر کا رکھتا ہے۔ کتاب زبدۃ الاعمال مین ابو الحسن
رحمۃ اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ مین جاوے وہ تین خصلت پیدا کرے
ایک یہہ کہ صحراے مکہ جو لوازمات دنیوی سے پاک اور صاف ہے اوسکو دیکھکر
یہہ نکہے کاش کہ سر سبز ہوتا کہ عین بے ادبی ہے دوسرا یہہ کہ شہود حق تعالی کا اوسکی
نظر مین جاری ہے اور صحراے توحید مین چلے تیسرا یہہ کہ جب کعبۃ اللہ کو دیکھے تو رب کعبہ
کو بہی اوسکے ساتھ دیکھے۔ اول امر عام مومنین کے واسطے ہے اور امر ثانی
امر ثالث مخصوص اولیاء اللہ کے سات ہے چنانچہ صاحب کتاب موصوف بعضی
اولیاء کبار سے نقل فرماتے ہین کہ مین جبکہ بار اول کعبہ سے مشرف ہوا تو محض کعبۃ اللہ
ہی کو دیکھا اور جب بار ثانی مشرف ہوا کعبۃ اللہ سات رب کعبہ کو بہی دیکھا اور
جب بار ثالث کعبۃ اللہ سے مشرف ہوا رب کعبہ کو ہی دیکھا کعبہ کو نہین دیکھا اللھم
ارزقنا ذرۃ من احوالہم بحرمۃ حبیبک ومحبوبک صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم وبحرمۃ ھذا البیت الامین ثم امین ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ رکن یمانی اصل یاقوت سفید سے ہے
اور ایک روایت ابن وارد ہے کہ جو فرشتہ واسطے اجراے کار خلایق کے زمین پر آتا ہے
پہلے طواف کعبۃ اللہ کرتا ہے اور بعد طواف کے دو رکعت نماز کعبہ کے اندر ادا کرتا ہے
مقام ملتزم شریف مین کعبۃ اللہ کو ملگ جانا وقت دعا کے سنت مشہور ہے اور ملگنا کعبۃ اللہ
کو وقت دعا کے غیر مقام ملتزم مین بھی حدیث مین آیا ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ جو شخص وقت دعا کے کعبۃ اللہ کو ملگ جاے دعا اوسکی مستجاب ہے اور ابی
ہریرہ اور سعید بن جبیر اور امام زین العابدین رضی اللہ عنہم یہہ سب کعبۃ اللہ کی میزاب
یعنے پرنالہ کے نیچے ملگ کے دعا کرتے تھے۔ خطہ طایف ایک عجب کرامت بیت اللہ
اور اثر استجابت دعاے ابراہیم علیہ السلام ہے جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے حق تعالی سے
عرض کیے کہ باری تعالی مین نے موافق ارشاد تیرے بیت بزرگ کے نزدیک اپنے اہل و
عیال رکھا ہون تو لوگون کے دل کو اوسکی طرف مایل کر اور اونکو میوہ عنایت فرما تاکہ
وہان کے تیرا شکر ادا کرین زمین مکہ سب زمینون مین مثال ولی کی رکھتی ہے کہ لوازمات
دنیوی سے بالکل بے تعلق اور آزاد ہے یعنی اس زمین مبارک پر سبزی اور زراعت اور
درخت میوہ دار بالکل نہین اور خطہ طایف کہ چندان وہان سے دور نہین بلکہ بہت قریب
تین منزل پر واقع ہے مگر طایف کو دیکھنے سے صاف وصریح یہہ پایا جاتا ہے کہ زمین مکہ
اور ملک ہے اور طایف اور ہی ملک ہے اول یہہ کہ مکہ معظمہ مین عین موسم مین گرما اور شدت
حرارت کی طایف مین سردی اور برودت رہتی ہے چنانچہ اہل مقدرت موسم گرما مین مکہ معظمہ
سے آنکر طایف مین رہتے ہین دوسرا یہہ کہ طایف مین انہار و اشجار اور باغات اور میوہ

بکثرت ہین بعضے فقراء مکہ معظمہ سے طایف کے باغات مین جب جاتے ہین وہانکی عمدہ
عمدہ انار اور انجیر ہر روز ایسے اونکو مفت ملتے ہین کہ وہ اوسکو معہ اہل و عیال کہا نہین
سکتے اور بچا دیتے ہین پس خطہ طایف کو حق تعالی زمین شام سے اوٹہایا اور واسطے
رزق اہل مکہ کے اسمقام پر رکہا اور جبکہ طایف زمین مکہ پر پہونچا پہلے اوسکو
فرشتون نے طواف بیت اللہ کا کردا سے اوسکا نام طایف ہوا ایسا ہی ابن عباس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین پانی کا زیادہ پینا شرعاً
اور طباً ممنوع ہے مگر آب زمزم کو جتنا ہو سکے پیوے سراسر فائدہ ہی چنانچہ عثمان ابن
باجع نقاش سے اور وہ ضحاک سے روایت کرتے ہین کہ پانی زمزم کا سیری شکم
پینا دوری نفاق سے ہے علما لکہتے ہین کہ آب زمزم اگر ہو سکے تو تمام جسد پر ڈالے
ورنہ فقط منہہ پر اوسکو مل لیوے۔ ایک حدیث مین وارد ہے کہ جسکا حج مقبول ہوتا
اوسکا کنکر جس سے وہ رمی جمرات کرتا ہے فرشتے اوٹہا لیتے ہین۔ مولف اوراق کو مصداق
اس حدیث کا برای العین مشاہدہ ہوا اور جو حجاج ہون وہ بہی دیکہہ سکتی ہین کہ لاکہون
آدمی جمرات کو کنکر مارتے ہین اور ہر ہر آدمی کو ایک ایک جمرہ کے پاس اکیس اکیس کنکر
مارنا پڑتا ہے بہلا لاک کنکر اگر یکجا ے جمع کیا جاوین تو اوسکی ایک ٹیکری اور ٹیلہ
بن جاتا ہے بس لاکہون کنکر کا ضرور ہے کہ اگر یکجا ے جمع ہووین ایک چہوٹا پہاڑ
ہووے مگر ہر ہر جمرہ کے پاس تہوڑے کنکر بقدر قلیل رہتے ہین۔ نہروان علیہ الرحمۃ
سے روایت ہے کہ ایک اہل حمام نے واسطے پانی گرم کرنے حمام کے ایک شتر کے
استخوان پر آگ ڈالا اور بہت سا ہوکا مگر آگ اوسپر کچھ بہی اثر نہین کی پہر دوبارہ
اوسپر آگ ہوکا پہر کچھ بہی اثر نہین کی پہر تیسرے بارہ جبکہ اوسپر آگ ہوکا اور جلایا

حج

ایک شعلہ بشدت جوبی سے نکلکر اوس شخص کے سینہ پر بیٹھا پھر ہاتف نے ندا کیا کہ ای
شخص تیرے واسطے خرابی ہو کہ یہہ اونٹ تین بار حج کیا پھر اوسپر آگ کس طور سے اتر
گئی ۔ علما کہتے ہین کہ حجاج کے واسطے مستحب ہی کہ جیران بیت اللہ کے خدمت
مین کچھہ نذر کرے اسواسطے کہ جیران بیت اللہ پر احسان کرنا باعث مقبولیت حج کا
ہے ۔ داخل ہونا بیت اللہ کے اندر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چار بار ہوا
بار اول روز فتح مکہ مین بار ثانی روز دوم فتح مکہ مین بار ثالث روز حجۃ الوداع مین
چوتھا بار عمرہ قضا مین اور آب بھی عام داخلی کعبۃ اللہ کی سال مین دو چار بار ہوتی
ہے اور اگر چند حجاج جمع ہوکر شیبی کلید بردار خانہ کعبہ کو کچہ نذر کرین جب چاہین جب
داخلی ہوسکتی مگر یہہ داخلی خاص ہوتی ہے اور داخلی عام دو روز ہوتی ہے پہلے روز مردون
کی دوسرے روز عورتون کی ۔ فضایل داخل کعبہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ باعث مغفرت جمیع گناہ ہونگا ہے اور آداب داخلی کعبۃ اللہ سے یہ ہے
کہ غسل کرے اور پانون کو موزہ اور نعلین سے خالی کرے اور نظر اپنی سقف
کعبۃ اللہ پر نڈالے اور اژدحام خلایق مین ایسا نجاوے کہ باعث ایذا خلایق کا
ہووے اور کلام غیر ضروری دنیوی نکرے اگر ہوسکے تو اپنی انکھون سے آنسو
بہاوے ۔ ذکر مواضع مبارکہ اور اماکن ماثورہ مکہ معظمہ کہ جسمین دعا مستجاب ہے
حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ وہ پندرہ موضع ہین اور علما اور
مشایخین نے اوس سے زیادہ لکھے ہین کہ بعضی اونمین غیر مشہورہ ہین ۔ جو مواضع کہ
مشہور ہین اونپر اکتفا کیا جاتا ہے ۔ مطاف ۔ ملتزم ۔ باب کعبہ ۔ زیر میزاب کعبہ
وقت سحر ۔ اندرون کعبہ وقت زوال ۔ چاہ زمزم وقت مغرب ۔ اور پیچھے مقام

فضایل داخل کعبہ

بیان مواضع مبارکہ

ابراہیم کے وقت سحر - اور صفا - اور مروہ پر وقت عصر - اور عرفات مین وقت زوال
اور مزدلفہ مین وقت طلوع آفتاب کے - اور وقت سعی درمیان مین صفا اور مروہ کے
اور منی مین بیچ موین آدہی رات مین ذیحجہ کے - اور جمرات ثلاثہ کے پاس اور باب
النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس جو معروف بہ باب حریز ہے اور باب صفا اور
باب السلام مین اور جبل ثبیر پر اور مسجد کبش اور مسجد خیف اور مسجد نحرہ جو منا مین ہے
اور غار مرسلات مین اور خانہ سیدتنا خدیجۃ الکبری مین کہ معروف بمولد فاطمہ رضی اللہ
عنہا ہے جمعہ کی رات مین اور مولد نبی مین کہ مشہور شعب بنی ہاشم ہے وقت زوال مین
اور خیزران کہ قریب صفا ہے مابین المغرب اور عشا مین اور مختبی ایک قبہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اوس مقام پر کفار سے پوشیدہ ہوکر نماز پنجگانہ خفیۃ ادا فرماتے
تہے - اور جبل نور مین وقت ظہر اور مسجد بیعت یہ وہ مسجد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے ستر انصار نے بیعت کئے - اور مسجد مین وقت نماز صبح کے روز
یکشنبہ کو اور موقف پر وقت نماز مغرب کے اور جبل ابی قبیس پر اور رباط الموفق
پر کہ مشہور برباط معاذیدی اور مقبرہ سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا مین اور
شعب بنی ہاشم کہ اوسجا ایک قبہ ہے اور حوطہ کہ اکثر اوسجا صالحین مدفون
ہین اور قبر سفیان ابن عیینہ کے نزدیک اور قبر شیخ ابی الحسن علی الشعرانی اور
قبر دلاص اور قبر شیخ علاء الدین الکرمانی نقشبندی - اور قبر شیخ عبد السلام کہ شعب
جبل نور مین ہے اور مولد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اور مولد حضرت حمزہ - اور مولد
حضرت عمر اور مولد حضرت جعفر طیار بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور زقاق مرفق -
اور مکان سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور نزدیک اوس حجر کے جو حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سے کلام کیا اور عبادت گاہ حضرت جنید اور حضرت ابراہیم ادہم کی رحمۃ اللہ علیہما اور جبل حرا کہ اوسکو جبل نور بہی کہتے ہین اوسمین نزول وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا اور آگے نزول وحی کے بہی حضرت اوسمین واسطے ریاضت اور عبادت الٰہی کے اقامت فرمائے ہین اور غار جبل ثور مین جو شخص کہ واسطے دور ہونے حزن کے دعا مانگے دنیا کی مصیبت سے کبہی غمگین نہوگا مولف اوراق عرض کرتا ہے کہ یہہ وہ غار ہے کہ بوقت ہجرت مدینہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس غار مین مخفی ہوے تہے اور اس غار پر مکڑی اپنا جالہ باندہی اور کبوتر صحرائی بیض دیے کفار جب بتلاش حضرت کے آئے جالا مکڑی کا دیکہہ کر پلٹ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ہمراہ حضرت کے تہے اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لاتخف و لاتحزن فرمائے اور یہ وہی اثر ہے کہ دعاے رفع حزن وہان مقبول اور مستجاب ہے اب حجاج اوسکی زیارت کرتے ہین اور معجزہ نبویہ تا حال اوسجاے ظاہر ہے کہ اوس غار مین ایک پتہر ہے اور اوسمین ایک ساند بقدر ایک بالشت چار اونگل کے طویل اور بقدر چار انگشت کے عرض ہے اور راہ اوسمین سے حضرت نے ادہر سے اودہر گذر فرمائے چونکہ اوس ساند کو حضرت کا جسم مبارک مس کیا ہے لوگ بہی واسطے استحصال برکت کے ادہر سے اودہر گذر جاتے ہین اور بخیال چہوٹے ہونے ساند کے بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ نحیف آدمی بہی اوسمین سے بدشواری پار ہووے مگر کیسا ہی جسیم تنومند آدمی ہو اوسمین سے باآسانی پار ہو جاتا ہے مگر کرامت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سے ہے کہ جو قوم حضرت سے بغض رکہتی اوسمین سے پار نہین ہوسکتی بلکہ اوسمین پہنس کر ہلاک ہو جاتے ہین۔ اور جبل ثور جسمین یہہ غار ہین مکہ معظمہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور اوس کی بہی چڑہائی

قریب تین میل کے ہے اور اوسکی ایک راہ معین ہے اگر کوئی آدمی اس راہ سے نجاوے
نہایت تکلیف اوٹہاتا ہے اسواسطے راہ شناس کو ضرور ہمراہ رکہتے ہین چنانچہ پنجاکسار
پہلے حج مین ۱۲۸۹ بارہ سوانیاسی ہجری مین واسطے زیارت غار موصوف کی جبل ثور
پر گیا تہا اور کوئی واقف راہ ہمراہ نتہا اثناے راہ مین ایک ایسا راستہ درپیش ہوا
کہ وہ بقدر چار انگشت کے عریض تہا ایک جانب مین اوسکے غار عمیق اور دوسری جانب
سنگ بلند تہا یکایک جب غار پر نظر گری چکر آیا اور آثار بیہوشی کے نمودار ہوے
قریب تہا کہ پیر لغزش کہاوے اوس وقت بارگاہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین ملتجی ہوا اور عرض کیا یا معینا للغربا والضعفاء والمساکین آپکے مقام
مبارک کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہون آپ ہی بچائیے پس یکایک ایک بدوی کہ
پہلے اوسکا پتہ بہی نتہا اوس سنگ بلند پر حاضر ہوا اور جہک کر ہاتہ اپنا دراز کرکے اس
عاجز کو کہینچ لیا پس تائید مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہہ گناہگار ہلاکت
سے نجات پایا اور معجزۂ نبویہ ظہور مین آیا والحمد للہ علی ذلک اور مقامات استجابت
دعا سے جبل[۵۲] خندہ اور شعب[۵۳] عامر کہ وہ مکہ معظمہ مین مشہور ہے اور مسجد اجابت[۵۴] طریق کدنا مین
نامزد معابدہ ہے اور مسجد[۵۵] الجن کہ مکہ معظمہ مین اوسکو مسجد الحرس کہتے ہین اور مسجد[۵۶] رایہ
کہ اوسمین منارہ اذان ہے کہ اوس منارہ کو منارہ ابی اسامہ کہتے ہین اور ایک مسجد[۵۷]
مقابل مین زقاق المجرزۃ نزدیک میل این کے واقع ہے اور مسجد[۵۸] سیدنا ابوبکر صدیق رض
کہ معروف بدار الہجرت ہے اور مسجد تنعیم مقام عمرہ مین کہ اوسکو مسجد سیدتنا عایشہ طہرہ
کہتے ہین یہہ سب مقامات متبرکہ بعینہ کتاب مثیر شوق الانام وغیرہ سے منقول ہے۔

فائدہ قال ابوالحسن خرقانی قدس سرہ القبلۃ خمسۃ فالکعبۃ قبلۃ

المومنین وبیت المقدس قبلة الانبیاء والمرسلین وبیت المعمور قبلة الملائکة المکرمین والعرش قبلة الدعاء والحق سبحانه وتعالیٰ قبلة احبائه فاینما تولوا فثم وجه الله ترجمہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ قبلہ پانچ ہین کعبۃ اللہ قبلہ مومنین ہے اور بیت المقدس قبلہ انبیا علیہ السلام کا اور بیت المعمور قبلہ ملائکہ کا ہے اور عرش معلی قبلہ دعا کا ہے اور حق سبحانہ تعالی شانہ قبلہ اوسکے دوستون کا ہی پہر جس طرف تم متوجہ ہو اوس جاے پر تجلی ذات باریتعالی جل جلالہ وعم نوالہ کی ہے ۔

فصل سوم بیان مین تولیت کعبہ اور خدمتگذاری حرم مکہ معظمہ وغیرہ کے

جو زمانہ خلفاء راشدین اور سلاطین اہل اسلام سے آجتک خدمتگذاری متعلق ہی پہلی فصل مین حال تولیت کعبہ کا زمانہ ابراہیم علیہ السلام سے آنحضرت کے زمانہ تک صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اپنے موقع پر مذکور ہوا ۔ اب جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے عتاب بن رسید کو متولی مکہ معظمہ فرمائی اونہون نے لوازمات خدمت مکہ معظمہ بجالاتے رہے اور زمانہ خلیفہ اول جناب سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ مین بہی وہی متولی مکہ معظمہ رہے پہر وفات اونکا اور وفات خلیفہ اول کا ایک ہی روز مین واقع ہوا پہر زمانہ خلافت راشدہ تک کہ منتہاء اوسکا خلافت جناب امام حسن رضی اللہ عنہ ہی صدر دار اسلام مدینہ منورہ رہا اور مدینہ منورہ سے عامل واسطے خدمت گزاری مکہ معظمہ کے مقرر

ہوکر آیا کرتا بعد انقضاے ایام خلافت راشدہ کے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے امارت بنی اُمیہ شروع ہوئی اور صدر دار اسلام ملک شام مقرر پایا لاکن امارت بنی امیہ مین چند مدت تک عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما حاکم مستقل مکہ معظمہ کے رہے اور خدمت گذاری مکہ معظمہ کی اونہین سے متعلق رہی یہانتک کہ زمانہ خلافت عبد الملک ابن مروان کا پہونچا اور حجاج نے عبد الملک ابن مروان کی جانب سے عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مقابلہ کیا اور اونکو شہید کیا اوسوقت سے خدمت گذاری مکہ معظمہ کی بنی امیہ کو تفویض ہوی اور ملک شام سے عامل حرمین شریفین کی خدمت گذاری کے واسطے آتا رہا پھر بعد انقضائے خلافت بنی امیہ کے خلافت عباسیہ شروع ہوی اور پایۂ تخت خلافت عباسیہ کا ملک عراق بغداد شریف مقرر ہوا اور خدمت گذاری حرمین شریفین کی اوسی دولت سے متعلق رہی پھر اثناء دولت عباسیہ مین دولت اخشیدیہ شروع ہوی اور پایۂ تخت اس دولت کا ملک مصر رہا مگر اس دولت کو نوع علاقہ دولت عباسیہ کے ساتھہ رہا پھر بعد انقضاے دولت اخشیدیہ کے دولت فاطمیہ عبیدیہ مصر مین شروع ہوی اور اپنےتئین دولت عباسیہ سے علیحدہ کرکے آپ خود حاکم مستقل مصر کے ہوے اور خدمت گذاری حرمین شریفین کی دولت فاطمیہ کے متعلق رہی پھر دولت ایوبیہ مصر مین آئی اور اپنےتئین خلافت عباسیہ کے ساتھہ منسوب کرتی رہی اور خدمت حرمین شریفین کی بھی اسی دولت ایوبیہ سے متعلق تھی من بعد دولت ترکیہ جرکسیہ مصر مین آئی اور مصر مین اس دولت کے پاے تخت خلافت عباسیہ کا مصر ہی مقرر پایا اور خدمت حرمین شریفین کی اسی دولت سے متعلق رہی اور عہد

مین دولت جرکسیہ کے ملک ظاہر رکن الدین بیبرس نے روانی محمل اور پردہ کعبۃ اللہ کی
قاہرہ مصر سے جاری کیا کہ ابتک وہی عادت جاری ہے۔ جاننا چاہیے کہ زمانہ خلافت
راشدہ سے دولت ترکیہ جرکسیہ تک جو امر نیا ظہور مین آیا پہلی فصل مین حسب موقع
مذکور ہوا۔ پہر بعد انقراض دولت ترکیہ جرکسیہ کی دولت ترکیہ عثمانیہ شروع ہوی
یہانتک کہ پائے تخت اس دولت کا استنبول قرار پایا اور ملک مصر بہی دست تصرف
مین اسی دولت کے آیا اور خدمت حرمین شریفین بہی اسی دولت سے تاحال متعلق ہے
ابقاہ اللہ الی یوم القیمۃ ہرچند کہ خاتمہ مین اس کتاب کے احوال سلاطین ترکیہ
عثمانیہ کا تصریحاً آویگا لاکن یہان اوس امر کا بیان مقصود ہے کہ سلاطین ترکیہ سے خدمات حرمین شریفین
مین اضافہ ہوتی چلے آئے۔ علماء تاریخ لکہتے ہین کہ عہد مین دولت ترکیہ عثمانیہ کے رفاہ عام اور خدمت
تمام اہل حرمین شریفین کے سوی ایسا کسی اور دولت سابقہ اسلامیہ مین نہین ہوا مگر ملک اشرف ابو النصر
قاتیبائی دولت جرکسیہ ترکیہ مین نہایت صاحب خیر تہا کہ اوسنے مکہ معظمہ مین مدرسہ
اور منی مین مسجد خیف اور عرفات مین مسجد نمرہ بنا کیا اور سقاے عباس یعنی آبدار خانہ
اور برکہ خلیص ایک بڑا حوض مکہ معظمہ مین بنایا اور عرفات مین نہر لایا اور چاہ زمزم
کو درست کیا اور مسجد الحرام کے واسطے ایک بڑی منبر بہیجی اور منبر مبارک مسجد
نبوی اور روضہ منورہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو از سر نو بنایا چنانچہ ابتک
جالی آہنی اطراف روضہ مقدسہ مطہرہ منورہ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسیکے
وقت کی ہے اور نام اوسکا جالی مبارک پر کندہ ہے اور اہل حرمین شریفین کے
واسطے بقدر کفاف خدمت گذاری مقرر کیا من بعد سلطان محمد ابن سلطان بایزید
خان عثمانی ترکی رومی نے پہلے سب سلاطین عثمانیہ سے کیسہ زر واسطے حرمین شریفین

خدمات حرمین شریفین کی بنا اس جرکسی دولت سے بہی ہوئی

جرابتدا خدمات سلطان محمد رومی

شریفین کے مقرر کیا پہر برادر اوسکا سلطان مراد خان ابن سلطان محمد نے تین ہزار پانسو درہم حرمین شریفین کے واسطے مقرر کیا۔ پہر سلطان بایزید ابن سلطان محمد دوسرا بہائی اونکا چودہ ہزار دینار سرخ حرمین شریفین کے واسطے مقرر کیا۔ پہر سلطان سلیمان ابن سلطان سلیم رومی نے غلہ کفاف واسطے اہل حرمین شریفین کے مقرر کیا بعضی مورخین اوسکی تفصیل لکہتے ہین کہ اٹہارہ ہزار دینار سرخ نقد واسطے اہل حرمین شریفین کے مقرر کیا اور دشیشہ سلیمانی یعنی لنگر عام مکہ معظمہ مین جاری کیا تاحال جاری ہے اور فقراء خواہ کتنی ہی ہووین اور اوسمین جاوین محروم نہین رہتے اور نہر زبیدہ جو مکہ معظمہ مین ہے خراب اور بند ہوگئی تہی اوسکو بصرف ستر ہزار مثقال طلائی کے درست اور جاری کیا پہر سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان رومی نے مسجد الحرام از سر نو بنایا اور اہل حرمین شریفین کے واسطے سات ہزار اردب گیہون کے مقرر کیا اردب چوبیس مد ہوتا ہے اور مد چار کیلی اور کیلہ مدینہ طیبہ کا دو اور پاؤ آثار ہندی اور کیلہ مکہ معظمہ کا قریب تین آثار کے ہوتا ہے پس اردب بحساب کیلہ مدینہ طیبہ کے دوسو اٹہاسی آثار اور بحساب کیلہ مکہ معظمہ کے دوسو سولہ آثار ہندی ہوتا ہے۔ پہر سلطان مراد ابن سلطان سلیم عثمانی نے چوالیس ہزار دینار سرخ اور صدقہ جوالی کہ چوبیس ہزار درہم ہین اور کسوۃ کعبہ اور سات ہزار اردب گیہون واسطے اہل حرمین شریفین کے مقرر کیا۔ پہر سلطان احمد ابن سلطان محمد رومی عثمانی نے کمربند ناسے نقروی با ملمع طلائی واسطے حفاظت اور استحکام کعبۃ اللہ کے اور جالی نقروی واسطے روضۂ منورہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہیجا لاکن نہ وہ کمربند فی الحال خانہ کعبہ پر باقی ہے نہ وہ جالی نقروی روضۂ منورہ

ذکر مراد خان ابن سلطان محمد

ذکر بایزید ابن سلطان محمد

ذکر سلیمان ابن سلطان سلیم

ذکر مراد ابن سلطان سلیم

ذکر احمد ابن سلطان محمد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نصب ہے۔ جاننا چاہیئے کہ جو مصارف حرمین شریفین کے
اوپر بیان ہوے اوسمین تصریح اخراجات روشنی حرمین شریفین کی مذکور نہین حالانکہ
روغن زیتون اور موم بتی واسطے روشنی حرمین شریفین کے ملک مصر اور استنبول
سے ہزار ہا روپیہ کی آتی ہین پس اس سے یہہ پایا جاتا ہے کہ مصارف روشنی
کے سواے مصارف مذکورہ کے ہے اور بہت ایسی مصارف سلاطین روم کے
حرمین شریفین مین ہین کہ اوسکا داخلہ کتب تواریخ مین نہین ملتا چنانچہ سلطان محمود
خان رومی نے قریب باب السلام کے مدینہ منورہ مین مدرسۂ محمودیہ تیار کیا اور اوسمین
ہزار ہا روپیہ کے کتب ہین اور مشاہرہ اساتذہ اور تلامیذ کا بہی اوسکے ہزار ہا روپیہ
کا ہے اور سلطان عبد الحمید خان سابق نے بہی مدرسہ منورہ مین مدرسۂ حمیدیہ
تیار کیا ہے علی ہذا القیاس اور سلطان عبد المجید خان نے اندرون حرم نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین ایک مدرسہ قایم کیا اوسمین بہی مشاہرہ اوستادون کا اور
متعلمین کا ہزار ہا روپیہ ہین اور تجدید حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصرف
لکہو کہا روپیہ کے کیا اور سلطان عبد الحمید خان حال نے بمشاہرہ ہزار ہا روپیہ
کے قاریان قرآن اور دلایل اور مولود وغیرہم کو حرمین شریفین مین مقرر کیا
سواے اسکے مسافرخانے سلطانی مدینہ منورہ مین اور لنگر عام سلطانی بہی مدینۂ
طیبہ مین جاری ہے کہ وہ کتب تواریخ حرمین شریفین مین مذکور نہین ہے
اس قسم کی مصارف سلطانی جو کتب تواریخ مین مذکور نہین اور مولف کے دیکہنے
مین یا سماعت مین آئے ہین انشاء اللہ تعالے باب دوم مین مذکور ہونگے
جاننا چاہیئے کہ سلاطین ترکیہ جرکسیہ مصریہ سے ملک صالح ابن ملک الناصر ابن

قلاون دو قریہ حوالی مصر سے خرید کرکے مصارف تیاری پردہ خانہ کعبہ مین
وقف کیا تہا جبکہ عہد مین سلطان سلیمان خان رومی کے وہ دو قریہ ویران ہوے
اور محاصل اوسکا پردہ خانہ کعبہ کو کافی نہوا سلطان موصوف نے اور چند قریات
اپنے خزانہ خاص سے خرید کرکے ہمراہ اون دو قریات کے واسطے تیاری پردہ
خانہ کعبہ کے وقف کیئے چنانچہ ابتک محاصل اون قریون کا صرف مین پردہ خانہ کعبہ
اور روضۂ منورۂ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاری ہے - کتاب اعلام
علماء العلام ببناء مسجد الحرام جو حسب الحکم سلطان الوقت کے مفتی مکہ معظمہ نے
تصنیف کیئے ہین اوسمین سند وقف سلطانی بہی تحریر ہے نقل سند وقف
سلطانی ہدیۃ الناظرین لکہی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صورۃ کتاب الوقف الشریف السلطانی الامام الاعظم الخاقانی الاعدلی
المظفری السلیمانی الوارد من خدمۃ الاعتاب الشریفۃ السلطانیۃ
الی الدیار المصریۃ المتضمن لانفاق جہات علی الکسوات الشریفۃ المعظمۃ
المنیفۃ بالحرمین الشریفین المعظمین المکرمین المنیفین مع ما اشتمل
علیہ من التنبیہ علی ذکر جہات الکسوۃ القدیمۃ المعینۃ فیہ الحمد للہ
الذی رفع القبۃ الخضراء و وضع بساط الغبراء و سمک فی سمائہ
الافلاک و ملک فی ارضہ الاملاک نفتح مناہج الملک
والدولۃ الغراء وجعل الکعبۃ السلاطین وحسن رعایۃ الامراء
وجعل الکعبۃ البیت الحرام لشعائر الدین الزاہر فمن حج البیت او

او اعتمره فلا جناح عليه واستسعد بمجيه يوم الجمع ثم الصلوة والسلام
على سيدنا وسيد الانبياء محمد اعلم الرسل الاعلام والانبياء
وآله الكرام الاتقياء واصحابه العظام الاصفياء وهذا المحل المعنونة
الشريفة بكتاب الوقف الشريف المشار اليه شرفها الله تعالى و
اعلاها وزاد سموها وعلاها وهذا امتثال خطوط الامير
الافندي الآتى شرحه فيه المسطر تحت العلامة الشريفة في
الحاشية اليسار ومن محل وضعها وصورة ما املي في هذا الكتاب
من الاقرار بالوصف على النمط المحرر المستطاب لما جرى لدي وتحقق
بين يدي حكمت بموجبه الشرعي على ما يقتضيه قواعد الشرع
المصطفوي بمقه العبد المحتاج الى عفو ربه الصمد محمد بن قطب الدين
بن محمد بن محمد القاضي بالعساكر المظفرة المنصورة في ولايت
اناطولي اما بعد فهذا وثيقة انيقة بديعة المعاني البنيان
بمنيفه انيفه بليغة المباني والبنيان توازي عباراتها راحا رحيقا
بل هي اصفي وتجاري استعاراتها مسكا سحيقا بل هي ازكى يشعر عما هو الحق
القاطع ما حواه فحواها وتخبر عما هو الصدق الساطع ما اداه مودا ها
وهو انه قد بان لدي كل ذي عقل سديد ان الدنيا الدنية قنطرة
العابرين ورباط المسافرين يحل هذا ويرحل ذلك ولا يدري
احد الى ماذا يصير حاله هنالك وما من احد الا وتمطى صهوتي
ادهم الليل واشهب النهار ويسير مع السائرين الى منتهى الاجال و

والاعمار وهي للمرء عظة ما قال سيد الكائنات عليه افضل الصلوة
اسمعوا دعوا من عاش مات ومن مات فات وكل ما هو آت آت والاديب
من اعتبر ادخر لمقامه الباقي عدة وعتادا بالصدقات التي ينال بها
النجات ويتوسل بها الى نعيم الجنات على ما نطق به القرآن وحديث
رسول الرحمن صلى الله عليه وآله وصحبه وسلم حيث قال عز من قائل ان
الله يجزي المتصدقين والمتصدقات وقال عليه الصلوة الناميات
اذا مات ابن آدم وانقطع عمله الا من ثلث علم ينفع به او ولد صالح يدعو
له او صدقة جارية الا وهي الوقف تفكر في ذلك السلطان الاعظم
والخاقان الاكمل الاكرم وظل الله في ارضه وخليفته في رفعه وخفضه
علو العلا من آل عثمان عثماني الحيا من سلاطين الزمان سلطان
البحرين والبرين والعرض القايم بالسنة والفرض عاشر المجددين لدين
الاسلام باحسن المعاشر وعاشر السلاطين العثمانية كالعقد العاشر
السلطان ابن السلطان ابن السلطان سليمان شاه خان ابن السلطان
سليم خان ابن سلطان بايزيد خان لا زالت حديقة حقيقة العالمين
منضرة بماء حياته ونماء ذاته وحدقة حدقة العالمين منورة بضياء
صفاء صفاته وبيضاء سناء حسناته وبلغ ارواح آبائه واجداده
الرحمة وسقاهم بالكوثر واسبغ عليهم نعم غفرانه وابد رضنها
واكثر ورأى في نفسه النفيسة نعم الله جزيلة لا يسع لشكرها وعلى ذاته
الكريمة منه منة جميلة ليس في طوقه ذكرها اراد استقرارها

بالاوقاف القارة استمرارها بالادرارات الدارة متفكرا في قول الملك
الخلاق ما عندكم ينفد وما عند الله باق وناظرا في قول الحج المبرور
ليس له جزاء الا الجنة وعالما بان تعظيم الكعبة المستورة بالاستار الشريفة
العالية وتشريفها في حج يوجب الجنة ويصير الهدف الساتر من العذاب
والجنة وسامعا في قلبه الفسيح من قول الرسول من زار تربتي وجبت له
شفاعتي ان يستشفع منه بتكريم تربته بالاستار بل بتشريف مراقد الاتباع
وستر مراقد الاشياع ايضا بالازار تنزيلا اياه منزلة الزيارة الدائمة
والخدمة القائمة على مر الدهور والاعصار في تلك المواضع وان
كانت جرت العادة لكنها كانت بالاموال المتفرقة والاثمان المتفرقة
فاحب ان يكون ما يصرف الى هذه الاثار الشريفة من الاموال المميزة
المتبركة المنيفة فعين لها اجمل املاكه واسبابه واجمل امواله واكسابه
ولذلك فقد قال لدي المولى الفاضل النحرير الكامل مصباح رموز الدقائق
مفتاح كنوز الحقائق كشاف المشكلات حلال المعضلات الموقع اعلاه
هذا الكتاب يسر الله له حسن المآب بقوله الشريف ولفظه اللطيف الحاوي
عن الاعتساف الهادي على الاقرار والاعتراف الذي يجوزه الشرع لا
حتوائه على ما يعتبره الاصل والفرع وشكى بانه قد وقف وقفا [illegible]
وحبس املاكها وجعلها مكونة على النمط الآتي: المشتمل على الطريق
المشروع الاكمل لتكون بهذه المصلحة اوقافا قارة وادرارات دارة
في الدنيا العاجلة ومفيدة له يوم الجزاء والآجلة وتكون عمدة

معتدة لغده من اسه وقرينة منورة لا تفارقه فى امسه وتصيرها جرة من العذاب وجنته ويكون جزاؤها مثل جزاء الحج المبرور والجنة وتكون باعثه للرفاعة وموجبة للشفاعة منها جميع القرى الثلاث المسماة ببنيوس وابو الغيث وحوض لقمص الواقعة بالولاية المصرية التى كان حصل منها فى السنة الواحدة مبلغ تسعة وثمانين الف درهم ومنها جميع القرى السبع الجديد الواقعة فى الولاية الشرقية بالديار المصرية اولاها قرية سلكه كان حصل منها فى تلك السنة مبلغ ثلاثين الف درهم واربعمائة مائة درهم وستة وتسعين درهم وثانيها قرية سرد يحيد حاصلها فيها مبلغ احدى وسبعين الف درهم وثمانية وعشرين درهما وثالثها قرية دلش الحجر حاصلها فيها احدى وخمسين الف درهم وثلثمائة درهما واربعة دراهم ورابعها قرية منابل وكوم ريحان حاصلها فيها مبلغ سبعة وثلثين الف درهم واربعين درهما وخامسها قرية بحام حاصلها فيها اربعة عشر الف درهم وتسعمائة درهم واربعة وثلاثين درهما وسادسها قرية منية النصارى وحاصلها مبلغ ستين الف درهم وثمانماية درهم وثمانية وخمسين درهما وسابعها قرية تطاليه وحاصلها فيها مبلغ عشرة الاف درهم واربعمائة درهم واربعة وثمانين درهما يكون جميع النقود المزبورة فى تلك السنة المسفورة مبلغ ثلاثمائة الف درهم وخمسة وستين الف درهم ومماية واثنين وخمسين درهما فضيا محاذيا بنصف القطعة رايجا فى الوقت ابد الله دولة من سكها باسمه السامى ورفه رعاياه بعدله المتوفر النامى

وقف جميع القرى المزبورة المستغنية عن التحديد والتعريف والتبيين
والتوصيف بشهرتها فى مكانها عند اهاليها وجيرانها وكونها مشروحة
معلومة فى دفاتر السلطانية والمناشير الخاقانية بجملة ما لها من الحدود
والحقوق وما ينسب اليها بالاصالة والحقوق والمراسم والمداخل
والطرائق خلا ما يستثنى منها شرعا من المساجد والمعابد والمنابر والمعابر
والمراقد والمقابر والاملاك والاوقاف وساير ما يعرف متسامية
بالاسامى والاوصاف وسلم جميعها الى من ولاها عليها بموجب الشرع
المنصوص ونصبه للخدمة بالامانة والاستقامة فى هذه الخصوص
وتسلمها هو منه للتصرف فيها بالوجه السداد على ما هو المراد تسليما
وتسلما صحيحين شرعيين ثم عين السلطان الفائق على حذافير السلاطين
فى الافاق بالاستهال والاستحقاق والسابق فى مضامير التدابير بمكارم
الاخلاق ومراسم الاشفاق لا زالت شموس سعادته ابدية الاشراق
وما برحت نجوم سلطنته محمية عن الامحاق مما يحصل من تلك القرى
الموقوفة المذكورة على حسب التخمين التى مدارها حاصل السنة المشروحة
المزبورة فالتعيين على هذه النسبة فى جميع الاعوام قلت المحصولات او
صلت بتفاوت الشهور والايام مبلغ ماتى الف درهم وستة عشر درهما
لاستار ظاهر الكعبة الشريفة شرفها الله تعالى فى كل سنة مرة ما جرت به
العادة القديمة فى السنين الماضية القديمة فبقى على هذه التخمين بعد
الصرف المذكور فى السنة مبلغ ثمانية وثمانين الف درهم وتسعماية وستة

وثلاثين درهما وشرط ان يحفظ ذلك الباقي يحفظ المتولي الى تمام خمسة
عشر عاما فيكون عند الجمع في هذا العام على التخمين التام مبلغ ثلاثة عشرة
ماية الف درهم واربعة وثلاثين الف واربعين درهما فتعين من هذا
الباقي المحفوظ المجموع المسطور لاستار المواضع التي تجدد في انقضاء كل
خمسة عشر عاما مرة وبعد تجديد هذا المزبور لا تجدد في كل سنة بل يروح
الى انقضاء خمسة عشر عام اخر ثم تجدد مرة اخرى كذلك ثم فثم الى ان ينقرض
الدهر ويتم لكل مرة من تلك المرات وفي كل كرة من هذه الكرات بالتخمين
المزبور والتعيين المذكور مبلغ سبعماية الف درهم واحد وخمسين الف
درهم وثلاث ماية وسبعين درهما فضيا رايجا في الوقت وتلك المواضع
التي يصرف اليها هذا المقدار في خمسة عشر عاما مرة وهي داخل
الكعبة الشريفة والروضة المطهرة المنيفة اعني بها التربة المنورة
لسيد الكونين ورسول الثقلين نبينا محمد عليه الصلوة والسلام الى يوم
القيام بالمدينة المنورة والمقصورة المعمورة في الحرم الشريف والمنبر
المنيف فيه ومحرابه ومحراب التهجد والاستار الاربعة لنفس الحرم
الشريف ومحراب قبة العباس وقبره وقبر عقيل بن ابيطالب وحضرت
حسن وعثمان بن عفان وفاطمه بنت اسد رضوان الله تعالى عليهم اجمعين
وما زاد بعد هذا وهو مبلغ خمسماية الف درهم واثنين وثمانين
الف درهم وستماية وسبعين درهما لاحتمال ان يقع في بعض سنين
النقصان بسبب الشراء وطوارق الحدثان لان هذا بالتخمين وان لم

في بعض

فى بعض السنين بجلب النقصان فليجبر من هذه الفاضل فبذلك الزمان
وان وجا فى انقضاء المدة و بعد الصرف شيئ مما يزيد و يفضل سواء
كان هذه النقد اراو الاكثر منه او الاقل فليشتر بالموجود المزبور الملك
المناسب للوقف من العقار الواقع فى موضع الرعية و الاشتهار
لتكثير محصول الوقف و توفير مواضع الصرف بالحاق هذه المشتري و
المبتاع بساير الاوقاف و استغلاله معها و صرف غلاته الى المصارف
المبينة بالاوصاف و تنمية الوقف بهذا التكثر و تمشيته و توسعته
بذلك التوفير و هذا بعد رعايته شرط انه ان وقع المضايقة
فى هذه الوقف او فى الوقف اخر الذي وقفه السلطان ايضا على
مصالح الفقراء الذاهبين الى الحجاز و على جهالهم و ساير مهماتهم
وكتب له وقفية مستقلة مشتملة على هذه الشروط و القيود لتكون
مرعية بالخلود و الابود يلزم ان يعين كل واحد من الجانبين الآخر
بزوايده و بفاضل عوايده باتمام بالهم و يلزم له و بتكميله لدفع
مضايقته و ضرورته و اسعاده و ارفاده بمعرفة المتولين و راي
حاكم الوقت و ارشاده و اجتهاده اقرارا و اعترافا صحيحين شرعيين
مصدقين و محققين مرعيين وقفا صحيحا شرعيا و حبسا صريحا مرعيا
حاويا على الحكم بصحته اصلا و فرعا على وجه يعتد به دينا و شرعا
رعاية شرايط الحكم و التبجيل فى حصول الوقف التسهيل لدى المولى
الفاضل النحرير الكامل المؤتمن اعلاهذه الصك الديني و اللفظ اليقيني

فتح الله تعالى ابواب الحقوق بمفاتيح اقلامه و احكم امور الشرع بثبوت
احكامه فصار وقفا لازما مسجلا متفقا عليه على مقتضى الشرع و
مرتضى احكامه بحيث ما لا يرتاب فى صحته و ابرامه لوقوع حكم المولى
الموصى اليه على راى من راه من الايمة الماضيين المجتهدين رضوان الله
اجمعين عالما بالاختلاف الجاري بينهم فى مسئلة الوقف فلزم خلوده
بخلود السموات و ابوده بابود الكائنات الى ان يرث الله الارض و
من عليها و هو خير الوارثين و لا يحل بعد ذلك لاحد يومن بالله و
رسوله و اليوم الاخر ان ينقضه و يعطله او يحوله او يبدله فلا يملك
و لا يملك بعد ذلك بوجه من الوجوه و سبب من الاسباب و كيف
يجترى لذلك المومن او خايف من الله المهيمن بعد ما سمع قول رب
العالمين الا لعنة الله على الظالمين و اجر الوقف بعد ذلك على ارحم
الرحمين - جرى ذلك و حرر بامر العالى الخاقانى لا زال عاليا فى آخر
صفر المظفر المنخرط فى سلك الشهور سنه تسع و اربعين و تسع مائة
من الهجرة النبى صلى الله عليه و آله و سلم

تذکیر حرم مکہ معظمہ کا بیان ہی

بوقت آدہی رات کے موذنین سب منارون پر مسجد الحرام کے بر آمد ہوتے ہین
اور اوس تذکیر کو بعد ایک کے ایک بطور دورے کے نہایت خوش الحانی سے
پڑہتے ہین لیکن تذکیر ماہ رمضان شریف علٰحدہ ہے اور تذکیر باقی سال کی
علٰحدہ ہے اب ابتداء تذکیر ماہ رمضان سے کیا جاتا ہے -

ايها النوام قوموا للفلاح ... واذكروا الله الذي اجري الرياح

ان جيش الليل قد ولى وراح ... وتدانا عسكر الصبح ولاح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

معشر الصوام يا بشري لكموا ... ربكم بالصوم قد هنا لكموا

وجوار البيت قد اعطا لكموا ... فافعلوا افعال ارباب الصلاح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

اغنموا شهركمو قبل الفوات ... وبه توبوا تعوذوا بالهبات

واغنموا هذه الليالى النيرات ... واذكروا الله بالفاظ فصاح

اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح

يا الهى هب لنا فيه المرام ... اننا جيران ذى البيت الحرام

ان للجيران حق بالذمام ... يا كريم العفو يا رب السماح

اشربوا وعجلو فقد قرب الصباح

اسقنا غيثا به تحى البلاد ... والمواشي يا الهي والعباد

واجرنا من غلاء فى ازدياد ... لا تواخذنا بافعال قباح

اشربوا وعجلو فقد قرب الصباح

قد دعوناك بطه المصطفى ... صل يا رب عليه شرفا

وعلى الهمو اهل الوفا ... وصحاب ما تغنا ذو الجناح

اشربوا وعجلو فقد قرب الصباح

تسحروا رضى الله عنكم تسحروا اغفر الله لكم تسحروا تاب الله عليكم

تسحروا فان فی السحور برکة تسحروا فانه من سنن المرسلین تسحروا فانه
من اعمال الصالحین تسحروا فانه شعار المتقین قال الله تبارک وتعالی
الصوم لی وانا اجزی به وقال النبی صلی الله علیه وآله وصحبه وسلم
للصائم فرحتان فرحة عند افطاره وفرحة عند لقاء ربه وان
لکل صائم عند افطاره دعوة مستجابة تسحروا رضی الله عنکم
تسحروا غفر الله لکم تسحروا تاب الله علیکم تقبل الله منا ومنکم —

ورد وقت الافطار کلوا رضی الله عنکم کلوا غفر الله لکم کلوا تاب الله
علیکم کلوا مما فی الارض حلالا طیبا کلوا من الطیبات واعملوا صالحا
کلوا من رزق ربکم واشکروا له بلدة طیبة ورب غفور کلوا واشربوا
حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام
الی اللیل ولا تباشروهن وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود الله
فلا تقربوها کذلک یبین الله لکم آیاته للناس لعلهم یتقون کلوا رضی الله
عنکم کلوا غفر الله لکم کلوا تاب الله علیکم تقبل الله منا ومنکم —

ورد تیسیرا یا مدبر اللیالی والایام یا خالق النور والظلام یا ملجاء
الانام یا ذا الطول والانعام رحم الله عبدا ذکر الله رحم الله عبدا
شکر الله رحم الله عبدا قال لا اله الا الله محمد رسول الله الملک لله
الواحد القهار الکبریاء لله الواحد القهار الملک للجبار الکریم الغفار
الحلیم الستار خالق اللیل والنهار سبحانه هو الواحد القهار خلق السموات
والارض بالحق یکور اللیل علی النهار ویکور النهار علی اللیل وسخر الشمس

والقمر كل يجري لاجل مسمى الا هو العزيز الغفار دور چوتھا اشربوا و
عجلوا فقد قرب الصباح تین مرتبہ پڑھکر پھر یہ دعا پڑھتے ہیں الدعاء
فی الاسحار مستجاب واذكروا الله كثيرا فی القعود والقيام وارغبوا
الی الله تعالی بالدعاء والثناء لان الدعاء فی الاسحار مستجاب
پھر اشربوا وعجلوا فقد قرب الصباح تین مرتبہ پڑھتے ہیں اوسکے بعد یہ
اشعار وداع پڑھتے ہیں

هذه الليالي تجلى مره فيها

على نفوس ذات انوار ساقيها — شهر الصيام صفت للقوم حضرته
كئوس الاشواق والرضا فيها — يا حبذا شهر فضل عرف خلوته
يفوح مسكا فلا طيب يناهيها — وفيه اوقات قرب نور خلوتها
قد نور العرش والدنيا وما فيها — يا لهفا لليالي الصوم قد ذهبت
زادت خطاياك تف يا باب واكيها — واغنم بقية هذا الشهر تحظى
فما غرست من ثمار الخير تجنيها — عند المليك تحظى بالقبول عسى
ان تبلغ النفس بالتقوى امانيها — وقل الهي انا العبد الذليل وقد
اتيت جارا فانت اجيبها — فلا تكلني الى علمي والى عملي
واغفر ذنوبي فاني غارق فيها — من كان يشكو داء ذنوبه
فليات في رمضان باب طيبه — ويفوز من عرف الصيام بطيبه
او ليس قال الله في ترغيبه — الصوم لي وانا الذي اجزي به
يا صائمي رمضان فوزوا بالمنى — وتحققوا نيل السعادة والغنى
وثقوا بوعد الله اذ فيه الهنا — او ليس هذا القدر قول الهنا

الصوم لي وانا الذي اجزي به

من صام نال الفوز من ربه العلا ... و بوجه اضحى عليه مقبلا
يا من يريد توسلا و توصلا ... صم رغبة في قول رب قد علا

الصوم لي وانا الذي اجزي به

يا فوز من للصوم قام بحقه ... واتى بحسن القول فيه بصدقه
ومن الجحيم نجى وفاز بعتقه ... فالله قام عن الصيام بخلقه

الصوم لي وانا الذي اجزي به

يا من تقضى عمره دع عنك نومك والكسل واعلم بان اعمالك تعرض على
الله بان كم ذا ستهرج بفعلك وليس تخفى ستهرجك عن اتيان الفضائح
فتصعب النيران ان كنت تطلب توبة فانهض فهذا وقتها
فبعد خمس ليال يقال قد فرغ رمضان برحل وما اودعته الا زخارف
الليل واحتملته حين يشهد عليك بالخسران تضم نهارك ولما انقطع
تحصل غايتك تتبع وتنى الجائع هذا هو الخذلان تحضر صلوة التراويح
بالجسم حاضرا انما القلب غائب في كان وما كان تقطع حياتك غيبة و
الصوم فتقول من عجب تاكل لحوم العالم وترجى الاحسان من ليس يحفظ
لسانه ولا الجوارح عن ذلك ماله من الصوم الا تعب النهار جيعان نصحت
جهدي ولكن النصح يصعب على الشقي انا لك الك والله عمري مضى مجانا بالله
عليك قم ودع شهر الصيام قبل السفر ولا تدعه يرحل وهو عليك
غضبان بيض سواد الصحيفة فالموت ادنى من نفس وشف الهدف تخطى

منہ عنی بالامان اور تمام سال میں ہر آدھی رات کے بعد سے یہہ ذکر شروع
پہلے رئیس کہتا ہے اور پھر رئیس کے ساتھ ساتوں منارہ والے کہتے ہیں
لا الہ الا اللہ تین بار کہتے ہیں پھر سیدنا محمد رسول اللہ تین بار کہتے ہیں
پھر ولا نستعین الا باللہ لا الہ الا اللہ پھر تین بار ولا نومن الا باللہ
لا الہ الا اللہ ولا نتوکل الا علی اللہ لا الہ الا اللہ تین مرتبہ یا قومنا اجیبوا
داعی اللہ لا الہ الا اللہ تین مرتبہ الکریم الحلیم الذی اذا سئل اعطی
واذا استعین اعان لا الہ الا اللہ تین بار الکریم الحلیم الذی یقبل التوبۃ
عن عبادہ ویعفو عن السیئات لا الہ الا اللہ تین بار الکریم الحلیم الذی
اذا قطر قطرۃ من بحر جودہ وکرمہ ملاء بہا الاکوان لا الہ الا اللہ
تین بار یا سعادۃ من قام ولمن ین اخلاصہ وذکر اللہ بقلبہ ولسانہ وقال
لا الہ الا اللہ سیدنا محمد الرسول اللہ النبی الصادق الفاتح الخاتم
وسیلتنا العظمی الی اللہ یوم العرض علی اللہ وعلی ہذہ الشہادۃ نحیا
وعلیہا نموت وعلیہا نبعث انشاء اللہ من الامنین الفائزین المطمئنین
المتفرحین المستبشرین برحمۃ اللہ وکرمہ ماشاء اللہ کان ومالم یشاء
لم یکن ولا حول ولا قوت الا باللہ العلی العظیم استغفر اللہ العظیم الذی
لا الہ الا اللہ الحی القیوم واتوب الیہ واسئلہ التوبۃ والمغفرۃ لی ولوالدی
ولوالدۃ والدی ولمن احسن لی ولمن اساء الی ولمن لہ حق علی ولمن او
صانی واستوصانی بدعاء الخیر ولاصحاب الحقوق علی ولجمیع المسلمین
والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک یا مولانا یا رب سمیع

قريب مجيب الدعوات القائل تعالى في محكم الآيات البينات على سيدنا
محمد سيد السادات ان الحسنات يذهبن السيئات ليبشرهم
ربهم برحمة منه ورضوان وجنات لهم فيها نعيم مقيم خالدين فيها
ابدا ان الله عنده اجر عظيم جل الله تعالى ربنا الكريم جل جل خالقنا
جل جل رازقنا جل جل مميتنا جل جل محيينا جل وعلا وعلى الملائك محتو
وعلى العرش استوى وعلى عباده بانواع تجلى سبحانه سبحان من فضله
علينا دائم فسبحان من عرش بعين عنايته سبحان من تفرد بالبقاء وحده
وهو الحي الباقي لا شريك له جل سبحان جل سبحانه فسبحان الله سبحانه
وتعالى ... العزيز جبار وملك غفور قوي مقتدر قهار
للذنوب غافر للعيوب ساتر وللقلوب المنكسرة جابر وناصر سبحانه وعلى
الجبابرة ملك جبار ... سبحان من اذهب الليل واوجد
النهار واظهر العلامة وشعشع انوار الرعد يسبح بصوته الهدار و
البرق يلمع من خيفته كلما اومض واستنار تجلى ربنا في الاسحار ونادى
جل المنادي انا الستار يا عبادي انا الغفار يا عبادي انا خالق الليل
والنهار العارفون واقفون على قدم الخوف والافتكار لا يستقر لهم قرار
قرار كلما جد واوجد وكلما جاهد واشاهد واجال وكمال من لا
تدركه الابصار ... سبحان من لا تدركه الابصار ولا تحيط
بعظمته الافكار ولا يغيره الليل ولا يبدل له النهار وهو يدرك الابصار
وهو اللطيف الخبير المنير المنعم الستار هو مولانا ومولاكم فنعم المولى ونعم

النصير

الضمير و ورحمتها احاط ربنا بكل شيئ علماً و وسعت رحمة كل شيئ
كرماً و مغفرة وسعة و علماً سبحان من رفع السماء بغير عمد و بسط
الارضين بجملته واجري الماء و علم أدم الاسماء سبحانه و احصى كل شيئ
عدداً و ورباعيّ ان يقول المالعرش جل جلاله لعبده نثاره في العبادة
نانشئي ــــه تذكر جميلي من خلقتك مضغة ٭ ولا تنس تصويري
ولطفي في الحشاء ٭ وسلم الى الامر و اعلم باني ٭ انفذ احكامي و فعل ما
اشاء ٭ ان الله لا يخفى عليه شيئ في الارض ولا في السماء هو الذي
يصوركم في الارحام كيف يشاء ـ وورجيتا فعال لما يريد قادر ربنا
الكريم على ما يشاء له الملك والغنى وله الحمد و الثناء وله العزة والبقاء
وبيده الخير والجود و التوفيق و العطاء واسئله العفو عما سلف ومضى
وهو سريع الرضاء سبحانه لا دافع الله فيما مضى و و ترسانوان

كن هون همومك معرضا	وسلم امورك المقضاء
و ابشر بخير عاجل	تنسى به ما قد مضى
فلربما اتسع المضيق	والربما ضاق الفضاء
ولرب امر مزعج	لك في عواقبه رضاء
الله عودك الجميل	فقس على ما قد مضى
الله يفعل ما يشاء	ولا تكون به معترضا
يا من اذا ابصرني معرضاً	وليس فعلي عندنا رضا
بحرمة التوحيد يا سيدا	انت الذي تسمح لي بالرضاء

دبر اموري انا وجميع المسلمين	يارب من اذا دبر امراً قضا

دور آٹھواں

يا ايها الراضي باحكامنا	لا بد ان تحمد عقبا الرضاء
فوض الينا الامر مستسلماً	فالراحة العظمى لمن فوضا
وان تعلقت باسبابنا	فلا تكن عن بابنا معرضا
لان فينا خلفا باقيا	من كل ما ياتي وما قد مضى
فلا ينعم المرء بمحبوبه	حتى يرى الخيرة فيما مضى

دور نواں

العمر ولى والزمان قد انقضى	اترى يبقى محنى الكريم بما مضى
وعلى دين قد عجزت عن الوفاء	فمتى ديوني يا الهي تقتضي
وافوز من ذاك الجناب بنظرة	واري سواد الليل اصبح ابيضا
ياقلب مالك راحم غير الذي	لما اسئت وقبت عامل بالرضاء
ياقلب لا تغفل عن بابه	اياك عن ابوابه ان تعرضا
لوكنت لازمت الوقوف ببابه	لكساك من احسانه حلل الرضاء
لكن غفلت وبات طرفك نائما	ياليته عن ربه لا يغمضا

دور دسواں

الليلت ببطت الاكف اسئلك الرضا	انت الذي تعفو وتغفر ما مضى
انت الذي ترجى لكل مهمة	اذ ضاقت الاحوال متسع الفضا
اتيت الى مولاى اسئله الرضاء	ووقفت في ابوابه متعرضا

فذهب

قد مت تقصیری و ذلی وفاقتی ۔۔۔ وما کان منی فی الزمان الذی مضی

فمن مثله فی الکون یخشی و یرتجی ۔۔۔ ولیس لمخلوق بان یتعرضا

تعاملنی مولای منه بلطفه ۔۔۔ وقال لک البشری غفرت الذی مضی

ویاسیدی فلا ضاع عمری باطلا ۔۔۔ وولی زمانی فی المعاصی والقضا

فان کان ذنبی عن جنابک مانع ۔۔۔ فعفوک یاتی بالامانی وبالرضاء

ومالی شفیع غیر جاه محمد ۔۔۔ نبی الهدی ازکی رسول ومرتضی

علیه سلام الله ماهبت الصباء ۔۔۔ وما لاح نجم فی السماء وقد اضاء

دور گیارہواں

لا دافع لله فیما قضی ولا مانع له فیما اعطی وقسم ربنا یفعل فی ملکه ما یرید ویحکم فی خلقه ما یشاء ویرضی جل سبحانه فسبحان الله

دور بارہواں

لیس لله شریک فی الملک ولا معد له فی الامر لا یرجوا ثوابا ولا یهاب عقابا ولا علی باب جوده وکرمه حاجبا ولا بوابا کل نعمة منه عدل ولا یسئل عما یفعل وهم یسئلون۔

دور تیرہواں

وهو ذو الجلال لا اله الا الله تین بار پڑھتے ہیں تبارک وتعالی فی واحد منفرد فی ملکه لا شریک له لا ضد ولا ند له الحنان المنان الرحیم الرحمن الذی لا اله الا هو الحی الباقی جل سبحانه وما سواه فان

دور چودہواں

یارب عفوك اسئل جودك اسئل کرمك اسئل وبسیدنا محمّد صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم اتوسل یارب عبد ضعیف واقف ببابك اسئل وبالذنوب مثقل اغفر ذنوبی وسامح یاخالقی وتفضل بحرمۃ خیر الورا یا الٰہی بہ اتوسل

دور پندرہواں

قم فی الدیاجی وناجی مولاك ماشئت فاسئل
وادعوا بقلب سلیم لعلك تنجوا وتقبل
واصف وضج وحد مولا علینا انعم وتفضل
معطی العطایا کریما بالخیر انعم واجزل

دور سولہواں

سبحان من انعم ناجزل وحکم وعدل جاد ولم یبخل جاد ربنا الکریم علی عبادہ وتفضل یقول القائل فی حق عظمتہ ولا یسئل سبحان ربی الکریم الحلیم العظیم ھو الاول۔

دور سترہواں

یا اولا قبل کل اوّل واخر ما لہ محول سبحان الکریم فلا یبخل سبحان الحلیم فلا یعجل سبحان القدیم فلا یتحول یارب عبد ضعیف واقف بالباب یسئل انعم علیہ بجودك واحسانك یا خالقی وتفضل یامن ھو قبل کل اوّل۔

دور اٹھارواں

اوّل بلابدایة وآخر بلانہایة سبحان رب البرایا سبحان معطی العطایا
سبحان کاشف الضر والبلایاء سبحان عالم السر والخفایا سبحان من
لہ فی کل شیئ آیتہ تدل علی انہ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو
بکل شیئ علیم صدق اللہ مولانا العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

تمت التذکیر

بعد اوسکے مختصر الفاظ سے صلوٰۃ اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
اصحابہ وسلم پر عرض کرتے ہین بعد اوسکے اذان تہجد کی دیتے ہین پہر اذان
تہجد دیے کے بعد ایک ساعت توقف کرکے یہہ ترحیم شروع کرتے ہین ۔
یا ارحم الراحمین ارحمنا تین مرتبہ کہتے ہین پہر بعد اوسکے یہہ دعا کہتے
ہین وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشکرك اعنا یا حي
یا قیوم بجاھك یا اللہ پہر تھوری دیر تک وقفہ کرکے یا ارحم الراحمین
ارحمنا تین بار پڑہکر پہر وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشکرك
اعنا یا حي یا قیوم بجاھك سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ
وسلم کہتے ہین پہر تہوڑی دیر وقفہ کرکے پہر یا ارحم الراحمین ارحمنا
تین بار کہکر وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشکرك اعنا یا حي
یا قیوم بجاہ سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ کہکر تہوڑی
عرصہ کے بعد پہر یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہکر وعافنا واعف عنا
وعلی طاعتك وشکرك اعنا یا حي یا قیوم بجاہ سیدنا عمر رضی اللہ

عنہ کہتے ہین پہر تہوڑا وقفہ کرکے یا ارحم الراحمین ارحمنا تین بار کہکر
وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشكرك اعنا یا حی یا قیوم بجاه
سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کہکر تہوڑے عرصہ کے بعد پہر یا ارحم
الراحمین ارحمنا تین مرتبہ پہر وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك و
وشكرك اعنا یا حی یا قیوم بجاه سیدنا علی بن ابیطالب رضی اللہ
عنہ وعن کل الصحابة اجمعین رضی اللہ عنہم کہتے ہین پہر یہہ آیت
قراءت کہتے ہین ومن احسن قولا ممن دعی الی اللہ وعمل صالحا وقال
اننی من المسلمین ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت
ویخرج المیت من الحی ذالکم اللہ فانی تؤفکون فالق الاصباح و
جعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا ذالك تقدیر العزیز
العلیم هو الذی جعل لکم النجوم لتهتدوا بها فی ظلمات البر
والبحر قد فصلنا الایات لقوم یفقهون وقل الحمد للہ الذی
لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریك فی الملك ولم یکن لہ ولی من
الذل وکبره تکبیرا پہر اذان صبح کی دیتے ہین اور بعد اذان صبح کے
دیے کے موذنین منارہ ہا سے اذان سے نیچے اوترتے ہین اور یہہ سب
تذکیرہ اور ترحیم اور اذان لفظاً لفظاً اور فقرہ اور فقرہ اول رئیس کہتے
ہین پہر باری سے تمامی مناروں پر سب موذنین اوسی فقرہ کو ادا کرتے
ہین پہر رئیس اپنے منارہ پر دوسرا فقرہ کہتا ہے پہر تمامی موذنین کہتے ہین
ایسا ہی آخر اذان تک پہر مناروں سے نیچے اوترکر یہہ درود شریف

پڑہتے ہین اور اسکو وہان دستور کہتے ہین وہ درود شریف یہہ ہے

اللھم صل وسلم وزد ودم وانعم وتفضل وبارک بجلالک وکمالک علی زین عبادلک واشرف عبادک اسعد العرب والعجم وامام طیبة والحرم ومنبع العلم والحلم والحکمة والحکم ابی القاسم سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم وزدہ شرفا یارب وکرما وتعظیما ومہابتا ورفعة وبرا ورضی اللہ ابتارک وتعالی عن کل الصحابة اجمعین پہر بعد اسکے اقامت نماز صبح جماعت شافعی سے کہتے ہین ۔

باب دوم

الجزء الثانی من کتاب فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفا باب دوم بیان مین احوال مدینہ طیبہ کے مشتمل ہے گیارہ فصلون پر

فصل پہلی فضایل مدینہ طیبہ مین شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب مین لکہتے ہین کہ اجماع امت اور اتفاق علماء اس امر پر ہے کہ افضل تمام روے زمین اور بزرگ ترین تمام شہرونکا مکہ معظمہ ہے اور مدینہ طیبہ لیکن ترجیح اور تفضیل مین فیما بین ان دونون شہرون کے اختلاف علماء ہے بعضے علما فرماتے ہین کہ مکہ سے مدینہ طیبہ افضل ہے اور بعضے فرماتے ہین کہ مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ افضل ہے لیکن اتفاق علماء اسپر ہے کہ جو مقام قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد شریف سے متصل ہے تمام اجزاے روے زمین یہانتک کہ کعبة اللہ سے بہی افضل ہے اور بعضے علماء فرماتے ہین کہ موضع قبر شریف عرش معلی سے بہی افضل ہے اسواسطے کہ آسمان اور زمین کو بزرگی اور شرف

آپکی ذات مبارک سے حاصل ہے لیکن اختلاف افضلیت نفس مکہ معظمہ اور مدینہ
طیبہ مین باقی رہا مذہب امیر المومنین حضرت صدیق اکبر اور عبد اللہ بن عمر اور ایک
جماعہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی عنہم کا اور مذہب امام مالک اور اکثر
علماء رحمہم اللہ کا یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے افضل ہے اور دوسرے
علماء بھی انہین کے تابع ہین مگر خانہ کعبہ کو اس سے علحدہ کئے ہین اور کہتے
ہین کہ مدینہ طیبہ افضل ہے مکہ معظمہ سے سواے خانہ کعبہ کے خلاصۂ کلام یہہ ہوا کہ
قبر اطہر حضرت کی سب مقامون سے افضل ہے کیا مکہ کیا کعبۃ اللہ کیا مدینہ طیبہ
اور کعبۃ اللہ افضل ہے مدینہ طیبہ سے سواے قبر شریف حضرت کے۔ اب یہ
باقی رہا کہ بلدہ مکہ معظمہ بلدہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے یا بالعکس اسمین علماء نے
طرفین سے بہت دلایل کئے ہین خلاصہ ان سب دلائل کا یہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ کو سب سے زیادہ دوست رکھتے تھے اور اقامت
گاہ حضرت کے یہی بلدہ طیبہ رہا اور حصول فتوحات عظیمہ اور قوت اسلام اور
رواج دین اسی شہر مین ہوا اور یہ شہر مبارک کل حسنات اول و آخر کا منبع اور
تمام کمالات ظاہری و باطنی کا معدن ہے اور سب سے زیادہ فضیلت یہ ہے کہ
اسمین مرقد انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اسکے مقابل کوئی فضیلت
نہین اسواسطے کہ اسی امر سے زمین کو آسمان پر فضیلت ہے اور احادیث صحیحہ مین
طرق متعددہ سے وارد ہے کہ پیدائش ہر مخلوق کی اس خاک سے ہوتی ہے
کہ جہان اسکا دفن ہو پس نفس پاک آنحضرت اور اکثر آل اور اصحاب اور تابعین
کے نفوس اسی زمین مبارک سے مخلوق ہین جو مدینہ منورہ مین آسودہ ہین

پس یہ امر شرف اور فضیلت کے واسطے کافی اور بس ہے اور جو کہ فضیلت مکہ کی مدینہ طیبہ پر کہتے ہین انکے نزدیک بہی دلائل ہین لیکن سب سے زیادہ قوی دلیل انکی یہ ہے کہ مکہ معظمہ بلکہ تمامی زمین حرم مین ثواب اعمال زیادہ ہے جیساکہ بعضے علماء فرمائے ہین کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ ایک نماز مسجد نبوی مین برابر ہزار نماز کے اور مسجد الحرام مین برابر ایک لاکہہ نماز کے ہے لیکن جو علما کہ مدینہ طیبہ کی فضیلت کے قائل ہین وہ اسکا جواب یہہ دیتے ہین کہ فضیلت زیادتی ثواب پر منحصر نہین اور سند اسکی یہ لاتے ہین کہ نماز روز عرفہ عرفات مین اور ظہر یوم نحر منی مین افضل ہے مسجد الحرام سے حالانکہ کثرت ثواب اعمال مسجد الحرام مین ہے اور باعث فضلیت نماز یوم عرفہ عرفات مین اور ظہر یوم النحر منی مین ایک برکت ہے کہ وہ بباعث اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاصل ہے اور مآل زیادتی ثواب سوائے کثرت عدد کے نہین ہے اور جائز ہے کہ ایک چیز باعتبار عدد اور کمیت کے اقل ہووے لیکن باعتبار کیفیت اور حالت کے افضل اور ارجح ہے اگر مجرد زیادتی ثواب افضلیت مین کافی ہوتا تو علماء کے پاس یہ امر مقرر ہے کہ داخل کعبہ افضل ہے خارج کعبہ پر کہ اسمین کسیکو خلاف نہین ہے۔ لیکن درباب صحت نماز فرض اندرون کعبہ علماء کو اختلاف ہے۔ امام مالک کے پاس نماز فرض کعبۃ اللہ مین جائز نہین چہ جائے زیادتی ثواب اس سے ظاہر ہوا کہ افضلیت زیادتی ثواب پر منحصر نہین بلکہ یہ امر دوسرا ہے کہ موقوف ہے محض قبول درگاہ الٰہی اور افاضہ جود نامتناہی حقتعالی پر اور جبکہ یہ امر مقرر ہوا کہ قبر نبوی تمام روسے زمین سے افضل ہے اسواسطے کہ موضع قبر شریف محل نزول رحمت و

رضوان الٰہی اور مہبط ملائکہ رحمن سے ممکن ہے کہ برکت سے اس مقام کے اور فیض و
عنایات سے حضرت صمدیت کے ایک حالت اور نور قبول اعمال مین نصیب ہووے
کہ وہ حالت زیادتی ثواب اعمال اور مضاعف طاعات سے افضل ہووے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بصفت حیوۃ اس بلدہ طیبہ مین رونق افروز ہین اور حضرت
اعمال اور طاعات پر قایم ہین اور ترقیات دایم آپکے واسطے حق تعالی سے سرفراز
ہے ہر چند کہ مضاعف ثواب اعمال نسبت مخلوق کے فرض بھی کیا جاوے
مگر شک نہین کہ اعمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعمال سے جمیع مخلوق کے
افضل ہین اور ثابت ہے یہ امر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت مرحومہ کی
تائید اور بخشایش اور شفاعت مین ہمیشہ مصروف ہین پس حاصل ہونا فیض و
رحمت و شفاعت حضرت کا قرب وجوار مدینہ منورہ مین بیشتر اور احسن ہے
اس امر سے کہ نفع حصول کثرت طاعات مکہ معظمہ مین حاصل ہووے اور یہ کلام امام
تقی الدین سبکی کا نہایت نفیس اور لطیف ہے اور دوسری دلیل افضلیت
مکہ معظمہ یہ بیان کرتے ہین کہ مکہ معظمہ محل عبادات حج وعمرہ ہے اور فضایل مین
حج وعمرہ کے احادیث وارد ہین جواب اسکا قائلین فضیلت مدینہ طیبہ یہ بیان
فرماتے ہین کہ حق تعالی ساکنان مدینہ طیبہ کو ایک ایسا امر عنایت فرمایا ہے کہ وہ
عوض حج اور عمرہ کا ہوسکتا ہے احادیث مین وارد ہے کہ جو شخص قصد مسجد نبوی
کا کرکے دو رکعت نماز اسمین ادا کرے اسکو ثواب حج کامل ملتا ہے اور جو شخص
کہ قصد مسجد قبا کرکے اسمین دو رکعت نماز ادا کرے ثواب عمرہ کا اسکو حاصل ہے
پس ہر شخص مسجد نبوی مین نماز ہر روز بکرات ومرات پڑھ سکتا ہے اور حج سوائے

سال مین ایک بار کے دوبارہ نہین ممکن ہے۔ تیسری دلیل با فضلیت مکہ معظمہ پر یہ
بیان کرتے ہین کہ مکہ معظمہ سب شہرون سے افضل ہے اور دوسری روایت
مین ہے کہ احب ارض اللہ یعنے وہ سب شہرون سے حق تعالی کے پاس دوست
زیادہ ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بروز ہجرت مقام خرزرہ یا مقام
حجون پر کہ وہ قریب جنۃ المعلی ہے فرماے مکہ معظمہ سے مخاطب ہو کر کہ اسے بلدہ
کریمہ تو سب شہرون سے میرے نزدیک زیادہ دوست ہے اگر میری قوم مجھکو
باہر نکرتی مین کبھی تجھسے باہر نہ آتا اور یہ امر دلیل ہے افضلیت پر اسواسطے کہ مکہ
معظمہ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سب شہرون سے
زیادہ دوست ہو اجواب اسکا قائلین افضلیت مدینہ طیبہ یہ کہتے ہین کہ یہ ارشاد
نبوی قبل ظہور فضیلت مدینہ طیبہ تھا جبکہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ مین بمدت
طویلہ رہے اور ظہور فضیلت مدینہ طیبہ بوحی آلہی ہوا اور حصول خیرات اور اشاعت
میرات اور نسوخ فتوحات اس بلدہ طیبہ مین ہوئی اسوقت حضرت کے پاس بھی
یہ امر متحقق ہوا کہ یہ بلدہ طیبہ اور یہ زمین مبارک تمام بلاد اور تمام زمینون سے افضل
ہے اسواسطے حضرت نے حق تعالی سے دعا فرمائے کہ اسے باریتعالی مدینہ طیبہ کو
دوچند برکت مکہ معظمہ کے عنایت فرما اور دوسری حدیث مین وارد ہے اللہم
حبیب الینا المدینہ کحبنا مکۃ او اشد یعنے اسے باریتعالی مدینہ کو میرے
نزدیک مثل مکہ کے دوست کر بلکہ اس سے زیادہ معجم کبیر مین رافع بن خدیج سے
روایت ہے کہ وہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماے المدینۃ
خیر من مکۃ یعنے مدینہ بہتر ہے مکہ سے امام مالک موطا مین روایت کرستے ہیں کہ

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بطریق توبیخ اور زجر کے عبد اللہ بن عباس مخزومی کو
فرماے تم کہتے ہو مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے افضل ہے عبد اللہ بن عباس نے کہے
کہ مکہ حرم خدا تعالی اور مقام امن اسکا ہے اور اسمین کعبۃ اللہ ہے سیدنا عمر رضؓ
نے فرماے کہ میری گفتگو حرم خدا اور بیت اللہ کی نسبت نہین پہر بار ثانی حضرت
عمر رضؓ نے فرماے پہر عبد اللہ رضؓ نے بہی جواب دیے کہ مکہ مین حرم خدا اور بیت اللہ
ہے پہر سیدنا عمر رضؓ نے عبد اللہ کو وہی کہے کہ مین بیت اللہ کی نسبت نہین کہتا
ہون چند بار فیما بین یہی سوال و جواب رہا پس کلام امیر المومنین سیدنا عمر رضی
اللہ عنہ سے یہ ثابت ہوا کہ درباب تفضیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر خانہ کعبہ مستثنیٰ ہے
اور مقصود تفضیل مدینہ طیبہ کے مکہ معظمہ پر سواے خانہ کعبہ کے ہے حاکم مستدرک
مین روایت کئے ہین کہ آن سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت مدینہ یہ دعا
فرماے اللھم انک اخرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع
الیک یعنی اے اللہ تونے مجکو میرے دوست شہر سے نکالا پس میری سکونت
اس شہر مین مقرر کر کہ جو تیرے نزدیک زیادہ دوست ہووے پس اثر اجابت دعا یہ ظاہر ہوا
کہ یہ بلدہ طیبہ حق تعالی اور اسکے رسول کے پاس سب جا سے زیادہ دوست اور
محبوب ہوا اس سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعد فتح مکہ بہی اقامت
اسی بلدہ مبارکہ مین اختیار فرماے اگر کوی شخص کہے کہ اقامت حضرت کی مدینہ طیبہ مین
بامر آلہی تہی پس نہ پلٹنا حضرت کا مکہ معظمہ مین بعد فتح مکہ اسی جہت سے ہوا نہ بسبب
فضیلت کے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ امر آلہی بہی بمقتضاے حکمت ہے اسواسطے کہ
المحبیب لا یختار لحبیبہ الا ھو احب واکرم عندہ یعنے دوست اپنے

دوست کے واسطے نہین پسند کرتا ہے مگر وہی چیز کہ وہ محبوب اور دوست زیادہ ہو
اپنے پاس سب سے پس مذہب علما اور مباحثہ علمی جو کچھہ اسباب مین تھا ندکو رہوا
لیکن تو نسبت نبوی کو نگاہ رکھہ اور مشرب محبت پر رہ اور اعتقاد اس امر کا
رکھہ کہ بعد حق تعالی کے حضرت کو تمام مخلوق پر ہر وجہ اور جہت سے فضیلت
حاصل ہے اور جو مخلوق خدا ہین انکو فضیلت موافق نسبت انکی ذات آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حاصل خواہ مکہ معظمہ ہو یا مدینہ طیبہ مکہ مولد اور مقام
بعثت حضرت ہے اور مدینہ طیبہ مقام ہجرت اور قرار گاہ حضرت ہے اور تابع
امر الہی رہو کہ مکہ معظمہ مین سطوت اور جلال الہی ہے اور مدینہ طیبہ مین برکت
کمال دین حق ہے سب جا امر الہی کو ملاحظہ کرو اور تمام مین نور محمدی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو اپنے مشاہدہ مین رکھو الحاصل ازجملہ فضایل مدینہ طیبہ وہ ہے جو
اوپر مذکور ہوا کہ حضرت کو حکم الہی واسطے ہجرت مدینہ طیبہ کے ہوا اور مدینہ طیبہ
مبدا اور منشا جمیع خیرات اور برکات کا ٹھیرا اور گوہر جسم شریف حضرت مدینہ
طیبہ سے بنایا گیا اور تا قیام قیامت زمین مبارک اس بلدہ طیبہ کے جوار وجود
پاک سے مشرف رہیگی۔ ام المومنین حضرت عایشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ جسوقت رحلت شریف حضرت کی ہوی صحابہ سے کرام موضع قبر مین حضرت
کے اختلاف کئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماے کہ اجزاء زمین مین کوئی جا
اس جاے سے افضل نہین کہ جہان روح مطہر حضرت کی قبض ہوے سیدنا
ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اس مضمون کے موافق ایک حدیث روایت
کئے پس یہ بات کہ اجماع اس امر پر منعقد ہوا کہ جہان قبض روح پاک ہوی وہین دفن

هوا از جملہ فضائل مدینہ طیبہ یہہ ہے کہ حضرت قریب مدینہ پہونچتے ہی سواری
مبارک کو اپنے بسبب شوق مدینہ طیبہ کے تیز فرماتے یہانتک کہ چادر
مبارک دوش مبارک سے علیحدہ ہوتے اور یہ فرماتے کہ یہہ ارواح طیبہ
ہین اور گرد و غبار مدینہ طیبہ کو چہرۂ شریف سے اپنے دور نہین کرتے
اگر کوئی صحابی دور کرنا چاہتے ان کو منع فرماتے اور فرماتے کہ خاک مدینہ طیبہ
شفا ہے اور از جملہ فضائل مدینہ طیبہ سے یوں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت
فرماتے ہین کہ شیاطین ناامید ہوئے اس سے کہ مدینہ طیبہ مین ان کی عبادت کیا جاوے
مگر اثر ان کا درباب نزاع و جدال بیچ مسلمین کے باقی رہیگا اور سیدنا
عباس رضی اللہ عنہ روایت کئے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ و آلہ وسلم فرماے
حقتعالی مدینہ طیبہ کو پاک کیا نجاست شرک سے اور از جملہ فضائل مدینہ یہہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حقتعالی سے دعا کئے کہ وفات شریف اپنا
مدینہ طیبہ مین ہووے لفظ دعا یہہ ہے اللہم لا تجعل منایا نا بمکۃ یعنے یا اللہ
تو ہماری موت مکہ مین مت کر دوسری روایت مین وارد ہے کہ حضرت
فرماے کہ سواے مدینہ کسی جاگی کو اپنی قبر کے لئی دوست نہین رکھتا ہون
اکثر دعا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی واسطے موت اپنی مدینہ طیبہ مین تھے اور کہتے
ہین کہ امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوای یکبار حج کی مکہ معظمہ مین نہین گئی
بسبب خواہش موت مدینہ طیبہ کے اور از جملہ فضائل مدینہ طیبہ کی یہہ ہے
کہ احادیث صحیحہ مین بطریق متعدد وارد ہے کہ مدینہ برائیون کے زائل
کرنے مین مثل بھتہ کی میل نکالنے مین لوہے کی ہے اور صحیح بخاری مین یہ حدیث

وارد ہے کہ مدینہ گناہون کو ایسا دور کرتا ہے جیسا کہ بھٹہ چاندی کے
میل کو بقول اکثر علما مراد اس حدیث سے دور کرنا اہل شر وفساد کا
ہے اور اس بلدۂ طیبہ سے یہ خاصیت ہر وقت ہویدا ہے روایت ہے
کہ ایک بدوی آنحضرت سے اقامت مدینہ طیبہ پر بیعت کیا پھر دوسرے
وقت بعارضۂ تپ مبتلا ہو کر خدمت مبارک مین حاضر ہوا اور فسخ بیعت چاہا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قصہ مین یہہ حدیث فرمائے عمر بن عبدالعزیز
رضی اللہ عنہ نے جس وقت مدینہ طیبہ سے باہر آئے فرمائے مجھے اس بات کا
خوف ہے کہ مین ان لوگون سے ہون کہ جن کو مدینہ اپنے سے نکالدیا ہو
تمام وکمال خاصیت اس بلدۂ طیبہ کے اس وقت مین ظاہر ہون گے
کہ جسوقت خروج دجال ہوگا اور مدینہ طیبہ مین داخل نہو سکیگا ساکنین مدینہ
جو اشرار ناس ہین واسطے متابعت دجال کے مدینہ طیبہ سے باہر آئینگے
اور زمین مدینہ کی مطلقاً شر وفساد وکدورت سے پاک ہو جاویگی لیکن فی الحال
بھی یہ بلدۂ طیبہ ارباب شرک واہل ادیان غیر سے پاک ہے اور وہ لوگ کہ
خباثت معاصی اور نجاست ذنوب مین ملوث ہین اگر نادم واپسین ایسی
حالت مین رہین ممکن ہے کہ ملائکہ نقالہ ان کے اجساد ظلمانیکو اس بلدۂ
طیبہ سے دور کرین چنانچہ مذہب بعض کا بھی ہے اور حکایات صالحین بھی
اس امر پر منقول ہین واللہ اعلم بصحتہ بعضے علما نے مضمون اس حدیث کا
ایسا بیان کیے ہین کہ بباعث سکونت مدینہ طیبہ کے فیضان انوار نبوی کا
ہوتا ہے کہ اس سے نفوس آدمیون کے شہوات ردیہ اور لذات

شہوانیہ سے پاک اور صاف ہو جاتے ہین اور ظاہر مین سبب اس کا یہ موجود
ہوتا ہے کہ اس کو ریاضت نفسانیہ اور شدائد لاحق ہوتے ہین کہ اس سے
نفس اس کا کدورات نفسانیہ اور شہوات جسمانیہ سے پاک وصاف ہوتا ہے
الحاصل تزکیہ اور تصفیہ نفس کا ہر قسم سے لازمہ اس بلدۂ طیبہ کا ہے اور از جملہ
فضائل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام واسطے مدینہ
طیبہ کے دعاء برکت فرمائے وہ یہی ہے اے بار تعالی برکت عنایت فرما ہمارے
شہر اور ہمارے صاع اور مُد مین ای حقتعالی تیری خلیل ابراہیم نے مکہ کیواسطے
دعا کئے ہین تیرا بندہ ہون اور نبی ہون مین تجھسے مدینہ کے واسطے دعا کرتا ہون
جیسا کہ ابراہیم مکہ کے واسطے دعا کئے بلکہ اس سے مضاعف اور یہہ دعا حرہ سقیا مین
جو مقام سعد بن ابی وقاص ہے حضرت نے وضو کر کے فرمائے یہ روایت سیدنا علی
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے مصنف جذب القلوب اسموقع پر فرماتے ہین کہ حدیث
جس جا کہ دعاء برکت کی صاع و مد مین واقع ہے مراد وہان برکت دنیوی ہے
اور جس جا کہ دعاء مطلق برکت حدیث مین وارد ہے وہان مراد برکت
دارین اور نعمت کونین ہے اور باثر استجابت دعا سید الابرار کے آثار
برکت دارین اس بلدۂ قدسی مواطن کے ظاہر اور معاین ہے از جملہ فضائل
مدینہ طیبہ کے یہ ہے کہ حضرت دعا فرمائے کہ تپ و لرزہ اور وبا اس بلدۂ
طیبہ سے دور ہو کر جحفہ مین کہ وہ دار شرک اور طغیان ہے جاوے قبل قدوم
میمنت لزوم حضرت کے مدینہ طیبہ وبا اور تپ لرزہ سے مملو تھا جبکہ ابتدا
مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ طیبہ مین تشریف فرما ہوئے اصحاب

حضرت کے عارضۂ تپ مین مبتلا ہوئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بلال اور
عامر رضی اللہ عنہم یک مکان مین مبتلا ٔ عارضۂ تپ تھے سیدتنا ام المومنین عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا واسطے خبرگیری والد بزرگوار اپنے حکم سے آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حاضر ہوئے دیکھے کہ والدین ایک گوشہ مین مبتلائے
عارضۂ تپ اور یہہ شعر پڑہتے ہین ؎ کل امرء مصبح فی اہلہ و الموت ادنی
من شراک نعالہ + یعنے ہر ایک شخص اپنے اہل و عیال مین صبح کرتاہے اور موت
اس کے نعل کے تسمہ سے بھی قریب زیادہ ہے اور بلال رضی اللہ عنہ و عامر
کفار قریش کو لعنت کرتے اور مکہ معظمہ کو یاد کرتے اور مدینہ طیبہ کے شدت سے
شکایت کرتے اسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائے حقسبحانہ
تعالی نے تپ ولرزہ اور وبا کو اس بلدۂ طیبہ سے مقام حجفہ مین منتقل کیا ظہور
اس امر کا ایک بڑا معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہوا روایت ہے کہ ایام
جاہلیت مین یہ عادت جاری تھی کہ جو شخص مدینہ طیبہ مین آنے کا ارادہ رکھتا
اول یکموضع پر آتا کہ نام اس کا ثنیۃ الوداع ہے اور تین بار آواز خر کرتا اور
ان کے عقیدے مین یہہ بات تھی کہ جو ایسا نکرے گا وبار مدینہ سے ہلاک ہوگا
اور اس مقام کا نام ثنیۃ الوداع اسیواسطے رکہے کہ اگر کوئی یہان سے
ایسی آواز نکرے وہ شخص گویا اپنی حیات کو وداع کیا اور اسپنے کو ہلاکت
مین ڈالا جبکہ زمانہ حضرت کے ہجرت کا پوہنچا یک شخص شعراے عرب سے
کہ اس کا نام عروۃ بن الورد تہا قصد حاضر ہونے مدینہ طیبہ کا کیا اور جبکہ موضع
ثنیۃ الوداع کو پہونچا عادت جاہلیت پر اس نے عمل نکیا اس کو کچہہ بھی نقصان

نہین پونچا جب سے یہہ عادت متروکہ ہوئی ذکر ثنیۃ الوداع کا احادیث
مین بہت جائے واقع ہے از جملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ دجال اس بلدۂ
طیبہ مین نہ آسکیگا روایت صحیحین سے ثابت ہے کہ وقت خروج دجال
یکجماعت فرشتون کی نگہبانی دجال کے واسطے راہ مین مدینہ طیبہ کے مقرر
ہوگی کہ اس کے دخول سے مانع ہوگی دوسری حدیث مین وارد ہے
کہ کوئی شہر ایسا نہین کہ دجال اس مین نہ آوے گا مگر مکہ مدینہ اور حدیث
مسلم مین وارد ہے کہ دجال جانب مشرق سے نکلکر نزدیک جبل احد کے
جو قریب مین مدینہ طیبہ کے ہے آویگا لیکن فرشتہ اس کا منہہ ملک شام کے
کیطرف پہیر دینگے پہر وہ شام مین ہلاک ہوگا صحیحین مین وارد ہے
یکمرد اہل مدینہ سے کہ وہ تمام اہل مدینہ سے بہتر ہوگا دجال کے پاس آکر
کہیگا کہ مین گواہ ہون کہ تو وہی دجال ہے کہ جس کے نکلنے کی خبر دے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصہ اس کا حدیث مین بطول مذکور ہے
ابو حاتم معمر سے روایت ہے کہ وہ مرد اہل مدینہ خضر علیہ السلام ہون گے
اور امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یکروز یوم الخلاص کا ذکر چند بار فرمائے صحابۂ کرام نے حضرت سے
پوچہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الخلاص کیا چیز ہے
حضرت نے فرمائے کہ یوم الخلاص وہ دن ہے کہ دجال جبل احد کے
پاس آکر اپنے اصحاب کو کہیگا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ قصر سفید جو دکہتا ہے
مسجد احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم پہر ارادہ داخل ہونے کا مدینہ طیبہ مین

کریگا فرشتہ محافظ مدینہ مانع ہوگے لیکن دجال اطراف مدینہ طیبہ جہان سے
سیل پانی کے جاری ہوتی ہے خیمہ استاد کریگا مدینہ طیبہ کو تین بار
زلزلہ ہوئیگا پس اس زلزلون کے خوف سے جو فاسق یا کافر یا منافق ہین
تمامہ دجال کے پاس چلی جاوینگے اور مدینہ طیبہ پلیدی اور نجاست سے
بالکل پاک وصاف ہوجاوے گا پس وہ یوم الخلاص ہے از جملہ فضائل مدینہ
طیبہ یہ ہے کہ حکیم مطلق جل وعلا نے خاک مین اس بلدہ طیبہ کی خاصیت شفا
رکھا ہے بہت احادیث مین وارد ہے کہ غبار مدینہ شفا ہے ہر علت سے
اور بعضی احادیث مین وارد ہے کہ جذام اور برص کے لئے شفا ہے
اور بعضے احادیث سے ظاہر ہے کہ خاک موضع خاص مدینہ طیبہ کے
اسکو صیب اور وادی بطحان کہتے ہین تاثیر شفا مین خصوصیت رکھتی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابائے کرام رضی اللہ عنہم کو
فرمائے عارضہ تپ مین استحاک پاکسی اور علاج کرین اور مدینہ طیبہ مین خلفاً
عن سلف یہ عمل چلا آتا ہے اور استحاک کو واسطے دوا کے دوسرے ملک مین
لیجانے کے لئے بھی احادیث وارد ہین جو لوگ کہ حرم مدینہ سے خاک کو لیجانا
منع کرتے ہین استحاک کو مستثنے کرتے ہین اکثر علماء اس علاج کو تجربہ کئے ہین
شیخ مجدالدین فیروز آبادی فرماتے ہین کہ مین نے تجربہ کیا کہ میرا غلام یکسال
کامل سے مبتلائے عارضہ تپ تہا تہوڑی خاک اس موضع مبارک کے پانی مین
ڈالکر اس غلام کو پلایا اس روز اوس کو صحت حاصل ہوئی مصنف جذب القلوب
فرماتے ہین کہ مجھکو بھی تجربہ اس معالجہ کا حاصل ہوا کہ زمانہ مدینہ طیبہ مین مجھے

کسی جہ سے ورم قدم پیدا ہوا کہ باتفاق اطبا وہ منجر بہلاکت تھا دوا اسخاک
پاک سے کئی گئی جلد تر شفا حاصل ہوئے محرر اوراق بھی یک امر بچشم خود معاینہ
کیا کہ یکصاحب علما وطن سے کہ رشتہ قرابت اس کثیف سے بھی رکھتے ہین
ہاتھہ ہین اُن کے بیماری اکلہ پیدا ہوئی اور زخم اسکا روز بروز ترقی پذیر ہوا
اور سب طبا بلدنی علاج کیئے مگر سوا ے ترقی مرض کے کچھہ بھی نفع نہوا اسی
عرصہ ہین حضوری ان کی مدینہ طیبہ ہین ہوئی انہون نے اسخاک کو اپنے ہات پر
ملی بہت جلد شفا حاصل ہوئی چنانچہ وہ صاحب تاحال بقید حیات صحیح وسالم ہین ورنہ
اس مرض صعب سے بغیر قطع دست کے چارہ ہی نہ تہا لیکن طلب شفا اثمار سے
اس بلدۃ الابرار کے حدیث صحیحین ہین روایت ہے کہ جو شخص سات کہجو عجوہ
نہار کہاوے سحر یا زہر کسی نوع کا اس پر اثر نکرے گا ام المومنین عایشہ مطہرہ
رضی اللہ عنہا اس کہجور کو مرض دوار ہین کہ وہ نہایت سخت ومشکل علاج ہے فرماتے
تھے اور عجوہ یکقسم کے کہجور ہے کہ اہل مدینہ اس کو جانتے ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ اصل اس کہجور کا اس جہاڑ سے ہے کہ سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دست شریف سے اس کو زمین ہین نصب فرمائے تھے اقسام کہجور کے
مدینہ طیبہ مین اس کثرت سے ہین کہ تعدادانکا مشکل ہے سید سمہودی تاریخ کبیر مین
یک سو چالیس قسم کہجور کے شمار کئے ہین یک قسم کہجور کے ہے کہ نام اسکا
اصیحانی ہے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یکروز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہات پکڑے ہوئے سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ کا
یکباغ مدینہ طیبہ پر گذر فرمائے یکایک اس باغ کے درخت خرما سے یہ آواز

آئی ہذا محمد سید الانبیاء و ہذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاہرین یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سردار ہین تمام انبیاء کے اور یہ علی سردار ہین تمام اولیا کے والد ہین تمام ائمہ طاہرین کے بعد اس کے حضرت کا گذر دوسرے درخت پر ہوا اُس سے یہ آواز آئی ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ و ہذا علی سیف اللہ یعنے یہ محمد رسول خدا ہین اور یہ علی سیف ہین حقتعالی کے پس بباعث آواز کرنے اس درخت کے اسکو صیحانی کہتے ہین کہ صیحانی ماخوذ ہے صیحہ سے اور صیحہ یعنے آواز ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کان احب التمر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجوۃ یعنے حضرت کے پاس سب کھجوروں زیادہ پسند عجوہ تھے پس تاثیر جو کھجور عجوہ مین ہے بسبب حضرت کے محبت رکھنے کے اس سے پیدا ہے امام نووی فرماتے ہین کہ اس کھجور کی تخصیص اور کھجورون کے اقسام سے درباب تاثیر مذکور اور شمار سات عدد از جملہ اسرار الٰہی ہے کہ سوا ے شارع صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کے معرفت مین کسیکو راہ نہین اور ہمکو اس پر ایمان لانا اور اعتقاد رکھنا چاہئے بعضے علماء جو کہے ہین کہ یہ تاثیر مخصوص ہے یا کیفیت ہوائے مخصوص سے ہے یا یہ تاثیر اکثری الوقوع ہے دائمی الثبوت یا یہہ تاثیر خاص زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر منحصر ہے یا یہہ تاثیر اس درخت خاص پر موقوف ہے کہ جو زمانہ ارشاد نبوی مین موجود تھا اور اب وہ تاثیر مفقود ہے یہ احتمالات تکلفات واہیہ ہین کہ تقلید عقل بوالفضول سے پیدا ہے اور جس مومن کو یہ حدیث پہونچے کہ حضرت نے اقسام خرماسی عجوہ کو پسند فرمائے اور اس کو رغبت سے تناول کئے

پھر اسمین عجب ہے کہ اس کی تاثیر شفا مین تاویلات باطلہ پیش کرے از جملہ فضایل مدینہ طیبہ یہ ہے کہ حرم مدینہ تعظیم مین مثل حرم مکہ کی ہے چنانچہ ذکر اس کا اکثر احادیث مین وارد ہے تمام علماء اور مجتہدین کو تعظیم حرم مدینہ طیبہ مین اتفاق ہے لیکن نزدیک امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رح سواے تعظیم حرم مدینہ طیبہ کی احکام حرم مثل حرمت صید اور قطع شجر ثابت نہین اور نزدیک امام شافعی رح کے احکام حرم یعنے حرمت صید اور قطع شجر ثابت ہے تحقیق اس مسئلہ کی کتب فقہیہ مین مبین اور مسطور ہے سید سمہودی اس باب مین اطالت کیے ہین۔ محرر اوراق اس مقام پر عرض کرتا ہے کہ کہ موافق مذہب حنفیہ اسجاے یک نکتہ ظاہر ہوا کہ مکہ معظمہ محل شان جلال الٰہی ہے پس حکم حرمت صید و قطع و شجر وغیرہ کہ منتج شدت و محنت مقتضای جلال و عظمت ہے حرم مکہ کے واسطے خاص ہوا اور مدینہ طیبہ مورد جمال حقانی اور مہبط مراحم ربانی ہے جواز صید اور قطع شجر وغیرہ کہ منتج وسعت اور رحمت اور مقتضای جمال و مکرمت ہے واسطے حرم مدینہ طیبہ کے قرار پایا مؤلف اس مقام مین عرض کیا ہے ؎

ہر جا کہ تراب آستانت افتد ۔۔۔ دریای کرم در آن مکان موج زند
جائیکہ جمال پاک تو کرد قیام ۔۔۔ ہر ذرہ آن ز رحمت خدا سیر بود

منجملہ فضائل مدینہ یہ ہے کہ آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حفظ مراتب ساکنین مدینہ طیبہ کے ارشاد فرماے المدینة مہاجری وفیہا مبعثی وحقیق علی امتی حفظ جیرانی یعنے مدینہ میرے ہجرت کی جائے ہے اور میرے

مرقد النور اس مین ہوگی اور مدینہ طیبہ سے میرا حشر ہوگا پس میرے
امت کی واسطے حفظ مراتب میرے ہمسایہ کی ضرور ہے اور جو کوئی
اہل مدینہ سے بے ادبی اور تخویف سے پیش آوے انکی واسطے وعید
ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہوا من حفظہم کنت لہ شہیدا و شفیعا یوم القیمۃ جو
شخص کہ اہل مدینہ کی بزرگی کریگا مین اوس کا گواہ اور شفاعت کرنیوالا
روز قیامت ہونگا ومن لم یحفظہم سقی من طینۃ الخبال یعنے جو شخص کہ اہل
مدینہ کی تعظیم و توقیر مین فرق کریگا اس کو طینۃ الخبال سے پلائی جائیگا اور
طینۃ الخبال ایک حوض جہنم مین ہے کہ اس مین ریم اور زرد آب دوزخیونکا
جمع ہوتا ہے معاذ اللہ اور حدیث صحیح مسلم مین وارد ہے لا یرید احد اہل
المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ فی النار کما یذوب الرصاص او یذوب الملح
فی الماء یعنے کوئی شخص اہل مدینہ سے برائی کرے اس کو حقتعالی گلا دیتا
ہے جیسا کہ شیشہ آگ پر پگلتی ہے یا نمک پانی سے پگلتا ہے بعضے
علماء اس کو مخصوص عذاب آخرت کے ساتھ نہ سکیے مگر ظاہر عذاب و نکال
دارین کو شامل ہے سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم مدینہ طیبہ مین تشریف فرماتے تھے یکایک دو دست شریف
اپنے دراز فرما کر یہ دعا کیے اللہم من ارادنی و اہل بلدی بسوء فعجل ہلاکہ
یعنے ای بار تعالی جس نے کہ مجھی اور میرے شہر والونسے برائیکا ارادہ
کرے اس کو جلد ہلاک کر چنانچہ وقوع اس امر کا بعضے وقائع مین زمانہ یزید
وغیرہ کے ہوا امام احمد بن حنبل جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین

کہ وہ زمانہ فتنہ مین مدینہ طیبہ مین موجود تھے انہون نے کہے کہ خرابی ہو اس شخص کی لیے جو کہ رسول اللہ کو ڈرایا ان کے فرزندان سے پوچھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اس عالم مین تشریف فرما نہین پھر ڈرانا حضرت کا کیسا جابر نے کہے کہ مین سنا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرمائے جو کہ اہل مدینہ کو ڈرایا تو اس نے مجکو ڈرایا اور روایت نسائی مین وارد ہے من اخاف اہل المدینۃ ظالما اخافہ اللہ وکانت علیہ لعنت اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ۔ یعنے جو شخص کہ اہل مدینہ کو بطریق ظلم ڈرایا حقتعالی اس کو ڈر ائیگا اور حقتعالی کی اور فرشتون کی اور تمام آدمیون کی اسپر لعنت ہے اور دوسرے حدیث مین آیا کہ اس کی کوئی عبادت فرض و نفل مقبول نہین انتھی مضمون جذب القلوب فی فضایل المدینۃ ملخصًا اور خلاصۃ الفقتی مین یہ حدیث ہے حدثنا ابو القاسم بن کامل عن ابی عبد الملک انہ حدثہ حدیثًا یرفعہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال مقبرتان مضیان لاہل السماء کما تضیٔ الشمس والقمر لاہل الدنیا البقیع المدینۃ ومقبرۃ بعسقلان یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمائے کہ دو مقبرہ ہین کہ وہ آسمان والون کو ایسا روشن کرتے ہین جیسا چاند اور آفتاب دنیا والون کو ایک مقبرہ البقیع مدینہ کا دوسرا مقبرہ عسقلان مین انتھی اب یہان سے فضائل مدینہ جو کتاب جواہر ثمینہ فی فضائل المدینہ مین مذکور ہین بحذف مکررات نقل کیے جاتے ہین فضایل مدینہ سے یہ ہے کہ آنحضر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی کو اپنے دست مبارک سے تیار فرمائے تمام بلاد
تیغ سے فتح ہوئے مگر یہہ بلدہ طیبہ قرآن سے فتح ہوا اسواسطے کہ قبل ہجرت
چند اہل مدینہ آنحضرت کے پاس مکہ معظمہ مین حاضر ہوئے اور حضرت سے بیعت
کر کے قرآن سیکھے پس سب اہل مدینہ قرآن سنکر مشتاق قدوم ہووے مین بعد
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسب ارشاد آلٰہی مدینہ طیبہ مین ہجرت فرمائے
سب اہل مدینہ بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اور مرتبہ صحابیت سے
سرفراز ہوئے فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہی کہ جس کو مرض یا کسی قسم کا ہرج
دنیا مین پوہنچے وہ شخص جالی مبارک پکڑ کے ملتجی ہوئے خواہ وہ کیسی ہی مصیبت
ہو مبدل بفرح و سرور ہوتی ہے اور ایکروز مدینہ طیبہ مین ثواب ہزار
روزہ کا رکھتا ہے ایسا ہی تمام افعال خیر دوسری روایت مین آیا ہے کہ
جو عبادت مدینہ طیبہ مین مشروع ہوئی ہی ادا کرنا اس کا مدینہ طیبہ مین مکہ معظمہ سے
افضل ہے یکحدیث مین وارد ہے کہ درمیان مسجد شریف اور عیدگاہ کا ہیری
یک باغ ہے باغون سے جنت کے اور یہ میدان وسیع ہے جو شخص کہ اسمقام مین
رہے پس وہ جنت مین رہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت مرحومہ کو
مدینہ طیبہ مین مرنے کی لئے تحریص اور ترغیب دی اور ساکنین مدینہ طیبہ کو وعدہ
شفاعت خاص اپنی کا کئی حدیث مین آیا ہے کہ اول مستحق شفاعت اہل بقیع
ہین بعد ان کے اہل معلی ہین جو مقبرہ مکہ معظمہ کی اور یکحدیث مین وارد ہے
کہ ستر ہزار آدمی اہل مقبرہ بقیع اور اہل مقبرہ معلی سے روز قیامت اٹھینگے
[illegible]

یکجماعت فرشتون کی اس کام پر مقرر ہی کہ جب مقبرۂ بقیع مدینہ طیبہ کا اموات سے بھر جاتا ہے اموات کو فرشتے جنت مین جہانٹ تیی ہین اتقیا اور صلحا اور مبتلا رعصیان اہل مدینہ سے تعظیم مین برابر ہین اسواسطےکہ یہ تعظیم واسطے ہمسایہ ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہی اور نسبت ہمسائگی مین سب یکسان ہے حدیث مین وارد ہے قریب ہی کہ لوگ تلاش علم سفر کرینگے مگر کسیکو عالم زیادہ عالم مدینہ سے نہ پاوینگے جو ہر مشتمل ہین تجربہ سے ہے کہ نظر جانب حجرہ شریفہ اور قبہ منوبہ کی عبادت ہے جیسا کہ نظر جانب کعبۃ اللہ صاحب جواہر تتمیہ سے لکھتے ہین کہ اجل فضائل حجرہ نبویہ یہ ہے کہ جو زیارت حجرہ شریفہ سے مشرف ہووے اور قلب صحیح سے توجہ جانب روضۂ منورہ کے کری مدد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسکی حال پر شامل ہوتی ہی فضائل مدینہ طیبہ سی محراب نبوی ہی کہ زائرین کو شرافت قیام بجای قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حاصل ہوتی ہی فضائل مدینہ طیبہ سی مسجد نبوی اور اس کا صحن ہے کہ جو وہان حاضر ہے اس کی نظر مین بساتین دنیا بلکہ بساتین جنت کچھ چیز نہین معلوم ہوتی اسواسطے کہ وہ شخص مشاہدہ روضۂ انور اور زیارت قبہ شریفہ سے سرفراز رہتا ہے کرامات مدینہ طیبہ سی یہ ہے کہ متولی اس کا ہمیشہ اہل سنت وجماعت رہتا ہے اگرچہ چندروز غیر مذہب بھی متولی رہا مگر قریب مین موقوف ہوا فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ مین پوشیدہ گناہ کرے وہ آشکار ہو جاتا ہے تاکہ اس کو تنبیہ ہو کر گناہ سے باز آوے صاحب جواہر تتمیہ کتاب جامع صغیر سے

نقل کئے ہین المدینۃ خیر من مکۃ یعنے مدینہ مکہ سے بہتر ہے اور مواہب سے نقل کرتے ہین کہ المدینۃ افضل من مکۃ یعنے مدینہ طیبہ مکہ سے افضل ہے صاحب جذب القلوب بھی اسی مضمون کی حدیث نقل کئے ہین بیان اس کا بشرح و بسط اوپر گذرا فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ جو کوئی اس بلدۂ طیبہ مین سکونت اختیار کرے یہ بلدۂ طیبہ اسکی لئے پناہ ہوتا ہے اور اپنے وطن سے زائد اس بلدۂ شریفہ سے محبت پیدا ہوتی ہے یہ کثیف بھی شمہ اس مذاق سے واقف ہے جیسا کہ بعضے شعر لکھتے ہین ؎

ہمین بیوطنی نے مزا یہ دیا کہ ذرا بھی خیال وطن نرہا۔ فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ اس بلدۂ مبارک مین ظالم کی تائید نہین ہوتی بلکہ ظالم مقہور اور منکوب ہوتا ہے اور فضائل مدینہ طیبہ سے یہ ہے کہ صاحب جواہر تمیمیہ لکھتے ہین کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھے کہ یکجا ہ بہشت پر تشریف فرما ہین پہر صبح کو اپنے تین جاہ غرس مدینہ پر دیکھی جوہرۃ الشفاف مین لکھا ہے کہ لیث فی مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت نے فرمائے کہ پہلے شفاعت مین اپنے اہل بیت کے کرونگا پہر جو لوگ کہ نزدیک اہل قریش سے ہین پہر انصار کے کرونگا پہر جو کہ اہل یمن سے اجہیپر ایمان لائے اور میری اتباع کئے پہر تمام عرب کے پہر مومنین جو غیر ملک عرب ہین اور جس کے مین پہلے شفاعت کرون وہ افضل ہین شیخ اسمعیل نقشبی اپنے خلاصہ مین انس سے اور وہ روایت کرتے ہین یحیی بن سعید سے کہ

. یکبارگی قسمت مدینه طیبه مین روبرو آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم کے قبر کے روبرو سے
. جارہی تھی یکبارگی آنکر کہا کیا ہے بستر مومن کا آنحضرت صلی الله علیه وآله
وسلم نے فرمایا کہ تو نے بڑی بات کہا پھر وہ مرد نے عرض کیا یا رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم مین اپنے کلام سے کچھ بری بات ارادہ نہین کیا
بلکہ یہہ میرا مقصد تہا کہ بستر پر مرنے سے شہادت کے وقت بہتر ہے حضرت
نے فرمائے کہ حقتعالی کے پاس ممات اور مشابہت فی سبیل الله کی شہادت
کو اسجائے سے نہین کہ یہان میری قبر شریف ہے بلکہ شہادت فی سبیل الله
سے بہی وہ جائے حقتعالی کے پاس دوست زیادہ ہے اور اس بات کو تین
بار اعادہ فرمائے یکوقت ایک شخص امام مالک رح کے روبرو خاک پاک مدینه طیبه کو
خلاف آداب ذکر کیا امام نے بیس درّہ مارکر فرمائے کہ یہ شخص قابل قتل ہے
. اسواسطے کہ جسجاے آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم استراحت فرمائے ہین وہان کی
خاک پاک کی تعظیم نہین کرتا حدیث مین آیا ہے کہ مدینه طیبه کے ہزار نام ہے
کثرت اسماء دلالت کرتے ہین عظمت مسمی پر ذکر بعضی فضایل مسجد شریف
و روضهٔ منیف و مناقب منبر عالی رتبت حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم نے فرمائے کہ ایک نماز میری مسجد مین دوسرے
مسجد کی ہزار نمازون سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے مسلم کی روایت
مین یہ الفاظ زیادہ ہین فانی آخر الانبیا و مسجدی آخر المساجد یعنے مین سب
نبیون سے آخر ہون اور میری مسجد سب مساجد سے آخر ہے طبرانی معجم
کبیر مین روایت کئے ہین کہ یکبار ارقم نے سفر بیت المقدس کے حضرت سے

فضایل مسجد نبوی وارده
و روضه و منبر شریف

اجازت چاہے حضرت نے فرمایا کیا تم قصد تجارت رکھتے ہو ا رقم عرض کئے کہ بقصد نماز مسجد اقصا کی جاتا ہوں حضرت فرمائے یک نماز میرے مسجد مین مسجد اقصا کے ہزار نماز سے بہتر ہے اور بعضی حدیث مین آیا کہ یک نماز بیت المقدس مین دوسرے مسجد کے ہزار نماز کے برابر ہے پس بنابر این روایت کی تضیات نماز مسجد نبوی نماز مساجد غیر پر بمقدار دس لاکھ نماز کی ہوئی لیکن استثنا مسجد الحرام کے جو آنحضرت نے فرمائے ہین احتمال ہے کہ واسطے بیان مساوات نماز مسجد مکہ اور مدینہ کے وارد ہو یا واسطے زیادتی مسجد مکہ کے مسجد کی مسجد مدینہ پر یا واسطے کمی کے یہ تین احتمالات ہین بعضی علمار احتمال اول کو ترجیح دئے ہین اور کہے ہین کہ فضیلت نماز مسجد مکہ اور مدینہ برابر ہے امام مالک بنابر یکروایت اور یکجاعت اصحاب مالکیہ کے طرف احتمال ثالث کے گئی ہین اور کہین ہین کہ زیادتی ثواب نماز مسجد مدینہ طیبہ کے تمام مسجدون پر بمقدار ہزار نماز کے ہے اور مسجد مکہ پر کم ہزار نماز سے جمہور علمار کا یہہ مذہب ہے کہ استثنا مسجد الحرام کے واسطے بیان مزیت مسجد حرام کی ہے زیادتی ثواب مین مسجد نبوی پر جیسا کہ دوسرے حدیث مین اس کی تصریح آئی ہے الصلوٰۃ فی المسجد الحرام بمائتہ الف صلوٰۃ والصلوٰۃ فی مسجدی بالف صلوٰۃ والصلوٰۃ فی بیت المقدس بخمسمائتہ یعنے نماز مسجد حرام مین لاکھہ نماز کا ثواب ہے اور نماز میرے مسجد مین ہزار نماز کا ثواب اور نماز بیت المقدس مین پانسو نماز کا ثواب ہے صاحب جذب القلوب

فرماتے ہین کہ تتبع احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شمار مین زیادتی سے بعضے
ان مساجد کی بعضی نسبت پر تفاوت اور اختلاف باعتبار زیادتی اور نقصان کے
مذکور ہوا ممکن ہے کہ وارد ہونا اس تفاوت اور اختلاف کا باعتبار اوقات
مختلفہ کے بموجب وحی سماوی اور کشف احوال حقایق اشیاء ہووے
باینہمہ وقوع عدد ناقص منافی صحت زاید نہین ہے واللہ ورسولہ اعلم فضائل
مدینہ مطہرہ سے اسطرف اشارہ ہوا کہ مرجع ومآل مضاعف ثواب کثرت
اعداد اور زیادت اور کمیت ہے لیکن عظمت ثواب اور قوت ذاتی
باعتبار تعلق رضامندی اور قبولیت پروردگار کے ممکن ہے کہ عدد اقل مین
زیادتی عدد اکثر پر موجود چنانچہ سابق مین یہ نکتہ تشریحًا بیان ہوا اب
جاننا چاہیے کہ ثواب ہر نماز کا جو فضیلت مسجد نبوی مین وارد ہوا پس وہ
مسجد کسقدر ہے آیا یہہ ثواب فقط اسقدر مسجد پر منحصر ہے جتنی کہ زمانہ نبوی
مین تھی یا یہ حکم ثواب جسقدر مسجد بعد حضرت کے زمانہ خلافت راشدہ اور
سلاطین اہل اسلام مین زیادہ ہوئی ہے اس کو بھی شامل ہے مذہب
مختار موافق احادیث اور عمل سلف اور قول جمہور علما کے حکم کثرت
کثرت ثواب شامل ہے ان زیادتیون کو بھی حدیث مین آیا ہے لو مد
مسجدی الی صفا کان مسجدی یعنی میری مسجد اگر جبل صفا تک دراز
کیا جاوے تو وہ میری ہی مسجد ہے اور سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ فرمائے لو مد مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی ذی الخلیفہ لکان منہ یعنے مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیان مسجد نبوی

ذی الحلیفہ تک بھی دراز کیا جاوے تو وہی مسجد ہے اور کہڑا ہونا سیدنا
عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے محراب زیادہ کئے ہوئے ہین دلیل قاطع
ہے اس امر پر کہ ملائے زائد مسجد نبوی کی اصل جائے مسجد نبوی کی سات
ثواب مین برابر ہے ورنہ ترک اس قسم کی فضیلت کا صحابہ کی غایت اہتمام
سے متصور نہین اگرچہ افضلیت مقام قیام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بہ نسبت اور مقامات مسجد نبوی کے باقی ہے ابن تیمیہ کہتا ہے کہ سابقین
خلف اور سلف سے خلاف ظاہر نہین ہوا مگر بعضے علماء شاذ ہین کہ قایل
ہین یہ حکم اصل مسجد نبوی کے واسطے خاص ہے اور بعضے کتب امام
یعقوبی مین بھی اصحاب مین خلاف مذکور ہے محب طبری
نقل کرتے ہین کہ انہون نے اس قول سے رجوع کئے ہین اکثر علماء کے
نزدیک فرض اور نفل زیادتی ثواب مین برابر ہے لیکن بعضے علماء حنفیہ
اور اکثر علماء مالکیہ تخصیص اس حکم کے فرض کے سات کئے ہین اسواسطے کی
حدیث مین وارد ہے افضل الصلوٰۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ یعنے بہتر نماز
آدمی کی اس کے گہر مین ہے مگر نماز فرض کہ وہ مسجد مین بہتر ہے لیکن
اس تقریر سے یہ مضمون پیدا ہوا کہ افضلیت بمضاعف ثواب کے تحقق
ہو سکتا ہے معہذا ممکن ہے کہ نماز نافلہ گہر مین حرمین شریفین کے
بہتر اور افضل اس لئے ہو اور ملک کے گہرون از اکیا جاوے شیخ مین
محب مکی اسبات کا افادہ کئے ہین بیہقی جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ روایت
کئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے الصلوٰۃ فی مسجدی ہذا افضل من

الف صلاۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام والجمعۃ فی مسجدی ہذا افضل من الف
جمعۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام وشہر رمضان فی مسجدی ہذا افضل من الف
شہر رمضان فیما سواہ الا المسجد الحرام یعنے میرے مسجد مین یک نماز اور
مسجدون کے ہزار نماز سے بہتر ہے سواے مسجد حرام کے اور یک جمعہ
میرے مسجد مین اور مسجدون کے ہزار جمعون سے بہتر ہے سواے
مسجد حرام کے اور یک ماہ رمضان میری مسجد مین افضل ہے اور
مسجدون کے ہزار رمضان سے اس حدیث صاف وصریح ظاہر ہے
کہ کثرت ثواب موقوف نماز پر نہین بلکہ ہر عبادت مدینہ طیبہ مین حکم
کثرت ثواب رکھتی ہے فائدہ حکم زیادتی ثواب اعمال کا حرمین شریفین
مین واسطے کثرت ثواب اور بلندی درجات کے ہے نہ واسطے
ابراء ذمہ اور سقوط تکلیف شرعی کے یعنے کوئی ایسا نہ سمجھے کہ یک نماز
مسجد نبوی کی ہزار نماز فرض کو ذمہ سے ساقط کردی ہے از جملہ فضائل
مسجد نبوی یہہ ہے کہ احمد اور طبرانی رواۃ ثقات سے انس بن مالک
سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے۔
من صلی فی مسجدی ھذا اربعین زاد الطبرانی لا تفوتہ
صلاۃ کتب لہ براءۃ من النار وبراءۃ من العذاب وبراءۃ من
النفاق الخ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرماے کہ جو شخص
چالیس نماز میرے مسجد پیاپی ادا کرے اس کے واسطے عذاب اخروی
اور دنیوی سے خلاصی وامان ہے اور وہ شخص مرض نفاق سے

دو ابھا

دور رہے حکمت تعیین عدد چالیس نماز میں یہ ممکن ہے یہہ ہو کہ عدد چالیس
عدد کامل ہے اور چالیس نماز مسجد نبوی میں حاضر ہو کر ادا کرنے کے
واسطے خلوص ایمان ضرور ہے کیونکہ منافق سے ہونا دشوار ہے پھر جسکو
خلاصی اتفاق سے حاصل ہووے کہ یہ بدترین امراض ہے اور صعب تر بلا
پس اس کو خلاصی عذاب دارین اور فوز بسعادت کونین بلا اشتباہ حاصل ہے
از جملہ فضائل مسجد نبوی یہ ہے کہ بیہقی روایت کئے ہیں کہ شخص اپنے
مکان سے بارادہ نماز طہارت سے نکلے اور میرے مسجد میں آکر نماز ادا کرے
ثواب حج کامل نامۂ اعمال میں اس کے لکھے جاتا ہے اور دوسری حدیث
میں آیا کہ جو شخص میری مسجد میں حاضر ہووے کہ علم سیکھے یا سکھاوے وہ مثل
اس شخص کے ہے جو للہ جہاد کیا اور جو کہ اس قصد سے نہ نکلے بلکہ غرض
اس کی کلم وکلام اور صحبت خلق ہو مثال اس کی یہ ہے کہ جو اپنے محبوب کو
دوسروں کے نزدیک دیکھتا ہے انتہی مضمون جذب القلوب ملخصاً شیخ
اسمعیل نے آداب مسجد سے یہ لکھا ہے کہ آواز آلات نجاری مسجد میں
ممنوع ہے چنانچہ کعب احبار سے روایت ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے
اس جن کو فرمائے جو عمارت بیت المقدس میں حاضر ہو کہ سنگ مرمر کو تراشتے
تھا کہ تمہارے پاس ایسی صناعی ہے کہ سنگ مرمر سہل تراشی جاوے سو ایک
میں لوہی کی آواز مسجد میں مکروہ جانتا ہوں کیونکہ حقتعالی ہمکو مسجد میں سکینہ
اور وقار کا حکم فرمایا ہے بعضے اہل سیر کہتے ہیں کہ پہلے چراغوں کو جو مسجد
میں لٹکائے وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ اسوقت ہوا کہ جب آپ نے

[illegible]

تراویح مین جماعت اور امام مقرر فرماے قرطبی نے اپنے تفسیر مین
ابی ہند سے روایت کرتے ہین کہ تمیم داری قنادیل اور منقطعہ اور روغن
ملک شام سے مدینہ طیبہ مین لائے پس حاضر ہونا تمیم داری کا مدینہ طیبہ مین
شب جمعہ واقع ہوا پس انہون نے اپنے غلام ابوالبرار کو حکم کئے کہ منقطعہ
بچھاوے اور قنادیل مین تیل اور پانی ڈالکر فتیلہ یعنے بتیان لگا کر لٹکا دے
پھر جبکہ یہ کام تمام ہوا تمیم داری مسجد کی باہر چلیگئی اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مسجد کے طرف تشریف لاکر ملاحظہ فرمائے کہ مسجد روشنی سے چمک رہی ہے
پوچھے یہ کام کنے کیا صحابا نے عرض کئے کہ یا رسول اللہ تمیم داری نے
کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ اس نے اسلام کو روشن کیا لیکن
خوشبوئی لگانا مسجد کو ابوداود سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر سے روایت
کرتے ہین یکوقت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ مین مشغول تھے یکایک
نظر مبارک حضرت کے دیوار قبلہ پر پڑے کہ اس پر بلغم تھا حضرت نے
لوگون پر غصہ ہوئے اور شاید راوی بھی کہے کہ حضرت نے وہان زعفران
مل دی لیکن بخور دینا مسجد کا روایت کیا گیا ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب
کے پاس یکقطعہ چوب اگر کا آیا کہ وہ سب مسلمانون مین تقسیم ہونے کی گنجائش
نہین رکھتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمائے اس قطعہ اگر کو تمام مسجد مین بخور
دیو تین تاکہ سب مسلمانون کو اس سے نفع ہو پھر جب سے آجتک سنت
حضرت عمر جاری ہے کہ قطعات اگر سے شب و روز جمعہ مسجد کو بخور دیا جاتا ہے
واثلہ بن الاسقع سے مروی ہے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائے

ف منقطعہ ایک چیز ہے جو تمیم جو مخمل کے سے ہوتی ہے جو بوقت روشنی اور قنادیل لٹکانے کے بچھاتے ہین تاکہ تیل سے فرش مسجد نہ بگڑے

ف اصل خوشبوئی لگانا اور بخور دینا مسجد کو سنت ہے

مسجدون کو بچون اور دیوانون سے اور بیع و شرا سے اور جھگڑون سے
اور آواز بلند کرنے سے اور حدود قایم کرنے سے اور تلوار برہنہ کرنے
سے بچاؤ اور مسجد کے دروازہ پر طہارت خانہ بناؤ اور مسجدون کو
بخور دیا کرو انتہی مضمون خلاصہ نقشی ملخصاً جو احادیث کہ فضائل مین روضۂ
شریف اور منبر شریف کے وارد ہین جذب القلوب سے نقل کئے جاتے ہین
حدیث صحیحین مین وارد ہے ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة
یعنے حضرت نے فرمایا کہ میرے حجرہ اور منبر کے درمیان ہین ایک باغ
ہے باغون سے جنت کے اور بعضے روایت مین آیا ہے ما بین قبری
و منبری روضة من ریاض الجنة یعنے حضرت نے فرمایا
کہ درمیان قبر اور منبر میرے باغ ہے باغون سے جنت کے روایت
بخاری مین یہ لفظ زاید ہے ان منبری علی ترعة من ترع الجنة
یعنے میرا منبر اوپر ایک باغ کے ہے یا ایک درجے کے یا ایک دروازے کے
ہے جنت سے اور حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص جھوٹی قسم میرے
منبر کی پاس کہاوے تاکہ کسی مسلمان کی حق تلفی کرے پس وہ شخص اپنے
تئین دوزخ کے واسطے آمادہ کیا اور دوسری روایت مین ہے کہ اوپر اسکے لعنت ہے
خدا کی اور ملائکہ کی اور تمام آدمیون کی لعنت ہے اور ایک حدیث مین وارد
ما بین حجراتی و مصلای روضة من ریاض الجنة یعنے درمیان
حجرہ شریفہ اور مصلا میرے باغ ہے باغون سے جنت کے بعضی مصلا کو
مصلائے مسجد نبوی کہ حجرۂ شریفہ سے قریب ہے اس پر حمل کرتے ہین اور بعضی

بیمان نہ رفتہ

سکونت میں آکر مسجد [illegible] ہوگا ہے کہ جو بیرون حجرہ [illegible] واقع ہی
منقول ہے کہ سعد بن ابی وقاص [illegible] اس حدیث کے ایک گھر اپنا
درمیان مسجد نبوی اور [illegible] گا کے [illegible] بنایا۔ اس روایت کے
مکان روضہ جنت تست روایت اولی وسیع زاید ہوا جاننا چاہیے کہ احادیث
مین منبر شریف حضرت کا حوض کوثر پر ہونا وارد ہوا اس مین علمار کو
کئی قسم کے تاویلات ہین بعضے علمار یہ کہتے ہین کہ مراد حدیث یہ ہے کہ
جو شخص منبر شریف کے پاس حاضر ہو کر عبادت کرے وہ شخص آب کوثر
سے مشرف ہوگا اور حضوری حوض کوثر اس کو نصیب ہوگی بعضے علما
یہ کہتے ہین کہ واسطے اظہار عظمت شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
یھی منبر مبارک حضرت کا حوض کوثر پر رکھے جاوینگا بعضے علمار اور بھی
تاویلات کیے ہین اور دوسرا جو یہ ارشاد نبوی ہوا کہ مابین حجرۂ شریفہ
اور منبر شریفہ کے یک باغ ہے باغون سے جنت کے اسمین بھی علمار کو
کئی تاویلات ہین بعضی علمار کہے ہین کہ مراد اس سے تشبیہ اس مقام کو
باغ جنت سے نزول رحمت آلٰہی اور حصول سعادت مین ہے اور بعضی
علمار یہ فرماتے ہین کہ مقصود ارشاد نبوی بیان شرف اس مقام کا ہے
یعنے جو کہ اسجلئے حاضر ہو کر عبادت کرے وہ باعث دخول جنت اسکا ہے
یہ دونا ویل بھی تکلف بھی بلکہ تحقیق یہ ہے کہ کلام نبوی اپنے معنے حقیقی
پر محمول ہے یعنے جو موضع کہ درمیان حجرۂ شریف اور منبر مبارک کے
واقع ہے حقیقت مین یکباغ ہے جنت کے باغون سے اسواسطے ک

روز قیامت اس مقام کو فردوس اعلی مین لیجاوینگے چنانچہ ابن جوزی
اور ابن فرحون امام مالک سے اس احتمال کو نقل کرتے ہین اور اتفاق کیجماعت کا
بھی نہین کے ساتھ ہے اور شیخ ابن حجر مکی بھی مثل اسکے تاویل فرماتے
ہین انتہی مضمون جذب القلوب لهذا ذکر فضائل زیارت حضرت سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقصد اقصای ارباب دین اور مطلب اعلائے اصحاب
یقین ہے اور بیان اثبات حیات انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین کا خلاصہ
فضائل تقشبی مین تحریر ہے ذهب بعض السلف الی تفصیل بدوه
بها قبل مكه وان نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه
وسلم كانوا يبدؤن بالمدينة اذا حجوا ومن بدء بالمدينة علقمه
والاسود وعمر بن ميمون وذهب العبدى المالكى ان المشى الى المدينة
لزيارة قبره صلى الله عليه واله وسلم افضل من الكعبة وان الجالب
سوقها كالمجاهد فى سبيل الله ترجمہ بعض سلف اسطرف گئے ہین کہ مکہ معظمہ
کے قبل مدینہ طیبہ کو جانا افضل ہے اور ایک جماعت اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعد ادائے حج کے پہلے مدینہ طیبہ کو حاضر ہوتے چنانچہ
ان سے علقمہ اور اسود اور عمر بن میمون ہین اور عبدی مالکی طرف اس امر کے
گئے ہین کہ مدینہ طیبہ مین واسطے زیارت قبر شریف حضرت کے حاضر ہونا
کعبہ سے افضل ہے اور جو شخص کہ بازارون مین مدینہ طیبہ کے ٹھہرے
وہ شخص مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے خلاصۃ تقشبی مین یہ روایت ہے ابن
عمر رضی اللہ عنہما کان یضع یدہ الیمنی علی تقرۃ الشریف وقال الاشتراق فی المحبۃ

(حاشیہ:) بیان فضائل زیارت حضرت کا ۱۲
(حاشیہ:) بیان آداب زیارت شریف ۱۲

یحمل الاذن علی ذالک وینبغی ان لا یستدبر القبر المقدس فی صلوٰۃ ولا فی غیرھا یعنے ابن عمر رضی اللہ عنہ دست راست اپنا حضرت کے قبر شریف پر رکہکر کہے کہ استغراق محبت مین اذن حاصل ہے اس امر کو چاہئے کہ نماز یا غیر نماز مین پشت اپنے طرف قبر شریف کے نکرے یعنے اگر کوئی مسجد نبوی مین نماز بھی پڑہے تو اسطور پر نہ پڑہے کہ پشت اسکے جانب روضۂ منورہ ہووے جو آہر ثمینہ مین لکھا ہے قال فی جوھر المنتظم مذھب اھل البیت تقبیل القبر ومسہ وقال احمد بن حنبل لا باس بہ وعلیہ محب الطبری وابن ابی الصیف وغیرھم من الاجلاء کالسبکی والاخر ابہ ترجمہ جوھر منتظم مین لکھا ہے کہ بوسہ دینا قبر کا اور مس کرنا اسکا مذہب اہل بیت ہے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اس امر مین کچھہ خوف نہین اور اسی مذہب پر محب طبری اور ابن ابی الصیف اور دوسر علماء جلیل القدر مثل سبکی اور مانند ان کے ہین پھر صاحب جواہر ثمینہ روایت کرتے ہین کہ جسوقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ملک شام سے مدینہ طیبہ مین حاضر ہوئے چہرہ اپنا قبر شریف پر ملے اور گریہ و بکا کئے اور جسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دفن ہوا ہے سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا خاک پاک قبر شریف اپنے ہاتھہ مین لیکر او رگریہ فرمائے جواہر ثمینہ مین مجد لغویسی روایت کرتے ہین کہ قبر شریف کے پاس سلام اور درود عرض کرنا افضل ہے پس حاضرین کو چاہئے کہ صلوٰۃ اور سلام مین جمع کرے ابن عباس سے روایت ہے کہ صلوٰۃ بغیر حضرت کے اور کسی پر درست نہین اور بعضونے

کہتے ہین کہ انبیاؤن پر صلوۃ تبعیت حضرتؐ کے جایز ہے اسواسطے کہ
بعضی علمار کی عادت ہے کہ جسجائے نام کسی نبی کا آوے پہلے ہمارے
حضرتؐ پر صلوۃ اور سلام عرض کرکے بعد اُن نبی پر کہ جن کا نام مذکور ہے
صلوۃ وسلام عرض کرتے ہین جیسا کہ کہتے ہین موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
دُر المنثور مین منقول ہے کہ موافق روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مذہب
امام مالک در موافق دو ر و آیات باقیہ مذہب امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہما
کا ہے یعنے امام اعظم کے پاس انبیا علیہم السلام پر بتبعیت آنحضرتؐ اور
استقلالاً صلوۃ عرض کرنا جایز ہے اور ایسا ہی حال سلام عرض کرنیکا ہے
اگر کوئی شخص کسیکو وصیت کیا ہو کہ اپنے جانے سے حضرتؐ کے خدمت
مبارک مین سلام عرض کرے پس وہ یہ عبارتؐ سے سلام عرض کرے۔
پس وہ یہ عبارت سی سلام عرض کرے السلام علیک یا رسول اللہ من فلان
بن فلان اور پونچانا اس سلام کا سنتؐ ہے کہ بیچ حضرتؐ سے مدد چاہتا ہے
بخلاف پونچانے سلام کے غائب کو کہ وہ واجب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ طریقہ اداب بوقت سلام عرض کرنے کے یہ ہے کہ پشت اپنی
جانب قبلہ کری اور متوجہ قبر شریف ہووے اور دیوار قبلہ سے دو چار
ہات فاصلہ پر کہڑے ہو کر سلام عرض کرے اور یہہ کمترین فاصلہ ہے
لیکن دیر تک کہڑا رہنا یا تھورا وقت یہ موافق حضور قلبی کے ہے
پس جس کو حضور قلبی دیر تک حاضر رہے ورِنہ الّا فلا جاننا چاہیے کہ فیضان
نبوی حاضرین کے واسطے بقدر قابلیت اور استعداد ان کی نزول

ہوتا ہے جس شخص کے واسطے حجاب خودی اور پردۂ غیریت اس کا
مرتفع اور دور ہو چکا ہے ان کو وقت حضوری بین مشاہدۂ برزخ
کبریٰ بطور کمال اور نظارۂ روحانی حضرت کے سرفراز ہوتی ہے کہ یہ وسیلۂ
نظارۂ حق اور مشاہدۂ ذات مطلق ہے اور جن کو یہ بات میسر نہین
آتی پس قصور اس کا ہے ورنہ وہان کی فیضان مین کسیطرح کا قصور نہین
جیسا کہ جواہر شہنیہ مین لکھے ہین فمن لم یجد اللہ تعالیٰ الحنفی زیارۃ
فلیراجع نفسۃ العیبۃ فانہ اما ان اخل بالشرائط او وجد سرا او
جدانیا بسیطا علیما منزہا عن الکمیۃ مجہول الکیفیۃ وما
تحقق علما یقینیا شہادیا فلا یلومن الا نفسہ القاصرۃ فانہ
لا منع فی فیض الحق ولا ضیق فی جاہ المزور بل القصور من قبل
الزائر یعنے جس کو مشاہدۂ حقتعالی حضرت کی زیارت مین سرفراز نہ ہو
پس وہ شخص اپنے نفس کے عیب کا تجسس کرے پس وہ شخص یا تو زیارت کے
شروط اور آداب مین قصور کیا یا سر وجدانی بسیط مجہول الکیف منزہ
کمیت سے پایا ہے اور علم یقینی شہادے اس کو حاصل نہ ہوا اسواسطے کہ
حق تعالیٰ کی جانب سے فیض مین منع اور حضرت کے جانب سے فیض مین
کوتاہی نہین جیسا کہ جواہر شہنیہ مین لکھا ہے کہ ہر شب جمعہ حجرۂ شریفہ سے
بوانواع بخوری اور عنبر کے ہر یک شخص کو آتی ہے پس اگر کسی کے شامہ
مین نقصان اور فتور ہووے پھر آئینہ وہ اس بو سے محروم ہے خلاصہ
خلاصۃ النقشبی مین جامع کبیر سے یہ روایت کرتے ہین کہ حقتعالی دو فرشتہ

پیدا کیا اور ان کو اس کام پر مقرر کیا کہ جو لوگ خواہ مشرق مین ہون یا مغرب مین حضرت پر سلام عرض کرین وہ فرشتے جواب سلام انکا دیتے ہین اور جو لوگ کہ روضہ منورہ کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کرین جواب سلام ان کا دیتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس خود خصوصًا اہل مدینہ کا جواب سلام ان کے حسب نسب کے ساتھہ ارشاد فرماتے ہین سلیمان بن سحیم کہتے ہین کہ مین یکبار حضرت سے خواب مین مشرف ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو لوگ کہ آپکے پاس حاضر ہو کر آپ پر سلام عرض کرتے ہین انکا سلام آپ کو سلام پہونچتا ہے حضرت نے فرمایا کہ ہان مین ان کا جواب سلام دیتا ہون ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری حیات بھی تمارے واسطے بہتر ہے اور میری وفات بھی تمارے واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ تمارے اعمال مجھپر عرض کیا جاتے ہین جسوقت کہ اعمال نیک تمارے دیکھتا ہون حمد الٰہی بجالاتا ہون اور جب برے اعمال تمہارے دیکھون مغفرت اور بخشش تمارے واسطے چاہتا ہون اور دیگر روایت مین وارد ہے کہ حق تعالی حضرت کو سماعت خلایق کی گفتگو کے عنایت فرمایا یعنے آپ ہر جا کی خلایق کی بات سماعت فرما لیتے ہین دوسری روایت مین آیا آپ کو تمام مخلوق کے نام سے حق تعالی اطلاع فرمایا اور آپ ہر مخلوق سے واقف ہین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ ایک شخص کو ملک شام ہو واسطے

سلام عرض کرنے کے مدینہ طیبہ مین بھیجتے ہیں وہ شخص روضۂ منورہ کے
پاس حاضر ہوکر ان کا سلام عرض کرتا اور پھر واپس آتا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جو شخص میرے قبر شریف کے نزدیک حاضر ہوکر صلوٰۃ
وسلام عرض کرے یک فرشتہ اس کام پر مقرر ہے کہ وہ جواب سلام
ان کا اور صلوٰۃ میرے پہ پونچاتا ہے اور صلوٰۃ وسلام عرض کرنے
امور دنیوی اور اخروی کو کفایت کرتا ہے اور مین اس کا شفیع اور
گواہ قیامت کے روز ہوگا اور ابو ہریرہ سے کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرمائے جو شخص کہ میری قبر کے پاس حاضر ہوکر درود عرض کرے
اس کو مین بذات خود سنتا ہون اور جوکہ دور سے درود عرض کرے
اس کو فرشتہ میرے پاس پونچاتے ہین مواہب لدنیہ مین روایت ہے کہ
حضرت مشارق ارض اور مغارب ارض سے امتہ کا ورود اور سلام سماعت
فرماتے ہین اگرچہ درود اور سلام عرض کرنے والے یک لمحہ مین کروڑہا
بلکہ اس سے بھی زاید ہون متوجہ ہونا حضرت کا اور جواب سلام
ارشاد فرمانا ہر ایک کا یک لمحہ مین ممکن ہے جیسا کہ نور آفتاب
مشرق اور مغرب زمین کو محیط ہے اور آفتاب یک لمحہ مین کروڑہا
مخلوق کے جانب متوجہ ہے پس کیا حال ہوذات مبارک حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ آپ مبدء اور منشاء ہین نور آفتاب اور
مہتاب کے بلکہ تمام انوار علویہ سے کے اور اسرار الہیہ کے منبع اور مخزن
ہین خلاصہ نقشبندی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مصطفا

فضائل صلوٰۃ وسلام شفیع محشری
شفا شریف ۱۷

عیسیٰ کے جانب وحی کیا کہ تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنے امتہ کو
حکم کرو کہ جو شخص ان مین سے حضرت کو پاوے حضرت پر ایمان لاوے
کیونکہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین پیدا نکرتا تو آدم کو اور جنت کو
اور دوزخ کو بھی پیدا نکرتا اور جب مین نے عرش کو پیدا کیا عرش جنبش مین
آیا اور مضطرب ہوا پھر مین نے عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
لکھا اسوقت عرش کو قرار ہوا ایکبار منصور خلیفہ عباسی واسطے زیارت کے
روضہ منورہ کے پاس حاضر ہوا اور ہمراہ خلیفہ مذکور کے امام مالک رح تھے
پوچھا کہ قبلہ کے جانب متوجہ ہوکر دعا کرون یا حضرت کے جانب متوجہ ہون امام
فرمائے کہ تو حضرت کو چھوڑ کر متوجہ قبلہ کیون ہوتا ہے کہ حضرت تیری اور تیرا
والد آدم علیہ السلام کی وسیلہ ہین قیامت مین حقتعالی کے پاس اتھا اب
یہان سے آداب زیارت جو کتاب جذب القلوب مین تحریر ہین بیان
کئے جاتے ہین شیخ عبدالحق دہلوی نے کتاب موصوف مین فرماتے ہین کہ
جب کوئی شخص ارادہ سفر کرے خواہ کوئی سفر ہو اس کو ضرور ہے کہ پہلے
استخارہ اور تجدید توبہ کرے پھر ادای حقوق عباد اور نفقہ عیال کرے پھر
زاد و راحلہ مہیا کرے اور طلب رفیق کرے پھر دوست و اقربا سے
رخصت ہووے جو دعائین کہ وقت خروج سفر کے حدیث مین وارد ہین
ان کو پڑہے اور اس سفر مین بوجہ خصوص ضرور اور اہم اخلاص نیت ہے
کہ مدار جمیع اعمال اور افعال کا خلوص ہے جیسا کہ حدیث نبوی مین وارد ہے
فمن كانت ہجرتہ الی اللہ و رسولہ فہجرتہ الی اللہ و رسولہ الحدیث اور حضرت کے

نہ یارت کی نیت مین تقرب الی اللہ حاصل ہے اسواسطے حضرت کے خدمت
شریف مین پونچنے سے کوئی عمل اور عبادت افضل و اکمل نہین کہ یہہ ذریعہ
اور وسیلہ ہی تقرب الہی کا بلکہ عین تقرب الہی ہے جیسا کہ ارشاد الہی ہوا ہے
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اور ان الذین یبایعونك انما
یبایعون اللہ اور امام نودیسی منقول ہے کہ زیارت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین حضوری مسجد نبوی بھی مقصود اور ملحوظ رہے تو مستحب ہے کہ دربارہ
شد رحال طرف مسجد نبوی کے احادیث کثیرہ وارد ہین شیخ الحنفیہ کمال بن
ہمام نے بھی اپنے مشایخ سے ایسا ہی نقل کئے ہین پہر کہتے ہین کہ اولی یہ ہے
کہ پہلے نیت خالص زیارت کے کرے تاکہ موافق اس حدیث کی ہو کہ حضرت
فرمائے ہین نلادی اس کو مجہ پاس مگر زیارت میری پہر شیخ عبدالحق دہلوی
رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ حق اس مقام مین یہ ہے کہ شرکت قصد مسجد شریف
کامنافی اخلاص نیت زیارت حضرت کا نہین اسواسطے کہ قصد زیارت مسجد نبوی
مخصوص واسطے امتثال امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے پس یہ عین
ملاخطہ اور مشاہدہ نسبت نبوی ہے اور قبیل متمات اور مکملات زیارت
نبوی سے یہ ہے کہ نیت اعتکاف مسجد نبوی مین جسقدر ممکن ہو کرے
اگرچہ یکساعت ہو اور علم سیکہنے اور سکہانے مین مشغول اور مصروف
رہے اور حضرت درود شریف اور سلام حضرت پر کثرت سے عرض کرتا
رہے اور ختم قرآن مجید کرے اور قبل پونچنے مدینہ طیبہ کے اگر یہ نیت کری
بیشک وہ شخص ثواب اور جزاء اپنے نیت کا پاویگا انشاء اللہ تعالی

اور راہ مین اس سفر مبارک کے دایم التشوق اور کثیر اشتیاق حضرت کے زیارت کا رہے اور خصلت نیک اپنی رکھے اور اپنے سینہ کو حضرت کے محبت سے مملو رکھے اور اپنے تئین ہمیشہ نیک کام اور طاعت الٰہی مین رکھے تا سینہ اس شخص کا قابلیت اور استعداد انوار محمدی پیدا کرے اور اکثر اوقات بلکہ کل اوقات سواے ادائی فرایض اور قضاے ضروریات کے مصروف بصلوٰۃ وسلام بدرود اتمام رہے اور بوقت حضوری کے کمال حدود آداب حضرت کے ملحوظ رکھے کہ قبولیت اعمال مین بڑا وسیلہ اور ذریعہ آداب ہے امید قوی ہے کہ یہ درود عرض کرنا اس کا حالاً یا مالاً باعث شرف لقاے نبوی اس کو ہوئیگا انشا اللہ تعالی اور عرض کرنا درود شریف خصوصاً اوقات مخصوصہ اور احوال مبارک مین مثلاً وقت سحر بعد ادائی نماز فجر اور قریب مدینہ طیبہ کے زیادہ کرے اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ حقتعالی نے ایک گروہ فرشتون کے اس واسطے پیدا کیا ہے کہ تحفہ صلوٰۃ قاصدان زیارت نبویکا خدمت شریف مین گذرانے اس عبارت سے کہ فلان بن فلان آپکے خدمت شریف مین جو زیارت کے واسطے حاضر ہوتا ہے یہ تحفہ آپکے خدمت مین گذرانتا ہے پس کونسی سعادت اس سے زیادہ ہے کہ نام اسکا اور اسکے والد کا مجلس شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین عرض کیا جاوے ازجملہ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی کے قریب پہونچے نہایت خشوع اور خضوع اپنے دل کو مملو کرے اور بسبب پہونچنے اپنے مقصود کے خوش اور مسرور ہووے حدیث مین وارد ہے کہ جو وقت

زائرین قریب مدینہ طیبہ کے پہنچتے ہین فرشتے انواع ہدایائے
رحمت لیکر ان کے استقبال آتے ہین اور انواع بشارت
اور سعادت سے ان کو مبشر کرتے ہین اور طبق انوار حضور اور
سرور کے انپر نثار کرتے ہین از جملہ آداب یہہ ہے کہ جب
روضہ شریفہ کے پاس حاضر ہووے ایسا تصور اور یقین کرے
کہ مین بارگاہ سلطان عظیم الشان مین حاضر ہون اور عظمت
شاہنشاہی ہمیشہ اپنے دل مین رکھے اور عمدہ تر اسباب
حفظ قلب اور خضوع باطن سے اس کو اپنے ہاتھ سے ندیوے
اعضا کو اپنے معاصی اور اثام سے محفوظ رکھے اور
زبان کو ہمیشہ صلواۃ و سلام خیر الانام مین مشاہدہ
عظمت و جلال کے ساتھ مشغول رکھے اور حرکات غیر
مہذبہ مثل بلند کرنے آواز کے جو یہ طریقہ عوام
الناس ہے اپنے تئین بچاوے اگر کمال مراقبہ اس کو
نصیب ہووے فبہا ورنہ خضوع اور خشوع ظاہرین
حتی الوسع کوشش کرے اور مشابہت مراقبین کے
ساتھ بتکلف اختیار کرے امید ہے کہ بعد دوام
اور استقامت اس مراقبہ کے مراقبہ حقیقی
یا حالت قریب مراقبہ حقیقی کے اس کو پیدا ہوگا
انشاء اللہ تعالی اگر قریب مدینہ کے پہنچے تو جبل مفرح پر

اس حالت مین نہ چڑہے کہ بسبب کثرت آمیسون کے باعث ایذار
خلایق ہووے دگر نہ چڑہ یا جبل مفرح کا مستحسن ہے کہ موجب ازدیاد
شوق دیار رحمۃ للعالمین ہے جو لوگ کہ اس کو بدعت غیر حسنہ کہتے ہین
قول ان کا نہایت شنیع ہے اور انصاف سے بعید اور جسوقت کہ ذی الحلیفہ
یہان قریب بیر علی کے پہنچے اتر کے دو رکعت نماز ادا کرے بشرطیکہ
جان و مال سے اپنے بیفکری ہووے اور علی نام ایک شخص کا ہے
جو اس کے طرف یہ بیر منسوب ہے نہ علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایسا ہی دادی
فاطمہ نہ بہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ہین ازجملہ آداب یہہ ہے کہ جسوقت
بلدۂ مدینہ طیبہ یا منارہ یا قبہ اس بلدۂ طیبہ کا نمایان ہووے بکمال
شوق اور بغایت عجز و انکسار کے سر اپنا زمین پر مارے اور اپنے کو زمین
پر ڈالے اور سواری سے اتری اگر ہوسکے تو مسجد شریف تک پیادہ
جاوے حدیث مین وارد ہے کہ جب ایلچی عبدالقیس کے حضرت کے
خدمت مبارک مین حاضر ہوتے بمجرد نظر کرنے ان کے جمال نبوی پر
قبل بٹھانے اونٹ کے اپنے تین زمین پہ گرا دیتے اور حضرت ان کو
اس امر سے منع نہین فرماتے ازجملہ آداب یہ ہے کہ جب حرم نبوی سے
مشرف ہووے بعد سلام کے یہ دعا پڑہے اللھم افتح لی ابواب رحمتک
وارزقنی فی زیارۃ نبیک ما رزقتہ اولیائک واھل طاعتک
واغفرلی وارحمنی یا خیر مسئول ازجملہ آداب زیارت یہ ہے کہ قبل
حاضر ہونے کے درست طور سے غسل اور مسواک کرے اور لباس نفیس

پہنے اگر سفید ہو تو بہتر ہے کہ لباس سفید حضرت کو بہت پسند تھا
اور اپنے تئین علم و وقار سے آراستہ کرے اور لباس احرام سے احتراز
رکھے جیسا کہ بعضے جاہلین کرتے ہین اسواسطے یہ امر خصوصیات مکۂ معظمہ سے
ہی اور نہایت خشوع اور خضوع ظاہر و باطن اختیار کرے اپنے دل مین جانے
کہ یہ وہ مکان ہے کہ حقتعالی اپنے حبیب کریم کے واسطے پسند کیا اور
چلنے مین بوقت اٹھانے اور رکھنے قدم کے کمال حلم و وقار اور آداب
ملاحظہ رکھے اور جانے کہ یہ وہ زمین ہے کہ جس پر سرور انبیاء صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قدم رکھے ہین ازجملہ آداب یہ ہے کہ جب شہر مبارک کے
دروازہ مین داخل ہووی یہ پڑھے بسم اللہ ماشاء اللہ لاقوۃ
الا باللہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق
واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا حسبی اللہ امنت باللہ
توکلت علی اللہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اللھم انی اسالک
بحق السائلین علیک بحق ممشائی ھذا الیک فانی لم اخرج
بطرا ولا اشرا ولا ریاء ولا سمعۃ خرجت اتقاء سخطک و
ابتغاء مرضاتک اسالک ان تبعدنی من النار وان تغفرلی
ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب الا انت اور بوقت حاضر ہونے مسجد کے
ہر وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جو شخص
مسجد کے راہ مین یہ دعا پڑھے اس کے واسطے ستر ہزار فرشتہ سپرد
ہوتے ہین کہ وہ مغفرت اس شخص کی چاہتے ہین اور حقتعالی اس پر متوجہ

ہوتا ہے منجملہ آداب یہہ ہے کہ قبل داخل ہونے مسجد نبوی کے کچھہ صدقہ
راہ خدا مین دیوے ابتدا اسلام مین یہ حکم واجب تھا کہ جو شخص حضرت کے
خدمت مین حاضر ہوکر عرض و معروض کا ارادہ رکہے وہ اول صدقہ دیوے
پہر حاضر خدمت نبویہ ہووے چنانچہ اس آیہ مین ارشاد ہوا یا ایہا الذین
امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰیکم صدقہ پہر
وجوب صدقہ منسوخ ہوا مگر استحباب باقی ہے چونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس عالم مین بصفت حیات تشریف فرما ہین حکم زیارت
حضرت کا بھی حکم ملازمت خدمت عالم حیات ہے ازجملہ آداب زیارت
نبویہ یہ ہے کہ جب مسجد نبوی مین بقصد زیارت داخل ہووے زیارت کو
سب پر مقدم جانے اور کوئی دوسرے کام مین مصروف نہووے مگر جو کام
ضرور ہے کہ چہوڑنا اس کا موجب شغل خاطر اور تفرقہ باطن ہووے اور
جب زیارت کو حاضر ہووے تصور عظمت و اہمیت مکان اور ملاحظہ
شرف و عزت اس بارگاہ عالیشان سے غافل نرہے اور جانے کہ یہ مکان
مہبط وحی اور منزل رحمت اور مقام عزت ہے اور یہہ مسجد خاتم الانبیاء
اور مقام سید المرسلین حبیب رب العالمین ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
جملہ آداب سے یہ ہے کہ وقت داخل ہونے مسجد نبوی کے کچھہ توقف کرے
گویا کہ حضرت سے داخل ہونیکا اذن چاہے لیکن بعضے علماء کہے ہین کہ اسکا
کچھہ اصل نہین اور بوقت داخل ہونے مسجد کے اول سیدھا پیر مسجد کے
اندر رکہنا اور یہ دعا پڑہنا مستحب ہے اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم

وبنورہ القدیم من الشیطان الرجیم بسم اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ماشاء اللہ اللھم صل علی سیدنا محمد عبدک ورسولک وعلی الہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک اللھم وفقنی واعنی علی کل ما یرضیک ومن علی بحسن الادب السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس دعا کو بوقت داخل ہونے اور نکلنے مسجد کے ترک نکرے لیکن بوقت نکلنے کے افتح لی ابواب فضلک بجاے رحمتک کے کہے لیکن دعا مختصر کافی یہہ ہے اعوذ باللہ بسم اللہ الحمد للہ وسلام علی رسول اللہ السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حدیث مین وارد ہے اذا دخل احدکم المسجد فلیسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ازجملہ آداب زیارت یہ ہے کہ اگر بوقت زیارت کوئی شخص واسطے سلام کے متوجہ ہووی حتی الوسع اس سے چشم پوشی اور اعراض کرے پھر اس پر بھی گذر نہو تو جواب سلام مین ضرورت سے زیادہ نہ کہے اور باطن سے اس شخص کے طرف متوجہ نہووے اور جسوقت روضہ جنت مین کہ مابین حجرۂ شریفہ اور منبر منیف ہے داخل ہووے حضرت کے مصلے شریف پر حاضر ہوکر جانب یمین بہ نیت تحیۃ المسجد کے دوگانہ ادا کرے مگر اس کے قرارت مین تطویل نکرے بلکہ بعد قرارۃ سورۂ فاتحہ سورۂ قل یا اور سورۂ اخلاص پر اکتفا کرے اگر مصلی پر جاے نپاسکے قریب مصلے کے دوگانہ ادا کرے اگر بوقت داخل ہونے مسجد کے اقامت نماز

مفروضہ شروع ہوگئی ہو فرض ہین داخل ہو جائے کہ غرض تحیۃ مسجد کی
ادائی فرض سے حاصل ہے اور بعد ادائی تحیۃ المسجد کے حمد و شکر
حقتعالی بجالاوے کہ ایسے نعمت عظمی اور سعادت کبری سے سرفراز کیا
کہ یہ وہ مقام ہے کہ اس جائے ہین حصول مزیت نعمت رضا و توفیق
اور وصول بمقاصد دارین اور سعادت کونین ہے اور بھی حقتعالی سے
دعا مانگتا رہے اور یقین جانے کہ یہ ایسی بارگاہ ہے کہ اس سے کوئی طالب
صادق اور فقیر سائل محروم اور نا امید نہین ہے اقوال علمار اس ہین
مختلف ہین کہ زایر اول دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کرے یا زیارت سے
مشرف ہووے بعضے علمار مالکیہ تقدیم زیارت کو تحیۃ المسجد پر جایز
رکھے ہین اور بعض کہے ہین کہ اگر گذر زایرین کا جانب مواجہ شریف کے
ہووے پہلے زیارت کرنا مستحب ہے لیکن اکثر علمار کے نزدیک دوگانہ تحیۃ المسجد
کا ہر حال ہین پہلے ادا کرنا مستحب ہے جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یکوقت
سفر سے مراجعت کرکے حضرت کے خدمت بابرکات ہین حاضر ہوا حضرت نے
پوچھے کہ ایا تو نے دوگانہ تحیۃ المسجد ادا کیا ہین نے کہا کہ نہین یا رسول اللہ
حضرت نے فرمائے کہ پہلے مسجد ہین جا کر نماز ادا کرے پھر مجھپر سلام عرض
کرو لیکن خلاف اس سلام ہین ہے جو کہ وارد از اداب دخول مسجد کے
ہے اسواسطے کہ جو سلام داخل اداب دخول مسجد ہے وہ بالاتفاق
تحیۃ المسجد پر مقدم ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور درباب جواز سجدہ
شکر قبل تحیۃ المسجد یا بعد تحیۃ المسجد علمار کو اختلاف ہے نزدیک علمار

بشافعیہ اگر کوئی نعمت تازہ سوائے نعمت دائمی کے حاصل ہووے تو
ادائی سجدۂ شکر اس کو جائز ہے اور علمار حنفیہ سے بھی سجدۂ شکر کے
جواز میں روایات وارد ہین اور حضرت کے فعل سے بھی منقول ہے
واللہ اعلم پس بعد ادا کرنے دوگانہ تحیۃ المسجد کے متوجہ زیارت ہووے
اور توجہ اپنے جانب قبر شریف کے رکھکر حضرت سے استعانت اور مدد
در باب رعایت آداب استقامت منیف اور موقف شریف کے چاہے
کہ بغیر اعانت اور مدد آلہی کے قیام استقامت عالیمین ممکن نہین اور
جہانتک ہوسکے خضوع اور خشوع اور وقار اور ذلت و انکسار
ظاہری و باطنی مین قصور اور کوتاہی نکرے مگر جو افعال کہ ان کی شرع
شریف مین رخصت نہین اور نظر ظاہر بین مین وہ آداب نظر آتے
ہین اون افعال سے اجتناب کرے جیسا کہ سجدہ کرنا چہرہ کو اپنے خاک
پر ملنا وغیر آن اسواسطے کہ آداب درحقیقت اتباع اور امتثال
امر نبوی ہے اگر غلبۂ حال اور استیلا رشوق سے اس قسم کے ادب
امور ظاہری اگر بوقت حضور مردم نہ ہو بہتر ہے اور بعض علمار سے
اس باب مین کچھہ یک گفتگو بھی منقول ہے لیکن مفتی بہ وہی قول ہے
جو کہا گیا اور بوقت سلام عرض کرنیکی دست راست اپنا دست چپ
پر مثل حالت نماز کے رکھے کذا ابی کہ علمار حنفیہ سے ہین اس مین تصریح
کئے ہین انتہی مضمون کتاب جذب القلوب ملخصاً محرر اوراق عرض کرتا ہے
کہ وقت حضوری روضۂ مطہرہ کے بعض ساکنین اس بقعۂ عالیہ اور بلدۂ طیبہ کے

اس کی نوے سے

اس کیفیت سے ظاہر ہے کہ بیشتر آدمیوں اس بلدہ طیبہ کے جو اطراف سے
آکر یہان حاضر ہین وہ یہ سمجھتے ہین کہ حضرت سے سلام عرض کرنے کے ہاتھ باندھکر
کہڑا ہونا ممنوع ہے اور یہ ہیئت کذائی عبادت خاص نماز کے واسطے ہے اور
نماز عبادت آلٰہی ہے اس وقت جو تازہ الحمد للہ اس خاکسار کے ذہن مین
حضرت کے فیضان اور عنایت سے جو مضامین وارد ہوئے تحریر کیا
اور ساکنین کے ملاحظہ کیلئے لایا جاتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم قولہ تعالی
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین حقتعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو فرماتا ہے کہ نہین بھیجا ہے ہم نے تمکو مگر واسطے رحمت جمیع خلایق کے
پس ذات مبارک حضرت کے سراسر رحمت ہے جمیع خلایق کے لئے اب خیال کیا جاے
کہ اس آیۂ کریمہ مین کمالیت رحمت کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین دو طرح سے ثابت ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ حقسبحانہ تعالی رحمت ہونیکو
آپکے نفی اور اثبات کے ساتھہ ذکر کیا جو کہ فائدہ حصر کا دیتا ہے اگر ایسا فرماتا
تو بھی ممکن تھا وارسلناک رحمۃ للعالمین یعنے بھیجا ہمنے تمکو واسطے رحمت خلایق کے
بھیجے مگر یہہ حصر اور یہ مبالغہ نہ سمجھا جاتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو مظہر کامل آثار
آلٰہی مین مفہوم ہوتا اور دوسرا یہہ معلوم ہوا کہ ذات مبارک حضرت کے
رحمت جمیع عالم کے واسطے ہے نہ خاص مومنین کے لئے کیونکہ رحمۃ للمومنین
نہین فرمایا بلکہ رحمۃ للعالمین فرمایا پس رحمت مین آپکے سب عالم شامل ہوئے
حتی کہ کفار اور منافقین چنانچہ اگر چہ کفار رحمت سے دور ہین تو ان سے قتل و نہب کا حکم
مرفوع ہوا اور عذاب سے مسلمانون کے طرح لیا جاویگا اور دار اسلام آکر

رہنیکا حکم ہووے گا اور منافقین ہر چند کہ دل مین کفر اور بغض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے اور گہرون مین اپنی بے ادبی سے خدمت اقدس مین پیش آتے تھے مگر بظاہر کلمہ گوئی کے سبب سے باخلاق کریمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے درپیش آتے تھے یعنے اپنے شہر مبارک مین رہنے کی ممانعت نفرماتے اور معذرت ان کی قبول کرتے بلکہ ان کی نماز جنازہ کے واسطے بھی تشریف فرمائی کا ارادہ رکھتے اور ان کے قبر پر تشریف فرما ہوتے چنانچہ یکبار بسبب قبول معذرت منافقین کے یہ آیت نازل ہوئی عفا اللہ عنك لم اذنت لهم حتی یتبین لك الذین صدقوا وتعلم الکاذبین معاف کیا اللہ تعالی آپ سے کس واسطے حکم دئے آپ واسطے اُن منافقین کے یہانتک کہ ظاہر ہوئے واسطے آپکی وہ لوگ کہ سچے ہین اور جان لیوے آپ جھوٹون کو تفاسیر مین اس کا پورا قصہ مبین ہے بسبب تطویل کے عرض نہین کیا گیا اور یکبار بسبب مغفرت چاہنے واسطے منافقین کے یہ آیت نازل ہوئی ولا تصل علی احد منهم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ چنانچہ عبد اللہ بن ابی بن سلول کو حضرت دفن فرمائی بلکہ چادر بھی اپنے واسطے کفن کے عنایت فرمائے اور کفار آنحضرت کے دندان مبارک کو جنگ بدر مین شہید کر دئے تاہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے دعاء ہدایت کے ان کو یاد نفرمائے اللهم اهد قومی فانهم لا یعلمون یا اللہ ہدایت کر میری قوم کو کیونکہ وہ مجھے جانتے نہین یہی فرماتے رہے پس اندنون بعضے علما جاہل سیرت اور جہلاء علماء صورت کہ معلم الملکوت کے

تابع اور اناخیر کی قائل ہین تعظیم و تکریم آنحضرت کو منع کرتے ہین کہ جن کے
باعث زمین اور آسمان پیدا ہوا اور سارے جہان کا ظہور ہوا اگر ان کی
پیدائش نہوتی تو کوئی مخلوق نہوتا اول رحمت اس عالمیان کی یہ ظہور
پائی کہ یہ باعث اور جامع جمیع نعمات اور ہر قسم کے رحم کا ہے کہ حقتعالی
جمیع عوالم کو حصہ وجود بطفیل وجود فائض الجود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے سرفراز فرمایا یعنے آپ کے وجود مبارک کے طفیل سے سب کو
وجود نصیب ہوا کیا جن وانس کیا ملائکہ اور شیاطین الغرض ان کا قول
یہ ہے کہ سلام عرض کرنا خدمت اقدس مین ہاتھہ باندھکر ممنوع ہے کیونکہ
یہ شکل نماز خاص ہے اللہ کے واسطے مشابہت اس کی کسی غیر حقتعالے کے واسطے
جایز نہین اور چونکہ بعضے ان فرقہ مین سے مدینہ طیبہ مین بھی حاضر ہین
عوام الناس جو کہ علم سے ناواقف ہین اور چندان عقل و فراست نہین رکھتے یہ خیال
کرتے ہین کہ یہ لوگ علماء مشہور ہین اور ساکن مدینہ ہین قول ان کا راست ہوگا
بس گمراہ ہو جاتے ہین اور عوام کی گمراہی کا بوجھ بھی سوائے اپنے بوجھ کے
ناحق وہ لوگ اٹھا لیتے ہین چنانچہ حقتعالی فرماتا ہے ویحملون اثقالا
و اثقالا مع اثقالہم پس سنو اے بھائیو تم ہرچند ہرچند ایسے لوگونکے
دام مین نہ پڑیو اور ایمان کو اپنے تباہ اور خراب نکریو کہ تعظیم و تکریم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عین ایمان ہے اور فی الحقیقۃ تعظیم و تکریم الٰہی ہے
اور ہماری کیا حقیقت ہے کہ تعظیم و تکریم جیسا کہ شایان آنحضرت ہے ادا کرسکین
حقتعالی خود تعظیم و تکریم آنحضرت کے فرمایا کہ قرآن تمام مملو ہے اور کیسے کیسے

اور اپنا بوجھ بھی اٹھا وینگے اور اپنے بوجھ کے ساتھ اور بوجھ بھی وہ جنہیں گمراہ کرتے ہیں

القاب کے ساتھہ یاد فرمایا ہے کہیں نبی کامل کہیں سراج منیر فرمایا اور
کہیں رسول کریم اور رحمۃ للعالمین کہیں خاتم النبیین فرمایا یہانتک کہ اپنے
خود خاص ناموں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نام عنایت فرمایا
کہ رؤف رحیم ہے اور سوا اس کے کئی جگہ تعظیم و تکریم حضرت کے
حقتعالی کیطرف سے ادا ہوئے کہ قرآن [illegible] بیان سے اور
قلم تحریر سے قاصر ہے آدمی کو اگر [illegible] ہو تو
بخوبی منکشف ہوسکتا ہے اور قطع نظر اس کے کہ حقتعالی نے خود تعظیم و تکریم
آنحضرت ادا فرما کر مومنین کو بھی ارشاد فرمایا اور تعظیم و تکریم آنحضرت کے
سکھلایا فاذا طعمتم فانتشروا ولا مستانسین لحدیث ان ذلکم کان
یؤذی النبی فیستحیی منکم واللہ لا یستحیی من الحق پس اس آیت سے
یہ فائدہ ہوا کہ لوگ کہ دعوت میں مکان نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر
ہوویں انہیں چاہیے کہ باوجود حاضر [illegible] کھانا کھانے کے بعد جلد برخواست
کریں اور مانند گھروں اپنے آپس میں بات چیت کرتے نہ بیٹھے رہیں اور دور
جائے فرمایا یا ایھا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ
ورسولہ واتقوا اللہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو [illegible]
کرو تم روبرو اللہ کے اور رسول اس کے اور ڈرو تم اللہ سے اور
دوسری آیت میں فرمایا یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم
وانتم لا تشعرون اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ مومنین روبرو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بلند نکریں بلکہ وعید بھی نازل ہوئی کہ اگر ایسا نکرین
تو تمہارے عمل ناچیز ہونیکا خوف ہے اور دوسری آیت میں یہہ ارشاد ہوا
ان الذین ینادونک من وراء الحجرات اکثرہم لا یعقلون
وہ لوگ کہ پکارتے ہیں آپ کو پیچھے سے حجروں کے اکثر ان کے نہیں
سمجھتے اس آیت سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر کسی مومن کو کچھ حضرت سے عرض
کرنا ہو تو وہ روبرو عرض کرے اگر حضرت حجرۂ شریفہ کے اندر ہوں تو
نہ پکارے کہ خلاف ادب ہے غرض کئی طرح سے حقتعالی نے تعلیم آداب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن میں فرمایا ہے کہ یہاں لکھنے کی گنجایش
نہیں اب خیال کیا جاوے کہ دوزانو بیٹھکر دونوں ہاتھ زانو پر رکھنا یہہ بھی
ہیئت معلومہ ہے یا نہیں [illegible]
[illegible] دوزانو بیٹھکر ہاتھ زانو پر
[illegible] حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جبرئیل
علیہ السلام [illegible] دوزانو بیٹھے گھٹنوں پر ہاتھ رکھکر
[illegible] آنحضرت ان سب کے
[illegible] کہ یہ جبرئیل واسطے تعلیم کرنے
[illegible] آداب دوزانو ہاتھ اپنے
[illegible] علیہ السلام [illegible] کو ہووے کہ حضوری خدمت
[illegible] صلوٰۃ ہوئے پس قائل جو کہتا ہے کہ حضوری خدمت اقدس میں
بہیئت نماز نہ ہو تعلیم آداب جبرئیل علیہ السلام کو تھا بلکہ خود آپ کو

بہتر جبرئیل سے جانا کہ جبرئیل نے بہئیت صلوۃ خدمت مبارک مین حاضر رہے اور یہ اوس کو منع کرتا ہے بدتر ابلیس سے ہوا کہ ابلیس کو مرتبہ آدم مشہود نہین ہوا تھا بنظر خاکی ہونے آدم کے سجدہ سے باز رہا اور یہ شخص جانتا ہے کہ جبرئیل افضل الملائک ہین تاہم حضرت جبرئیل جیسا ادب خدمت اقدس مین کرتے ویسا ہی آپ نہین کرتا بلکہ اس کو شرک کرتا ہے۔

ھداہ اللہ سواء السبیل اور یہ نہین سمجھتا کہ ہاتھ باندھکر کھڑے ہونا تو کیا آدم کو سجدہ کرنیکا حکم فرشتون کو ہوا تو بسبب آپ ہی کے نور مبارک کی ہوا کہ آپکا نور مبارک آدم کے وجود مبارک مین امانت رکھا گیا تھا اور یہہ وہ ذات مبارک ہے کہ نماز کی حالت اور ہئیت سے خدمت اقدس مین کھڑے رہنا تو کیا عین حالت صلوۃ مین جواب دینا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہی کتاب در المنضود فی الصلوۃ والسلام علی صاحب المقام المحمود مین تحریر ہے کہ جواب دینا آنحضرت کو اگرچہ نماز فرض مین ہو فرض ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہے کہ یک صحابی نماز پڑھ رہے تھے حضرت ان کو پکاری انہون نے بخیال نماز کے جواب ندئے حضرت بعد فراغ ان کے نماز سے فرمائے کہ مین نے تمکو پکارا جواب کیون نہین دئے انہون نے عرض کئے کہ مین نماز پڑھ رہا تھا حضرت فرمائے کیا تمنے یہ آیت نہین پڑھے ہے کہ حقتعالی فرمایا یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم یعنی اے لوگ کہ ایمان لائے ہو جواب دیو تم واسطے اللہ کے اور رسول کے جسوقت کے پکارے جاؤ تم پس خلاصہ ارشاد نبوی یہ ہوا کہ عین حالت صلوۃ مین

جواب دینا تم پر واجب ہے اور کیون نہووے کہ عین نماز مین یعنے
جلسہ اولی اور ثانیہ مین حکم ہوا کہ سلام حضرت پر عرض کرین چنانچہ التحیات
مین مذکور ہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ دیکھا جاوے کہ
کس طور کی تعظیم و تکریم ہے کہ عین عبادت صلوۃ مین سلام عرض کرنیکا حکم
ہوا کہ سلام بھی عرض کرین اور رحمت اور برکت آپکی بھی عرض کرین
اب یہہ تامل ایسے کلمات حضرت فاطمۃ مثل ابھی ہین کہ وقت اذان وہ بھی
اپنے سر پر خاک اڑا دیا گیا ہے یہ بھی اپنے سر پر خاک ڈالے اور خیال کیا جاوے
کہ نماز عبادت خاص حقتعالی کی ہے حقتعالی نے اس کو صلوۃ فرمایا چنانچہ
آیت قرآنی ہے من قبل صلوٰۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظہیرۃ
ومن بعد صلوٰۃ العشاء ایسا ہی حضرت پر درود عرض کرنے کو صلوۃ
فرمایا کہ ارشاد الٰہی ہوا یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
پس دونو بھی صلوۃ ہوئے اور یک مضمون واسطے توضیح مطلب کے عرض کیا
جاتا ہے کہ کتاب مشکوۃ شریف مین یہ حدیث وارد ہے کہ یک اعرابی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوا اور معنی ایمان اور اسلام کے
حضرت سے تعلیم پاکر دست وپائی شریف کو بوسہ دیا اور یہ اس حدیث مین
مذکور نہین کہ آنحضرت اس کو پائی مبارک کے بوسہ دینے سے منع فرمائے اور
حالانکہ بوسہ دینا پاؤنکا صورت سجدہ ہے ارشاد حضرت محبوب سبحانی غوث
الصمدانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فتح الربانی مین ہے من الاولیاء
من یسجد لہ الملائکہ یعنے بعضے اولیاء اللہ ایسے ہین کہ جن کے واسطے

فرشتہ سجدہ کرتے ہین جنکی بباعث آنحضرت کے آپکی امتہ مرحومہ کو ایسا
شرف حاصل ہوا کہ اولیاء امتہ کو واسطے تعظیم و تکریم آپ کے فرشتہ
سجدہ کرتے ہین ایسا امتی حضرت کے کہلاکر حضرت کی تعظیم و تکریم منع کرنا اور کہنا کہ
ہات باندہکر سلام مت پڑہو کیا شقاوت اور گمراہی ہے اور کیا رحمت اس
رحمۃ للعالمین کی ہے کہ جیسا کہ اس عالم مین تشریف فرما تہے تو منافقین کو
رحمت کاملہ سے اپنے محروم نہین رکہتے تہے اور قرب وجوار مین رہنے کو
منع نہین فرماے جبکہ اوس عالم مین تشریف فرما ہین ایسے اشقیا بہی قرب و
جوار سے حضرت کے سرفراز ہین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا
وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب مگر بعید نہین کہ
[illegible] بلدہ طیبہ سے زنگ اور کدورت دل سے
ان کے دور ہوتے اور صفائی حاصل ہوتی حدیث مین وارد ہے کہ
مدینہ طیبہ نکالدیتا ہے برایون کو جیسا کہ نکالدیتا ہے بہتی میل لوہی کا
اور جذب القلوب مین لکہے ہین کہ مواجہ شریف مین پشت بقبلہ مقابل
چاندی کے میخ کے کہ دیوار حجرہ شریفہ کی مقابل وجہ کریم کے نصب ہے
[illegible] سلام [illegible] ہوے جو اب نسخہ مین تحریر ہے کہ روبرو
[illegible] کے دیوار حجرہ شریف میخ چاندیکی مربع مین نصب تہی
نہ جو مقابل اس کے [illegible] مقابل وجہ شریف کے ہوتا ہے جبکہ
[illegible] اسعد خان والی روم کے آئے اس نے بعد حج کے واسطے
زیارت مدینہ طیبہ کے سنہ ۱۲۴۲ مین حاضر ہوا اس چاندی کے میخ پر دو پاؤ

الماس کی

الماس کے آویزان کیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ اختتام تصنیف کتاب جذب القلوب سنہ ۱۰۰۱ مین ہوا پس مصنف کتاب موصوف کے زمانہ زیارت مین یہ الماس آویزان نہ تھے اب تک بھی وہ قطعات آویزان باقی ہے کہ اس کا مفصل حال آیندہ بیان ہوگا یہان سے پھر مضمون جذب القلوب در باب آداب زیارت لکھتا ہے اہل سلف بجائے جالی نحاسی یعنے پیتلی کی کھڑی ہو کر سلام عرض کرتے اور اس زمانے مین ازواج مطہرات کے حجرہ باقی تھے اور مسجد مین داخل کئے گئے تھے اور اوسوقت جالی بھی نہ تھی اور یہ جائے تین گز قبر مطہر سے فاصلہ پر ہے اور کھڑا ہونا سلف کا اسحد مین منقول ہے الحاصل کھڑا ہونا ایسے حد پر چاہئے کہ عالم حیات مین آپ کے حضوری اس حد پر لایق طریقہ ادب تھے اور اب زائرین باہر جالی نحاسی کی کھڑے ہوتے ہین اگر متصل جالی شریف یا اس سے کچھ دور کھڑے ہووین دو تو بھی جایز ہے اور یقین جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم حال حضوری اور قیام زایر سے آگاہ اور مطلع ہین اور آواز متوسط نہ بہت پست نہ بہت بلند صفت حیا اور وقار سے سلام عرض کرے جیسا کہ معلمین رسائل زیارت مین لکھے ہین اور در باب اختصار اور طوالت سلام مین یہ ہے کہ سلام روزمرہ یا تنگی وقت پر اختصار کرے اور اول وہلہ مین کہ مسافت بعیدہ قطع کر کے بادل پر اشتیاق سینہ فگار خدمت نبوی مین حاضر ہوا ہے اختصار ایسی مقام پر کہان ہو سکتا ہے اکثر علما تطویل سلام کو پسند کئے ہین اسواسطے کہ کھڑا ہونا حضوری مین اور مخاطب

ہونا حضرت کے طرف اعظم سعادات سے ہے اگر کسی شخص نے وصیت کیا ہو تو
اس کے جانب سے سلام عرض کرے اسطرح السلام علیك یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من فلان بن فلان یسلم الیك یا
رسول اللہ اور یہ سلام دوسرون کے طرف سے بھی مقام اول پر رجعت
کرکے روبرو مواجہ شریف کے کھڑے ہوکر عرض کرے اور حضرت سے
شفاعت اور مدد چاہے اور خشوع وخضوع اور ذلت وانکسار میں کوتاہی
نکرے آثار سلف میں وارد ہے کہ جو شخص اول آیہ ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی آخر تک پڑہے اور بعد اس کے صلی اللہ علیك یا محمد ستر
بار کہے فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہے کہ حقتعالی اپنے رحمت تجہپر نازل کر
اے فلان آجکی روز کوئی حاجت تیری باقی نہین رہی کہ بر نہ آئے ہو اور نہایہ
ممانعت ندا حضرت کے باسم علم بعض علماء کہتے ہین کہ اگر صلی اللہ علیك یا رسول اللہ
کہے تو احسن ہے مصنف جذب القلوب فرماتے ہین کہ اس محل پر اگر یا نبی اللہ
کہے تو مناسب ہے تا کہ نظم قرآنی سے موافق ہووے اسواسطیکہ قرآن میں
یصلون علی النبی وارد ہے پہر بعد سلام عرض کرنے کے مقام مواجہ شریف سے
جانب بالین مبارک کے آوے اس طور پر کہ حجرۂ شریفہ کے جانب پشت
نہووے اسجائے بہی کہڑا ہوکر تحمید اور تمجید اور دعا اور درود مین مشغول
ومصروف رہے پہر روضۂ جنت مین بجائے منبر مبارک جسجائے نشستگاہ
حضرت کے تہے حاضر ہوکر دعا کرے کہ اسجائے دعا مستجاب ہے ذکر فضائل
درود شریف شیخ عبدالحق دہلوی قدس سرہ نے جذب القلوب مین لکہے ہیں

بیان فضائل درود

کہ فوائد اور نتایج درود شریف کے حد حصر اور احصا سے متجاوز ہین کہ ضبط انکا زبان قلم اور بیان سے دشوار ہے لیکن بعضے علماء اور حفاظ حدیث سے جو فضائل درود شریف کے احادیث صحیحہ اور روایات حسنہ سے ثبوت اس کا ہوا ہے بیان کیا جاتا ہے بعضے فوائد ان مین سے اصل درود شریف پر مرتب ہین اور بعض عدد مخصوص پر اور بعضی ان سے اثر کیفیت خاص پر اور بعضی لازم حالت مخصوص کہ کچھ انمین سے ذکر کیا جاتا ہے **فوائد** درود شریف امتثال امر الٰہی ہے کہ قرآن شریف مین حضرت پر درود پڑہنے کا حکم ہے اور موافقت اللہ کی اور فرشتونکی ہے کہ حقتعالی اور اس کے فرشتے حضرت پر درود پڑہتے ہین اور حصول دس رحمتہ الٰہی اور بلند ہونا دس درجون کا اور ثابت ہونا دس نیکیون کا اور مٹنا دس گناہ کا اور بعض احادیث مین وارد ہے کہ ایکدرود مقابلہ مین دسبیا غلام آزاد کرنے کے ہے اور بیس جہاد کی قبول ہونا دعا کا واجب ہونا حضرت کے شفاعت گواہی دینا حضرت کا اس کے واسطے اور نیز ... حضرت اور تاکید دروازہ جنت پر حاصل ہونا اور قیامت کے روز حضرت سے مشرف ہونا درود پڑہنے والون کا قبل دوسرون کے اور کفیل ہونا حضرت کا جمیع امورات مصلی کو بوقت شدت اور کفایت جمیع مہمات اور قضائی جمیع حوایج اور مغفرت جملہ گواہان اور کفارہ تمامی سیئات اور بنابر یکقول کے فوایت فرایض سے بھی کفارہ ہوتا ہے اور قایم مقام صدقہ ہونا بلکہ بنابر یکروایت افضل صدقہ سے ہے اور دفع مصیبت اور

اور شفاء امراض اور دفع خوف اور ظاہر ہونا برات منہم کا اور فتحمندی
دشمنون پر اور حصول رضائی آلہی اور محبت حضرت کے اس کے ساتھہ
اور رحمت بھیجنا حقتعالی اور ملائکہ کا اس پر اور پاک ہونا اور بڑہنا
عمل کا اور مال کا اور طہارت ذات اور صفائی قلب اور فراغ حال اور
حصول برکت جمیع امور مین یہانتک کہ اسباب اور اولاد مین تا طبقہ رابعہ
اور نجات اہوال قیامت سے اور آسانی سکرات موت سے اور خلاص
مہالک دنیا اور تنگیہاے زمانہ سے اور یاد آنا بھولی ہوئی چیزونکا اور دور ہونا
فقر کا اور نہونا حاجت کا اور سلامتی حاصل ہونا اقسام بخل وجفا سے اسواسطے
کہ حدیث مین وارد ہے جو شخص کہ حضرت پر درود نہ پڑہے وہ بخیل ہے
اور گویا کہ وہ حضرت پر جفا کیا اور برارت حاصل ہونا دعا رغم انف سے
اسواسطے کہ حدیث شریف مین دعا رغم انف درود نہ پڑہنے والے کے
واسطے ہے اور رغم انف محاورہ عرب ہے کہ مراد اس سے عدم حصول
مقصود ہے اور خوشبو کا ہونا اس کے مجلس مین اور دہاپ لینا رحمت
حقتعالی کا اس کو اور اس کے جلسا کو اور زیادہ روشنی کا ہونا وقت
گذرنے پل صراط کی اور ثابت رہنا قدم کا پل صراط پر اور گذر جانا اس
شخص کا پل صراط سے بطرفۃ العین مین بخلاف حال تارک درود شریف
کے اور اتم مقصود اور اعظم مطلوب یہ ہے کہ اس شخص کا نام سرور کائنات
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس مین عرض ہوتا ہے محرر اوراق
عرض کرتا ہے کہ فی الواقع یہ عجب فضیلت ہے کہ کوئی چیز فضایل دارین اور

اور سعادت کونین سے ہمسری اس کا کرنا ممکن نہین اور یہ عجیب ذوق ہے
کہ کوئی مذاق اس کو نہین پہونچ سکتا جیسے کہ بعضے شاعر نے اسی مذاق مین
کہا ہے ؎ یار و میرا شکوہ ہے بھلا کیجیو اس سے اور زائد ہونا شوق
و محبت کا حضرت کے ساتھہ اور حاضر رہنا محاسن نبویہ کا دل مین اور بند ہنا
آپ کے خیال کا آنکھہ مین کہ یہ لازمہ کثرت درود ہے اور محبت رکھنا حضرت کا
اور مسلمانون کا اس سے مصافحہ کرنا روز قیامت حضرت کا اس کے ساتھہ اور
رویت جمال نبوی عالم خواب مین محبت رکھنا فرشتونکا اور مرحبا کہنا ان کا
درود پڑھنے والون پر اور لکھنا اور درود کا سونے کے قلم سے چاندی کے
کاغذ پر دعا کرنا فرشتونکا واسطے زیادہ ہونے خیر و برکت کے اس کے
حق مین مغفرت چاہنا اور پونچانا ملائکہ سیاحین کا درود کو حضرت کے
پاس اس طور پر کہ فلان بن فلان آپ پر صلوۃ وسلام یارسول اللہ عرض
کرتا ہے اور اعظم فواید اور اتم رغائب سے درود اور سلام کی یہ ہے
کہ حضرت کے جواب سلام سے وہ شخص مشرف ہوتا ہے اور معنی سلام و
دعا ر سلامتی ہے پس کون امر اس سے بہتر ہے کہ حضرت کے دعا ر سلامتی
سے یہ شخص فیضیاب ہوتا ہے اگر تمام عمر مین یکبار بھی حاصل ہوئے موجب
صد ہزار کرامت و مثمر خیر و سلامت اور ثبوت اس امر کا یقینیات سے ہے
کہ اس مین شبہ کو دخل نہین اسواسطے کہ حضرت کو حیات حقیقی حاصل ہے
اور فرض ہونا جواب سلام کا حدیث نبوی اور قرآن مین وارد ہے بلکہ
حضرت کے اخلاق کریمہ مین وارد ہے کہ حضرت از خود سلام مین سبقت فرماتے

پس جواب سلام مین تو اس سے زیادہ امید ہے پس اس جاے سے
یہ نکتہ ظاہر ہوا کہ حضرت کے زایرین دو سعادت سے مشرف ہوتے ہین
ایک یہہ کہ پہلے حضرت خود اپنے جانب سے سبقت سلام سے مشرف
اور سرفراز فرماتے ہین دوسرا یہہ کہ حضرت اس کے سلام کا جواب ارشاد
فرماتے ہین سہ صد ہزار روح فداے سلام تو ۔ و یصد ہزار جان نثار
کلام تو **فوائد** درود شریف سے یہ ہے کہ تین روز تک نتوانند فرشتگان
کراماً کاتبین بحرمت درود شریف کے اس کے گناہ لکھنے سے باز رہتے ہین
مخلوق اس کی غیبت کر نہین سکتی اور اس شخص کو روز قیامت زیر سایہ
عرش جاے ملتی ہے اور اس کے ترازوے اعمال گران ہونگے اور
روز قیامت مین پیاس نہوگی اور ازواج جنت مین بکثرت ملینگے اور
رشد و ہدایت مصالح دنیا اور آخرت مین حاصل ہوگی اور مشتمل ہونا
درود شریف کا ذکر الٰہی اور شکر نعمت اور معرفت اور اقرار اس کے
نعمت کا اور اظہار عجز اپنا سے وساطت اور رسالت سے حضرت کے حقتعالی
سوال کرتے ہین کہ اے بارتیعالی تو رحمت کاملہ اپنے حبیب پہ نازل کر اور
شک نہین کہ حقتعالی ایسا سوال اور طلب بندی سے دوست رکہتا ہے اور
جس وقت کہ بندہ صرف سوال اپنا مرغوب خدا اور رسول خدا مین کیا اور
اس کو اپنے مرغوب نفسی پہ مقدم سمجھا لاجرم وہ شخص قابل جزاے کامل اور مستحق
فضل خاص ہونگا اور یہ نکتہ عجیبہ ہے اور فائدہ غریبہ ہے درود
مین پس محب و مشتاق کو لازم ہے کہ اس عبادت مقبولہ کو بکثرت ادا کرے

اور جمیع عبادات نوافل پر مقدم جانے اور اس مین کوتاہی نکرے
اگر عدد مخصوص کو اس پر مواظبت اور مداومت آسان ہووے
اختیار کرے اور ورد روزمرہ اپنا مقرر کرے اس واسطے کہ حدیث
شریف مین وارد ہے کہ تہوڑا عمل دائم بہتر ہے عمل سے کہ منقطع ہووے
اور چاہیے کہ ہزار سے کم نکرے اگر نہین پانسو پر اکتفا کرے یہ بہی آسان
نہووے تو سو کو نچہوڑے اور بعضون نے تین ہزار اور بعضی دو ہزار وقت
صبح وشام کے اختیار کئے ہین اور چاہیے کہ وقت خواب بہی کچہہ عدد
اس مین سے مقرر کرے اور مومن جسوقت کہ درود شریف کی کثرت کے
عادت رکہا پس اس پر کثرت سے پڑہنا آسان ہوتا ہے اور بعضے ایسے
صیغہ ہین کہ تمام کرنا عدد ہزار کا اس پر نہایت آسان ہے اور جسوقت کہ
لذت اور شرینی درود شریف کے مذاق جان طالب مین پونچتی ہے
قوت اور قوام اس کے روح کا اسی کی ساتہہ ہوتا ہے اور عجب ہے کہ
یکساعت روز وشب مین اپنے صرف اس عبادت مین کہ منبع انوار و
برکات اور مفتاح جمیع خیرات اور سعادات ہے نکرے کہ ارشاد حضرت کا ایک
صحابی کو ہوا کہ انہون نے عرض کیا کہ مین اپنا کل وقت درود شریف مین صرف
کرون حضرت فرمائے کہ اس وقت مین تماری جمیع مہمات کو کافی ہوگا اور
گناہ تمہارے بخشے جاینگے اور ارشاد حضرت مرتضوی رضی اللہ عنہ کا ہوا اگرنہ
پاتا مین اللہ کے ذکر مین لذت جو کچہہ پاتا ہون البتہ اپنے کل عبادت کا
وقت صلوۃ نبویہ مین گذارتا اور اہل سلوک درود شریف پڑہنے کو موجب فتح

عظیم اور مواہب شریف جانتے ہین اور بعضے مشایخ نے فرمایا کہ جبکہ شیخ کامل دستیاب نہوئے وہ شخص التزام صلوۃ کبری کہ وہ طریق موصل ہے طالب کو مطلوب کے طرف اور بعض مشایخ فرمائے ہین کہ بسبب قرارت قل هو الله احد کی خدا کو پہچانا اور بسبب درود شریف کے حضرت سے نسبت رکھا اور شیخ کامل امام علی المتقی حکم کبیر مین شیخ احمد بن موسی المشرع الصوفی سے نقل کئے ہین کہ جو شخص درود شریف بہت پڑھیگا وہ شخص حضرت کو خواب اور بیداری مین دیکھیگا اور بعضے متاخرین مشایخ شاذلیہ فرمائے کہ جسوقت ولی کامل مرشد نملے التزام ظاہر شریعت اور دوام ذکر آلٰہی کرے اور درود شریف مین بکثرت اشتغال رکھے کہ کثرت صلوۃ سے اس شخص کے نور باطن اور صفائی پیدا ہوتی ہے کہ وہ راہ فیض نبوی کیطرف بیواسطہ بتاتی ہے اور خلاصہ طریقہ شاذلی کہ شعب طریقہ قویہ قادریہ سے ہے استفاضہ حضرت سے بیواسطہ بوسیلۂ التزام متابعت اور دوام حضور رسالت ذات حضرت کے ہے سخاوی اور دوسرے محدثین سے روایت ہے کہ محمد بن مطرف کے تئین بعد معین نماز کے اور سونے کے قبل تھے یکشب حضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم کو خواب مین دیکھے کہ حضرت گھر مین ان کے تشریف فرما ہوئے اور فرمائے کہ تو منہہ کو میرے نزدیک لا کہ تیرا منہہ درود بہت پڑھتا ہے تا کہ مین اس پر بوسہ دیون وہ کہتے ہین مین شرم نکہا کہ مین اپنا منہہ حضرت کے روبرو کرون پہر مین اپنا رخسار حضرت کے روبرو کیا پس حضرت

میری رخسار کو بوسہ دئی جسوقت کہ بیدار ہوا میری تمام گہر مین مشک کی بو
شایع ہوئی اور آٹھ روز تک میری رخسار سی بوئی مشک آتی رہی اور شیخ
احمد بن ابی بکر رواہ صوفی محدث اپنی کتاب مین شیخ مجد الدین فیروز آبادی
سی ساتہہ اس اسانید کی کہ ان کو پونچی ہی روایت کرتے ہین کہ اقلشی نی کہتی
ہین کہ یکوقت شبلی ابو بکر مجاہد کی پاس ملاقات کی واسطی آئی ابو بکر نی انکی
تعظیم کے واسطی اوٹھی اور معانقہ کئی اور درمیان مین انکی دونو آنکہون کی
یک بوسہ دئی راوی کہتے ہین کہ مینی شیخ احمد بن ابو بکر کو کہا کہ یا سیدی شبلی
تو دیوانی مشہور ہین پس آپ یہہ معاملہ ان کے ساتہہ کیا کئی شیخ ابو بکر نے
کہی کہ مینی آپ سی یہہ کلام نہین کیا بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا کہ حضرت نے
شبلی کو اپنی کنار مین لئی اور ان کی دونو آنکہون مین بوسہ دئی پس مینی عرض
کیا یا رسول اللہ آپ ایسا کام شبلی کی ساتہہ فرماتے ہین حضرت نی فرمایا کہ ہان
شبلی بعد ہر نماز کی آیت لقد جاءکم رسول الخ پڑہتے ہین پہر درود مجہپر
عرض کرتے ہین اور شیخ احمد بن ابو بکر اپنی کتاب مین لکھتی ہین کہ شیخ شبلی قدس سرہٗ
نے فرمائی کہ یک شخص اہل ہمسایہ میرا انتقال کیا اس سی مینی اپنی خواب مین پوچہا
کہ حقتعالی تیری ساتہہ کیا معاملہ کیا انسی کہا تو کیا پوچہتا ہی کہ عجایب ہول مجہپر گذری
اور بوقت سوال منکر و نکیر بڑی دشواری واقع ہوئی مین اپنی دل مین کہا کہ
شاید تو نی دین اسلام پر نہین مرا اور یہ عذاب بسبب اس کی ہی کہ تو نی زبان
اپنی یاد آطی سے بیکار رکہا جسوقت کہ فرشتہ عذاب سی میری جانب قصد کئی یکایک
یک مرد خوبصورت خوشبو درمیان مین میری اور فرشتگان عذاب کی حائل ہوا اور

محبت اور ایمان مجھکو یاد دلائی اس مرد کو کہا کہ حقتعالی نی تجھپر رحمت کری تو
کون ہی اس نے کہا کہ مین وہ مرد ہون کہ حقتعالی نے تیری کثرت درود
عرض کرنے سی مجکو پیدا کیا اور مین مامور ہون کہ تجکو مصیبت اور سختی ہوئی ہین
اُس وقت تیری کام آون اور شیخ احمد بن ابی بکر اپنی کتاب مین لکھتی ہین کہ
کعب الاحبار ایسا روایت کئی کہ حقتعالی موسیٰ پر وحی بھیجا کہ ایموسی اگر میری حمد
کرنیوالی عالم مین نہو وین تو یکقطرہ بارش کا آسمان سی نہ بھیجون اور یکدانہ نبات
زمین سی نہ اگاؤن ایسی ہی بہت چیزین حقتعالی نی فرمایا پھر کہا ایموسی تم چاہتی
ہو کہ مین تمسی زیادہ نزدیک ہون اس طرح پر کہ کلام تمارا تمہاری زبان سی نزدیک
ہی اور جیساکہ خطرۂ قلب تمہاری قلب سی تماری نزدیک ہی اور جیساکہ روح بدن سے
تماری نزدیک ہی اور بصارت آنکھہ سی نزدیک ہی موسیٰ علیہ السلام کہی کہ ہان ای
رب یہی بات چہتا ہون حقتعالی نی فرمایا کہ بہت درود محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر
بھیجو کہ یہہ نسبت تمکو حاصل ہووی دوسری روایت مین آیا کہ ایموسی تم چاہتی ہو کہ
پیاس روز قیامت تمکو نہو وی موسی نی عرض کئی کہ ہان ای پروردگار حقتعالی
نے فرمایا کہ بہت درود پڑھو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر روایت کئی ہین اس کو حافظ
ابو نعیم نی حلیہ مین اور شیخ ابو بکر نے اپنی کتاب مین لکھتی ہین کہ حضرت علی رضی اللہ
عنہ سیدنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سی روایت کرتے ہین کہ درود عرض کرنا حضرت
پر محو کرنیوالا گناہون کا ہی زیادہ تر اس امر سی کہ پانی آگ کو بجھاتا ہے اور
سلام عرض کرنا حضرت پر افضل ہے عتق رقاب سی اور محبت حضرت کی افضل ہے
اللہ کی راہ مین تلوار مارنے سی روایت کئی ہین اس کو ابو القاسم اصبہانی انس ابن

مالک سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ دو مسلمان آپس مین ملاقات
کرین اور مصافحہ کرکے حضرت پر درود عرض کرین جدا نہون گی یہانتک
کہ گناہین اگلی پچھلی انکی معاف ہوجاوینگی اور حافظ بن بشکوال نی روایت
کئی ہین حضرت مرتضوی رضی اللہ عنہ سی کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائی کہ جو شخص حج فرض ادا کری اور بعد اس کی اللہ کی راہ مین جہاد کری
حج اس کا مقابل چارسو حج کا ہوویگا پس جو لوگ کہ قوۃ جہاد نہین رکہتے تھی
انکی دل شکستہ ہوئی حقتعالی حضرت پر وحی بہیجا کہ جو شخص آپ پر درود عرض
کری اس کو ثواب چارسو جہاد کا ملیگا کہ ہریک جہاد مقابل چارسو حج کی ہوگا
اور شیخ مجدالدین فیروز آبادی سی روایت کرتے ہین قصہ مین ابو المظفر محمد بن
عبداللہ خیام سمرقندی کی کہ انہون کہی کہ یکروز معازہ کعب مین رستہ بہول
گیا تہا یکایک یکمرد کو دیکہا کہ وہ کہتا ہی میری ساتہہ آ مجہی گمان ہوا کہ شاید
یہہ خضر علیہ السلام ہین پوچہا کہ نام تمہارا کیا ہے کہی کہ خضر بن ایشا ابو العباس
اور انکی ساتہہ دوسری شخص تھی ہین نی انکا نام دریافت کیا انہون نے کہا
کہ الیاس بن شام راوی نی کہی کہ ایا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہی ہو
انہون نے کہا کہ ہان راوی کہی قسم اللہ کی ہی اور قدرت کی ہے تم خبر دو اس چیز
سی مجہکو کہ حضرت سی سنی تا کہ مین تمسی روایت کرون کہا انہون نے کہ مین
سنا حضرت سی کہ جو شخص کہی صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
پاک کیا جاتا ہی دل اس کا نفاق سی جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا پانی سی اور اسی
اسناد سی راوی کہتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کہ جو شخص

صلی اللہ علی محمد کہی اس کی منہہ پہ ستر دروازہ رحمت کی کشادہ ہوتے ہین
اور اسی سنادسی راوی کہتی ہین کہ آنحضرت نے فرمایا جو شخص مجلس مین بیٹھے
یا اوٹھی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی محمد کہی حقتعالی اسکے
واسطی یک فرشتہ مقرر کردیتا ہی کہ وہ اس کی غیبت کرنی سی لوگون کو باز
رکہتا ہی اور اسی اسنادسی راوی بیان کرتے ہین کہ خضر والیاس نے کہی کہ یکمرد
ملک شام سی حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا
باپ بوڑہا اور نابینا ہی اور وہ آپ کو دیکہنا چاہتا ہی ولیکن قدرت آنیکی
نہین رکہتا حضرت فرمائی اپنی باپ کو کہہ کہ ساتہہ شب کو صلی اللہ علی محمد کہی
مجہی خواب دیکہیگا اور اس سی کہہ کہ مجسی حدیث بہی روایت کری پس اسنی
موافق ارشاد حضرت کے عمل کیا اور حضرت سی حدیث بہی روایت کیا اور اسی
کتاب مین ابوہریرہ سی روایت کرتے ہین کہ حضرت نی فرمایا درود انبیا اور
رسل حق تعالی پہ بہیجو جیسا کہ مجہکو حق تعالی نی مبعوث کیا ان کو بہی مبعوث کیا
اس حدیث کو بیہقی شعب الایمان مین روایت کئی ہین اور انس رضی اللہ عنہ سے
مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمائی کہ جب مجپہ سلام عرض کرو مرسلین پہ بہی سلام
عرض کرو اس کو ابی عاصم نی روایت کیا اور روایت کعب مین وارد ہی کہ کوئی
روز آفتاب طلوع نہین کرتا مگر ستر ہزار فرشتہ قبر مطہر حضرت پہ حاضر ہوتے
اور درود شریف عرض کرتے ہین صلی اللہ علیہ وسلم پہر شب کو یہ جماعت آسمان پہ
عروج کرتے ہین پہر دوسری جماعت ستر ہزار حاضر ہوتے ہین اور وہی کام مین
رہتے ہین تا وقتیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونگے ستر ہزار فرشتو کو

ساتھہ اور بروایت حذیفہ وارد ہے کہ فرمائی حضرت نے درود عرض کرنا مجہپر
تاثیر بخشتا ہی درود پڑہنے والی پر اور اس کی اولاد اور اولاد اولاد پر
اس حدیث کو ابن بشکوال روایت کی ہے حکایت بکمر طواف اور سعی
اور حج کی تمام مناسک سوائی درود شریف کی اور کچھہ نہین پڑہتا تہا لوگون
نے اس سی پوچھی کہ تو اور دعا کیون نہین پڑہتا اس نی کہا کہ مین عہد اسکا
کیا ہون کہ سوا درود شریف کی اور کچھہ نہین پڑہونگا اور سبب اسکا
یہ ہی کہ جب والد میری وفات کئی چہرہ انکا بشکل حمار ہوا اس سے رنج مجھے
نہایت ہوا خواب مین گیا تو کیا دیکھتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ الہ وسلم
تشریف لائی ہین حضرت کا دامن پکڑا اور اپنی والد کی شفاعت کیا اور
اس حال کا سبب پوچہا حضرت نی فرمائے کہ وہ سود خوار تہا ولیکن ہر روز
سو بار مجہپر درود شریف کو عرض کیا کرتا تہا اسواسطے مین اس کی شفاعت
اللہ کی پاس کیا اور شفاعت میری حقتعالی کی پاس قبول ہوئی پس مین بیدار
ہوا اور دیکہا کہ چہرہ والد میرا مثل ماہ چہاردہم کی ہوا اور وقت دفن ہاتف نے
ندا کیا کہ باعث عنایت اور بخشش آلہی تیری والد کی درود عرض کرنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہ ہوا روایت کیا ہین کہ بعضی اہل علم کو لوگون نے
خواب مین دیکھی کہ وہ کہتے ہین کہ مجکو اور سب جماعت کو بسبب درود
عرض کرنے وقت قرارت علم حدیث کی حق تعالی بخش دیا اور شیخ جلال الدین
سیوطی دیباچہ کتاب جمع الجوامع مین نقل کئی ہین کہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین
حفص بن عبداللہ سی روایت کئی ہین کہ ابوزرعہ کو بعد موت انکی خواب مین

دیکھا کہ پہلی آسمان پر فرشتو نکی ساتھہ نماز مین امامت کرتے ہین راوی نے
ان سی کہا کہ یہہ مرتبہ تمکو کس طور پر ملا انہون نے کہی کہ اپنی ہاتھہ سے
ہزار ہزار حدیث نبوی لکہا اور حدیث مین حضرت کی اسم مبارک کی بعد
درود لکہا اور حضرت نے فرمایا کہ یکبار مجہپر درود عرض کرنے سے حق تعالی
اس پر سو بار رحمت اپنی نازل کرتا ہی بعضی صلحا مین سی تین ہزار دینار انکی
ذمہ پر قرض تہی قرض خواہ فریاد اس کی قاضی کی پاس کیا قاضی ان کو مہلت
یکمہینہ کی دیا اور وہ مرد صالح روبروی قاضی کی آیا اور مسجد مین آکر حقتعالی
کے پاس تضرع وزاری کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بہیجنی مین
مشغول ہوا ستائیسوین شب مین دیکہا کہ یک شخص فرماتے ہین کہ علی بن
عیسی نامی جو وزیر ہی اس کے پاس جا اور کہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہین کہ تین ہزار دینار میرے ادائی قرض کے واسطے دی وہ
مرد صالح جبکہ خواب سی خوشحال بیدار ہوئی اور اپنی دل مین کہی کہ اگر وزیر
پوچہے کہ دلیل صدق اس خواب کی کیا ہی پہر مین کیا کہونگا دوسری شب
مین پہر خواب مین جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف
ہوئی اور وہی ارشاد ہوا پہر خواب سی انہون نے بخوشی تمام بیدار ہوئی
مگر بمقتضای بشریت وہی خطرہ دل مین رہا پہر تیسری شب مشرف ہوئی
کہ آنحضرت فرماتے ہین کہ تو ابہی تک کیون نہین گیا انہون نے عرض کئے
کہ مین علامت صدق اس خواب کی چاہتا ہون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے بعد تحسین و آفرین فرمائے کہ اگر تجہسی علامت صدق اس کی پوچہے تو جواب مین

کہو کہ تو مجہیر بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب پانچہزار بار درود عرض کرتا ہی
قبل اس کہ کسی سے کچہہ بات کری اور یہہ امر سوائے حقتعالی اور کراما
کاتبین کی کوئی شخص نہین جانتاہی کہ وہ مرد صالح جبکہ روبروو زیر کے
گئی اور قصہ خواب بیان کئی وزیر خوشحال ہوا اور کہا مرحبا برسول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہر تین ہزار دینار واسطی قضائی دین کی دیا اور
تین ہزار واسطے نفقہ عیال کی دیا اور تین ہزار دیکر کہا کہ اس سی تجارت
کر اور مجھکو سوگند دیا کہ رابطہ محبت اپنی سی قطع نکری اور جو کچہہ کہ تجھکو
حاجت پڑے ہے مجھسے بیان کر وہ مرد صالح تین ہزار دینار قاضی کے پاس
لائی تاکہ اپنی قرضخواہ کو دیوین قرض خواہ بہت بے اختیار نہ آیا دینار
قرض خواہ کو گن دیا اور قصہ بتایا انہون نے قاضی سے بیان کئی کہا قاضی نے
کہ یہ سب عنایات محض وزیر کی لئی کیون ہو ضامن تیری ادائی قرض کا مین
ہون پہر قرض خواہ نی جو ماجرا یہ دیکہا کہا یہ سب بزرگی تمہاری واسطے کیون
ہوبین سزاوار اس کا ہون کہ برارت ذمہ سے اس قرضہ کے کرون لیکن
اللہ اور رسول کے واسطے اس کے قرض سے درگذرا قاضی نے کہا جو چیز کہ
خدا اور اوسکی رسول کے واسطے نکالا ہون پہر مین واپس نہین کرتا وہ مرد
صالح تمام مال لیکر اپنے مکان مین گئی اور شکر الٰہی بجالائی وللہ المنۃ
وعلی رسولہ الصلوٰۃ والتحیہ درود عرض کرنا ہر وقت افضل ہے لیکن
شب جمعہ اور روز جمعہ مین افضل تر ہے امام احمد حنبل رح فرماتے ہین کہ شب
جمعہ افضل ہے لیلۃ القدر سے اسواسطے کہ قرار حمل شریف حضرت کا اسی

شب مین ہوا اور حدیث مین وارد ہے کہ افضل ایام روز جمعہ ہی کہ اسی مین
آدم علیہ السلام پیدا ہوی اور اسی مین نفخ صور ہوگا اور اسی مین بیہوشی
روز قیامت ہوگی پس بہت درود پڑہو مجہپر کہ درود تمارا اسدن مجہ پر عرض
کیا جاتا ہے اور مین تمارے واسطے دعا کرتا ہون اور مغفرت چاہتا ہون
اس حدیث کو ابو داودنی روایت کیا اور امام نودی اس کی تصحیح کیا اور
دوسری روایت مین آیا ہی کہ روز جمعہ ملائکہ مقربان آلہی تماری پاس
حاضر ہوتے ہین اور درود تمارا سنتی ہین اور میری پاس پونچاتی ہین اور
دوسری روایت مین ہی کہ جو درود روز جمعہ عرض کیا جاوی عرش سے
نیچی نہین ٹہرتا ہی یعنی عرش کی برابر یا عرش سی بلند ہوتا ہے اور اس روز
کسی جماعت فرشتون کو درود نہین پونچتا ہی مگر کہتے ہین کہ رحمت ہووے
درود پڑہنے والون پر اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ بہت
درود بہیجو مجہپر روز روشن اور شب روشن مین اور یک روایت
مین ہے کہ خصوصیات شب جمعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس شب مین بنفس نفیس جواب صلوٰۃ وسلام ارشاد فرماتے ہین کہ آور
مفاخر اسلام مین مروی ہے کہ حضرت نی فرمایا جو شخص کہ شب جمعہ میرے
پر درود عرض کری حقتعالی سو حاجتین اس کی بر لاتا ہے ستر امور
دنیا سی اور تیس امر آخرت کے اور یک حدیث مین آیا کہ جو شخص روز جمعہ
ہزار بار مجہپر درود عرض کری جبتک وہ جای اپنی جنت مین کی دنیا مین
نہین دیکہیگا دنیا سی نہین اٹہیگا سخاوی اس حدیث کو مرفوعا روایت

تیرے خواب مین آؤنگا پہر ابو المواہب رضی اللہ عنہ فرمائی یہہ کیا اچہا منتر ہی اس کے لئی جو حضرت پر ایمان لایا اور میری اتباع کیا پہر یہان سی مضمون جذب القلوب نقل کیا جاتا ہے جو صیغہ درود شریف کی احادیث نبویہ مین وارد ہے بیشک وہ افضل ہے اور دوسرون سے بعضی علمائی فرماے ہین کہ جو صیغہ درود تشہد مین وارد ہے وہ سب سے افضل ہی بعضی علما شافعیہ کہے ہین کہ جو شخص صیغۂ تشہد کی ساتہہ درود پڑہے بیشک اس نے درود ادا کیا اسطرح پر کہ مامور ہوا اور جو ثواب کہ درود شریف مین موعود ہے بتحقیق اس نے حاصل کیا اور اسیواسطی اگر کوئی شخص قسم کہاوے کہ افضل درود پڑہونگا پس وہ شخص درود تشہد پڑہنے سی اپنی قسم ادا ہو جاویگا اور امام نووی رح فرمائی کہ درود پڑہنے والی کو چاہئے کہ جو صیغہ حدیث مین وارد ہی سب کو یکجائی جمع کری تاکہ ثواب سب صیغہ حدیث کا حاصل ہوئی اور وہ یہ ہے اللھم صل علی محمد عبدك ورسولك النبی الامی وعلی ال محمد وازواجه امهات المومنین وذریته واهل بیته کما بارکت علی ابراهیم وعلی ال ابراهیم فی العالمین انك حمید مجید وکما یلیق بعظم شرفه وکماله ورضاك عنه وکما تحب وترضی له عدد معلوماتك ومداد کلماتك ورضی نفسك وزنة عرشك افضل صلوٰة واکملها واتمها کلما ذکرك الذاکرون وغفل عن ذکرك الغافلون وسلم تسلیما کذالك علینا معهم اجمعین ط اور شیخ کمال الدین حنفی رح فرماتے ہین کہ تمام کیفیات

بیان اسکا کہ افضل صیغہ درود شریف کا کونسا ہے

کہ حدیث مین وارد ہی اس صیغہ مین موجود ہین اللّٰہم صل بدا افضل صلوتك علی سیدنا محمد عبدك ونبیك ورسولك محمد واٰلہ وسلم تسلیما وزدہ تشریفا وتکریما وانزلہ المنزلة المقرب عندك یوم القیمة اور ابن قیم جوزی حنبلی اور بعض علمار شافعیہ رح سی کہی کہ اولی وہ ہے کہ جو صیغہ درود کی حدیث مین وارد ہوی یک یکوقت اس کو علی الاتحاد پڑہے کہ جمع کرنا سب صیغونکا بہ حیثیت مجموعی احداث ہی اور کسی حدیث مین وارد نہین انتہی بہر تقدیر بعض صیغہ درود شریف کے جو احادیث مین وارد ہین اس جاپی ذکر کئے جاتے ہین وباللہ التوفیق صیغہ اولی اللّٰہم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم وبارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم فی العالمین انك حمید مجید اس کو مسلم نی روایت کئی ہین صیغہ ثانیہ اللّٰہم صل علی محمدن النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انك حمید مجید اللّٰہم بارك علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انك حمید مجید اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کئی صیغہ ثالثہ اللّٰہم صل علی محمدن النبی الامی وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انك حمید مجید اس کو احمد نے اپنی مسند مین روایت کئی ہین صیغہ رابعہ اللّٰہم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ال ابراہیم وبارك علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراہیم انك حمید مجید روایت کئی اس کو

مسلم اور بخاری اور نسائی اور ابن ماجہ نے صیغہ خامسہ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اس درود کو بخاری اور مسلم اور نسائی روایت کی صیغہ سادسہ اللھم اجعل صلوتک وبرکاتک علی محمد وعلی ال محمد کما جعلتھا علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اس حدیث کو تلمسانی اپنے مفاخر مین روایت کیا صیغہ سابعہ اللھم صل علی محمد واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم صل علینا معھم اللھم بارک علی محمد واھل بیتہ کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علینا معھم صلوۃ اللہ وصلوۃ المومنین علی محمدن النبی الامی السلام علینا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس کو دارقطنی روایت کیا صیغہ ثامنہ اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد صیغہ تاسعہ اللھم صل علی محمدن النبی الامی وازواجہ امھات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید ان درود کو ابوداود نی روایت کیا اور نسائی ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سی روایت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کو پسند ہے یہ بات کہ ثواب پورا ماپ سی اوس کو دیا جاوے جسوقت ہمپر اور اہل بیت پر درود بھیجے تو اس طور پر پڑھے صیغہ عاشر اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد وبارک علی محمد وعلی ال محمد کما

صلیت و بارکت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید صیغہ حادی عشر اللھم اجعل صلوتک و رحمتک و برکاتک علی محمد کما جعلتہا علی ابراھیم انک حمید مجید اس کو احمد نے روایت کیا صیغہ ثانی عشر اللھم صل علی محمد کما امرتنا ان نصلی علیہ وصل علیہ کما ینبغی ان یصلی علیہ یہ درود کتاب شرف المصطفی مین منقول ہی صیغہ ثالث عشر اللھم صل علی محمد عبدک و رسولک النبی الامی الذی امن بک و بلغنا بک واعطہ افضل رحمتک واتہ الشرف علی خلقک یوم القیمۃ واجزہ خیر الجزاء والسلام علیہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ تنبیہ چاہیے کہ جو صیغہ درود خالی سلام سی ہووی بعد اس کے یہ کلمہ ملاوی السلام علیک ایھا النبی الکریم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اسواسطے کہ درود بغیر سلام اکثر علماء کی پاس مکروہ ہی اور خلاف اولی ہونیمین سب علماء متفق ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم صیغہ درود مین سلام ذکر نہین فرمائی کہ سلام عرض کرنا صحابہ جانتے تھی لہذا محض سلام پر اختصار کرنا بھی مکروہ ہے یا خلاف اولی اور عادت اکثر علماء مصنفین عجم کے ہی کہ ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین لفظ علیہ السلام پر اختصار کرتے ہین اور کتب عرب مین بہت کمتر یہہ لفظ پایا گیا اور حس پہ کہ اتفاق مصنفین متقدمین اور متاخرین ہے سو وہ التزاما لفظ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کا اختیار کئے ہین کہ اس مین نہایت حسن اور اختصار مع بقاء مقصود کی ساتھہ واقع ہوا

علمار کو اسباب مین اختلاف ہی کہ افضل صیغہ درود کا کونسا ہے اور نہین
معلوم کہ یہہ اختلاف اسواسطے ہے کہ ہر صیغہ درود مین حدیث وارد ہی
پس بسبب وارد ہونے حدیث کے اطلاق افضلیت اس درود پر
کئی ہین یا بسبب اشتمال درود کے کیفیت اور کمیت فاضلہ کی اطلاق فضلیتا
ہوا جو بعضی رسائل مین اسباب ہین تحریر کئے ہین وہ دس قول ہین قول
اول افضل درود تشہد ہی اشارہ اس کا اوپر گذرا دوسرا اللھم صل علی
محمد وعلی ال محمد کلما ذکرہ الذاکرون وکلما سہی عنہ الغافلون
قول تیسرا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما ھو اھلہ ومستحقہ
قول چوتھا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما انت اھلہ پانچوان قول
اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد افضل صلوتك عدد معلوماتك چھٹا
قول اللھم صل علی محمدن النبی الامی وعلی کل نبی وملك وعلی عدد
کلمات التامات المبارکات ساتوان قول اللھم صل علی محمد عبدك و
رسولك النبی الامی وعلی ازواجہ وذریاتہ عدد خلقك ورضی
نفسك وزنۃ عرشك ومداد کلماتك اٹھوان قول اللھم صل علی محمد
وعلی ال محمد صلوۃ دائمۃ بدوامك نوان قول اللھم یارب محمد وال محمد
صل علی محمد وال محمد واجز محمد اما ھو اھلہ دسوان قول اللھم صل علی محمد
وازواجہ امہات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی
ابراھیم انك حمید مجید حدیث شریف مین وارد ہے کہ نبی صاحب
صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جسوقت درود مجھپر پڑھو تو اچھی طور سی

پڑے وبعضی علمار آیت وقولوا للناس حسنا کی تفسیر مین لکہی ہین کہ مراد ناس سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اور مراد قول حسن سی درود عرض کرنا
آپ پرہی اور ابن سدی کہ علمار تفسیری ہین جماعت صحابہ وغیرہم رضوان
اللہ تعالی علیہم اجمعین سے نقل کئے ہین کہ جس کو حقتعالی بیان شافی اور
قوت تعبیر معانی صحیحہ سی الفاظ فصیحہ کی سات عنایت فرماوے اس شخص کو چاہیے
کہ اپنی بیان فصیح سی اظہار عظمت شان نبوی انشار صلوۃ وسلام کی سات ادا کری
کہ ایسا شخص سالک مسلک سنی اور عارف اس نعمت سنی کا ہوگا اور معتمد اختلاف
افضلیت بعضی ان صیغون درود مین بہی حدیث صحابہ ہوسکتی ہے بنار علیہ
اکابر سلف وخلف انشای صیغہ ہای بلیغہ اور کلمات بالغہ درود سی مطابق
ان صیغون کی جو حدیث مین وارد ہین کئی ہین بعضی ان مین سے اسجای
ذکر کئے جاتے ہین منہا اللہم صل علی محمد ن السابق للخلق الاٰمرہ الرحمۃ
للعالمین ظہورہ عدد ما مضی من خلقك وما بقی ومن سعد منہم ومن
شقی صلوۃ تستغرق العد وتحیط بالحد صلوۃ لا غایۃ لہا ولا انتہاء و
لا امد لہا ولا انقضاء صلوۃ دائمۃ بدوامك وعلی الہ واصحابہ
کذلك والحمد للہ علی ذلك سخاوی نے کہے ہین کہ اس درود کا ثواب
دس ہزار ہی اور اسکیواسطی قصہ غریبہ ہی منہا اللہم صل علی سیدنا محمد افضل
ما صلیت علی احد من خلقك صلوۃ دائمۃ بدوامك باقیۃ ببقائك
صلوۃ تکون لك رضا ولحقہ اداء صلوۃ متقبولۃ لدیك مرضیۃ علیہ
وعلی الہ وصحبہ وبارك وسلم یہ صیغہ مشہور ہے اور سبعات عشر ہین کہ اور

متبرک سے منقول ہی اور زمان تابعین سی اس پر عمل مشایخ ہی حضرت شیخ
اجل اکرم علی المتقی رح نے اپنی رسائل مین اس درود کی ساتھ وصیت فرمای
مصنف جذب القلوب فرماتے ہین کہ مجکو حضرت شیخ عبد الوہاب متقی رح
وقت رخصت سفر مدینہ طیبہ کے اس درود کے اجازت دی اور اجازت
شیخ سی اس درود مین جو مجکو نور اور حضور اور خشوع اور تسکین حاصل
ہوئی اور دوسرے صیغون مین نہین ہوئی اور یہ بات خواص اور
اسرار اجازت مشایخ سی ہے و اللہ اعلم منہا اللھم لک الحمد بعدد
من حمدک و لک الحمد بعدد من لم یحمدک و لک الحمد کما تحب ان
تحمد اللھم صل علی محمد بعدد من صلی علیہ وصل علی محمد بعدد من لم
یصل علیہ وصل علی محمد کما تحب ان تصلی علیہ انتہا اس صیغہ کا طرانی
سے ہے کہ اکابر علماء حدیث سی ہین اور کہے ہین کہ اس صیغہ کو روبرو آنحضرت
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے عرض کیا اور حضرت نے سماعت فرماکر تبسم کیے یہانتک
کہ دندان مبارک ظاہر ہوئی اور دندان شریف سی نور نمودار ہوا و منہا اللھم
صل علی محمد ملاء الدنیا و ملاء الاخرۃ و بارک علی محمد ملاء الدنیا و ملاء
الاخرۃ وسلم علی محمد ملاء الدنیا و ملاء الاخرۃ و منہا اللھم صل علی محمد و
اٰلہ و اصحابہ و اولادہ و ازواجہ و ذریتہ و اھل بیتہ و اصہارہ و
انصارہ و اشیاعہ و محبیہ و امتہ و علینا معہم اجمعین یا ارحم الراحمین
اس کو سخاوی نے شفا سی نقل کی ہین اور حسن بصری رح فرماتے ہین کہ جو شخص کہ
ارادہ کرے کہ پیوے پیالہ حوض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سی چاہیے کہ پڑھ

درود مذکور پڑھے ومنها اللهم صل علی محمد فی الاولین وصل علی محمد فی الاخرین وصل علی محمد فی المرسلین وصل علی محمد فی الملاء الاعلی الی یوم الدین اللهم اعط محمدن الوسیلة والفضیلة والشرف والدرجة الرفیعة وابعثه مقاما محمودا اللهم امنت بمحمد ولم اره فلا تحرمنی فی الجنة رویته وارزقنی صحبته وتوفنی علی ملته واسقنی من حوضه شربا مریا سایغا هنیا لا اظماء بعده ابدا انك علی کل شئ قدیر اللهم بلغ روح محمد واله منا تحیة وسلاما اللهم کما امنت به ولم اره فلا تحرمنی فی الجنان رویته تلمسانی نیشاپوری سے روایت کئی کہ عطائی کہے جو شخص یہ صیغہ صبح و شام تین بار پڑھے اس کے گناہان سب محو ہون گے اور ہمیشہ خوشی مین رہیگا دعا اس کی مستجاب ہونگی دشمنون پر فتح و نصرت حاصل ہونگی اور توفیق اسباب خیر یہ اس کو حاصل ہوئیگی اور ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم وہ بہشت مین رہیگا منها اللهم صل علی محمد وبارك وسلم وعظم وکرم فی الدنیا باعلاء دینه واظهار دعوته واعظام ذکرها وابقاء شریعته وفی الاخرة بقبول شفاعته فی امته وتضعیف ثوابه واظهار فضله علی الاولین والاخرین وتقدیمه علی کافة الانبیاء والمرسلین فی الشفاعة واعلاء درجته فی الجنة وعلی اله واصحابه واتباعه اجمعین منها صلی الله علی محمد واله وسلم صلوة ما هو اهلها اس درود کے پڑھنے کے واسطے صبح کو حکم ہے منها اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد صلوة انت لها اهل وهو لها اهل وبارك وسلم

یہ درود شریف مقبول بارگاہ نبوی ہو اور روایت ہی کہ ایک مرد مقبول بارگاہ
نبویسی واسطے زیارت روضئہ منورہ حاضر ہوئی اور تا ایام حضوری
اسی درود شریف کو عرض کرتے رہی جب ارادہ سفر وطن کئی ارشاد مبارک
ہوا کہ تہوڑی روز اور حاضر رہو کہ یہہ درود تمہارا ہمکو خوش آتا ہے۔
ومنہا اللھم صل علی محمد معدن الجود والکرم ومنبع العلم والحلم وعلی
الہ واصحابہ وسلم اور یہ درود اس سلسلہ شریفہ کے مشایخ مین متعارف
ہے منہا اللھم صل علی وسلم علی حبیبك وقریبك ولبیبك مظھر
ربوبیتك ومثال حضرتك وتمثال قدرتك روح القدس
معطی الحیوۃ والفضیلۃ بامرك ملك العوالم مفیض نواطق النفوس
صاحب الطف والتعالی شموس نورك کہتے ہین کہ یہ درود فرمایا ہوا
حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کا ہی چنانچہ بعضی مشایخ اس سلسلہ سی منقول
ہے مصنف جذب القلوب فرماتے ہین کہ حضرت شیخ وسیدی وسندی وقبلہ گاہی
سی کلیم الٰہی قدس اللہ روحہ العلی اپنی رسالہ مین اس کو بیان کئی ہین واللہ
اعلم منہا اللھم صل وسلم علی روح محمد فی الارواح وصل علی جسدہ فی
الاجساد وصل علی قبرہ فی القبور اور در منظم سی سخاوی نقل کیا ہی کہ جو شخص
اس درود کو بہت پڑہیگا شرف رویت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
سی خواب مین مشرف ہوگا اور حضرت کی شفاعت اس کو حاصل ہون گے
اور آب کوثر اس کو ملیگا جسد اس کا آتش دوزخ پر حرام ہوگا اور یہ صیغہ
حرمین شریفین مین بہت مستعمل ہے اور اس پر یہہ الفاظ بھی زیادہ

کرتے ہین وعلی اسم محمد فی الاسماء مصنف جذب القلوب فرماتے ہین
کہ جب مجکو غلبۂ شوق ہوا ہر ہر عضو شریف حضرت سر سی قدم تک جدا جدا
اور درود شریف مین ذکر کیا جیسا اللھم صل علی راس محمد فی الرؤس
وصل علی شعر محمد فی الشعور وصلی جبھۃ محمد فی الجباہ وعلی عین محمد
فی العیون وعلی اذن محمد فی الاذان وعلی وجہ محمد فی الوجوہ وعلی
صدر محمد فی الصدور وعلی قلب محمد فی القلوب اور کبھی یہ کہتا تھا علی
بلد محمد فی البلاد وعلی دار محمد فی الدور وعلی مسجد محمد فی المساجد
اور اسی طور پر ومنھا اللھم لبیک اللھم سعدیک صل وسلم علیہ ان اللہ
وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما
ومنھا صلوۃ اللہ البر الرحیم والملائکۃ المقربین والنبیین والصدیقین و
الشھداء والصالحین وما سبح لک من شئی فی الارض یا رب العالمین
علی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب خاتم النبین وسید المرسلین و
امام المتقین الشاھد البشیر الداعی الیک باذنک السراج المنیر و
سلامہ علیہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین یہ صیغہ مروی ہی حضرت علی
رضی اللہ عنہ سی اس کو شفا مین ذکر کیا ہے منھا اللھم اجعل صلوتک و
برکاتک ورحمتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبین
محمد عبدک ورسولک امام الخیر ورسول الرحمۃ اللھم ابعثہ مقام
محمودا یغبطہ فیہ الاولون والاخرون اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید یہ صیغہ عبد اللہ بن

مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے منہا اللھم تقبل شفاعۃ محمد ن الکبرٰی وارفع درجتہ العلیاء واتہ سؤلہ فی الاخرۃ والاولٰی کما اتیت ابراھیم وموسٰی یہہ درود طاؤس فی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت کیا منہا اللھم اعط محمدا افضل ماسئلک لنفسہ واعط محمدا افضل ماسئلک لاحد من خلقک واعط محمدا افضل ما انت مسئول لہ الی یوم القیمۃ یہ صیغہ مروی ہے وہب بن الورد سے منہا اللھم صل علی محمد وعلی ال سیدنا محمد ن النبی الامی الذی ارسلتہ رحمۃ للعالمین واصطفیتہ علی الخلایق اجمعین عدد ما فی علمک وزنۃ ما فی علمک وعدد خلقک وعدد کل ذرۃ اضعافا مضاعفۃ فی ذلک الف مرۃ فی الف مرۃ فی کل نفس ولمحۃ ولحظۃ وطرفۃ تطرف بہا اھل السمٰوات والارض وعلی الہ وصحبہ وسلم منہا اللھم صل علی محمد عبدک ورسولک السید الکامل الفاتح الخاتم بنور المبین ورسولک الصادق الامین آت سیدنا محمد الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمود الذی وعدتہ الشفیع المرتضی ورسولک المجتبیٰ اللھم صل علیہ وعلی الہ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علیہ وعلی الہ کما بارکت علی ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید عدد خلقک ورضی نفسک وسلم وتسلیما کثیرا طیبا مبارکا برحمتک یا ارحم الراحمین منہا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد ما اختلف الملوان وتعاقب العصران وتکرر الجدیدان و

استقبل الفرقد ان واضاء القمران بلغ روحه ثار واح اهل بیته منا التحیة والسلام اور بعد اس کے یہ دعا کرے جاتی ہے اللھم مرالسیاحین الذین خلقتھم تبلیغ ہدایا الصلوۃ من الامتہ الی نبیک وحبیبک ان یبلغوا ہذہ الہدیۃ من ہذا الحقیر ویقول یا رسول اللہ قد بلغہا الیک العبد الفقیر المسکین فلان بن فلان الساکن فی بلدۃ فلانیہ بجای فلان بن فلان کی اپنا اور اپنے والد کا نام مع محل سکونت لیوے العبد العاصی المذنب الذی لا ملجا ولا منجا لہ الا جنابک اور جو کچھ کہ عبارت مناسب اس مقام کی ہو عرض کری منہا اللھم صل علی محمد وبعدد اوراق الاشجار وھوالدواب البراری بعدد قطرات الامطار والبحار وعلی الہ وصحبہ وسلم اور کبھی کہا جاتا ہے بعدد کل قطرۃ قطرت من سمائك الی ارضك من خلین خلقت الدنیا الی یوم القیمۃ وکذلك اوراق الاشجار والدواب البراری والبحار منہا اللھم صل علی محمد بعدد کل ذرۃ الف الف مرۃ وعلی الہ وصحبہ وسلم فضیلت اس درود کی اکابر سے منقول ہے ومنہا اللھم صل علی محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم عدد کل شئی وصل علی محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم زنۃ کل شئی اللھم صل علی محمد والہ وصحبہ وسلم عدد خلقك ورضاء نفسك وزنۃ عرشك ومداد کلماتك ومنتہی علمك ومبلغ رضاك ومنہا اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد بعدد اسمائك الحسنی وبعدد کل معلوم لك منہا اللھم صل علی محمد عدد کل ما خلقت وذرءت

وبعدد عدد کل قطرۃ من سمواتك الی ارضك من حین خلقت الدنیا الی یوم القیمۃ کل یوم الف مرۃ وعلی اله وصحبه وسلم ومنها اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد صلوۃ تکون لك رضاء ولحقه اداءً واعطه الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ وابعثه مقاما محمودا واجزه عنا افضل ما جازیت نبیا عن امته وصل علی جمیع اخوانه من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وعلی جمیع الاولیاء والمتقین وعلی سیدنا الشیخ محی الدین عبد القادر المکین الامین وعلی جمیع ملائکتك من اهل السموات والارضین وعلی جمیع عبادك الصالحین وعلینا معهم یا ارحم الراحمین

قرارت اس درود کی بعد نماز فجر کے کتب مشایخ مین آئی ہے -

منها اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بها من جمیع الاهوال والافات وتقضی لنا بها جمیع الحاجات وتطهرنا بها من جمیع السیئات وترفعنا بها عندك اعلی الدرجات وتبلغنا بها اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات اور کبھی من جمیع السیئات کی بعد یہ الفاظ بھی اضافہ کرتے ہین وتغفر لنا بها جمیع الزلات وتکفر عنا بها جمیع الخطیئات مصنف جذب القلوب کہتے ہین کہ اپنے تجربہ مین آیا ہے کہ اس درود شریف کا پڑھنا تمام حاجات اور مہمات دنیوی اور اخروی کے واسطے کافی ہے اور اقل عدد اس کا تین سو بار ہے روایت ہی کہ یک شخص واسطے قرائت

ہزار ہزار مرتبہ اس درود کے مامور ہوا تین سو بار پڑہا تہا کہ حاجت اس کی حاصل ہو گئی جب سی تین سو بار اس کا وظیفہ مقرر پایا۔

ومنہا اللہم صل علی سیدنا محمدن النبی الامی الطاہر الزکی صلوۃ تحل بہا العقد وتفك بہا الکرب صلوۃ تکون لك رضا ولحقه ادا ء وعلی اله وصحبه وبارك وسلم پڑہنا اس درود کا دل اور سینہ کو روشن اور کشادہ کرتا ہے اور حاجات کی روائی اور تمام غمونکو دفع کرتا ہے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سی اس درود کو نقل کئی ہین ومنہا اللہم صل وسلم وبارك وکرم علی سیدنا وحبینا محمد عبدك ونبیك ورسولك النبی الامی نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ الذی ارسلته رحمۃ للعالمین وعلی اله واصحابه واولادہ وذریته واهل بیته الطیبین الطاہرین وعلی ازواجه الطاہرات امہات المومنین افضل صلوۃ وازکی سلام وانمی برکات وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی ال وازواج واصحاب کل منہما والتابعین اور مصنف جذب القلوب سی یہ الفاظ زاید ہین وعلی سیدنا الشیخ محی الدین عبدالقادر المکین الامین وعلی کل ولی اللہ فی العالمین وسائر المومنین من الاولین والاخرین عدد ما علم اللہ وزنۃ ماعلم اللہ وارحمنا لہنا بحرمتہم اجمعین واشفنا وعافنا من کل آفۃ وعاهۃ واعف عنا وعاملنا بلطفك الجمیل ولاتسلط علینا بذنوبنا من لا یرحمنا برحمتك یا ارحم الراحمین امین امین امین روایت ہی بعضے عالمین سے کہ جو شخص درود شریف کی مواظبت کرے حقتعالی اس کو ہر آفت سے

محفوظ رکھتا ہے مصنف موصوف کو اس درود کی بعض مشایخ حدیث سے
اجازت ہی ومنہا اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا وشفیعنا و
ملاذنا وملجانا محمد وعلی اٰل لہ واصحابہ واولادہ وذریتہ وازو
اجہ واھل بیتہ واتباعہ واشیاعہ صلوٰۃ ناشیۃ من معدن البر
الذی بینک وبینہ ولا یعرفہ احد الا انت وھو وبارک وکرم
وشرف وعظم ومجد حسب قربہ ودرجتہ عندک ومقدار اکرامک
ومحبتک لہ وصل وسلم علیہ وعلی اٰلہ عدد کل علم علمتہ ایاہ وکل فضل
خصصتہ بہ وکل نعمۃ التمتہا عبہ صلوٰۃ جامعۃ لجمیع المراتب وشاملۃ
لکل الدرجات وعامۃ لکل الخیرات مایمکن ان یتصور ومالا یتصور وما
یظہر علی احد ولا یظہر اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد عبدک ورسولک
ونبیک وحبیبک وخلیلک وصفیک ونجیک وذخیرتک و
خیرتک وخیر خلقک الذی ارسلتہ رحمۃ للعالمین وھادیا للضالین
وشفیعا للمذنبین ودلیلا للمتحیرین وطریقا للعارفین واماما للمتقین
ونورا للمستبصرین وراحما علی الباکین وبشرا للمطیعین ونذیرا
للعاملین ورؤفا ورحیما بالمومنین الذی نورت قلبہ وشرحت
صدرہ ورفعت ذکرہ وعظمت قدرہ واعلیت کلمتہ وابدت
دینہ واثبت بقلبہ ورحمتہ وعممت برکتہ اللھم صل وسلم
علیہ صلوٰۃ تنور بہا القلوب وتغفر الذنوب وتستر العیوب وتکشف
الکروب وتفرح الھموم وتذہب الغموم وتدفع البلاء وتنزل الشفاء

وتسهل الامور وتشرح الصدور وتوسع القبور وتسیل الحساب و
تعلم الکتاب وتثقل المیزان وتهش الجنان وتعد اللقاء وتتم النعما
صلوۃ تصلح الاحوال وتفرغ البال وتصفی الوقت وتجنب المقت صلوۃ تتم برکا
وتحیط کرامتها وتشیع انوارها وتظهر اسرارها موجبة للسداد وباعثة
علی الرشاد مانعة عن الضلال داعیة لاختلال ومحصلة للکمال صلوۃ
لا تدع خیرا من خیرات الدنیا والاخرۃ الا حصلتها ولا تترك کما لا من
کمالات الظاهر والباطن الا تممتها واکملتها صلوۃ دائمة متصلة باقیة
غیر منقطعة واقعة بلسان الحال القال مودیة جمیع الحقوق فی جمیع
الاحوال صلوۃ راضیة مرضیة کاملة مکملة تامة متممة نامیة منمیة
مقبولة مشمولة تحلیلة جزیلة نوراسرور ابهاء ضیاء سناء شفاء عنا
وعلما حالا ذوقا اولا اخرا ظاهرا و باطنا برحمتك وفضلك و
جودك وعنایتك وکلایتك ورعایتك یا الله العالمین ویاخیر الناصرین
ویا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین ویا غیاث المستغیثین الی یوم الدین
من ازل الازال الی ابد الاباد برحمتك یا ارحم الراحمین واخر دعو
نا ان الحمد لله رب العالمین مصنف جذب القلوب فرماتے ہین کہ بوقت
حضوری مدینہ کے بحالت غلبہ شوق اکو خود تحریر کیا یہ مؤلف کمترین بھی
بعہد قریب رخصت کچھہ اشعار ہندی صلوۃ وسلام اور معروضات کو
اپنے بارگاہ رحمۃ للعالمین مین پہنچیا چنانچہ اثر پذیرائی بعضی معروضات کا
ظاہر ہوا پس کل معروضات اس بارگاہ قبول ہون تو کچھہ عجب نہین بلکہ

امید قوی اس بارگاہ عالی سی یہہ ہے کہ ہملو وہ اشیا عنایات ہوینگی
کہ ہماری حوصلہ تصور مین بھی نہین اسواسطے کہ حضرت کی دست مبارک
مین کونجیان جنت کی ہین اور حضرت کی رحمت کاملہ اس امتہ مرحومہ پر شامل
ہے کہ حضرت نی فرمایے کہ جنت تمام انبیا پر حرام ہے جب تک کہ مین نہ دخل
ہون اور تمام انبیاء کی امت پر حرام ہی جب تک کہ میری امتہ نہ داخل
ہون لفظ حدیث کو ذکر کیا جاتا ہی روی الدارمی والترمذی
وحسنہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعا مفاتیح الجنۃ بیدی وروی
الطبرانی بسند حسن عن عمر بن الخطاب ان الجنۃ حرمت علی الانبیاء حتی
ادخلہا وحرمت علی الامم حتی تدخلہا امتی کذا فی ذیل سیرۃ المحمدیۃ للمولوی
کرامت علی الدہلوی ذکر آداب سکونت مدینہ طیبہ کا فائدہ کتاب ذیل سیرت
محمدیہ مین تحریر ہی فی الکامل للمبرد وما کفر بہ الفقہاء الحجاج انہ رای الناس
یطوفون حول حجرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انما یطوفون باعواد
ورمتہ وانما کفروہ بہذا لانہ صح عنہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قال ان اللہ حرم
علی الارض ان تاکل اجساد الانبیا اخرجہ ابوداود ترجمہ کتاب تاریخ کامل
جو مبرد کی ہی ہے اس مین مذکور ہے کہ جن مسائل مین فقہار نے حجاج کو کافر
کہین انمین سے یک مسئلہ یہ ہے کہ یکروز حجاج نے دیکھا کہ لوگ اطراف
حجرۂ رسول اللہ کی طرف کر رہے ہین حجاج نے کہا کہ یہ لوگ اطراف مین
لکڑیون اور جسد کہنہ کے طواف کرتے ہین وجہ حجاج کو کافر کہنی کی یہ ہے
کہ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایے کہ

ذکر آداب سکونت مدینہ طیبہ

حقتعالی زمین پر اجساد انبیاء کو کھانے سی حرام کیا ہے جاننا چاہیے کہ آداب حرمین شریفین سے یہ ہے کہ وہاں کے ساکنین اور ترب وجوار کی تعظیم اور توقیر کری اور سوای خیر کے یاد نکری اگرچہ امر لغزش کا بھی دیکھی ان سے تو ضرور ہے کہ چشم پوشی کری اور ان کا ذکر برائی سے نکری کہ برائی سے ذکر کرنا غیبت ہی اور حدیث مین وارد ہی کہ غیبت اعمال نیک کو ایسا کھا جاتی ہی جیسا کہ لکڑی کو آگ کھا جاتی ہے غیبت تمام مسلمانونکی عموماً ممنوع ہے اہل حرمین شریفین کی غیبت مین بوجہ خصوص بہت شدت ہی اسواسطی کہ صالحین کی تعظیم و توقیر خواہ وہ کہیں جا ہون بسبب ان کی صلاحیت کی ادا ہوتی ہی خصوصیت سکونت حرمین شریفین کو کچھ اس مین دخل نہین بلکہ جو شخص کہ ساکنین حرمین شریفین سی لغزش دیکھہ کر پھر انکی تعظیم و توقیر کیا ہے اسی خالص تعظیم حرمین شریفین بجالایا اسباب مین آدمی خوب خیال کری کہ ہر مسلمان امیدوار رحمت اور غفران آلٰہی اور شفاعت حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین یعنی آدمی خواہ کیسا ہی گناہ کری اگر مغفرت آلٰہی حضرت کی شفاعت سی شامل حال ہو جائی گناہ اس کی بالکل عدم ہونگی اور حضرت کا ارشاد مبارک ہی شفاعتی لاہل الکبائر من امتی یعنی میری شفاعت بڑی گناہگاران امت کیواسطے ہے جبکہ سب امت مرحومہ حضرت کی شفاعت کی امید قوی ہے پس کیا حال ہوا کہ اہل حرمین شریفین کا اور کیا عجب ہی کہ یہ لوگ بباعث سکونت ایسی محل متبرک کی وہ جماعت اور زمرہ مین داخل ہو وین کہ جن کی حق مین فرمان آلٰہی ہے اولئک یبدل اللہ

سئاتہم حسنات یعنی وہ لوگ وہ ہین کہ حقتعالی ان کی برائیون کو
نیکیون کے ساتہہ بدل فرماتا ہے اور زبان حال ان کا مترنم اس
شعر کا ہے ؎ نصیب ماست بہشت ایخدا شناس برو کہ مستحق کرامت
گناہگار انند۔ اس محل پر اکمال حضرت سید الشہدا سیدنا حمزہ عم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت حضوری مدینہ طیبہ کے مسموع ہوا بیان کرنے مین
آتا ہے حضرت کی مزار مبارک مدینہ طیبہ سی ایک میل کے فاصلہ پر ہے اور میلی
عرس شریف حضرت کے سال مین دو تین بار ہوتے ہین بعضی میلون مین لوگ
آتش بازی بھی جلاتے ہین ایک علما مدینہ طیبہ سی یہ عادت رکہتے تھے کہ بروز
آتش بازی کہ امر خلاف شرع ہے آپ مع تابعین کے عرس شریف مین حضرت کے
حاضر نہین ہوتے اور روز دوم حاضر ہوتے یکوقت انہون نے خواب مین
سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئی فرمایا کیا ہمسے یہ امر نہین ہو سکتا کہ
ہماری حاضرین کے گناہون کو حقتعالی سے معاف کرائین اور انکی شفاعت
جناب باری مین کرین جب سے اُن عالم کو اپنی عدم حضوری پر ندامت ہوئی
اور بعد اس کے وہ عالم ہمیشہ بوقت عرس شریف حضرت کی حاضر ہوا کرتے
اور کتاب جوہرۃ الشفاف فی فضائل الاشراف مین جو سید سمہودی سے ہے
تحریر ہے وقد قال ابن القدیر اخبرنی الشریف القاضی المراضی الحنفی
انہ رای والدی اباعبداللہ السلاوی فی المنام سنۃ ثلثۃ وعشرین
وستۃ مائۃ فقال لہ ما فعل اللہ بک فقال غفرلی فقلت لہ لماذا فقال
بشئی من النسبۃ بینی وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فقلت لہ

انت شرابیف فقال لا نقلت نعم ابن النسبة قال کنسبة الکلب الی الراعی
قال ابن القدیم فاولته بانتسابه الی الانصار وانه ادلی العلم ترجمہ
کہے ہین ابن قدیم نے کہ خبر آئی مجکو شریف قاضی رازی حنفی کہ انہون نے
میرے والد ابو عبد اللہ سلاوی کو خواب مین دیکہے ۴۲۳ سنہ چہ سوتئیس ہجری
مین پوچہے کہ حقتعالی تمہاری سانہہ کیا معاملہ کیا کہی کہ بخشدیا پہر قاضی موصوف
نے پوچہا کہ کیا سبب بخشایش ہوی کہا اونہون نے بسبب تہوڑیسی نسبت کے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی رکہتا تہا قاضی موصوف نے پوچہے میرے
والد کو کیا تم سید ہو کہی کہ نہین پہر پوچہے کہ نسبت تماری حضرت کے
سات کہان سے آئے کہے کہ مجکو نسبت حضرت کے طرف ایسی ہی جیسا کہ نسبت
کُتی کی راعی اور چوپان کیطرف ابن قدیم کہتے ہین کہ مین اپنی والد کی کلام
سے جانا کہ وہ اپنی نسبت انصار کیطرف بیان کرتے ہین اور وہ اہل علم سے
ہین یعنی والد ابن قدیم کے نسبت انصار رسول اللہ کے طرف رکہنے کے
سبب سے حقتعالی ان کی مغفرت اور بخشایش کیا کہ اس نسبت کو انہون نے
بکمال اداب ظاہر کیا کہ میری نسبت حضرت کے ساتہہ مثل نسبت کتے کے
ہے چوپان کیطرف یعنی مین اس بارگاہ عالی نبویہ مثل کتون کے نسبت
رکہتا ہون ولنعم ما قال سه نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم ۔
زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بی ادبی پس ساکنین مدینہ طیبہ کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمراہ نسبت جوار او رہمسایگی رکہتے ہین ان کو رحمت
اور مغفرت حق کیون نہ سرفراز ہو حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو امت

جنۃ البقیع جو مقبرہ مدینہ طیبہ کا ہے مُردون سے بھرجاتا ہے فرشتے
ان کو جنت مین ہہنک دیتے ہین ۔ سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی
آمدہ پیشیں تو برہان پی درسان طلبی ۔ ما ہمہ تشنہ لبانیم توی آبحیات
لطف فرما کہ زحار میگذرد تشنہ لبی اور دوسری حدیث کتاب جوہرۃ
الشفاف مین یہ ہے اخرجہ ابوطاہر المخلص فی السادس من حدیثہ
والطبرانی والدارقطنی فی اول الرابع من افرادہ وغیرہم ان اول
من اشفع لہ من امتی اھل المدینۃ ثم اھل مکۃ ثم اھل الطایف
روایت کئے ہین اس حدیث کو ابوطاہر مخلص نے اپنی چھٹے حدیث
مین اور دارقطنی چوتھے حدیث کے اول مین جو ان کے احادیث افراد
ہین اور ان کے سوائے محدثین نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمائے پہلے اپنی امتہ مین سے شفاعت اہل مدینہ کرونگا پھر اہل مکہ معظمہ
پھر اہل طائف کے اور قرآن شریف مین حقتعالی فرمایا وما کان اللہ
لیعذبہم وانت فیہم یعنے نہ عذاب کرے گا اللہ ان لوگون کو جن مین
آپ ہو بباعث تشریف فرمائی حضرت کی اور رونق افروز رہنے قبر مطہر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم مین جمیع مومنین رحمت آلہی
سے سرفراز ہین مگر اہل مدینہ منورہ کے واسطے تخصیص خاص حاصل ہے اور
حدیث شریف مین مطلقًا سب عرب کے ساتھہ محبت رکھنے کا حکم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے جو شخص اہل عرب سے محبت رکھا پس وہ میری محبت کے
باعث ان سے محبت رکھا پس محبت رکھنا جملہ قوم عرب سے علامت ادنیٰ شانی

بیان اس امر کا کہ اول شفاعت اہل مدینہ کے ہے ۱۲

محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اور اس کے خلاف مین امر بخلاف
ہے نعوذ باللہ منہا جبکہ حکم جملہ قوم عرب سے محبت رکھنے کا ہوا ایس اہل
حرمین شریفین کے واسطے اور دوستی رکھنیکے باب مین خصوصیت حاصل ہے
اور محبت مین یہ عادت جاری ہے کہ دوست کے اگرچہ برائی ہی ہووے
وہ دوست اپنی دوست کی برائی کو ذکر نہین کرتا بلکہ اس مین تاویلات حسنہ
کرتا ہے جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتی ہین ؎ از صحبت دوستان برنجم
کاخلاق بدم حسن نماید اس زمانہ مین بعضی حجاج وغیرہ اس امر مین مبتلا ہین کہ
اہل حرمین شریفین کے حال مین خصوصًا اہل مکہ معظمہ بباعث صفت جلال انکی
زبان شکایت دراز کرتے ہین اور جو جوار حرمین شریفین کہ بدّو اور جمالین
ہین ان کی شکایت مین تو کوئی دقیقہ نہین چھوڑتے اور جو خوبیان کہ انہین
ہین تو اس کا کچھہ ذکر ہی نہین کرتے زبان کو سواے طعن و تشنیع انکی نہین
کھولتے یہ امر باعث قلت محبت اور نسبت کا خدا اور رسول صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم سی ہی کہ کیونکہ اہل مکہ جوار کعبۃ اللہ ہین اور بدوے جوار حرمین
شریفین انہین سے جو لوگ کہ جمالین یعنے اہل شتر ہین ان کو ایک اور بڑی
خصوصیت حاصل ہے کہ وہ لوگ واسطہ اور وسیلہ ہین حجاج کی پونہچنی مین
مکہ سے طرف مدینہ کے اور مدینہ سے طرف مکہ کے اسباب مین میر
فیاض الدین خان مرحوم المتخلص بہ بندہ کیا خوب کہے ہین ؎ قاصد لے چل مجھ
نبی تک لی ڈنیا ہون تجھے مین جی تک ۔ اور بعضی عاشقین کہے ہین ؎
زلف تو ہر دو جانب خونریز عاشقانست چیزی بگی تو انگفت بیہ تو درمیانست

اور یہہ نہین سمجھتے کہ سفر حج مین حجاج لوگ کیسی کیسی محنت جان ومال
اٹھاتے ہین مگر یک ادنی سی بات کو اختیار نہین کرتے باوجودیکہ زبان کو
ان کی شکایت سی روکنا چندان دشوار ومشکل نہین اور ان کی شکایت کچھہ
فرض نہین بلکہ کچھہ ثواب ونفع سوائی نقصان کے متصور نہین اور خوف
اس امر کا ہے کہ اس باعث سی کاملیت ثواب حج مین نقصان اور فتور واقع
ہووے نعوذ باللہ منہا پس سکوت انکی شکایت سی حجاج کو ضرور ہے اور امید
کمالیت ثواب ہے اور سلامت حال حجاج اس امر مین متصور ہے کہ بزرگون نے
فرمائے من سکت سلم ومن سلم نجا یعنی جسنے سکوت اختیار کیا اس کو سلامتی
حال حاصل ہوا اور جس کو سلامتی حال حاصل ہوا وہ نجات پایا اگر کوئی شخص یہ کہے
کہ یہ شکایت کرنا اسواسطے ہے کہ لوگون کو حالات سفر اطلاع ہوئی اور بوقت
سفر حج کی حزم اور احتیاط سی رہین اور حق تعالی بدویون کے قرآن مین شکایت
فرمایا الاعراب اشد کفرا ونفاقا یعنے جو عرب کہ صحرائی اور بدوہی ہین وہ
سخت زیادہ ہین کفر ونفاق مین جواب امر اول یہ ہے کہ جب آدمی حج اور زیارت
کے واسطے حرمین شریفین حاضر ہوتا ہے معلمین وہانکی تمام امور ضروری اور لابدیکی
اطلاع حجاج کو دیتے ہین یہان ایسے امور کے ذکر کے کچھہ حاجت نہین سوا اس کے
اطلاع اور انتباہ کرنا مومنین کو ان کی حفاظت اور ہوشیاری کے واسطے یا حفظ
ورعایت اداب جوار حرمین شریفین بہ نیت صالحہ خیر خواہی مومنین کے یہ امر آخر ہے
اور محض طعن وتشنیع کرنا امر آخر جواب امر ثانی یہہ ہے کہ یہ ارشاد الہی اسوقت تہا کہ
ہنوز کل بدویہا سلام سی مشرف نہین ہوئی تہے اور کفر ونفاق انمین باقی تہا

باانہمہ زمانہ نبوی مین بدوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر
ہوتے تھے اور طرح طرح کی بدخلقی اور شدت سی و ریش ہوتے تھی آپ انکی سات
سراسر حسن خلق اور رحمت سے معاملہ فرماتے تھے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اگر ارادہ
سرزنش اور مواخذہ کا کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے پس اتبعونکو
چاہیے کہ حضرت کی خصلت اور عادت اختیار کرین اور جو بدوی کہ حضرت کیوقت
مین اسلام سے مشرف ہوئی تھے حقتعالی انکی تعریف قرآن مجید مین فرمایا ومن
الاعراب من یومن باللہ والیوم الاخر ویتخذ ما ینفق قربات
عند اللہ وصلوات الرسول الا انہا قربۃ لہم سیدخلہم اللہ
فی رحمتہ ان اللہ غفور رحیم ترجمہ بعضی بدویون مین سے وہ لوگ
ہین کہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور قیامت کے دن کے سات اور جو چیز
خرچ کرتے ہین ان کو باعث نزدیکی خدا و رسول سمجھتے ہین آگاہ رہو کہ
وہ نزدیکی خدا اور رسول سے ہے قریب ہے کہ حقتعالی ان کو اپنی رحمت مین
داخل کرے گا اور اللہ بہت بخشنے اور رحم کرنیوالا ہے پس اس وقت مین سب
بدوی لوگ اسلام سے مشرف ہین ۔ زبان فیض ترجمان حضرت پیر و مرشد
قبلہ و کعبہ قدس سرہ العزیز سی کہ پہلے یکبار حج کو تشریف لیجاکر وطن تشریف فرما
ہوئے تھے سوائے تعریف اور توصیف ان لوگون کے اور کچھ مسموع نہین
ہوا اکثر ارشاد مبارک حضرت کا بابہین جاہلین کے ہوا کرتا کہ وہ لوگ ہمسایگان اور
چوبداران حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور حقیقت مین کلام الملوک
ملوک الکلام کیا یہ اچھی تمثیل اور کیا اچھا ارشاد ہے یعنے جبکہ بادشاہ کسیکو اپنے تابعین

ہین سے طلب فرماتے تو اپنے چوبدار اور سرہنگون کو اس کے طلب کے
واسطے بہیجتے ہین پس وہ چوبدار اور سرہنگان سلطانی نہایت شکوہ اور
جلالت اور تمکین سے آتے ہین اور معاملہ اس شخص سے نہایت شدت کا
کرتے ہین کہ انکی یہ معاملہ کرنے سے اس شخص کا نفس منکسر ہوتا ہے اور
خضوع اور خشوع اس کے دل مین پیدا ہوتا ہے پس وہ شخص کمال تواضع
سے بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوتا ہے پس زائر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے بہی بعینہ ایساہی معاملہ درپیش آتا ہے کہ بغیر طلب آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کسی کی طاقت نہین کہ آپ کے خدمت مبارک مین حاضر ہوسکے جب
آپ طلب فرماتے ہین تو سامان سفر مدینہ طیبہ کا قرار پاتا ہے اور جمالین جو
راہبر ہین طبیعت ہر ایک آدمی کی مختلف ہے بعضی کی قلوب صافیہ ہوتے
ہین کہ ان کو زیادہ تربیت کی حاجت نہین ہوتی اور بعضون کی قلوب مکدر ہوتے
ہین کہ ان مین کدورت بخل اور نخوت وغیرہ ہوتی ہے پس جو لوگ قلوب
صافیہ رکہتے ہین پس وہ لوگ جمالین کی ہر طرح سے رعایت رکہتے ہین اور
ان کو ہر طرح خوش کرتے ہین وہ لوگ بیچ رح بآرام تمام خدمت مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوتے ہین اور جن کے دل مین غل وغش رہتا ہے
وہ بمقتضای کبر دبخل مقابلہ اور مجادلہ اور بخل سی جمالین کی ساتہہ درپیش آتے
ہین پس وہ لوگ بہی اپنی سطوت اور اقتدار اسیجای ظاہر کرتے ہین کہ کبر و
نخوت بالکل انکی خیال سی نکلجاتا ہے بعد بارگاہ سلطانی نبوی مین حاضر ہوتے
ہین جاننا چاہیئے کہ حرمین شریفین مین خالص عرب بہت کم ہین اور جو لوگ کہ

خالص عرب ہین وہ لوگ سب طرح کی تہذیب ظاہری اور تہذیب باطنی سے مہذب
اور آراستہ ہین اور اہل مکہ مین جن کی مزاج مین جلال اور غصہ ہے وہ لوگ
اکثر اسواتے ہین اور اہل اسواق بھی خالص عرب نہین بلکہ وہ اولاد
ہین غیر ملک کے لوگون کی بعضی عادات سے ان کے حجاج کو رنج ہوتا ہے
تاہم اہل مکہ خواہ عرب خالص ہوین خواہ اولاد غیر وطن ہووین خواہ شرفا
ہون یا غیر شریف برکت سے اس جاے معظم کی قوت ایمان اور دینداری
وغیرہ صفات حسنہ ایسے ان مین پیدا ہین کہ اور ملک والون مین اس کا
عشر عشیر بھی حاصل نہین اور مدینہ طیبہ کے لوگون کی مزاج مین تو سوا
رحمت اور اخلاق کے جلال اور غصہ ذرہ نہین ہے کہ احوال ان کا احوال
بلد مین بیان کیا جاویگا اب یہان تہوڑا ذکر بدویون کا بیان کیا جاتا ہے بدوی
اس کو کہتے ہین کہ جو جنگل مین عربستان کے رہین جو کہ عوام الناس اس ملک ہند
کے انکو بدو کہتے ہین یون تو ملک عرب بہت بڑا ہے صحرائی عرب بہت
ہین اور اس کے سکان بھی بے حساب ہین مگر جو صحرا کہ ما بین مکہ معظمہ اور
مدینہ طیبہ کے واقع ہے اس کے ساکنین بھی لک ہا ہین ایک شتربان سے
اس خاکسار نے پوچھا اس نے تعداد کہا کہ مثل ارمل یعنی شمار ان کا مثل جنگل کے ریت
کے ہین الحاصل وہ لوگ ایسے بکثرت ہین کہ سلطان وقت ان کے بندوبست سے
عاجز اور رہا دیں اور اعلیٰ ان کا سلاح بند اور سپاہی خواہ کوئی پیشہ کرے سلاح ضرور رکہتا ہے
اور شجاعت اور جوانمردی مین تو زمین عرب کی تاثیر اور خاصیت ہے اور اغنیا
ان مین وہ لوگ ہین کہ جن کے پاس کچہہ اونٹ ہین اور کسی پاس کچہہ زراعت وغیرہ بھی بارش

موقوف ہے بارش ملک عرب مین خصوصا حوالی حرمین شریفین بہت کم ہے جو کہ ملک
ہندوستان کی ربع بھی نہین اور ان لوگون مین بعضی وہ ہین جن کو صبح و شام کھجور
رطبی اور دودھ بکری یا اونٹ کا صبح و شام مع اہل و عیال بسیری شکم ملی اور مکان انکی
کھجور کے پاٹی اور پیڑسی ہین اور یہہ لوگ بہت کم ہین اکثر فقرا ہین اور فقرا انکا
کئی مراتب ہین بعضی انمین وہ لوگ ہین کہ ان کو مع اہل و عیال طعام ہر روز بقلت
و عسرت ملتا ہے اور بعضی وہ لوگ ہین کہ یکروز درمیان ہین اور بعضون کو دو روز
درمیان ہین پس اگر طعام بھی میسر نہ ہوا کسیکو کچھ دو خرما روز میسر ہون اور کسیکو
یک چلو بھر دودھ بکری یا اونٹ کا میسر ہوا اور ان کی مکانون کا حال یہ ہے کہ
اکثر ان مین سے بیمکان ہین اور پہاڑون کی درون مین رہتے ہین اور بعضون کی
مکان بال اونٹ کمل کے رہتے ہین اور بندوبست سلطانی کا وہان کہین نام و نشان
بھی نہین بلکہ یک سپاہی سلطانی بھی کہین وہان نہین رہتا اور نظر نہین آتا مگر حرمین
شریفین کی وسط راہ مین یکمقام رابغ ملتا ہے کہ اس مین یک قلعہ ہے اس قلعہ مین بیس
پچیس سپاہی رہتے ہین جو ان کو اپنی ہی حفاظت مشکل ہے دوسرے کی حفاظت کیا کرین
اور اثنا راہ مین حرمین شریفین کے اکثر جا دو طرفہ پہاڑ قریب قریب ہین کہ درمیان
ان پہاڑون کے قافلہ گزرتا ہے پس دو طرفہ پہاڑ ایسی موقع پر جای قلق مین واقع
ہے کہ اگر ان دو طرفہ پہاڑون پر دس بیس آدمی کچھ ہتیار تو کیا فقط ہاتون مین
پتھر لیکر کھڑے ہو جاوین ہزارہا آدمیونکی لوٹنی مرنے کی کے لئے کافی ہین اور یہی
دو طرفہ پہاڑ پر یہ بدوی باسلاح کہ کمال شجاعت اور مردانگی سے موصوف اور رہتا
ہین رہتے ہین اور قافلہ ہزارہا اونٹونکا باسامان نقد و جنس قیمتی ہزارہا اسکی درمیانسے

گذر کرتا ہے اب جائے انصاف اور غور ہی کہ باوجود ایسی بند وبستی حاکم اور بیخوفی
کی اور باوجود ایسی نقص شدید کی اور باوجود ایسی شجاعت اور سلاح رکھنے کے
اور ایسی کثرت انکی اور ایسی موقع پر رہنا ان کا کہ مکان ان کی مثل قلعہ بلکہ بہتر
از قلعہ ہی اور گذر قافلہ والونکا روبرو ان کی مثل سونے کی چڑیون کی ہے قافلہ
زائرینکا لوٹ اور رفار تگیر ایسی کب سلامت جانیکا موقع ہے مگر انہین کی صبر اور قناعت
اور توکل اور دینداری ہی کہ ہمیشہ ہر سال دو تین بار قافلہ مدینہ طیبہ کا مکہ معظمہ سے آتا
جاتا ہے بامن و امان آتا جاتا ہے بلکہ جو زائرین کہ پیادہ جاتی اور پیادیون کی راہ
الگ مقرر ہے اور اس راستی سی وہ لوگ جاتے ہین کہ طاقت سواری نہین رکھتی پس ان
لوگون سی بدوی نہایت تعظیم و توقیر سی پیش آتے ہین اور حتی الامکان ان کی خاطر
داری اور مہمانداری مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتی یہہ خاکسار ۱۲۸۰ سنہ ہجری
مین جبکہ مکہ معظمہ مین حاضر ہوا ایک زن و شوہر حجام پیشہ ہمراہ تھی وہ بسبب حالت
عسرت کی راہ پیادہ ولتسی مدینہ طیبہ کو حاضر ہوئی ایسی صفات حسنہ بدویان کی بیان
کمرتے ہین کہ ہر منزل مین بدویون کی مکان مین اترتی اور ہر ہر بدوی اپنی مقدرت
موافق انکی ضیافت کرتے اور اہل خانہ کو اپنے ہی کہتا کہ ان سکے ہاتھ
پاؤن دھو لادین اور ان سکے پاؤن پہ ہاتھ پھیر کر اپنے منہ
اپنے منہ پہ ملتی اور کہتی کہ یہ پاؤن کہان جانیوالے ہین یا کہان سی آئی ہین اور اگر
گاہی حسب تقدیر الہی اوسی قافلہ والونکا اور طرح معاملہ درپیش بھی ہوا تو مسموع
ہوا کہ ویسی لوگ مقدار مین بہت کم ہوتے ہین یعنی ان ہزار ہا آدمیون کی قافلہ سی
کیھزار بھی نہین نقصان پاتی پس نسبت ایسی مقدار قلیل کی بہ نسبت لکھوکہا بدویونکی

سوکو ایک بھی شمار نہین ہوتا اور اچھی برے سب لوگو نہین ہی چنانچہ زمانہ مبارک
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کی کہ وہ سب زمانونسی بہتر تھا کفار اور
منافقین و فاسقین بھی تھی پس ایکجماعت قلیلہ کے باعث سب کو برا کہنا کمال نادانی
ہی اور یہہ بہی خیال کیا جاوے کہ اور ملک مین صحرائی لوگ جو جہ ریگا کسب اختیار
کرتے ہین انکی پاس لکھا روپیہ اور اشرفی اور جواہر کے خزانہ مملو رہتی ہین اور ملک
بھی سرسبز اور شاداب رہتا خوردنی اور نوشیدنی بہت کسی طرح کی ان کو تکلیف
اور ہرج نہین ہوتا اور حاکم وقت کیطرف سی ان کا بندوبست بھی ہوتا ہے
اس پر بہی انکی حرص اور طمع روز افزون رہتی ہی اور وہ اپنی کام مین روز
بروز ہوشیار اور تیز ہوتے جاتے ہین پس مومنین کو ضرور ہی کہ طریقہ انصاف کو
ہات سی ندیوین اور جملہ قوم عرب سی محبت رکھین اور زبان اپنی ان کی شکایت سے
روکین تا مقبولیت حج اور زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان کو نصیب
سرفراز ہووی اور ایسی اعمال کو کہ بی نفع محض ہین خطرات اور وساوس شیطانی
سے سمجھین کہ وہ بڑا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ ثواب اعمال مومنین کم ہووی
بلکہ اس کی خواہش اور خوشی یہہ ہی کہ بالکل ثواب عمل حبط ہو جاوے پس مسلمانونکو
چاہیے کہ مکر شیطان سی بچین اور امیدوار مقبولیت آلہی اور مقبولیت حضرت
رسالت پناہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رہین ؎ یا نبی دلخستہ ایم وسینہ فگاریم یارسول
واماندگان زصحبت یاریم یارسول ٭ خوانی اگر زلطف بیائیم شاد شاد ٭ از لطف
تو امیدوار یم یارسول ٭ یہہ آداب درباب ساکنین اور جوار حرمین شریفین
کی تعظیم و تکریم اور حسن ظن رکھنی مین مذکور ہوئی جس شخص کو کہ سعادت حضوری

حرمین شریفین نصیب ہوئی ہے اس کو اپنی ذات کے واسطے یہ آداب چاہیے
کہ ہمیشہ توبہ اور استغفار اور زاری میں وہ شخص زیادہ اپنی وطن اور دوسرے
جایوں سی مصروف رہی کہ حاضرین کو وہانکی حضوری خاص بارگاہ آلہی اور
قرب خاص حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرفراز ہی بزرگون
نی فرمائی ہین مقربانرا بیش بود حیرانی یعنی جتنا کہ قرب بارگاہ سلطانی مین
زیادہ ہو اتنا خوف بہی زیادہ ہے پس حتی الامکان گناہ صغیرہ سی بہی بچتا
رہی کہ بعضی علما فرمائی ہین کہ صغائر اس جای مین حکم کبائر رکہتی ہین اور ادب
حرمین شریفین کی یہ ہی کہ کسی چیز کو یہانتک کہ خاک پاک کو وہانکی بری نکہی کیونکہ
زمین مکہ معظمہ جای تولد مبارک اور زمین مدینہ طیبہ جای ہجرت اور اقامت اور
مقام استراحت اور ارامگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور جملہ اشیا
جو وہانکی ہین سب کو وہان سی نسبت حاصل ہی اور سب اشیا ر وہان کی بزبان
حال مترنم ہین سے اپہو رہین نزدیک تو بری جائین کدہر کو گل ہین تو ہم بہارے
ہین وگر خار تمارے پس یہ نسبت اُن اشیار کو حاصل ہونیکی باعث سب اشیار کو
وہانکی سب ملک کی اشیا سی بہتر جانے اگرچہ وہان کی اشیا ر مین کوئی اوصاف
اور ملک کی اشیار سی کم پائی جاوے چنانچہ بوقت حضوری مدینہ طیبہ یکجال
نزکیا مسموع ہوا کہ وہ بہ نیت ہجرت مقیم مدینہ طیبہ ہوا تہا یکبار اپنی کہانی کی
واسطی جغرات یعنی دہین خرید کیا اور قوام اس کا نوعی رقیق تہا اس کی زبانسی
یہ بات جاری ہوئی کہ ہماری ملک کا دہین یہان سی بہتر ہوتا ہے عالم منام مین
اس کو اشارہ نبوی ہوا کہ جلد یہان سے جا اور اپنی ملک کا دہین استعمال کر

وگرنہ تیرا ایمان سلب کیا جاویگا نعوذ باللہ من غضبہ وغضب رسولہ
ہرچند کہ یہ امر قلیل الوقوع ہے اور عادت اس رحمۃ للعالمین کی رحمت اور
مغفرت گناہان امتہ مرحومہ ہی مگر بارگاہ سلطانی ہی ایسی امر سی بھی پرحذر رہے
اور یہہ بات جان رکہی کہ گناہ صغائر تو کیا گناہ کبائر بھی شفاعت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی حقتعالی معاف فرماتا ہے چنانچہ حدیث وارد ہی شفاعتی
لاہل الکبائر من امتی یعنی شفاعت میری ان لوگون کی واسطی ہے جو میرے
امتہ مین گناہ کبیرہ کئی ہین پس اس حدیث سی واضح ہوا کہ کیسی بات ناراضی حقتعالے
کی کسی سی ظہور مین آوی اور حضرت اس سی راضی ہین پس امید ہی کہ حضرت کی شفاعت
سی وہ عفو ہو جاوی اور اگر معاذ اللہ ناراضمندی حضرت کی ہووی پس جبتک کہ
حضرت اس سی راضی نہووین اللہ تعالی بھی اس سی راضی نہین ہے اللہم ارزقنا
رضاك ورضاء حبیبك صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلاصۃ فضائل شیخ اسمعیل
نقشبندی مین لکہا ہی استحق من عابۃ تربتہا المنعزہ افتی مالك رحمۃ اللہ علیہ
فیمن قال تربتہا ردیۃ بضرب ثلاثین درۃ وامر بحبسہ وقال ما احوجہ
الی ضرب عنقہ تربۃ دفن فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزعم انہا
غیر طیبۃ یعنی جو شخص کہ خاک پاک مدینہ طیبہ کو عیب لگاوی مستحق ہی سزا کا فتوی دے ابن
امام مالک رح حق مین اس کی کہ کہا تہا خاک مدینہ خوب نہین تیس دری ماریں اور اس کو
قید کرین اور فرمای کہ مستحق تہا یہ شخص گردن ماریکا جو خاک کہ جس مین دفن مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس کو کہتا ہے خوب نہین آداب سکونت مدینہ طیبہ سی
یہ ہے کہ ہرچند خارج روضہ نبوی سی گذرنا ہووی مگر جگہ مقابل روضۂ منورہ

ہووی ضروری ہی کہ توقف کری اور سلام عرض کرکے آگی بڑہی چنانچہ خلاصۃ الفتنی
مین تحریر ہی کہ یک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا اس کو فرمای
کہ ابوحازم کو کہو تو مجہپر گذر کرتا ہے موہنہ پہیرتا ہوا یعنی توقف کرکر مجہپر سلام نہین
پڑہتا جبلی ابوحازم نی بوقت مرور محاذی ہونے روضۂ منورہ کی سلام عرض کرنا آپ
پر ترک نہین کرتی اور چند آداب جذب القلوب مین تحریر ہی عرض کی جاتے ہین
پہلا ادب اس سفر مبارک کا یہہ ہی کہ اس سفر مین نیت خالص زیارت نبوی کی رکہی
اور ابن صلاح اور امام نووی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہین کہ اگر اس مین قصد مسجد نبوی کا
ہی رکہی تو بہتر اور مستحب ہی اور شیخ الحنفیہ کمال الدین بن ہمام بھی اس بات کو اپنی
مشایخین سی نقل کی ہین اور مکملات زیارت نبوی سی یہ ہے کہ مسجد نبوی مین نیت
اعتکاف کری اگرچہ یکساعت ہو اور جملہ آداب سی یہ ہی کہ مسجد نبوی مین سجادہ
بچہا کر لوگون پر جا ی تنگ نکری بلکہ چاہیے کہ جبتک چاہی مسجد مین بیٹہی اور جب
اوٹہی سجادہ بہی اٹہا لیوی اور مسجد مین تہوک یا کہجور کہا کر اس کا تخم نہ ڈالی اور جملہ
آداب ضروریہ سی کہ اکثر لوگ بسبب عوارض بشریہ کی اس مین قصور اور کوتاہی
کرتے ہین یہہ ہے کہ محبت ساکنان مدینہ طیبہ اور تعظیم مین ان کو کوتاہی نکری
ہرچند کہ وہ لوگ سوای سکونت مدینہ طیبہ کی اور کچہہ مرتبہ اور فضیلت نرکہتی ہون
یہانتک کہ فسق و بدعت اور سائر اقسام معاصی مین منسوب اور مطعون ہو وین
اسواسطی کہ شرف جوار حضرت کا ان کو کافی ہی اور یہ شرف کسی بدعت اور معصیت سے
زایل نہین ہوتا اور حسن خاتمت اور امید عفو اور مغفرت سی مایوس نہین کرتا جو کہ
مزلتہ الاقدام رعایت مین اس ادب واجب الاہتمام کی ہی حال بعضی سادات اور علما

کاہی کہ وہ بعضی تقصیرات اور بدعتون مین ملوث ہوتے ہین ان کو بھی سوی تعظیم
اور اجلال کی نہ دیکہی اور اعتقاد رکہی کہ بضمن ہمین نیکون کی معمور اور مستور ہین
اور ملاحظہ سر منشار قول مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم جو شان مین اہل بدر کے
باوجود صدور بعضی تقصیرات بعضی اہل بدر سی واقع ہوا ہی غافل نرہی اور وقت
ملاقات طریقہ بشاشت اور لین کلام کو ہاتہہ سی نہ دیوی اور رشتہ نسبت
قرابت اور شرف جو حضرت کا جو ان کو حاصل ہی ملاحظہ رکہی اور سب وشتم و
غلظت سی اپنی تین باز رکہی کہ فرزند عاق نسبت فرزندیسی خارج نہین ہوتا
چنانچہ بعضی مشایخ آیۃ تطہیر سے یہ معنی سمجھے ہین کہ کوئی شخص اولاد پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے دنیا سی نہ جاویگا یہانتک کہ پہلی رجس اور دنس معنوی سے
مثل مرض وغیرہ کی پاک نہوگا یہ ترجمہ کتاب آداب کا ہی جو بعضی علمار مکہ نے
تصنیف فرمائے ہین اور کلام سید سمہودیکا اور دوسری علما کا محل رعایت ادب
ہین اس کی ساتہہ موافق ہے واللہ اعلم وعلمہ احکم ذکر حکم زیارت قبر شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ واجب ہی یا مستحب ہی اور توسل اور استمداد
کا زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باجماع علما افضل سنتہ اور موکد مستحب
ہے اور بعضی علمار مالکیہ واجب کہتی ہین اور امام ابوحنیفہ کی پاس بہی قریب واجب ہے
اور تاج الدین سبکی فضیلت اور قربت زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کو سات قرآن اور حدیث او اجماع امت اور قیاس کی جو اصول اربعہ
شرع شریف ہین بیان کئی ہین اما کتاب اللہ فرمان حقتعالی کا جو ولو انہم
اذ ظلموا انفسہم جاؤک الخ کہ یہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہی اور پر رغبت

ولانی حضوری بارگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی اور مغفرت چاہنی کی
حضرت سی اور جمیع علماء اس آیتہ کریمہ سی برابری حالت ممات اور حیات مبارک
کے جانکر آداب زیارت شریف مین حکم کئی ہین کہ اس آیت کو عرض کری اور مغفرت
چاہے اور امید کمال حرمت سی حضرت کی سات امتہ مرحومہ کی جو سرفراز ہی کہ مغفرت
چاہنا حضرت کا واسطے اس بندہ کی جو مستغفر حاضر ہو خدمت اقدس مین بہ نسبت
دوسرونکی تاکید زیادہ ہی اور اس حکایت کو باسانید روایت کئی ہین کہ محمد بن حرب
ہلالی کہتے ہین کہ مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا اور زیارت قبر شریف کرکے مواجہ شریف
مین حاضر تھا ناگاہ یک اعرابی آیا اور زیارت کیا اور کہا یا خیر الرسل حق تعالی جو کتاب
آپ پہ نازل کیا اور فرمایا ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ الخ اور
مین حاضر ہوا ہون مغفرت چاہنے والا گناہون سی اپنی لوسیلہ شفاعت آپ کی اور رویا
اور یہ شعر بھی عرض کیا یا خیر من دفنت بالقاع اعظمہ * فطاب من طیبہن القاع
والاکم نفسی الفداء لقبر انت ساکنہ * فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم راوی
کہتے ہین بعد بیٹھنے اس کی مین مشرف ہوا خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے
کہ فرماتے ہین حقتعالی نی بخشا اس کو بسبب شفاعت میری اور حافظ ابو عبد اللہ مصباح
الظلام مین روایت کرتے ہین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سی کہ بعد دفن آنحضرت صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم کی بعد تین روز کی یک اعرابی حاضر ہوا اور بی اختیار قبر شریف پہ گرا اور
خاک مبارک کو اپنی سر پہ بیٹھا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ جو کچھ کہ آپ خدا تعالی
سی سنی ہم آپ سی سنی اور جو حق تعالی نازل کیا آپ پر کلام مجید اس مین سی یہ آیت
بھی ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول

لوجد وا اللہ توا با رحیما اور مین اپنی ذات پر ظلم کر کر حاضر ہوا ہون
خدمت شریف مین آپ کی میری واسطی مغفرت چاہئی حی راوی فرماتی ہین کہ قبر
شریف سی آواز آئی قد غفرالک یعنی تحقیق بخشا گیا واسطے تیری اور لیکن سنت
ہونا زیارت شریف کا بہت سی احادیث وارد ہین کہ بابین فضیلت اس کی ذکر کی
گئی ہین اور احادیث صحیحہ متفق علیہ کہ امر زیارت قبور مین آئی ہین بیچ باب ثبوت
استحباب زیارت قبر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ سید القبور ہی کافی ہی اور اجماع
ائمہ فضیلت اور استحباب زیارت مین آگی مذکور ہوا اور مذہب صحیح یہہ ہے کہ زیارت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عموماً واسطی مردون اور عورتون کی برابر ہی آما تیا اس
زیارت کرنا آنحضرت کا قبور اہل بقیع اور شہداء احد کی تئین اور جب ثریارت دوسرونکے
مستحب ہوئی زیارت قبر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تبرک حاصل کرنا اور
رحمت چاہنا اور مستفیض خیر ہونا ساتھ صلوٰۃ وسلام کے حضور مین ملائکہ جاتین جناب
عرش مآب کی بطریق اولی مندوب اور مستحب ہی اور بعضے علماء کہتے ہین ــ موذریات
قبور سی فقط یاد کرنا آخرت کا ہے جیسا حدیث مین وارد ہے زوروا القبور
فانہا تذکرکم الاخرۃ اور واسطی استغفار اہل قبور کے جیساکہ زیارت کرنا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بقیع کو اور کبھی واسطے نفع لینے کی اہل قبور سی جیسا زیارت قبور
صالحین کی اور امام حجۃ الاسلام نے فرمایا ہے جو شخص کہ ساتھ اسکی حالت حیات مین
اس کی تبرک طلب کرتے ہین بعد موت اس کی بھی ساتھ اس کی تبرک اور انتفاع
حاصل کرتے ہین امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ قبر امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ کی بیچ
اجابت دعا کی تریاق اکبر ہے اور کبھی زیارت واسطی ادائی حقوق کی ہوتی ہی حدیث

شریف مین آیا ہے جو شخص زیارت کرے اپنے والدین کی ہر جمعہ مین تو لکھا جاتا ہے بار الوالدین کرکے اگرچہ تہا حالت زندگی مین ان کی نافرمانبرداری اور زیارت قبر شریف سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یہ سب معانی حاصل ہے ذکر توسل و طلب شفاعت واستغاثہ واستمداد سات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توسل اور استمداد بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسوقت سے ہے کہ روح مبارک جسم شریف سے متعلق نہین ہوئی تھی جیسا کہ علماء حدیث تصحیح اس حدیث کی بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیے ہین کہ جب آدم علیہ السلام سے خطیہ سرزد ہوئی تو توسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ عرض کیے یارب اسالک بحق محمد ان تغفرلی اور حیات دنیا مین اور عالم برزخ مین اور عرصہ قیامت مین کہ انبیائے مرسل کو مجال دم مارنیکا نہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح باب شفاعت فرماوینگے اولین وآخرین کو مستغرق بحار رحمت اور نعمت کرانیگے اور سب کہتے ہین کہ جبکہ توسل سات اعمال صالحہ کے باوجود اسکے کہ فعل انسان ہے اور قصور و نقصان کی سات تعریف کیا گیا ہے جائز ہے اور درگاہ الٰہی مین مقبول ہے چنانچہ آیت قرآنی ناطق ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ توسل بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ محبوب خدا ہین بطریق اولی جایز ہے لیکن توسل بیچ دنیا کے مدت حیات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ اس سے ہی کہ حصر کیا جاوے حدیث شریف مین آیا ہے کہ یکمرد نابینا خدمت شریف مین حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمائے کہ حقتعالی عافیت سرفراز فرماوے حضرت نے ارشاد فرمایا تو اگر چاہتا ہے دعا کرتا ہون کہ حقتعالی بینائی عطا کرے اور اگر ثواب آخرت چاہتا ہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے واسطے تیرے

بسند صحیح روایت کرتے ہین کہ زمانہ مین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی قحط واقع ہوا
یک شخص قبر شریف کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ استسق لامتک فانہم قد ہلکوا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی خواب مین تشریف لا کر فرمای کہ تو عمر کو بشارت اور
خوشخبری دی کہ اس سال بارش ہوگا اور اس قسم توسل کی حقیقت یہ ہی کہ توسل کرنیوالا
حضرت سی یہ چاہتا ہی کہ اپنی حاجت روائی کی واسطی حقتعالی کی پاس حضرت شفاعت
اور دعا فرماوین جیسا کہ حالت حیات مین حضرت سی عرض کرتے تھی اور مضمون عبارت
یا محمد انی توجہت بک الی ربی اس سی خبر دیتا ہی ابن جوزی روایت کرتے ہین کہ
یکوقت اہل مدینہ کو قحط سخت واقع ہوا لوگ خدمت مین حضرت عایشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا
کی حاضر ہوی حضرت نی فرمای کہ تم لوگ حضرت کی قبر شریف کی پاس حاضر ہوکر تہوڑا سا
آسمان کی جانب کہولدو تا کہ فیما بین قبر شریف حضرت کی اور آسمان کی کوی شی حایل نہو
لوگون نی موافق ارشاد حضرت کی عمل کیی برسات بہت ہوا اور صالحین اور اولیاء اللہ کو
بہی تعلق او فیضان نبوی ہی اسواسطی صالحین کی توسل مین بہی آثار اور اخبار وارد ہین
حدیث صحیح مین آیا ہی کہ عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مین یکوقت بارش رک گیا حضرت
عمر رضی اللہ نی توسل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی حق تعالی کی پاس دعا کی اور کہی کہ خداوندا
جسوقت کہ زمانہ پیغمبر مین قحط ہوتا تو ہم تیری پیغمبر کی وسیلہ سی دعا بارش کی واسطے
کرتے تھے اب توسل تیری پیغمبر کے چچا کا کرتے ہین پس تو پانی برسا اور یک روایت مین آیا ہی
کہ عباس رضی اللہ عنہ اپنی دعا مین کہی کہ خداوندا بسبب نسبت تیری رسول کی یہ لوگ تیری
طرف متوجہ ہوی ہین تو محروم و بے دعا انکی شرمندہ مت کر اور حاجت روائی مین مستغیثین کے
نزدیک مرقد انور بہت سی آثار اور اخبار وارد ہین محمد بن المنکدر کہتے ہین کہ یک شخص

میرے والد کی نزدیک اسی دینار رکھا کر جہاد کو روانہ ہوا اور کہا کہ اگر تمکو حاجت ہو اس مین سی خرچ کرو پہر بوقت ضرورت میری والد نی اس سی خرچ کی جبکہ وہ شخص پلٹ کر آیا اپنی دینار کو طلب کیا والد میری اس کی ادائی سی عاجز ہو کر کہی کہ کل تیری امانت دونگا اور مسجد نبوی مین آپ حاضر ہو کر شب باشی کی کبھی روبرو روضہ منورہ کی اور کبھی نزدیک منبر مبارک عجز والحاح کرتے یکایک اندھیری شب مین یکمرد ظاہر ہوا اور اسی دینار کی تہیلی ان کو دیا پہر میری والد نی اپنا قرض اسمین سی ادا کی امام ابوبکر مقری کہتی ہین کہ مین اور طبرانی اور ابوالشیخ روضہ منورہ کی پاس حاضر تھی اس حالت مین کہ بہوک ہمپر غالب تھی اور دو روز سی طعام ان کو میسر نہین ہوا تھا جب وقت عشا قریب ہوا روبرو مرقد انور کے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ الجوع یہ کہکر مین اور ابوالشیخ سو گئی اور طبرانی انتظار مین کسی چیز کے بیٹھے تھے یکایک شخص سید علی آکر دروازہ ٹھوکی ان کی ہمراہ دو غلام تھی کہ ان کے ہاتو مین زنبیل تھی انمین طعام انواع واقسام اور کچھ رکھی تھی انہون نے ہماری پاس آکر بیٹھے اور کہانا کہائے اور ما بقی ہماری پاس چہوڑ کر کہی کہ تم شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کئی اسوقت حضرت خوابمین میری تشریف فرما ہو کر ارشاد کئی کہ جو کچہ تماری پاس ہے لیجاؤ اس واسطی مین تماری پاس حاضر ہوا ابن الجلا کہتے ہین کہ مین نے مدینہ کو حاضر ہوا اس حالت مین کہ مجپر کئی فاقہ گذری تھی مین نے قبر شریف کی پاس کہڑی ہو کر عرض کیا انا ضیفک یا رسول اللہ اور سو گیا خوابمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہو کر ایک روٹی مجھے عنایت فرمائی نصف اس مین سے حالت خوابمین کہا لیا جب بیدار ہوا نصف میرے ہاتہ مین باقی تھا ابوبکر اقطع کہتی ہین کہ

کہ ہن مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا اور مجپر پانچ فاقہ گذری تھی چھٹی روز نزدیک
قبر شریف حضرت کے حاضر ہوکر عرض کیا انا ضیفک یارسول اللہ یعنے مین آپکا
مہمان ہون یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سورہا خواب مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی مشرف ہوا ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت کے سیدہی جانب اور عمر
حضرت کی لیسار پر اور حضرت علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہ حضرت کے روبرو تھے
پہر حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھے ارشاد فرمائی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم رونق
افروز ہین راوی کہتے ہین کہ بمجرد خبر فرحت اثر کی ہین اٹھا اور بوسہ چشمان مبارک
کا لئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یک روٹی عنایت فرمائی جو وقت مین بیدار
ہوا یک ٹکڑا اس روٹیکا میری ہاتہہ مین تھا احمد بن محمد صوفی کہتے ہین کہ تین مہینہ مین
نے جنگل مین پہرا اور جسم میرا تمام مشقوق ہوگیا تھا اسیحالت مین مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا
اور حضرت پر سلام عرض کیا اور سو گیا یکایک حضرت خواب مین تشریف فرما ہوکر
ارشاد کیو کہ ای احمد تیرا کیا حال ہی اور کیا عرض رکہتا ہے مین نے عرض کیا انا جائع
دانا فی ضیافتک یارسول اللہ حضرت فرمائی کہ ہاتہہ اپنا کہول اور چند درہم
مجھی عنایت فرمائی جب مینی بیدار ہوا وہ دراہم میری ہاتہہ مین تھی پہر سینے بازار سی
فالودہ وغیرہ کہا کے جنگل مین گیا اس قسم کی سرفرازی کی حکایات بہت ہین اکثر
جن حکایات مین کہ سرفرازی طعام ہوا ہی ماخوذ بنفس نفس سرفرازی طعام ہوا ہے
یا کسی اہل بیت مین سی واسطی سرفرازی طعام کی ارشاد ہوا ہی کوئی غیر شخص سوائے اہلبیت کے
واسطی سرفرازی طعام کی ارشاد نہین فرمائی اور مقتضائی کرم بہی ہے تتمیم جب
ان چار اقسام یعنی کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس سی توسل اور استمداد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی ثابت ہوا اول توسل بروح مقدس آنحضرت کے قبل وجود مبارک آپ کے کہ اس منقبت عظمیٰ مین کسی انبیاء اور اولیاء کو آپ کی ساتھہ مشارکت نہین اسواسطے کہ نہ وارد ہونا نص کا اور کسی انبیاء کے لئے اسبات مین کافی ہے دوسرا توسل حالت حیات دنیویہ مین ظاہر ہے کہ امتہ مرحومہ حضرت کے بشیما حالت حیات مین بباعث توسل حضرت کی فائز بمقاصد دارین ہوئی اور بباعث شرف متابعت اور نسبت قرابت کی آل اور اصحاب اور اولیاء امتہ بھی اس توسل مین داخل ہین اور ظہور تصرفات اور کرامات اولیاء اللہ اس عالم مین واسطی اثبات مدعا کے کافی ہے قصۂ توسل عمر رضی اللہ عنہ مین حضرت عباس رضی اللہ کی سات کسیکو خلاف نہین ہے ایسا ہی توسل واستمداد بوسیلہ شفاعت قیامت کے روز انبیاء اور اولیاء اور صالحین امتہ سی بھی جایز ہے جیسا کہ کتب عقائد مین مذکور ہی لیکن توسل اور استمداد مقام قبر مین اختصاص اس کا حضرات انبیاء رض سی ہونے مین تردد ہے ظاہرًا یہ توسل ولیاء اللہ اور صلحاء سی بھی جائز ہے واللہ اعلم اور دلیل واسطی جواز توسل انبیاء اور اولیاء کرام کی مقام برزخ مین قیاس حالت حیات پر ہی یعنی جیسا کہ حالت حیات مین انبیاء اور اولیاء سی توسل جایز ہی ویساہی مقام قبر اور برزخ مین انسی توسل جایز ہی اسواسطیکہ اولیاء اللہ کے روح مبارک کو ادراک اور شعور اور مرتبہ قرب ان کا حقتعالی کے پاس بعد رحلت ان کے بھی حاصل ہی اور معنی توسل واستمداد اس محل مین یہی ہین کہ جو خاص بندی حقتعالی کی ہین ان کو ہی حاصل او مرتبہ اور محبت جو حق تعالی کی بارگاہ مین سرفراز ہی ویسے بندونکی روحانیت کی وسیلہ سی اور انکی مرتبہ اور قرب کی ذریعہ سی خدا کی نزدیک دعا کرنا

اور یہ امر کچھ احتیاج نص صریح کا نہین رکھتا بلکہ نہ وارد ہونا نص کا درباب ممانعت
اس توسل کے کافی ہے ہان اگر کئیں دلیل قطعی درباب خصوصیت توسل ساتھہ
انبیاء علیہم السلام کی پائی جاوی تو ممانعت درست ہے مگر کوئی دلیل تو ایسی ظاہر نہین ہے
اگر کوئی کہے کہ یہان پر موت ہونا اور قرب آلہی باقی رہنا سوائے انبیاء کی اور زندگی
واسطی مستفیض ہین جواب اس کا یہہ ہی کہ باقی رہنا روح کا واسطی انبیاء کی اور غیر انکی برابر ہے
فیجوز التوسل بہم ولا قائل بالفضل اور بہت سی اخبار مشایخ کبار کی جو ارباب کشف
ہین اس شبہ کو دور کرنیوالی ہین ہان بعضی فقہا کو ایکطرح کا خلاف ہی الحق احق ان
یتبع واللہ اعلم انتہی مضمون جذب القلوب ملخصا مولف کثیف عرض کرتا ہی کہ اس مقام پر چند
حکایات جو عنایت رحمتہ للعالمین کی مستغثین پر شامل ہوئی ہی کتاب مصباح الظلام سی نقل
کی جاتے ہین اور جہان لفظ مولف مرقوم ہو وہان مراد مولف کتاب مصباح الظلام ہی نقل ہی
کہ بعضی شیوخ قیروان الشعامہ کے ایسا کہتی ہین کہ یکمرد اپنی ملک سی ارادہ سفر حج کا
یکدوست نی اس سی کہا کہ مین حاجت رکہتا ہون تو متوجہ ہوکر حاجت روائی میرے
کر اس مرد نی کہا کہ کیا تیری حاجت ہی اس دوست نی اس کو کہا کہ میری یہ عرضی کو مدینہ
منورہ مین لیجاکر جانب بالین روضہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دفن کر
اور سلام میرا عرض کر مگر اس کو کہول کر مت دیکہہ اور یہی میری بڑی حاجت ہے
اس مرد نی کہا کہ مین تیری حاجت کو قبول کیا پہر وہ حاجی موافق وصیت اپنے دوست کے
عمل کیا اور پہر بعد فراغ حج وزیارت وطن کو اپنی رجوع کیا اس کی دوستنی شہر کے
باہر تک اس حاجی کا استقبال کیا اور قسم دیکر باصرار چلے اپنی مکانمین اس حاجی کو لیگیا اور
بہت اچھی طور سی انکی ضیافت کیا اور بوقت رخصت اپنے مکان کے باہر تک ان کو پہونچایا

اور کہا کہ حقتعالی تجھو جزا رخیر دیوی تونے میری عرضی پونچایا وہ حاجی کہتے ہین کہ مجھو اس
دوست کی یہ بات سنکر کمال تعجب ہوا کہ اس کو یہ حال میری عرضی پونچانیکا کیسا معلوم ہوا
پھر وہ حاجی نی اپنے دوست سی پوچھا کہ تونی حال میری عرضی پونچانیکا کیسا جانا اس نے کہا
کہ میرا ایک قطعہ ہے کہ مین تجھسے بیان کرتا ہون ایک بہائی میرا چھوٹی لڑکی کو چھوڑ کر انتقال کیا مینے
اس لڑکی کو بمحنت و شفقت اچھی طور سے پرورش کیا پھر وہ لڑکا بھی ایام طفولیت مین انتقال
کیا مین نے ایکشب خواب مین دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور آدمی نہایت سختی مین پیاسی ہین
اور مین بہی پیاسا ہون اور وہ برادر زادہ میرا ہاتہہ مین پانی لیا ہوا کھڑا ہے پس
مین نی اس برادر زادہ سی اپنی پانی کو طلب کیا پس اسنی مجھو جواب دیا کہ میرا باپ تجھسے
عقد ار زاید ہی مجکو یہ بات اس لڑکیکی نہایت گران معلوم ہوئی پہر مین نے خواب سے گھبرا کر
اوٹھا اور جو ماجرا کہ شب کو مین دیکھا تھا اس سے غمگین رہا پھر صبح کو اپنا سب مال خدا کے
راہ مین خیرات کیا اور بارگاہ آلہی مین دعا کیا کہ حقتعالی مجھے فرزند دیوی پھر ایک
مدت کی بعد حقتعالی نے مجھے ایک لڑکا عنایت فرمایا جو تمنی بوقت رخصت سفر حج کی دیکھے تھے
جب تمکو اتفاق سفر حج کا ہوا تو مین ایک عرضی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت
مبارک مین اسمضمون کی لکہا کہ حضرت حقتعالی سی دعا فرماوین کہ اس لڑکیکو قبول فرماوے
واسطے امید اسبات کی جو بہائی نی میری بسبب لڑکی اپنی نفع پایا ہی مجھے بہی حاصل ہووے
اور عرضی وہی تہی جو تماری ہمراہ روانہ کیا پھر وہ لڑکا فلانی روز بیمار ہوکر انتقال
کیا پس مین نی جان لیا کہ عرضی میری حضرت کی خدمت مبارک مین پہونچگئی اسواسطے کہ
مقصود میرا حاصل ہوا وہ حاجی کہتے ہین جو تاریخ وفات اپنی لڑکی کی اسنی مجھسے بیان
کیا اور مین نے خیال کیا تو معلوم ہوا کہ اسی تاریخ مین مین نے روضۂ منورہ کے

پاس حاضر ہو کر عرضی کو اس کے پونچایا تہا مولف روایت کرتے ہین حافظ ابا الحسن
بن علی القرشی سے وہ روایت کرتے ہین ابا عبداللہ مرسی ہی وہ حکایت کرتے ہین
حافظ ابیطاہر اسمعیل بن الانماطی سی وہ کہتی ہین کہ سحون ناسخ مجہسی بیان کرتے تہے
کہ مجہے یکبار اہل روم نے قید کیا اور یک زمانہ تک ان کے قید مین گرفتار رہا پس اپنے نزدیک
مین نے فکر کیا کہ نہ میری پاس کچہ مال ہی کہ وہ کام آوی اور نہ کوئی اہل قرابت ہین
کہ وہ مجہے چہڑاوین اب میرے واسطے سوای اس کی کوئی تدبیر اور تجویز نہین ہی کہ مین
اپنا عرض حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک مین لکہہ بہیجون پہر مین نے
یک عرضی اپنی عرضی حال کی لکہہ کر یک سوداگر مسلمان کو وہ عرضی دیا اور اس کو
کہا کہ جسوقت تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روضہ اقدس کی پاس پونچی تو اس عرضی
کو قبر اطہر کی نزدیک لٹکاوی پس وہ مرد سوداگر ویسا ہی کیا پہر جسوقت کے لوگ
مجہسے پلٹی یک سوداگر قافلہ حجاج مین تہا مجکو حاکم وقت سی لینا چاہا پس یکایک میرے
پاس آیا اور مجکو حاکم وقت کے پاس لیگیا پس نزدیک حاکم کے یک مرد تہا مین گمان
کرتا ہون کہ وہ مرد عجمی تہا حاکم نے مجہے دیکہکر اس مرد عجمی سی کہا کہ یہہ وہی شخص ہے
کہ جس کو تو مجہسے مانگتا ہے وہ مرد عجمی نے حاکم وقت کو کہا کہ مین نہین جانتا ہون
پہر وہ مرد عجمی نی میرا نام پوچہا پس مین نی اپنا نام بیان کیا پہر کہا کہ اپنا خط لکہہ کر
بتا جبکہ مین نے اپنا خط لکہہ کر اس مرد عجمی کو بتایا اسوقت حاکم وقت سی کہا کہ یہی
شخص ہے کہ جس کو مین نے تجہسے چاہا تہا پس مجہکو وہ مرد عجمی نے حاکم وقت سی خرید کیا
اور ان کافرون کی ملک سی نکالا سحون ناسخ کہتے ہین کہ مین نے مرد عجمی سے
پوچہا کہ تو نی مجہکو حاکم وقت سی کسلوسطے خرید کیا اسنی کہا کہ مین بعد فراغ حج واسطے

زیارت کی مدینہ طیبہ مین حاضر ہوا جسوقت کی زیارت بنولیسی مشرف ہوا اور
قبر اطہر کے پاس حاضر رہا یکایک میرے دل مین خیال آیا کہ کاشکی اگر حضرت اس عالم
مین تشریف رکہتے مجہے کچہ حکم اور ارشاد فرماتے تو مین ارشاد حضرت کا بسر وچشم بجالاتا
بعد اس خیال کی یکایک ایک کاغذ پر میری نظر پڑی کہ قبر اطہر کے نزدیک لٹکا ہوا
اسی ہل رہا تہا پہر وہ کاغذ کو دیکہتے ہی میری دل مین خیال آیا کہ جو مین نے بات چاہا
تہا وہ حاصل ہوئی اور حضرت نی اس کاغذ کی مضمون کا مجہے ارشاد فرمائی ہین پہر مین
جب کاغذ کو دیکہا تو اس مین تیرا نام لکہا ہوا تہا اور تو نے اپنے خلاصی قیدسی حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی چاہا تہا پہر جس شہر مین کہ تو قید تہا مین نی وہانکا قصد کیا اور حاکم
سی تجہے لینا چاہا اور معاوضہ مین تیری کچہ روپیہ بہی مقرر کیا جب تو حاکم وقت سکے
پاس حاضر ہوا تو مجہے تجہسی شناخت نہ تہی پہر مین نے واسطے تصدیق اس امر کہ ایا کاتب
عرضی تو ہی ہی نام تیرا پوچہا اور خط تیرا دیکہا جب مین تحقیق کر لیا کہ تو وہی کاتب عرضی
ہے حاکم وقت کو روپیہ دیکر تیری خلاصی کیا اور یہ کام مین واسطے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی محض کیا ایضاً مولف کہتے ہین کہ باسانید مجہے یہ بات پونہچی کہ فقیہ
ابو علی الحسین بن عبد اللہ بن ابراہیم الطموں نی ایک قصیدہ نعت شریف مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکہا اور عرض کیا کہ مجہے انعام اس کا شہادت فی سبیل اللہ
ملی پہر وہ خدا کی راہ مین شہید ہوئی مولف موصوف شیخ زاہد ابا العباس احمد بن محمد
ہمدانی سی کہ وہ مشہور بہ ابن نابت ہین روایت کرتے ہین کہ شیخ زاہد نے کہے
کہ میرے نزدیک شہر فاس مین یکعورت تہی اس کی یہ عادت تہی کہ اگر اس کو ہی
امر مصیبت کا درپیش آوے کہ اس ہی وہ گہبرا جاوے جلد اپنے ہاتون کو منہ پر اپنی رکہکر

آنکھون کو اپنی بند کرکے یا محمد کہتو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شیخ زاہد کہتے ہین کہ بعد
انتقال اس کی ایک اہل قرابت نی اس کی مجھی بیان کیا کہ اس کو خواب مین دیکھا
اور پوچھا کہ ای میری پھوپی فرشتہ منکر و نکیر جو آدمیون کو سختی اور فتنہ مین
ڈالتی ہین اور ان کی ایمان کی آزمایش کرتے ہین تو نی دیکھی تب اس عورت
مرحومہ نے جواب دیا کہ ہان جبکہ میری پاس وہ فرشتہ آئی اور مین ان کو دیکھتی
ہی ہاتھہ کو اپنی منہ پر رکھکر یا محمد کہی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر اپنی ہاتون کو
منہ پرسی نکالی اُن فرشتون کو نہین دیکھی کہ کہان گئی اور کیا ہوئی ایضاً
مولف موصوف روایت کرتے ہین شریف ابا اسحاق ابراہیم بن عیسی بن محمد
الحسنی سی کہ وہ ایسا کہتے ہین کہ مین درمیان مدینہ طیبہ اور ملک شام کے تھا
پس اونٹ میرا اس مقام مین گم ہوا اور مجھی شیخ احمد رفاعی سی اجازت پونچی
کہ شیخ نے فرمای ہین کہ جو شخص کو کوئی حاجت درپیش ہووی پس وہ میرا
جو شہر عبادان ہے اس جانب میری قبر کیطرف متوجہ ہوکر سات قدم چلی
اور مجھسی فریاد چاہے پس حاجت اس کی ادا ہوگی پس منہ اپنا شہر عبادان کی جانب
کرکر شیخ احمد رفاعی سی استغاثہ کا ارادہ کیا یکایک ہاتف سی ندا آئی کہ تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی شرم نہین کرتا کہ تو قریب مین شہر مدینہ ہوکر غیر حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے فریاد کرتا ہے پھر مین نے منہ اپنا مدینہ کے طرف پھیرا
اور عرض کیا یا سیدی یا رسول اللہ مین آپ سی فریاد چاہتا ہون اس لفظ کو ابھی
تمام نہین کیا تہا کہ شتربان نے مجھے کہا کہ اونٹ تیرا مل گیا یہ موجود ہے مولف
ایاس ابن ابی تمیمہ سی روایت کرتے ہین انہون نے عطاسی اور عطا نی ابو ہریرہ

کہتے ہین کہ انصار نے حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ
بخار ہماری پاس آیا ہی آپ دعا فرماؤ کہ ہمسے دور ہوی پہر حضرت نی دعا فرمای
اور بخار انصار کا دور ہوا ایضاً مولف موصوف ابا الحجاج یوسف بن تمیمی سے
روایت کرتے ہین کہ انہون نے ایکبار بسبب خرچ سواری نہونیکی مکہ معظمہ سے
مدینہ طیبہ کو پیادہ نکی راہ سی گئی وہ کہتے ہین کہ درمیان طریق مین رستہ بھولی پہر
اسباب مین فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کی یکایک نظر انکی ایک عورت
کیطرف پڑی کہ وہ مدینہ طیبہ سی آرہی تھے جب انہون نے ان کو دیکھی پہر واپس
مدینہ کو جانا شروع کئے راوی کہتے ہین کہ مین نے ان کی یہ حرکت سے جان لیا کہ
واپس ہونا اُن بی بی کا میری رہنمائی کی واسطی ہی ہین بہی ان کی قدم بقدم گیا
یہانتک کہ مدینہ طیبہ کو پہونچا ایضاً مولف موصوف ابو الحجاج یوسف مذکور سے
روایت کرتے ہین کہ یک فقیر کو دیکہو کہ وہ واسطے زیارت مدینہ جارہے تھے اور راہ
گم کئی بجز راہ گم کرنے کے فریاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین کئی یکایک
قبہ عباس جو قریب مدینہ ہے ظاہر ہوا حالانکہ درمیان ان کی اور قبہ عباس کے
تخمیناً یکروز کی راہ تہی مولف موصوف ابو عبداللہ عمر بن سالم سے جو ان کا عرف خواجہ
ہے روایت کرتے ہین کہ یکشب کو خواب مین دیکھی کہ وہ دریای نیل مین یکجزیرہ پر ہین
یکایک مگر آیا اور نگل جانیکا ارادہ کیا پہر میرے دل مین نہایت خوف پیدا ہوا یکایک
یک شخص ظاہر ہوی اور میری دل مین یہ آیا کہ وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ہین حضرت نے مجھے دیکہکر ارشاد فرمای کہ جو وقت تجکو کچہ شدت واقع ہووے
تو یہ بات کہونا انا مستجیر بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راوی موصوف

یعنی ابو عبداللہ کہتے ہین کہ بعد اس ماجرا کی ایک نابینا بہائی میرا حضرت کے زیارت
کا ارادہ کیا مین نے ان سے اپنا خواب بیان کیا اور کہا کہ اگر تمکو کچہہ شدت واقع
ہووی اسوقت انا مستجیر بك یا رسول اللّٰہ کہو پس انہون نے اپنے
وطن سی سفر کئی یہانتک کہ بعد فراغ حج سفر مدینہ طیبہ کا قصد کیو اور اثناء راہ
مین بلدہ رابغ جس کو اب رابق کہتے ہین پونچی اس مقام پر ان کی پاس پانی نہایت
قلیل تہا اور ان کا ایک خادم تہا کہ وہ بہی واسطی پانیکی جستجو کی گیا تہا راوی
کہتے ہین کہ مشک میری ہاتہہ مین تہی اور شدت سی مجہے پیاس ہوئی اس وقت
مجکو نصیحت میری بہائیکی یاد آئی اور مین نے کہا انا مستجیر بك یا رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم بمجرد یہہ کہنے کے یکمرد کی آواز مسموع ہوئی وہ یہ کہتا ہے کہ
تو اپنی مشک بہر لی اور مجہی پانیکی آواز سنی مین آئی کہ میری مشک مین آرہا ہے
یہانتک کہ میری مشک لبریز ہو گئی اور مجہی نہین معلوم کہ یہ پانی کہانسی آیا مولف
موصوف شیخ ابوالحسین علی بن یوسف التفلیسی روایت کرتے ہین کہ مین نے ایکشب
مین خواب دیکہا کہ ایک شیر غران نے مجہپر حملہ کیا مین نی فریاد حضرت صلی اللّٰہ علیہ
و آلہ وسلم سی کیا وہ شیر روبرو سی ہٹ کر سیدہی جانب آیا مین نے یا محمد کہا پہر بائین
جانب آیا مین نے یا محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم کہا پہر ہٹ کر پیچہے آیا مین نے
یا محمد کہا اسوقت ایک شخص پیدا ہوئی کہ وہ فیما بین میری اور شیر کے مائل ہوئی
پہر مین نے ان کو نہ دیکہا اور خواب سی ہشیار ہوا مولف موصوف ابو محمد عبدالواحد
بن ارضاحی سی روایت کرتے ہین کہ وہ ایکسال ملک شام مین بہار رہی جسوقت کہ قافلہ
مدینہ طیبہ کو جانیکا تیار ہوا اثنا قافلہ مین ندا ہوئی کہ ہر ایک شخص تین روز کا پانی اپنے ہمراہ

اور مین بلی بغیر پانیکی ہمراہ قافلہ سفر کیا جسوقت کہ شب ہوئی سورہ طہ پڑہا اور حضرت
عرض کیا کہ مین آپکا مہمان ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حق تعالی سی
مین نے دعا کیا کہ حضرت کی جمال باکمال سی مشرف فرماوی تا کہ اپنی مقدمہ مین کچھہ
حضرت سی عرض کردن پہر جب مین سو گیا خواب مین حضرت سی مشرف ہوا اور حضرت
پر سلام عرض کیا حضرت نی مجکو اپنی سینہ شریف سی ملا کر فرمائی کہ تو اپنی حاجت روائی
کی ساتھہ خوش ہوا ور کچھہ فکر مت کر راوی کہتے ہین کہ حضرت کی برکت سی قافلہ صبح کو
ایسی پانی پر پہونچا کہ وہ پانی تمام اہل قافلہ کو کفایت کیا اور برکت سی دیدار مبارک
حضرت کی مجھے ایسی قوت حاصل ہوئی کہ مین تمام قافلہ پر سبقت کرتا مولف موصوف
اصغر عبد اللہ الحسین بن الحارث بن مسکین سی روایت کرتے ہین کہ خواب مین دیکھے
دو مرد اپنی ہاتون مین بڑی بڑی دو چھریان لیکر آئے اور ارادہ ذبح کا کئے اسوقت
راوی کہتے ہین مین نے کہا کہ مجھے رسول اللہ کے واسطے چھوڑ دو انہون نے جواب دیا
کہ تو رسول اللہ سی محبت نہین رکھتا مین نے کہا کہ قسم خدا کی مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی محبت رکھتا ہون پہر مجھے چھوڑ دیا راوی کہتے ہین کہ بعد اس واقعہ
کے حکم حاکم مجہپر ہوا کہ تم قلعہ مین جاو پہر میرے دل مین وہی بات آئی جو مین نے
خواب مین کہا تہا مین نے حاکم کے آدمیون سے کہا کہ تم رسول اللہ کے واسطے
مجھے چھوڑ دو پہر مین نے برکت سی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قید قلعہ سے
خلاص پایا مولف موصوف ابو عبد اللہ محمد بن سالم سے روایت کرتے ہین کہ
مین پیادہ مکی راہ سے مدینہ طیبہ کے زیارت کو گیا جب مجھے ضعف لاحق ہوتا تو مین یہہ
کہتا انا فی ضیافتك یا رسول اللہ یعنی آپکی مہمانداری مین ہون یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز دیہ کہنے کے ضعف میرا زایل ہوتا مولف موصوف احمد بن محمد
سلاوی سی روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین بعد زیارت شریف آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بوقت معاودت وطن اپنے کے روبروے روضۂ اقدس حاضر ہوکر
عرض کیا۔ یا حبیبی یا سیدی وسیدالکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اب جنگل
مین جاتا ہون جسوقت مجھے کچھ شدت درپیش ہوجاوی تو مین آپ کی وسیلہ سی حقتعالی
سی دعا کرونگا پھر روبرو مزارات سیدنا ابوبکر الصدیق وعمر فاروق رضی اللہ عنہما کی
حاضر ہوکر یہی کہا راوی کہتے ہین اثنار راہ مین یک صحرا لق ودق مین یک بڑی
باولی تھی اور اوس مین پانی تھا مین اس مین گر پڑا اور صبح سے عصر تک اسی مین رہا اور
سوای موت کے مجھے اور کچھہ نظر نہ آتا تھا اسوقت مین نی جو حضرت کی خدمت مین عرض
کیا تھا یاد آیا پھر مین حضرت کے طرف متوجہ ہوکر عرض کیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جو کچھہ مین آپ سی اور صاحبین سی آپ کی عرض کیا تھا اوراس سی زاید کہنے نہین آیا
کہ مجھ کو قدرت حاصل ہوگئی اور تائید مبارک حضرت کی باولی سی باہر آیا اور ہلاکت سے
نجات پایا والحمد للہ علی ذلک مولف موصوف یسین بن ابی محمد سی روایت کرتے
ہین کہ وہ کہتے ہین کہ ہم لوگ گاؤن مین تھے یکفقیر مدینہ سی مراجعت کیا ہوا میری پاس آیا
اور کہا کہ مین نی جب مدینہ منورہ سی نکلا میری پاس کچھہ تھا اور مین بھوکا تھا اور اثنار
راہ مین جب مجھی بھوک شدت ہوئی مین نی حضرت کیطرف متوجہ ہوکر عرض کیا انا
جائع وانا ضیفک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مین بھوکا ہون اور
آپکا مہمان ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجز اس کہنے کی مجھی تین روز کا غلہ
ملا اور مین جب اسی خیال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ غلہ مدینہ طیبہ کا پیدا ہوا ہے مولف موصوف

اما عبداللہ محمد بن علی الجزوحی سی روایت کرتے ہین کہ وہ کہتی ہین مین مقام جوجرمین
تہا اور مین نی دریا مین داخل ہوا یکایک موج اور ہوا اور دریا کو ایسی آئی کہ قریب
تہا کہ غرق ہوجاوٴن اوس وقت کہا الغیاث بک یا رسول اللہ امدنی یعنی
فریاد ہی آپ سی یا رسول اللہ ای نبی میری مدد فرمائي اور حضرت کی سات متمسک کیا
بس بمجرد متوجہ ہونے حضرت کیطرف پائو کشتی بسبب ہوا اور موجکی دریا کی اندر جاریتی ہتی
یکایک بسبب تائید مبارک حضرت کی اوپہ آگی موٴلف موصوف دو شیخ سی روایت کرتے
ہین ایک شیخ ابوالحسن علی بن ابی القاسم دوسری ابا الحسن علی بن ابی الفضائل اور
یہ دونو ابو العباس مرسی سی وہ کہتے ہین کہ مین یکوقت مین دریا پر سوار تہا پس یکایک
دریا کو متوج ہوا اور ہم قریب تہی کہ غرق ہوجاوین اوس وقت یک شخص کی آواز
سنی مین آئی کہ وہ یہ کہتا ہی اے دشمنون اپنی نفس کی تمہاری نوبت یہانتک پونچی اور
تم دعا نہین کرتی راوی کہتے ہین اسوقت مین نی اپنی ہاتون کو دراز کر کی دعا کیا کہ
یا اللہ تیری نبی کی حرمت سی جو تیری نزدیک ہی تو ہمکو بچالی اور سلامت رکھ یہ کہنا
میرا ابہی تمام نہین ہوا کہ مین نی دیکہا یکجماعت فرشتون کی دریا کو گہیر لی اور مجہ کو
بشارت نجات اور سلامتی دی مین نی اپنی رفیقون کو کہا کہ کل کی روز تم مقام مرسی
جو منزل مقصود ہی پونچوگی صحیح وسلامت انشاء اللہ تعالی ابوالحسن علی بن الفضائل
کہتے ہین کہ ابو العباس مرسی نی مجھے نصیحت کی کہ ای فرزند تجہی کوئی حاجت ہووی تو بوسیلہ
آنحضرت حقتعالی سی دعا کر موٴلف موصوف فارس سی روایت کرتے ہین کہ بی بی کو ان کی لڑکا
تولد ہوا اس شب مین کہ سخت برسات اور جاڑہ تہا اور انکی پاس اسوقت کوئی شئی نتہی کہ روغن
چراغ یا لکڑی یا کہانیکی قسم سی خرید کرین نہایت متفکر ہوئی اس حالت مین غنودگی نیند آئی

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی مشرف ہوی اور حضرت سبقت فرماکر سلام ارشاد کیا
اور فرمای تو کیون متفکر ہی عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایسا حال ہی حضرت نی فرمای کہ
صبح کو فلان مجوسی کی پاس جا حضرت اس کا نام بھی فرمائی کہ مین اس کو جانتا ہون پھر ارشاد
ہوا کہ تو اس مجوسی کو کہہ کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ بیس درہم مجھے دی فارس کہتے
ہین کہ جب مین غنودگی سی ہشیار رہوا کمال متعجب و متحیر ہوا اور دل مین کہا کہ یہ بات
نادر ہی شیطان کو قدرت نہین کہ صورت حضرت کی پکڑ کر خواب مین آوی اور حضرت
مجوسی سی کہو فرمای ہین پھر سو گیا خواب مین پھر حضرت رونق افروز ہو کر فرمائی کہ تو
دیر ست کر اور اس مجوسی کی پاس جا پھر صبح ہوتی ہی مین نی اس مجوسی کی پاس گیا دیکھا
کہ وہ کھڑا ہوا تھا مگر اس نی مجھے نہین پہچانا اور مجھ شرم معلوم ہوی کہ اپنی حاجت اسسے
کہون پھر اس نی مجھے بغور دیکھکر کہا ای بزرگ تم کچھ حاجت رکھتے ہو مین نے کہا کہ
ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی تجھے ارشاد فرمای کہ مجکو بیس درہم دی اس نے
اپنی آستین کا کونا کہولکر بیس درہم مجھے دیا پھر مین اسی کہا کہ ای شخص مین نے
تجکو حضرت کی ارشاد سی پہچان کر تیری پاس آیا تو مجھے کیسا پہچانا کہ بیس درہم دی
دیا اس نی کہا کہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی خواب مین شب کو مشرف ہوا کہ ایسا
ایسا حلیہ شریف تہا مجکو ارشاد فرمای کہ کل کی روز یکمرد اس حالت اور صورت کا جب
تیری پاس آیا بیس درہم اسی دینا پس مین اس علامت سی تجھے پہچانا کہ تو رسول اللہ کا
بہیجا ہوا ہی فارس کہتی ہین کہ پھر وہ تہوڑا توقف کرکے کہا کہ تو مجھے اپنی مکان مین لیجا پس
مین اس کو اپنی مکان مین لیگیا بعد اس کی ہمشیرہ اور جورو اور لڑکا بھی آیا پس یہ چارو
اسلام سی مشرف ہوی اور اپنی اسلام مین راست اور مستقیم رہی مولف موصوف کہتی ہین

یکوقت معتمد علی اللہ خلیفہ عباس شب کو سو رہا تھا یک خواب سی گھبرا کر اٹھا اور کہا
کہ منصور جمال کو قید خانہ سی یہان حاضر کرو پس منصور کو روبرو خلیفہ کی حاضر کیے پوچھا
اس سی کہ تو کب سی قید ہی اس نی کہا کہ تین سال سی خلیفہ نی کہا کہ تو سچا حال اپنا کہہ
جمال مذکور نے کہا کہ سکونت میری شہر موصل ہی میرے نزدیک یک اونٹ تھا کہ ہر دن
مزدوری کر کر اہل و عیال کو اپنی پرورش کرتا پس مجہ کو مزدوری نہ ملنی کی باعث سے
میری اہل و عیال پر تکلیف واقع ہوئی اور مین واسطی طلب معیشت کی شہر موصل کو
چہوڑ نکلا پس یکایک یک جماعت لشکری مجہی اثنای راہ مین ملی کہ وہ چورون کو گرفتار
کرکے لا رہے تھی اور مین ان کا ایلچی تھا اُن چورون مین سی یک مرد نے سپاہیون کو
مال دیکر چہوٹ گیا اور اس کی جای پر سپاہیون نی مجھے گرفتار کیی اور اونٹ بھی
میرا لیلئی مین نے ہر چند انسی کہا کہ للہ مجھے چہوڑ دو مگر وہ نمانی پہر اُن چورون مین سے
بعضی تو مر گئی اور بعضی رہائی پای اب فقط مین تنہا باقی ہون معتمد علی اللہ نی پانسو
دینار سرخ دیا اور تین دینار میرا مشاہرہ مقرر کیا اور اپنی اونٹون کا مجھے جمال بنایا
پہر خلیفہ نی حاضرین مجلس کیطرف متوجہ ہو کر کہا کہ مین نی ابھی خواب مین حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا کہ فرماتے ہین ای احمد تو ابھی منصور کے جانب متوجہ ہو
اور اس کو قید سی رہا کر کہ وہ مظلوم ہی فائدہ معتمد علی اللہ لقب خلیفہ ہی اور نام
اس کا احمد ہی مولف موصوف کہتے ہین کہ ابو حسان زیادی کی پاس یکمرد خراسانی
یک کیسہ دس ہزار درہم کا امانت رکھا کر ارادہ حج کا کیا یکایک اسمرد کو خبر موت والد
اسکی پونچی یہہ خبر سنکر ارادہ حج سی باز رہا اور ابو حسان اپنی امانت طلب کیا
اور ابو حسان بہت قرضدار تھی وہ دس ہزار درہم اپنی ادای قرض مین صرف

ادای امانت مین نہایت حیران اور پریشان ہوی اور یہہ قصہ بہت بڑا ہی
خلاصہ یہہ ہی کہ ابوحسان کو مامون خلیفہ وقت نی طلب کیا اور کہا تمہارا کیا قصہ ہے
بیان کرو ابوحسان اپنا سب قصہ کہا مامون نی سنکر بہت رویا اور کہا کہ اج کی شب
مجھے رسول اللہ نی سونی ندی اول شب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی مجھے
فرمای کہ ابوحسان کی مدد کر پس جاگ گیا مین اور تم کو نہین پہچانا اور اپنی دل مین
خیال کیا کہ تمہارا حسب و نسب دریافت کرونگا پہر سو گیا پہر حضرت خواب مین تشریف
فرما ہوی اور فرمای کہ ابوحسان زیادی کی مدد کر پہر مین خواب سی گہبرا کی اوٹھا
پہر سو گیا پہر بار سوم کلمہ زجر سی فرمای دیلاث امداد باحسان یعنی تیرے واسطے
خرابی ہو مدد کر ابا حسان کی پہر مین جب سی نہین سویا اور آدمیون کو تیری تلاش
مین بہیجا ابوحسان کہتے ہین پہر خلیفہ نی مجہ کو دس ہزار درہم دیا اور کہا اس مرد خراسانی
کی امانت ادا کر پہر اسیقدر دیکر کہا کہ تو اپنی مکان کی تعمیر کرا اور کام اپنی درست کر
پہر تیس ہزار درہم دیکر کہا اس مین لڑکیون کی شادی کرا اور سامان جہیز ان کا تیار
کر پہر میرے نزدیک آ زیادہ اس سی سلوک کرونگا ابوحسان کہتے ہین کہ جس وقت
مین اپنے مکان مین تو دیکہا کہ وہ مرد موجود ہے پس اس کو مکان کے اندر لیگیا
اور یک تہیلی نکالکر اس کو دیا اور کہا کہ اپنی امانت لی لی اس نے دیکہکر کہا کہ یہہ تہیلی
میری نہین پس مین اپنا قصہ بیان کیا اس نے رو کر کہا اگر تو آگی اس کے بیان
کرتا تو یہ معاملہ تشدد کا تجھے درپیش نکرتا قسم ہے اللہ کی مین وہ مال نہ لونگا
جو وہ میرا نہین اور مین تجکو معاف کیا ابوحسان کہتے ہین پہر مین مامون خلیفہ کے
پاس گیا خلیفہ نے مجھے اپنے نزدیک بٹھایا اور یکعہد نامہ اپنی جانماز کی نیچے سے

نکال کر مجھے دیا اور کہا یہ عہدنامہ قضاوت مدینہ کا ہی اور تیری واسطے مین نے
اس قدر ماہوار مقرر کیا پس حقتعالی کا خوف اور تقوی کرتا کہ عنایت رسول اللہ
تجہپر سرفراز رہی مولف کہتے ہین کہ شہر بغداد مین یکمرد عطار اہل کرخسی نہایت امانت
دار مین مشہور تہا یکبار مقروض ہوکر خانہ نشینی اختیار کیا اور ہر روز اپنی حاجت
ادائی کی لیئ حقتعالی کی پاس دعا کرتا اور آنحضرت پر درود عرض کرتا جبکہ شب جمعہ
ہوئ موافق معہودہ اپنی حضرت پر درود پڑہکر حقتعالی سی اپنی حاجت چاہا اسی شب مین
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشرف ہوا حضرت فرمائی کہ تو ابن عیسی وزیر کے پاس
جا اور مین اسی حکم کیا ہون وہ تجھے چارسو دینار دیویگا تو اس کو اپنی صرف مین لا
اور وہ کہتے ہین کہ مجہپر سودینار قرض تھی پہر مین ابن عیسی وزیر کی پاس گیا مگر دربان
نے وزیر کے نزدیک جانے سی مانع ہوا یکایک اندر سی ایک رفیق وزیر کا نکلا کہ
وہ مجھے پہچانتا تھا اس کو مین اپنی حال سی اطلاع کیا وہ کہا کہ تیری تلاش مین وزیر
صبح سی ہی اور تیرا حال اور حسب و نسب مجھسے دریافت کیا پس تو یہین ٹہیر پہر وہ
رفیق وزیر کے پاس جاکر بہت جلد میری پاس پلٹ آیا اور مجھے ہمراہ اپنے
وزیر کے پاس لیگیا وزیر مجھسی نام میرا پوچہا کہا مین فلان بن فلان عطار پہر مجھسی
پوچہا گیا تو اہل محلہ کرخسی ہے مین نے کہا ہان وزیر نے کہا کہ حق تعالی تجکو جزاء خیر
دیوی کہ تو میرے پاس آیا قسم ہی خدا کی آج کی شب مین سویا نہین اسواسطے
کہ مین خوابمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکہا کہ فرماتے ہین فلان بن فلان
عطار کو چارسو دینار دی کہ وہ اپنی کام مین لاوی پہر عطار کہتے ہین کہ مین بھی کہا
حضرت میری خواب مین بھی تشریف لاکر مجھے ایسا ایسا فرمائے وزیر یہہ سنکر

بہت رویا اور کہا کہ مین امیدوار ہون کہ رسول اللہؐ کی عنایت مجہپر ہمیشہ رہی
پہر چارسو دینار منگواکر مجہے دیا اور کہا یہ واسطے اتباع امر رسول اللہ کی
ہے اور کہا کہ چہہ سو دینار اپنی طرف سے مین تجکو ہبہ کیا وہ مرد عطار تہی کہ مین
حضرت کے ارشاد سی کبہی زاید نہ لونگا اسواسطے کہ مین اسی مین برکت سمجہتا ہون
پہر وزیر رویا اور کہا کہ یہ بات تیری حق ہے جو تیرا دل چاہے سو لی آدہ کہتی
ہین کہ مین چار سو دینار لیا کچہہ اس مین اپنا قرض ادا کیا اور باقی مین تجارت کیا
یکسال نہین گذرا کہ میری پاس ہزار دینار جمع ہوئی پہر اس ہی ماباقی قرض اپنا
ادا کیا اسوقت سی میرا حال روز بروز حضرت کی عنایت سی درست ہی اللہم صل
افضل صلوات علی اشرف مخلوقاتک سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد
واصحابہ وسلم خصوصا علی ولدہ الشریف محبوبک سیدنا ومرشدنا محی الدین
غوث الاعظم وعلی ال نبیہ واتباعہ اجمعین امین۔

فصل دوم بیان مین روضۂ منورہ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جذب القلوب مین تحریر ہی کہ جب حجرۂ شریفہ مین
کہ قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قبور صاحبین رضی اللہ عنہما ہین وہ حجرۂ شریفہ
داخل مکان ام المومنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا تہا اور وہ حجرۂ شریفہ شاخ خرما سی بنا
ہوا تہا جسوقت کہ اس مین حضرت سرور انبیاء استراحت فرمائی اور دفن شریف
حضرت کا بموجب حکم آلہی اس حجرۂ شریفہ مین ہوا حضرت عائشہ مطہرہ اپنی مکان
مبارک مین اپنی تشریف فرما تہی اور درمیان مین بی بی کی اور قبر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی پردہ نہین تہا من بعد جب حضرت کی زیارت مبارک کی حضوری مین

لوگون نی کثرت شروع کی اور قبر مبارک کی خاک پاک لیجانیمین جرت اور بی پروائی اختیار کی حضرت رضی اللہ عنہانی مکان کو اپنی دو درجہ فرمای اور یک دیوار فیما بین قبر مطہر کی اور اپنی سکونتگاہ کی بنا کی جبتک دفن شریف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اس حجرۂ شریفہ مین نہین ہوا تہا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نزدیک قبر شریف حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قبر مبارک سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گاہ بیگاہ ہر وقت اور ہر حالت مین حاضر ہوتے پہر جسوقت دفن شریف سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اس حجرہ مین ہوا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا جبتک ستر کامل نفرماتی نزدیک قبور مطہرہ کی نہ آتی الحاصل یہ حجرۂ شریفہ بعد وصال شریف اور دفن مبارک حضرت کی ویسی ہی بحالت پر رہا جبکہ زمانہ خلافت حضرت عمر کا پونچا اس حجرۂ شریفہ کو خشت خام سی بنا فرمای اور یہ حجرۂ شریفہ زمانہ عمارت ولید تک ظاہر تہا کہ ہر یک شخص اس حجرۂ شریفہ کی زیارت مبارک سی مشرف ہوا کرتے پہر عہد خلافت ولید مین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بحکم ولید بن عبد الملک اس حجرۂ شریفہ کو ہدم کر کے نقش دار پتہر سی بنا کی اور دوسرا احاطہ بھی اس حجرۂ شریفہ پر قایم کی اور کوئی دروازہ اس حجرۂ شریفہ کا یا اوس احاطہ بیرون حجرہ کا باقی نہین رکہے محمد بن عبد العزیز سی روایت ہی کہ بوقت کہودنی پایہ اس حجرۂ شریفہ کے یکقدم ظاہر ہوا اور بعد تحقیق کی معلوم ہوا کہ یہ پای مبارک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے پہر بنابر سیدنا عمر بن عبد العزیز سی آجتک حاضر ہونا حجرۂ شریفہ مین ممنوع ہو گیا سنہ ۵۴۸ مین حجرۂ شریفہ سی یک آواز مسموع ہوا اس طریق پر کہ جیسا عمارت سی کوئی چیز گری ہے پہر یک مشایخین وقت مین سی تجویز کی گئی کہ وہ صفت طہارت اور

لطافت اور مجاہدت سے موصوف تہے اور قبل چند روز حضوری حجرۂ شریفہ ترک طعام کی
اور اپنے تین یک رسی سے باندہی اور ایک دریچہ کہ یکجانب مین سقف حجرۂ شریفہ کے تہا
اندرون حجرۂ شریفہ کے داخل ہوئی غالباً اسوقت خاک سقف حجرۂ شریفہ سے گری تہی
اسکو نکالی اور اپنی محاسن سے جاروب کشی اسجای پاک کی کئے پہر قریب مین اسی ایام کے
ایک اغوات مین سے کہ وہ صاحب خدمت تہا کسی اور مصلحت کیواسطے حجرۂ شریفہ مین حاضر
ہوکر صفائی حجرۂ شریفہ کیا اور سنہ ۵۰ پانسو پچاس ہجری مین جمال الدین اصفہانی کہ صاحب
تاثیر جید اور مجاہد جزیلہ تہی اور جوار حضرت مین قریب باب جبرئیل کی مدفون ہے جالی صندل
کی اطراف مین حجرۂ شریفہ کی بنایا اور اسی ایام مین ابن ابی الہیجا کہ وزرائے ملوک مصر سے
تہا پردہ دیبائی سفید کا اسمین سرخ ریشم سے سورۂ یس بنا ہوا تہا واسطے حجرۂ شریفہ کے
مستضی باللہ خلیفہ عباسی سے اجازت لیکر بہیجا اور وہ پردہ حجرۂ شریفہ پر آویزان ہوا چنانچہ
ابتک سلاطین روم مین یہی عادت جاری ہے اور سنہ ۶۷۸ چہہ سو ستہتر دولت قلاؤن
صالحی مین احاطۂ حجرۂ کے اوپر قبہ سبز سقف مسجد نبوی سے بلند بنا ہوا کہ اسکی قبل بلندی
قبہ شریفہ کے زیادہ نصف قامت آدمی سے نہین تہی اور جالی نحاسی اطراف حجرۂ شریفہ کے
بہی گذرانا صاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ اب یعنے سنہ ۱۰۰۰ ایکہزار یک ہجری مین
جو زمانہ تصنیف کتاب جذب القلوب ہے بنا مسجد نبوی ملک اشرف قائتبائی کی ہے یہ
سلاطین مصر سے تہا اور بنا اسکے سنہ ۸۸۸ مین واقع ہوئی اور یہ ملک قائتبائی کی ہاتہہ سے
مالک مصر سلاطین روم کی ہاتہہ مین گیا اور ملک قائتبائی نے بباعث متبرک ہونے جائے
حجرۂ شریفہ کے اقدام مبارک سے تکلف فرش سنگ مرمر نہین کیا بلکہ محض اسخاک
پاک پر اکتفا کیا پہر سلطان سلیمان رومی نے سنہ ۹۴۷ میں واسطے ایکہزار کے فرش سنگ

مرمر کا حجرۂ شریفہ مین کیا اور حد روضہ جنت اور حد زیادتی عثمانی اور مقام تہجد حضرت بنا سلطان
موصوف ہے فائدہ بعضے نسخون مین جذب القلوب کے ملوک شرا کسہ اور بعض مین
ملوک شرکیہ اور تاریخون مین ملوک جرا کسہ مرقوم ہے باختلاف الفاظ یہ سب نام یکقوم
ترک کا ہے اور اون قوم سے سلاطین ہوئی ہین ۵۵۷ھ پانسو ستاون ہجری مین یک
معجزۂ نبوی ظاہر ہوا سلطان محمود بن زنگی کہ صلحا رسلاطین سے تہا اور جمال اسکا وزیر
تہا یکشب خواب مین سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا اور حضرت
دو شخصون کے جانب ارشادفرماکر ارشاد فرماتے ہین کہ مجہے انکے شر سے بچا سلطان
موصوف نے فراست سے جان لیا کہ البتہ اب کوئی امر عجیب مدینہ طیبہ مین حادث ہوا
سلطان موصوف نے اسیوقت آخر شب مین ہمراہ اپنے بیس شخص اور بہت مال لیکر
متوجہ طرف مدینہ طیبہ کے ہوا اور سولہوین روز داخل مدینہ طیبہ ہوا اور تلاش مین
ان دو ملعونون کے بہت مال سب اہل مدینہ کو تقسیم کیا اور سب کو بحیلۂ تقسیم مال بلاکر
بغور دیکہا مگر کسیکو موافق صورت ان ملعون کے جو خوابمین دیکہا تہا نپایا پہر سلطان
نے فرمایا کہ آیا کوئی اہل مدینہ سے باقی رہا ہے کہ میرے روبرو نہین آیا لوگون نے کہی
کہا کہ کوئی شخص ایسا باقی نرہا کہ نہ آیا ہو وے مگر دو شخص مغربی کہ صفت عفت وصلاح
وجود وکرم سے آراستہ ہین بباعث مشغولی ذرود وظایف ہرگز لوگون مین نہین آتے
سلطان ان دو شخصون کو اپنے روبرو طلب کرکے دیکہا کہ یہ وہ ہی دو شخص ہن جو خواب مین
دیکہا تہا سلطان نے انسے پوچہا کہ فرودگاہ تمہاری کہان ہے انہون نے کہا کہ فرود
گاہ ہماری فلانی مسافرخانے کے حجرہ مین کہ وہ قریب حجرۂ نبویہ واقع تہا سلطان ان دو
شخصون کو وہین ٹہلاکر آپ بنفسہ انکی فرودگاہ مین گیا دیکہا کہ قرآن طاق مین رکہا ہوا

اور کتب نصایح و دقایق اور مال یک گوشہ مین رکہا ہوا ہے اُس مال سے مدینہ کے
ساکنین کو تقسیم کرتے تہے اور سونے کی جاے پر اُنکے یک حصیر بچہا ہوا تہا سلطان
نے اس حصیر کو اٹہایا دیکہا کہ ایک سُرنگ جانب مین حجرۂ نبویہ کے کہود دین ہین
اور دوسرے جانب مین یک غار ہی کہود دین ہین تا کہ مٹی اس سُرنگ کے اُس غار
مین ڈالین اور یک دوسری روایت مین وارد ہے کہ دو چمڑے خاک لیجا نیکے واسطے
ہی وہان رکہے ہین اور انکی یہ عادت تہی کہ سُرنگ کی مٹی رات کو نواحی بقیع مین لیجا کر
ڈالتے بعد تہدید اور تعذیب شدید کی بیان حقیقت حال کئے کہ وہ دو نون نصرانی ہین
نصاری نے انکو بلباس حجاج مغارب بہت کچہہ مال ہمراہ اُنکے دیکر مدینہ طیبہ کو روانہ
کئے تہے تا کہ کسی حیلہ سے حجرۂ شریفہ نبویہ مین داخل ہوکر حضرت کے جسد شریف سے
بے ادبی کرین لکہا ہے کہ جس شب مین یہ سُرنگ قبر شریف کی نزدیک پونچا ابر اور
بارش اور رعد اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور صبح مین اسکی سلطان داخل مدینہ طیبہ ہوا
الحاصل سلطان کو یہ بات انکی سنکر حالت عظیم پیدا ہوئی اور بہت رویا اور وہ دونوں
ناپاک کو زیر جالی حجرۂ نبویہ کی گردن مارا پہر انکی اجساد پلید کو جلایا اور اطراف مین حجرۂ
نبویہ کی خندق کہود کر شیشہ گلا ہوا اسمین بہرا تا کہ کسی شخص کو قبر شریف تک پونچہنا
ممکن نہو دوسرا قصہ یہ ہے کہ ابن نجار تاریخ بغداد علی ساکنہا السلام مین لکہے ہین
کہ بعضے زنادقہ امراء عبیدیہ سے کہ وہ حکام مصر تہے اور خدمت حرمین شریفین بہی اُونکی
تفویض تہی چاہے کہ اگر جسد مبارک حضرت کا اور صاحبین کا مدینہ طیبہ سے مصر مین
نقل کیا جاوے البتہ بلک مصر کے واسطے موجب منقبت عظیم ہوگا اور مصر کو
تمام ممالک دنیا پر شرف اور افتخار حاصل ہوگا اور مسلمان ہر طرف کے واسطے

واسطے زیارت کے مصر مین آوینگی الحاصل حاکم مصر نے بنابر اس خیال محال کی عمارت عظیم مصر مین تیار کیا اور ایک شخص کو کہ نام اسکا ابو الفتوح تہا اپنے حصول مقصود کے واسطے مدینہ طیبہ مین بہیجا اہل مدینہ سب اس حال سے مطلع اور واقف ہو گئے تہے جب ابو الفتوح اول مجلس مین اہل مدینہ کے پونچا یک قرار مدینہ سے بعظمت تمام اس آیت کو قرات کیے۔ وَاِن نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُم مِّن بَعْدِ عَھْدِھِمْ وَطَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْکُفْرِ اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ لَعَلَّھُمْ یَنْتَھُوْنَ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ وَھَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَھُمْ بَدَءُوْکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَھُمْ فَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْہُ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ پس بسماعت اس آیت کے جوش اور حرکت اہل مدینہ مین پیدا ہوئی چاہے کہ ابو الفتوح کو اسی مجلس مین قتل کرین لیکن حکومت اور خدمت اسمائے پاک کی ان اشرار کے ہاتہہ مین ہی سرعت اور تعجیل اس باب مین مصلحت نہین دیکہی ابو الفتوح کے دل مین بہی خوف پیدا ہوا اور کہا میرا سر بہی اگر جاوئے بہتر ہے اس بات سے کہ دست تعرض اپنا قبر شریف پر دراز کرون اور اسی شب مین ہوا سخت بہی کہ اس زمین ہل گئی اور اونٹ معہ پالان اور گہوڑی معہ زین کے شل گوئی پہرنے لگے ابو الفتوح کو یہ حال دیکہکر عبرت اور خوف زیادہ ہوا اور خوف دہشت حاکم مصر کی جو دل مین اسکے تہی بالکل جاتی رہی اور وہ اپنے صدق ہمت اور خلوص عقیدت سے سلامت واپس بہیجا محب طبری کتاب ریاض نضرہ مین لکہتے ہین کہ یک قوم نے قصد حلب سے روبرو امیر مدینہ کے آئے اور بہت مال اور ہدایا اسکو دیئے تاکہ حجرہ شریفہ مین حاضر ہو کر اجساد شریفہ صاحبین کو حجرہ منیفہ سے باہر لاوین امیر مدینہ بباعث بد مذہبی اور حطام دنیوی اس امر کو قبول کیا اور تواب یعنی دربان مسجد

نبوی کو حکم دیا کہ جب یہ جماعت حرم نبوی میں داخل ہونا چاہین بے تامل کہولا جاوے اور وہ
لوگ جو کام کرین اون کو مانع نہ ہووے تو اب مذکور کہتے ہین کہ جس وقت لوگ نماز عشا
سے فارغ ہوئے اور دروازہ حرم نبوی بند کئے گئے چالیس آدمی سامان روشنی اور
آلات ہدم عمارت ہمراہ لیکر دروازہ باب السلام پر کہڑے ہوے اور دروازہ داری بواب
کہتے ہین کہ مین حکم امیر پر مجبور تہا دروازہ حرم کہول دیا اور خود ایک گوشہ حرم مین بیٹہکر روتا رہا
واللہ اعلم کیا غضب الٰہی نازل ہوتا اور کیا حشر برپا ہوتا ہے پھر قدرت الٰہی نمودار ہوئی
سبحان اللہ وہ جماعت ابہی منبر شریف تک نہین پہونچی تہی تمام ہمعہ آلات اور اسباب
قریب ستون زیادتی عثمانی کے زمین مین دہس گئی۔ امیر ایک دیر تک منتظر رہا کہ
کوئی شخص ادن سے آوے اور اپنی کارروائی بیان کرے جب کچہ زمانہ تک کچہ اونکی
خبر امیر کو معلوم نہین ہوئی بواب کو بلایا اور کیفیت اونکی پوچہا بواب نے جو حال کہ اونکا دیکہا
تہا بیان کیا امیر نے کہا کہ تو دیوانہ ہے جو یہ بات کہتا ہے اوس نے کہا کہ تو خود آکر دیکہہ
کہ ابہی آثار اون کے دہسنے کا باقی ہے اس واسطے کہ بعض اون جماعت کا لباس اور پیرہن
باقی رہ گیا ہے محب طبری نے اس حکایت کو ثقات سے نقل کئے ہین کہ وہ صدق
دیانت سے مشہور ہین اور بعض مورخان مدینہ بہی اس کو ذکر کئے ہین چنانچہ سمہودی اپنی
تاریخ مین اس کو ذکر کئے ہین **تکملہ** جالی شریف روضہ منورہ نبویہ علی صاحبہا افضل
الصلوٰۃ واکمل التحیہ۔ جالی شریف جو بجانب مواجہ شریف کے واقع ہے اوسمین
تین چشمہ بڑی رواق کی مثال اداتہائے مسجد نبوی کے ہین کہ رفعت اور بلندی ہر رواق
کی بقدر بیس ہاتہہ ہے عرض مختلف ہے۔ عرض دو درمیان کی رواق کا سات ہاتہہ
اور عرض دو بازو کی رواق کا چہہ چہہ ہاتہہ ہے طول جالی مبارک مواجہ شریف کا معہ

ستون اور کونون سے کے اٹھتیس ہاتھ ہے اور اس جانب مین فاصلہ مابین جالی شریف اور
حجرۂ نبویہ سے کے بقدر دو ہاتھ کے ہے اور درمیان یہ تینون رواقون سے کے پتلی جالی نصب ہے
مگر نقشہ جالی کی نصب کا تینون چشمون مین مختلف ہے دو بازوؤن کی رواق مین چوکھٹ نصب
کر کے ہر ایک رواق مین دو دو چشمہ پیدا کئے اور درمیان ہر ایک کے ان چشمون سے پتلی
جالی نصب ہے نقشہ یہ دونون چشمون جالی کا یہ ہے کہ چوکھٹ ان کی پتلی سے ہے اور دو بازو
اور اوپر کے چوکھٹ چاندی سے ہے اور درمیان کی رواقی چشمہ مین نقشہ جالی کا اسطور
پر ہے کہ وسط جالی مین نمونہ دروازہ کا بنا ہوا ہے عرض اس نمونہ دروازہ کا بقدر ایک نیم
ہات اور طول اس کا بقدر تین ہات کے ہے اس چشمہ کے اوپر کی چوکھٹ اور دو بازو کی
چوکھٹین سراسر نقروی ہے فقط دہلیز پتلی سے ہے اور درمیان اس نمونہ دروازہ کے پیشانی
پر ایک تختی نقروی نصب ہے کہ عرض اس کا موافق عرض نمونہ دروازہ کے ہے اور طول
بقدر تین ہات ہے لہذا اس تختی پر کچہ ترکی عبارت تحریر ہے۔ بلندی جالی مبارک کی
جو یہ تینون چشمہائے رواقی مین نصب ہے بقدر نصف چشمہ رواقی کے دس ہات ہے ہر ہر
جالی مبارک کے چشمہ پر تین کلس بالمع طلائی لگی ہین بازو کی دو کلس بقدر ایک بالشت اور
درمیان کا ایک کلس بڑا ہے اور درمیان کے کلس مین یا اللہ یا محمد کندہ ہے اور
ہر ہر چشمہ جالی مین آدمی جالی تک لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین محمد رسول اللہ
صادق الوعد الامین بخط ثلث کندہ ہے کہ قط قلم اوس کا بقدر ایک انگشت ہے اور
نصف جالی پائین مین دہلیز تک گل وبرگ کندہ ہے اور ہر چشمہائے جالی مین دو دو روشندان
مدور واسطے زیارت حجرۂ شریف کے بنائی ہین مواجہہ شریف کے جانب جو لوگ کہ حاضر ہوتے
ہین وہی روشندان سے زیارت شریف سے مشرف ہوتے ہین اور اسی جانب مین حجرۂ شریف

پرده پر محاذی قبر اطہر نبویہ کے اسم مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تحریر ہے ھذا قبر النبی
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اور محاذی قبر مطہرہ صاحبین کے اسما مبارک صاحبین
اسی طور پر تحریر ہین الحاصل یہ جالی شریف جس کا حلیہ مذکور ہوا یہ جالی روبرو کی ہے اور نقشہ
اس جالی کا ایسا ہے جیسا کہ پیتل کی تختی پر جالی کندہ ہوتی ہے اور پیچھے اس جالی کے
ایک دوسری جالی بطور چوکھٹی کے پتلی سیخون کی ہے کہ سطبری ان سیخون کی بقدر قبضہ
دست ہے اور پیشانی پر اوس جالی کے بقدر سوا ہاتھ کے ملمع طلائی ہے عرض وطول اس
جالی کا موافق جالی اول کے ہے۔ پیچھے اس جالی کے ایک اور تیسری جالی تار کی ہے
یہ جالی بید کی لکڑی مین نصب ہے کہ وہ بید کی لکڑی چشمہ ہائے رواقی مین جڑی ہوئی ہے
مگر جالی اول ودوم نصف چشمہ تک تھی یہ جالی نیچے سے اوپر تک چشمہ بھر کر ہے اور درمیان
ان تینون جالی کے بقدر یک یک بالش کے فاصلہ ہے یہ تین چشمہ رواقی کہ جس مین
جالی نصب ہے ستون اون کے چار ہین اور ہر ہر ستون نصف تک سنگ مرمر کا ہے
حلیہ اون کا مفصلاً حلیہ مسجد نبوی مین بیان کیا جاویگا اور اوپر ہر ہر چشمہ کے ایک ایک
تختی سبز رنگ با حروف طلائی نصب ہے طول اوس کا موافق عرض چشمہ کے اور عرض اس
تختی کا مقدار ڈیڑھ بالش کے ہے اور بجانب مواجہ شریف کے جو قطعہ مسجد نبوی کا ہے
وہ ایک قطعہ زیارت عثمانی کا ہے اور اسی جانب دیوار قبلہ ہے یہ تین چشمہ رواقی جو بجانب
جالی مواجہ شریف کے ہے ہر ہر چشمہ کے رواق پر پردہ ہائے اطلسی آویزان ہے نقشہ اون پردون کا
یہ ہے کہ اوپر اون کا کمانی ہے اور اوپر سے یہ پردہ موافق رواق کے مین کمان رواق سے
چسپیدہ بند ہی ہین ہر چند کہ یہ پردے طول وعرض مین برابر ہین رواق کے مگر نصف
رواق تک موافق بلندی ستون رواق کے سر ستون تک سبز ریشمی خندری سے زمین معلق

اویزان ہے اور ہر ایک کے جانب جو اون پردون کا کمانی ہے بمقدار کمان جھالر طلائی چھ انگشتی
کلابتون کی بطور سوال [illegible] بقدر اصل آٹھ انگشت کے لگی ہوئی ہے اور جس قدر کہ پردہ
زمین سے معلق ہین اس کو بھی ریشمی جھالر اور قدر کلابتونی ہے الحاصل یہ پردون کو تمامہ
اطراف مین بڑی جھالر اور زینت کلابتونی عریض ہے اور یہ پردے بھی بڑی عظیم الشان
پچالیس مین تخمیناً مکسر ہونگے بلکہ زیادہ اس سے ہون گی ایسی عظیم الشان عمارت پر ایسے پردونکا
معلق رہنا ٹھاٹ بارگاہ شاہنشاہی معلوم ہوتا ہے - جالی شریف جو بجانب بالین مبارک
کے واقع ہے اوس کے بھی تین چشمہ رواقدار ہین طول ان رواقون کا چالیس ہاتھ اور رفعت
اسی قدر جو مواجہہ شریف کے بیان مین ذکر ہوا ہے تینون رواقون کی ستون نصف تک سنگ
سادہ کے نقش کار طلائی ہین پھر ہر رواق مین ان تینون رواق سے ستون استاد
کرکے ایک رواق کو دو دو چشمی رواقی کئے ہین اور ان چشمون کے ستون نصف تک
سنگ مرمر کے ہین [illegible] تین بڑے چشمون کے چھ چھوٹے چشمے ہوگئے پس ان چشمون
تینون سے آٹھ [illegible] جالی نصب ہے اور اسپر سبز روغن کیا ہوا ہے اور سر پر اس
جالی کے کنگورے [illegible] اور ایک بالشت کی بلندی مرمر کنگورے مین لفظ اللہ کندہ
ہے اور سر پر اس جالی کے بمقدار ایک ہات کی کار طلائی ہے دوسرے چشمہ رواقی مین جو
جالی نصب ہے اوس مین ایک دو پاٹی دروازہ لوہے کا جالدار نصب ہے طول اس کا پانچ ہات
اور عرض چار ہات ہے اس دروازہ مین تین انگشتی خطوط کار طلائی سے ہے اور درمیان اون خطوط
کے سبز بیل واقع ہے اور اس دروازہ مین دو قفل چاندی کے نصب ہین اور پیشانی
پر اس دروازہ کے نقش و برگ اور حروف کندہ ہین یہ عبارت مفہوم ہوتی ہے سنہ
ثمان و ثمانین و ثمانمائہ یعنی آٹھ سو اٹھاسی مین یہ جالی تیار ہوئی اسپر بھی [illegible] طلا کیا ہوا ہے

اور نام اس کا باب الوفود ہے اور یہ دروازہ ہمیشہ نامسدود رہتا ہے جس وقت کہ سلطان یا اہل مدینہ پر کچھ شدت کا وقت آوے یہ دروازہ کھول کر حضرت سے مدد اور اعانت طلب کرتی ہین اور اس کو باب الوفود اس واسطے کہتے ہین جس وقت کہ ایلچی ہر طرف سے حضرت کی جناب مین حاضر ہوتے حضرت حجرۂ مکان ام المومنین عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے اسی جانب سے برآمد ہو کر اپنی انظار باصفا سے اون کو مشرف فرماتے وفود جمع وافد بمعنی ایلچی ہے اور بازو پر اس دروازہ کے ستون نیم سنگ مرمری استادہ ہین ایک ستون جانب شمال پر اس دروازہ کے ہذہ اسطوانۃ الوفود کندہ ہے اور جو ستون کہ جانب جنوب پر جو جانب قبلہ واقع ہے اسپر ہذہ اسطوانۃ السریر کندہ ہے اور روبرو اس ستون کے اندرون مسجد ایک ستون ہے اسپر ہذہ اسطوانۃ ابولبابہ المشہور باسطوانۃ التوبۃ کندہ ہے اور بازو میں اوس کے جانب مغرب ایک اور ستون ہے اسپر ہذہ اسطوانۃ المخلقہ کندہ ہے حال ہر ہر ستون کا بعد ختم حلیہ جالی شریف کے بیان کیا جاوے گا الغرض ہر ہر چشمہ جالی مین پیشانی پر بخط طلائی تختیان نصب ہین جیسا کہ مواجہ شریف کے چشمون کی پیشانی پر ہین اور اس کا ذکر اپنے محل پر ہوا یہ جالی ضخیم یعنے دل دار جس مین گل و برگ اور حروف طلائی کندہ ہین نصف چشمہ مسجد نبوی تک نصب ہین وہان سے انتہا کمان تک جالی لوہے کے تارون سے ہے اور ان چشمون کی رواقون کے گوشون مین چینی کے روغن سے زنگار رنگ گل کاری کی ہوئی ہے یہ تینون بڑے رواقون پر جو جانب بالین واقع ہے پردے اطلس سبز مثل مواجہ شریف کے آویزان ہے اور اس جانب بالین سے حجرۂ نبویہ تک تخمیناً سات ہات کا فاصلہ ہے اب حال ستونون کا عرض کیا جاتا ہے ۔ لیکن اسطوانۃ الوفود اسکو کہتے ہین کہ ایلچی حضرت کے خدمت اقدس مین اسی جانب سے حاضر ہوتے تھے وجہ اس کی

اور باب الوفود کی ایک ہی ہے اسطوانۃ الحارس کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے
نماز کی جا ہے تھی اور آپ وہین تشریف رکھکر نگہبانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرماتے
اس واسطے اس کو اسطوانۃ الحارس کہتے ہین۔ اسطوانۃ السریر کے پاس تخت آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطے اعتکاف کے آخری ماہ رمضان شریف مین بچھتا اور اوسی
تخت پر حضرت اعتکاف مین تشریف رکھتے۔ اسطوانۃ ابو البابہ وہ ہے کہ ابو البابہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ تبوک مین بے عذر حاضر نہین ہوے پھر اپنے
فعل پر نادم اور پشیمان ہوکر اپنے تئین اسی ستون سے باندھ لیے پھر اون کی توبہ قبول ہوئی
اور قبولیت توبہ مین یہ آیت نازل ہوئی وعلی الثلاثۃ الذین خلفوا الخ اور آیتی کی تفسیر
مین قصہ انکا مبین ہے اسطوانۃ عائشہؓ وہ ستون ہے کہ بعد تحویل قبلہ بجانب کعبہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر یا اٹھارہ روز اس ستون کے پاس نماز ادا فرمائے بعد اسکے اب
جہان محراب نبوی ہے وہان اپنی نماز کی جا ہے مقرر فرمائے مگر وہان نماز پڑھنے کی فضیلت
اور ثواب سوا ہے حضرتہ عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے کسی کو معلوم نہ تھا۔ حضرتہ موصوفہ کی
فرمانے سے لوگون کو معلوم ہوا اس واسطے اُس کو اسطوانۃ عائشہ کہتے ہین اور وہان بھی
دعا مستجاب ہے۔ اسطوانۃ مخلقہ وہ ستون ہے کہ بنابر یک روایت کے قبل تیار ہونی منبر شریف کے
حضرت اسی ستون پر تکیہ کر کے خطبہ ادا فرماتے بعد تیاری منبر کے جبکہ حضرت منبر پر خطبہ
ادا فرمانا شروع کیئے وہ ستون مثل بچون کے گریہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہاتھ اوسپر پھیرا اور فرمائے اگر تو چاہتی ہے کہ بدستور کا درخت سر و سبز دنیا مین یا بہشت
کے چشمون سے پانی پیوے اور اولیاء اللہ تجھ سے میوہ کھاوین۔ اس مین کئی روایت
ہین بنابر ایک روایت کے اس نے جنت کو اختیار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کو

زمین مین دفن فرمائے اسی ستون سے مولانا روم رحمہ اللہ خبر دیتے ہین سہ استن حنانہ
در ہجر رسول ؛ نالہ میزد ہمچو ارباب عقول ؛ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب حال اس
ستون کا ذکر فرماتے گریہ کرتے اور ارشاد فرماتے کہ کیا حال ہوا ہمارا لکڑی کو عشق اور محبت
حضرت کا پیدا ہو کر حضرت کی جدائی سے گریہ کی اور ہم باوجودیکہ انسان ہین اور حضرت پر ایمان
لائے ہم مین عشق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہ پایا جاوے۔ الغرض اس ستون کو خلوق
جو ایک قسم کی خوشبوئی کا نام ہے لگایا کرتے اس واسطے جواب ستون اوس کی جای پر ہے
اوس کو ستون مخلقہ کہتے ہین۔ جالی شریف جو بجانب خلف شریف کے واقع ہے ستائیس۲۷
ہات طولاً اور رفعت اور بلندی اسی قدر ہے جو چشمہ مواجہ شریف اور بالین شریف کے ہین
اوران دروازوں چشموں کو بھی دو چشمہ کہتے ہین مگر اون دو چشموں سے ایک چشمہ بڑا ہے اور
ایک چھوٹا ہے۔ پہلے چشمہ مین دروازہ لوہے کا جالدار موافق نقشہ باب الوفود کے ہے
اس کو باب شامی کہتے ہین مگر فرق محض اتنا ہے کہ باب الوفود مین خطوط طلائی طولاً ہین
اور باب شامی ہین عرضاً اور پیشانی پر اُس دروازہ کی یہ عبارت بخط ثلث کندہ ہے۔ انشاء
هذه المقصورة الشريفة الطاب الملك الاشرف ابو النصر قاتيبائی عام
ثمان وثمانين وثمانمايه ۔ اور اوسپر خط کوفی کلمہ طیب لا اله الا الله محمد رسول الله
کندہ ہے اوران سب حروف پر ملمع طلائی ہے اور قفل نقرئی مثل باب الوفود کے ہے
اور ایک طرف کا کوٹا اس دروازہ کا بقدر ایک ہات کے عریض اوسپر سراسر رواق تک پر چینی کا ہے
اس مین بخط کوفی نصر من الله وفتح قريب وبشر المؤمنين يا محمد صلى الله عليه
وآله وسلم لکہا ہوا ہے در بر اس دروازہ مبارک کے چبوترہ چھ ہات مربع واقع ہو
اور ہر دو جانب اس چبوترہ کے تین تین ہات بلند اور ایک ہات سے زایدہ عریض دیوار نقشدار

پتھر کی ہے اس دیوار مین کتاب خانہ نصب ہین اغوات لوگ اس مین اپنا سامان رکھتے ہین
اسی دیوار پر پانچ فانوس آہنی روشنی کی با غلاف پارچہ سرخ رکھے رہتے ہین ذکر اون کا
مفصلاً فصل روشنی مین آوے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور تختی ہاے چوبی اسپر سورے اور آیات
لکھے ہوے اسی دیوار پر دھری رہتی ہین جو لوگ کہ سالم قرآن نہین پڑہے وہ اوس سے مشرف
ہوتے ہین اس چبوترہ پر سنگ مرمر کا فرش اوسپر جانماز قالین عمدہ کی بچھی رہتی ہین اور زائرین
بھی یہان حاضر ہوکر زیارت سے مشرف ہوا کرتے ہین اس جا سے مین قرآن بھی بہت سے
دھرے رہتے ہین زائرین یہان حاضر ہوکر قرآن خوانی کرتے ہین یہ دروازہ بوقت غسل ہانڈیہا
روشنی اندرون روضہ منورہ ہر ماہ اور بوقت غسل روضہ مطہرہ ہر سال روشن ہوتا ہے اور
کیفیت مفصلاً فصل روشنی اور فصل تقریبات مین بیان ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ دوسری
رواق مین بھی دو چشمہ ہین پہلے چشمہ مین محراب سنگ سادہ کا یک جسم تراشا ہوا منقش پانچ ہات
بلند تخمیناً اور دو ہات عریض استادہ قایم ہے اور اسپر نقش و نگار مصفا کندہ ہے با ملمع طلائی
اور اس محراب کے پیشانی پر بخط ثلث زرین آیت ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا کندہ ہے اور اس محراب پر نقشہ مکہ معظمہ
بہت عمدہ ایک تختی پر لکھا ہوا ہے نصب ہے ایک بازو پر اس محراب کے ان اللہ وملٰئکتہ
یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما۔ دوسرے بازو
پر نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین بخط کوفی با ملمع طلائی ہے اور اس
محراب کے اوپر سے سراسر رواق تک کارچینی کیا ہوا ہے یہ محراب بجاے تہجد گاہ حضرت کے
قایم کیا گیا یہان حضرت کے وقت مبارک مین ایک حصیر بچھی رہتی تھی حضرت اوسپر نماز
تہجد ادا فرماتے۔ دوسرے چشمہ مین بھی جالی آہنی مواقف نقشہ فوق الذکر نصب ہے اور کو ...

اوس طرف کا بھی ویسا ہی سراسر کار چینی کا ہے اوس مین بھی بخط کوفی آیت ان اللہ وملائکتہ
یصلون علی النبی الآیۃ لکھا ہوا ہے اس کونا سے متصل ایک گھڑیال بلند قد آدم سے
محض وقت نما دھری ہے اور اسی کے جوڑ کی ایک اور گھڑیال مقابل اس کے اغوات کے چبوترہ
پر رکھی ہوئی ہے یہ دونون گھڑیالین نہایت عمدہ بیش قیمت چال مین بہت صحیح ہین ہر چند کہ
آلات نغمی کے بھی اوس مین ہین مگر برعایت اداب حرم نبوی اوس کو کونجی نہین دیتے محض
وقت نمائی کے جانب کونجی دیتے ہین۔ اس رواق کے روبرو بھی چبوترہ ہے اسپر بھی
جانماز قالین عمدہ کی مفروش ہین لوگ واسطے استحصال برکات کے مقام تہجد گاہ نبوی مین
نماز تہجد وغیرہ ادا کرتے ہین اطراف اس چبوترہ کے کٹہرہ پیتلی ہے متصل جالی شریف
روضہ منورہ کے اس طرف کتاب خانے آہنی سراسر رکھے ہین اوس مین قرآن شریف
اور دلائل الخیرات اور اکثر کتب علوم دینی رکھتے ہین اور اون کتابخانون پر مسندوقین عمدہ
عمدہ رکھے ہین اس مین کلام اللہ کے سیپارہ پاکیزہ خط کے مطلا مذہب رکھے ہین بعد نماز
ظہر اور عصر کے اس سے لوگ قرارت کرتے ہین اور ان رواقون پر بھی موافق حلیہ سابقہ کے
اطلسی پردے پڑے ہین اور اسی جانب مین اندرون جالی مبارک قبہ حضرت خاتون جنت
رضی اللہ عنہا کا واقع ہے اور اس جانب کی جالی سے حجرہ نبویہ تک تخمیناً پندرہ ہات کا فاصلہ
ہے۔ جالی شریف جو بجانب پائین مبارک ہے تین رواقی چشمہ بڑی بڑی طول مین تخمیناً چالیس
ہات رفعت اون کی اسی قدر ہے جو سابق مین مذکور ہوا دو دروقین اوس مین سے برابر محاذی
اور متصل ہین لیکن تیسری رواق ان دو رواقون سے تین ہات پیچھے ہٹی ہوئی ہے اس سبب
تین ہات ہٹ جانے رواق سومی کے ایک کونہ تین ہات کا عریض پیدا ہوا اس کونہ کی
سراسر کار چینی ہے اور وہ سنگ مرمر شفاف کا بنا ہوا ہے اور یہ دو چشمہ جو محاذی

متصل ہین اس مین بھی لوہے کی جالی موافق نقشۂ سابق الذکر نصب ہے اور ایک چشمہ جو
اُن چشمون سے ہٹ کر ہے اس مین دروازہ جالی آہنی کا نصب ہے پیشانی پر اس دروازہ کے
خطوط طلائی طولا تحریر ہین اور اس دروازہ پر تین قفل نقرئی ہین اور اس کو باب قبہ
فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتے ہین اس سے اور باب شامی سے راہ پہلے قبہ فاطمہ رضی اللہ
عنہا کی ہے وہان سے راہ حجرۂ نبویہ کی ہے اسی باب سے اغوات اور شیخ الحرم وغیرہ
دو وقت واسطے روشنی کے اور بخور دینے کے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہین اور
اکثر لوگ یہان حاضر رہکر خدمت مین حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے عرض حاجات
کرتے ہین اور یہ مقام استجابت دعا بھی ہے اور یہ تینون چشمون کی بڑی رواقین
ہین اور پردے اطلسی موافق حلیہ سابق کے آویزان ہین المتصل جالی بالین اور پائین
شریف کی جو تین تین چشمہ رواقی ہین دو چشمہ بالین اور دو چشمہ پائین کے اندر حجرۂ نبویہ
واقع ہے یعنی یہ دو چشمہ محیط حجرۂ نبویہ ہین اور تیسری رواقی چشمہ بالین و پائین کے اندر
قبہ حضرتہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا ہے اور درمیان مین قبہ حضرتہ کے اور حجرۂ نبویہ کے
ستون سنگ مرمر کے نصب ہین اس مین جالی لوہے کی نصب ہے اور اس جالی مین
دو طرف راستہ واسطے آمد و رفت فیمابین قبہ خاتون جنت اور حجرۂ نبویہ کے چھوٹا ہوا ہے
اندرون جالی شریف اطراف مین حجرۂ نبویہ کے فرش سنگ مرمر شفاف کا ہے
اس مین سنگ سیاہ کی گل کاری ہے اور جیسا کہ باہر کی جانب پردے اطلسی معہ جھالر
اور فیت کلابتون سے ہے ویسا ہی اندرون حجرۂ نبویہ کی کمانون پر پردے آویزان ہے طول
حجرۂ نبویہ کا بجانب بالین شریف اور پائین کے تخمینا بیس ہات ہے اور بجانب مواجہ شریف
اور خلف شریف کے بھی اسی قدر ہے رفعت حجرۂ شریفہ کی تخمینا پندرہ ہات ہے اور حجرۂ شریفہ

اوپر سے مسقف ہے اوپر سقف کے گنبد ہے یہ گنبد جالی شریف جن کمانون مین نصب ہے
انہین کمانون پر بنائی گئی ہے بیضہ گنبد شریف کا کمانون سے تخمیناً پچیس ہات بلند ہے
اور سنگ بستہ ہے اوپر اس بیضہ شریف کے بجائے باریک چونے کے پتھر جس کا نصب ہے
اوپر سے روغن سبز کیا ہوا ہے اوپر اس کے کلس طلائی بقدر چار ہات کے رفیع نصب ہے
اوپر اس کلس کے ہلال طلائی ہے کہ ہلال عید اسپر ہر سال و ماہ نثار ہوتا ہے دورہ
بیضہ گنبد شریف کا تخمیناً سو ہات کا ہے گنبد شریف باہر مدینہ طیبہ کے دو تین کوس سے
نمایان ہوتا ہے اور یہ معجزہ نبویہ ہے کہ گنبد شریف بہت بلند بلند پہاڑون سے بلند معلوم
ہوتا ہے اور بڑے بڑے پہاڑ ین روبرو گنبد شریف کے پست پائے جاتے ہین جیساکہ
حال حیات شریف مین حضرت کے ظہور معجزہ نبویہ تھا کہ بڑے بڑے قد اور آدمی حضرت کے
روبرو پست معلوم ہوتے تھے اور شان مبارک حضرت کی کہ شان الٰہی ہے سب سے رفیع اور
بلند پائی جاتی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما حجرۂ نبویہ کی دیوار تمامہ سراسر پردہ سے پوشش
کی ہوئی ہے یہ پردہ سبز و سفید ریشم سے تیار کیا ہوا ہے یعنی سبز زمین پر سفید ریشم سے
کلمۂ طیب اور اسم مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا ہوا ہے اور وسط مین اس
پردۂ شریف کے کمربند زرین دو بالش کا عریض اوس مین بھی حروف بنے ہوئے ہین گرداگرد
حجرۂ مبارک کے ہے یہ پردۂ شریف بوقت تبدیل سلطان روم کے تبدیل پاتا ہے یعنی
جب سلطان نیا تخت نشین ہوتے ہین نیا پردہ گذرانا جاتا ہے اس واسطے یہ پردۂ
شریف کا تبرک کمیاب ہے اور دیکھنے مین آیا ہے کہ زائرین کو اغوات ایک روپیہ لیکر بقدر
ایک ہی روپیہ کے مہر قطع کر دیتے ہین ۔ تابوت یعنی صندوق مزار شریف حضرت
خاتون جنت رضی اللہ عنہا مربع چار ہات کا اور بقدر قد آدم بلند اور سراسر چوبی ہے اور

اسپر اطلس سبز کا غلاف سراسر مستور ہے اور یہ قبہ شریف مستطیل بطور قبر کے واقع ہے
اوپر سے غلاف کے کبھی دوشالہ زرین گران قیمت کے اور کبھی دوپٹہ بنارسی بیش بہا گذرانتے
ہین اور ہر ماہ مین اوس کو تبدیل کرتے ہین اوپر سے اون دوشالون اور دوپٹون سے
تسبیحات جواہرات بیش بہا اقسام کے گذرانتے ہین اور موسم زیارت حجاج مین بڑی
بڑے موتیون کے عمدہ گران قیمت تسبیحیان رہتی ہین جذب القلوب مین شیخ عبد الحق دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اب جس جا ہے روضۂ اطہر حضرت سیدۃ النساء بی بی فاطمۃ الزہرا
رضی اللہ عنہا واقع ہے وہین مکان مبارک حضرت کا تھا۔ اور اس تابوت پر شامیانہ اطلس
سبز زردوزی چکن کار لگا ہوا ہے۔ سوا ہے روانی پردون کے جو سابق مین مذکور ہوی
ہر ہر چشمہ جالی شریف مین اطلسی پردے دوسرے قسم کے آویزان ہے کہ اطراف مین انکے
حاشیہ مغرق زرین چکن کے کام سے ہے اور عرض حاشیہ ہاے زرین کا اس قدر ہی
کہ ہودہ اطلس کا درمیان مین بہت کم چھوٹا ہوا ہے اور کار زرین چکن سے آیات قرآنی
وغیرہ بنے ہوئے ہین ایسے کل جالی مبارک کے چوبیس پردے ہین بہ سبب اختلاف
طول اور عرض چشمون کے عرض وطول پردون کا بھی مختلف ہے پردے بڑے بڑے تین
دس دس ہات طویل اور چھ چھ ہات عریض ہین اور اسی قسم کے پردے اس سے
بھی بہت بڑے بڑے پانچون دروازہ حرم شریف اور تینون محراب مسجد نبوی پر اور دروازہ
منبر اور دریچہ ہاے باب جبرئیل پر آویزان ہے۔ پس اس قسم کے پردے کل تعداد مین
چالیس ہین سواے منبر شریف کے کل پردے بوقت قافلہ
حجاج آویزان رہتے ہین اور خالی ایام مین نہین
رہتے مگر منبر شریف کا پردہ ہر جمعہ مین دروازہ منبر پر
آویزان ہوتا ہے

فصل سوم بیان مین مسجد نبوی علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے

صاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ علماء تاریخ اور اہل سیر بیان کرتے ہین کہ جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت فرماکر مدینہ طیبہ مین تشریف لالے کے اونٹنی حضرت
کی اب جہان دروازہ مسجد نبوی ہے وہان بیٹھ گئی حضرت نے فرمائے کہ یہ مقام ہمارے
اُترنے کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس آیت کو تلاوت فرمائے۔ وقل رب انزلنی منزلا
مبارکا وانت خیر المنزلین اس وقت مین یہ مکان مسجد نبوی کا نخلستان تھا اور درمیان
اس نخلستان کے مربدہ یعنی جائے خشک کرنے کھجور کے کہ ملک سے دو یتیم کے تھی جو کہ بعض
انصار اون کو پرورش کرتے تھے اور ایک جماعت مسلمانون کی کہ قبل از تشریف فرمائی
حضرت کے مدینہ طیبہ مین اسلام سے مشرف ہوئے تھے وہان نماز ادا کرتے تھے حضرت نے
اون یتیمون کو طلب فرماکر اس جائے کو خرید فرمانا چاہا انہون نے بلا عوض گذراننا چاہا
مگر حضرت راضی نہ ہوئے اور اون کو پہلے قیمت دیکر بعد اوس کی بنیاد مسجد کی اوس جائے
شروع فرمائے اور بعضے انصار بھی علاوہ اس کے نخل اپنے بمعاوضہ اوس زمین کے اپنے
پاس سے اون یتیمون کو دئے اور مالکان زمین کو راضی کئے اور جو نخل کہ بے موقع واقع
ہوئے تھے وہان سے نکلادئے اور جو موضع کہ قریب بیر ایوب کے ہے وہان اسی خشت
تیار کئے حضرت نے بنفس نفیس اپنے سات ایک جماعت صحابہ کی بناء مسجد مین خشت اور تھر
اور تسلی اور تشویق اصحاب کے لئے یہ بشارت فرماتے اللھم لاخیر الاخیر الاخرۃ فاغفر

والماجد تو اور سقف مسجد کا خرما کی شاخ سے اور ستون اوس کے بھی کھجور کی لکڑی سے بنائے حدیث مین وارد ہے کہ جس وقت حضرت نے بنا مسجد شروع کئے جبرئیل آمین حکم لائے کہ سقف مسجد موافق سقف مسجد موسیٰؑ کے بلندی مین ہووے کہ سات گز سے زائد نہ تھا اور زینت اور تکلفات کو اوس مین راہ نہ ہووے سقف مسجد نبوی حضرت کے زمانہ مبارک مین اس طور پر تھا کہ اگر بارش ہووے پانی اوس کا آدمیون کے سرون پر گرتا اور طول مسجد کا بنا اول مین قبلہ سے حد شمال تک چونسٹھ گز اور عرض مشرق سے مغرب تک ترسٹھ گز تھا پھر فتح خیبر کے بعد سن سات ہجری مین تجدید بنا حضرت نے فرمائی اوس وقت طول و عرض مسجد شریف سو سو گز ہوا اور اس بنا ثانی مین بھی حضرت اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم خشت کو بنیاد مسجد مین اپنے ہاتون سے رکھے اور پھر بنا اول کے بعد سولہ یا سترہ مہینہ تک بیت المقدس کے طرف نماز ادا فرمائے من بعد موافق حکم الہی کعبۃ اللہ قبلہ مقرر ہوا اور مسجد کے تین دروازے تھے ایک بجانب قبلہ اور ایک جانب غرب کہ اس کو باب رحمۃ کہتے ہین اور جانب مقابل مین دوسرا دروازہ تھا کہ حضرت اوسی دروازہ سے تشریف لایا کرتے اس کو اب باب جبرئیل کہتے ہین اور حضرت کے وقت مین اس کا نام باب آل عثمان تھا اور سمت قبلہ اس مسجد مبارک کا حضرت نے برای العین مشاہدہ فرما کر تقرر کئے کہ جبرئیل امین نے حسب ارشاد الہی کوہ اور درختون کو درمیان سے اٹھا دئے کعبۃ اللہ بعینہ مشاہدۂ مبارک مین حضرت کے آیا اور قبلہ اس مسجد کا جانب میزاب کعبۃ اللہ ہے بعد تحویل قبلہ کو حضرت نے اسطوانہ مخلق کے پیچھے چودہ یا پندرہ روز نماز ادا کئے اب اس کو اسطوانہ عائشہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتے ہین من بعد حضرت نے اپنی نماز کی جاے وہ مقرر فرمائی جہان اب محراب نبوی ہے حضرت کے زمانہ مبارک مین عادت محراب مسجد کی نہ تھی عمر بن عبد العزیز

رضی اللہ عنہ کے وقت میں یہ عادت جاری ہوئی اور قبل وضع منبر قریب میں اس ستون کے جو
جو متصل جانب غرب مسجد کے تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ادا فرماتے اور
کبھی کبھی حضرت بہ سبب طول قیام کے اس جا سے لکڑی بھی نصب فرمائے تھے پھر ایک
شخص نے منبر تیار کر کے گذرانا اوس وقت سے منبر پر خطبہ ادا فرمانے کی عادت قرار پائی بہم
وہ لکڑی کہ حضرت گاہے گاہے اوس پر تکیہ فرما کر خطبہ ادا فرماتے تھے آواز سے گریہ و بکا کی
قصہ اس کا اوپر گذرا۔ طول منبر شریف بقول صحیح دو گز تھا اور حلیہ منبر شریف کا بیان حلیہ مسجد
نبوی میں آوے گا انشاء اللہ تعالی پہلے زیادتی مسجد نبوی میں زمانہ سیدنا عمر رضی اللہ
عنہ میں ہوئی پس سیدنا عمر حسب ارشاد نبوی ۱۷ھ ہجری میں مسجد نبوی کو جانب قبلہ
اور جانب شام اور مغرب زیادہ فرمائے اور بہ سبب واقع ہونے حجرات ازواج مطہرات کے
جانب مشرق زیادہ نہیں کئے پس طول مسجد زمانہ نبوی میں بجانب شام ایک سو چالیس گز
اور عرض اوس کا مشرق سے مغرب تک ایک سو بیس گز تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا
ارشاد تھا کہ اگر آن حضرت اسباب میں اشارہ نہ فرماتے زیادتی مسجد میں ہرگز نہ کرتا اگرچہ
آدمیوں پر جائے تنگ ہوتی اس زیادتی مسجد میں مکان سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا
داخل ہوا اور مکان سیدنا جعفر طیار کا نصف زیادتی عمر اور نصف زیادتی عثمان رضی اللہ
عنہما میں داخل مسجد نبوی ہوا۔ دوسری زیادتی زمانہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے
زیادہ ہوئی اور حضرت عثمانؓ نے ستون مسجد نبوی نقشدار پتھروں سے اور سقف مسجد کا
چوب ساگوان سے بنا کئے اور ستون مسجد کو لوہے اور رصاص سے مستحکم کئے زیادتی
عثمانؓ بجانب شمال مسجد کی زیادہ اور بجانب جنوب کمتر واقع ہوئی اور بجانب مشرق بہ سبب
واقع ہونے حجرات ازواج مطہرات کے بحال خود رکھی گئی اور ابتدا لسے عمارت عثمانی شہر

ربیع الاول ۲۹ سنہ میں ابتدا اتمام اس کا اول محرم ۳۰ سنہ میں ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ ۳۵ سنہ میں
ہوا لیکن مشہور قول اول ہے ۔ تیسرے بار تغیر اور زیادتی مسجد نبوی میں بوقت ولید
بن عبدالملک کے واقع ہوئی اور عمر بن عبد العزیز اس وقت میں ولید کی طرف سے عامل مدینہ
طیبہ تھے پس عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ بحکم ولید مکان لوگوں کی جو اطراف مسجد نبوی
کے تھے بیت المال سے خرید کر کے داخل مسجد کئے اور حجرات ازواج مطہرات بھی منہدم
ہوکر شامل مسجد مبارک ہوئے اس وقت لوگوں پر مصیبت ہوئی کہ اگر حجرات ازواج مطہرات
باقی رہتے لوگ اس کے زیارت سے مشرف ہوتے کہ کس طور سے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس دار فانی میں بسر بود فرمائے ہیں اور ولید نے مکان حضرت خاتون جنت کا
جو اوس میں فاطمہ بنت حسین و حسن بن حسن رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور اون کی اولاد
اوس میں سکونت پذیر تھی جبرا لیکر داخل مسجد کیا عمر بن عبدالعزیز بحکم ولید ہزار دینار بعوض
مکان دینا چاہے مگر اونھوں نے اس امر پر قسم کھائی اور قبول نہ فرمائے اور بیرون
مدینہ ایک موضع اپنی سکونت کے واسطے اختیار کئے کذا فی جذب القلوب تحرا ورا ق کنز
المطالب یا زبدۃ الاعمال میں دیکھا کہ اصل باغ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو اندرون احاطہ مسجد کے
واقع ہے وہ یہ ہے کہ جب فاطمہ بنت حسین بامر ولید مکان سے فاطمۃ الزہرہ جدہ شریفہ
اپنی کے باہر آئے اس مقام پر کہ جہاں اب باغ فاطمہ سے نامزد ہے مکان بنا فرمائی
اور حکم کئے کہ وہاں باولی تیار ہوئی جبکہ تیاری باولی شروع ہوئی اوس میں کئی حجر حائل
نکلی حضرت موصوفہ اس میں آب وضو اپنا ڈالے جب سے کوئی حجر حائل موجود نہیں ہوئی اب
وہ باولی بجاے زمزم ہے اس کے پانی کا مزہ بھی آب زمزم سے مشابہ ہے لوگ
اس کو بطریق تبرک پیتے ہیں اور تطبیق اس رعایت کی جذب القلوب کے روایت سے ممکن

کہ حضرت موصوف پہلے مدینہ طیبہ سے باہر اپنے واسطے جلسے مقرر فرمائے ہون جیسے مقام
باغ فاطمہ پر جلسے سکونت اختیار کئے ہون رجنا الی نقل مضامین جذب القلوب طول
مسجد شریف زمانہ مین ولید کے دو سو درعہ تھا اور عرض ایک سو سینتس گز ولید نے
عمارت مسجد شریف مین نہایت تکلف کیا سقف اور دیوار اور ستون پر مسجد کے نقش
طلائی کیا اور قیصر روم کو لکھا اوس نے چالیس کاریگر اور چالیس شخص قوم قبطی سے اور اسی ہزار
دینار اور زنجیر ہا سے نقرئی اور قنادیل اور ایک روایت مین چالیس ہزار مثقال طلا اور
انواع واقسام کے اسباب تکلف مسجد شریف کے واسطے بھیجا اور علامت محراب مروج
ہے اسی وقت سے ہے روایت ہے کہ ایک شخص کاریگران روم سے ارادہ کیا کہ قریب
حجرہ شریف کے پیشاب کرے بمجرد اس قصد کے زمین پر گرا سر اوس کا پارہ پارہ ہوا
بمعائنہ اس بات کے دوسرے کاریگر اسلام سے مشرف ہوئے لکھتے ہین کہ اس وقت جو
بہتر صورت شجر یا بہتر نقش لکھتا تیس درہم علاوہ مزدوری کے انعام پاتا فقط نقش و
نگار دیوار قبلہ کو پینتالیس ہزار درہم صرف ہوئے ابتداء عمارت ولید ۸۸ھ ہجری اور
اتمام اس کا ۹۱ھ ہجری مین ہوا عمارت ولید مین چہار گوشہا سے مسجد مین چار مینارہ
اذان تیار ہوئے سلیمان بن عبد الملک حاکم بغداد اسے حج مدینہ طیبہ مین زیارت کو
حاضر ہوا جو منارہ کہ قریب باب السلام کے تھا اور اوس کا سایہ صحن مکان مین سلیمان
بن عبد الملک کے گرتا تھا اوس کو منہدم کیا صاحب جذب القلوب فرماتے ہین کہ ظاہر
کلام سید سمہودی سے ایسا پایا جاتا ہے کہ قبل عمارت ولید کی عادت مینارہ کی
جاری نہ تھی واللہ اعلم بالصواب اور زمانہ ولید مین مسجد نبوی مین نماز جنازہ اداکرنا ممنوع
تھا چوتھے دفعہ زیادتی مسجد نبوی مین بوقت مہدی خلیفہ عباسی کے ۱۶۱ھ مین

ہوئی اس نے بھی مثل ولید کے تکلف اور زینت عمارت مسجد نبوی مین کیا اور زیادتی مہدی
کی فقط بجانب شام بمقدار دس ستون کے ہوئی بعضے روایت مین آیا ہے کہ ۲۰۲ ھ مین
مامون خلیفہ عباسی نے بھی عمارت مہدی مین بھی زیادہ کیا واللہ اعلم بیان حلیہ مسجد نبوی
جو حال بنا کی ہوئی سلطان عبدالمجید خان بن سلطان محمود خان کی ہے باعث بنا رحال
یہ مسموع ہوا کہ بنا قدیم سے ایک ڈھیلا ایک مصلی پر گرا اور وہ شہید ہوئی سلطان
موصوف نے یہ خبر سنکر تجدید بنا مسجد شریف کیا یہ مسجد نبوی اور حرم شریف نہایت
عمدہ رشک خلد برین ہے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جو عشاق نبوی ہین اون کے
واسطے حرم نبوی کا حلیہ عرض کرتے ہین آلہ ہے تاکہ جو لوگ بظاہر مشرف نہین ہوئے ہین
اس کے تصور سے ایک نوع کی زیارت اور برکات اور سعادت عظمی حاصل کرین ابتدار
بیان حلیہ مسجد نبوی دیوار قبلہ سے کی جاتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ زیادتی مسجد نبوی مین جو فرمائے وہ بجانب قبلہ واقع ہے اس واسطے کہ دیوار مسجد نبوی
جو حضرت کے وقت مین تھی وہ پیچھے ہٹ گئی لیکن نشان کے واسطے کٹھرہ پیتلی بنائی
ہین اور آل مسجد مین روضہ منورہ اور منبر اور محراب نبوی واقع ہے اور جو جاے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ بجانب قبلہ زیادہ فرمائے اوس کو زیادتی عثمانی کہتے ہین سوائے اسکے
ہر طرف مسجد نبوی کے اور سلاطین نے اضافہ فرمائے ہین تاہم نشان اصل مسجد نبوی
ہر طرف مین واسطے برکات کے باقی رکھے ہین یعنے جہان تک کہ مسجد نبوی تھی وہان تک
نیم نیم ستون کو مسجد کے زرنگاری ہے اور جہان سے اضافہ سلاطین سے ہے وہان کے
ستون سراسر سادہ ہین کیفیت اس کی مفصل آگے بیان کیجائیگی معلوم ہووے
کہ دیوار قبلہ مسجد نبوی معہ زیادتی عثمانی اور اضافہ سلاطین طول مین یک سو پینتالیس فٹ

اور دیوار قبلہ مین سولہ چشمین رواق بندی سے پیدا ہین ہر ہر چشمہ مین تقریب ایک ہات کے بلندی
پر بہ نصب تختیان سنگ مرمر سراسر ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک خیابان بندی سے ہے
اور درمیان ہین مثل خانہ آئنہ کے جا چھوڑ کر ہر دو جانب مین اس کی تختیان سنگ
مرمر کی بقدر ایک ہات دو انگشت کے عریض اور بقدر ایک ہات ایک بالشت بلند نصب ہین
اور پیشانی پر اس کے بھی تختی سنگ مرمر نصب ہے پس یہ چشمہ مثل خانہ آئنہ بقدر دو ہات
چار انگشت کے بلند اور بقدر ایک ہات دو انگشت کے عریض واقع ہے متن ہین جو مثل آئنہ خانہ
واقع ہے اس مین چینی سفید نہایت عمدہ اسپر گل کاری برنگ سرخ و سبز وا وداوہ بہ شکل اشجار
کی ہوئی ہے اور حاشیہ مین اوس کے چینی سبز عمدہ شفاف نصب ہے کہ حسن و لطافت اسکا
دیکھنے سے متعلق رکہتا ہے ع نہ ہے صفا عمارت کہ در تماشایش ٭ بدیدہ بار
نہ گردد نگاہ از دیوار ٭ پس حاشیہ سبز مین گل کاری برنگہاے الوان زمین شفاف سفید
پر جو سب یکار چینی مثل آئنہ کے تجلی اور برقان اپنا بتا رہی ہے اور رواق بندی دیوار قبلہ
جو چشمے پیدا ہین ہر ہر چشمہ مین بہ خیابان بندی کار چینی چھ چھ سات سات واقع ہین اور جو
تختیان سنگ مرمر کی پیشانی پر اس کار چینی کے واقع ہین اوسپر اسماء مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو دلائل الخیرات مین دو سو ایک اوپر ہین بخط طلائی منبت کندہ
ہین اور محاذی ہر ہر اسم شریف کے ایک طغرا مدور ہے کہ اس مین عبارت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بخط منبت طلائی کندہ ہے کہ قطر قلم ان حروف کا بقدر ڈیڑھ انگشت کے ہے اور زمین مین
روغن سرخ بھر دئے ہین کہ وہ حروف طلائی زمین سرخ مین رشک یاقوت ہین ایک
جلوہ نمائی کرتے ہین اور نشان خط ثلث ہے حروف اس کے نہایت خوش خطی سے
لکھے ہوئے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اور اوپر اس کے ایک پٹی بقدر چھ انگشت کے

عریض کارچینی کی سراسر واقع ہے پھر اوپر اس کے یکسطر خط ثلث طلائی منبد کی واقع ہے
کہ قط قلم اس کا موافق سابق کے ہے اور زمین اس کی سبز ہے اور ایک سطر سراسر
دیوار قبلہ پر واقع ہے عریض بقدر ربع گز معماری تخمینا اور اسی دیوار قبلہ مین محراب عثمانی واقع ہے
کہ وہان سلسلہ اس کارچینی کا منقطع ہوکر پھر دوسرے جانب شروع ہے پس ہر دو جانب
مین محراب عثمانی کے اور روشندان کے خیابان بندی کارچینی کی ہے جس چشمہ مین
محراب عثمانی واقع ہے اس کی رواق بھی سب سے بڑی ہے جانب یمین محراب عثمانی پانچ
چشمہ رواق بندی اور اٹھائیس خیابان کارچینی ہے اور جانب یسار مین کہ انتہا مین اس کے
باب السلام ہے گیارہ چشمہ رواق بندی اور ستاون خیابان کارچینی ہے اور اسی طرف
زیادتی مسجد نبوی مین جو از جانب سلاطین ہے ایک سطر مطلا سبز زمین کی محراب
عثمانی کی رواق پر سے گذر کے آخر دیوار قبلہ تک منتہی ہوئی ہے اس سطر کی ابتدا مین
بعد بسم اللہ کے آیت فی بیوت اذن اللہ ان ترفع آخر تک بعد اس کے مع بسم اللہ
آیت فاذا قرءت القرآن فاستعذ آخر تک پھر مع بسم اللہ سورہ انا فتحنا کامل پھر
درود شریف اور بہت اشعار نعتیہ کندہ ہین اتمام اس سطر کا مکرر آیت آخر سورہ انا فتحنا جو ہو الذی
ارسل رسولہ تا اثر السجود تک ہے پھر اوپر اس سطر کے بقدر چھ انگشت ایک پٹی کارچینی کی بطور
اوس کی پیشانی کے واقع ہے پھر اوپر اوس کے دوسری سطر خط ثلث جلی مطلا کہ قط قلم
اوس کا بقدر ڈھائی انگشت کے ہے عرض اس سطر کا قریب دو بالشت کے اور زمین
اوس کی سرخ ہے پھر اوپر اس کے بقدر چھ انگشت کے کارچینی واقع ہے پھر اوپر اوس کے
سطر سوم مثل اول کے خط طلائی منبد کہ قط قلم اس کا بھی بقدر ڈیڑھ انگشت اور زمین اسکی
سبز ہے اور ان سطرون مین بھی آیات قرآنی مثل انما یعمر مساجد اللہ اور سوا اسکے

آیات قرآنی بہت کندہ ہین بیان اس کا بتمامہ اس مختصر مین گنجایش نہین رکہتا پس یہ تینون
سطر یعنے ہر دو جانب سطور زمین سبز اور درمیان مین زمین سرخ بنشان خط ثلث طلائی نہایت
جلوہ نما ہے اور یہ تینون سطور ابتدا دیوار قبلہ سے انتہا تک ہے لیکن محض سطر اول ان سطور سے
اور سطر دوم سرخ متن اور سطر سوم سبز متن محراب عثمانی تک منقطع ہو کر جانب ثانی محراب
موصوف سے شروع ہین اور دیوار قبلہ کی آخر تک منتہی ہوئی پھر اوپر اوس کے کار چینی ارتفاع
کمان چشمہ تک واقع ہے اور درمیان مین ایک ایک روشندان ہر چشمے مین بطور دریچہ
کے نہایت خوشنما کماندار ہے اور جالی آہنی نہایت نازک ہر ہر روشندان کے درمیان
نصب ہے اور رواق کے ہر دو جانب آئینہا سے زنگار رنگ سفید اور سبز اور اودہ کی گل کاری
اور مسجد نبوی کی پشت کیجانب مکان عشرۂ مبشرہ کا ہے اوس مین درختہا سے سبز تر و تازہ
نصب ہے آن روشندان مین سے نہایت نزہت سے نمایش دیتے ہین کہ اس سے دیکھنے
والون کو فرحت حاصل ہوتی ہے طول ان روشندان کا مقدار چار ہات کے اور عرض دو
ہات کا ہے ارتفاع دیوار قبلہ کمان نو تک مقدار چالیس ہات کے تخمیناً ہے اور کمانون پر
قبہ واقع ہین مگر ارتفاع قبہ ہا مختلف ہین کہین تخمیناً دس ہات کہین کم کہین زیادہ اور جس
چشمہ مین کہ محراب عثمانی ہے وہ چشمہ بھی سب سے بڑا ہے محراب عثمانی نہایت پر تکلف ہے
یعنے سنگ مرمر کا ہے بمقدار ڈیڑھ قد آدم بلند اور بقدر چار ہات کے عریض ہے رواق
اوس کی سنگ مرمر سفید شفاف مہرہ دار سی اس مین سیاہ مچھلیان نصب ہین مگر
نہ بعینہ صورت مچھلی کی کندہ شروع ہے اور ہر ہر مچھلی کے دونون جانب طلائی تحریر
ہے اور ہر دو جانب اوس کے زمین سرخ مین قطعات متعددہ بخط ثلث مطلا اور قط قلم
بمقدار ڈیڑھ انگشت کے سے تحریر ہے اور رواق محراب سے تین ہات اوپر ایک دائرہ سنگی ہو

اطراف مین اس کے برگ عمدہ کندہ ہین اور تمام دائرہ مغرق بطلا ہے اور اس دائرہ مین یہ آئینہ
بندی گل کاری گوناگون ہے اور ہر دو جانب اس دائرہ کے دو سموسے سنگی بھی مثل دائرۂ
مذکورہ مغرق بطلا اور گل کاری آئینہ بندی سے واقع ہے پس یہ دائرہ معہ ہر دو سموسہ
ایک عجیب خوش نما ہے اور اس قبہ مین بائیس روشندان کماندار نفیس بصفت مذکورہ
ہے جانب یمین محراب موصوف کہ جانب شرق مسجد شریف ہے پانچ چشمہ چوواق بندی کمانہائے
چیدہ دیوار قبلہ سے ہین اس مین اٹھائیس آئینہ کار چینی ہے اور آخر مین دیوار کے اس طرف
دروازۂ منارہ حضرت بلالؓ کہ اس کو اب منارۂ رئیسہ کہتے ہین واقع ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
کہ اس منارہ پر اب رئیس المؤذنین اذان دیتے ہین الحاصل بعضے جانب اس دیوار قبلہ یمین
محراب عثمانی کا محاذی جالی مبارک مواجہ شریف کے واقع ہے اور جانب یسار محراب موصوف
کہ غربی ہے اور سلاطین اس طرف مسجد مبارک کو زیادہ کئے ہین گیارہ چشمہ کماندار ہین کہ جن مین
ستاون آئینہ کار چینی ہے اور باب السلام مسجد نبوی اسی جانب ہے ۔ غرض زیادتی عثمانی کا
بیس ہات جو ہے بعینہ باقی ہے اس مین سلاطین وغیرہ کے طرف سے کچھ زیادتی نہین
ہوئی ہے زیادتی عثمانی کی دو درجہ ہین طول مین درجہ اول درجہ دوم سے کم ہے اس واسطے کہ
دونو جانب مین اس کے حجرہ دس دس ہات کے طویل واقع ہین درجہ اول ایک سو پینتیس
ہات ہے اور درجہ دوم ایک سو پچپن ہات ہے اور حد طول اس کا باب السلام سے منارہ رئیسہ
تک اور عرض دیوار قبلہ سے وہ کٹہرہ پیتلی ہے جو حد زیادتی عثمانی ہے پس حد عرض زیادتی
عثمانی جانب یمین کچھ جالی مواجہ شریف واقع ہے اور باقی کٹہرہ پیتلی سے ہے اور زیادتی عثمانی
مین نیم ستون سنگ مرمر کے ہین اس مین حسب موقعہ تحریرات متعددہ طلائی ہین اور یہ
سنگ مرمر کمال شفاف سفید بہرہ دار ہے اطراف مین اوس کے کتابت بخط ثلث طلائی اشعار

نقشیہ وغیرہ نہایت خوشنما ہے انتہا مین اس نیم ستون کے حلقہ برگہای سنگ سادہ بروغن
سرخ نہایت عمدہ کندہ ہے اور یہ حلقہ برگ ایک بالشت کی بلند ہے اور مغرق بطلا ہے اور
اس نیم ستون مرمر پر ستون سنگ سادہ بروغن سرخ کمال نزاکت اور صفائی سے استاد
کیا ہوا ہے قابل تصویر اس ستون کا بھی مغرق بطلا ہے اور یہ نیم ستون سنگ مرمر اس
ستون سرخ کی کرسی معلوم ہوتا ہے کرسی نشینی اور صفائی اور نزاکت اور صناعی اس کی قابل
دید ہے زیادتی عثمانی اٹھتر ہات طول اور بیس ہات عریض ہے باقی ستر ہات طول مین
اسی طرف جو سلاطین کی زیادتی ہے اس مین بھی ویسا ہے دیوار قبلہ مین کما ینبغی سے چیدہ
معہ آئینہ کاری چینی جیسا کہ زیادتی عثمانی مین بیان اوس کا بشرح و بسط ہوا واقع ہے رواق بہار مسجد
شریف جو نیم ستون مرمر پر واقع ہین چالیس پر ایک ہے اور یہ نیم ستون مرمر تیرہ ہین کہ علامت
زیادتی عثمانی ہے باقی جو زیادتی سلاطین ہے اس مین ستون سنگ سادہ کی سرخ ہین کل
ستون زیادتی عثمانی اور زیادتی سلاطین جو بجانب زیادتی عثمانی ہے اکتیس ہین اور جانب
یسار محراب عثمانی دروازہ منارہ باب السلام ہے وہ بھی نہایت عمدہ اور پر تکلف ہے چوکھٹ اور
پیشانی اوس کی مغرق بطلا ہے الغرض جو کٹہرہ پیتلی حد زیادتی عثمانی ہے جانب
اس کے وہ مقام کی ابتدا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابتدا مسجد شریف فرماتے ہین
پس یہ کٹہرہ مذکور منزلہ دیوار قبلہ اس کے واقع ہے اور اسی سے ریاض الجنت شروع ہے تین
چشمہ مسجد نبوی تک ریاض الجنت کا عرض اور چہار ستون تک اس کا طول ہے اور اس جا کے
ریاض الجنت اس واسطے کہتے ہین کہ یہ مقام درمیان قبر مطہر اور منبر منیف کے واقع ہے اور حدیث
شریف مین وارد ہے ما بین قبری ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ یعنی درمیان
قبر شریف اور منبر منیف میرے ایک باغ ہے باغہای جنت سے محدثین معنی مین اس حدیث کے

وجوہات متعددہ بیان کئے ہین پس بکثرت استعمال روضہ محذوف ہو کر ریاض الجنۃ مشہور
ہوا حدود ریاض الجنۃ مین بھی ویسے ہی نیم نیم ستون مرمری ہین جیسا حد زیادتی عثمانی مین
ذکر ہوا - پھر ما حد اس ریاض الجنۃ کے اور دو دو چشمی بہ نصب ستونہاے سنگ سرخ غیر مرمری
کہ تا نصف ستون کار طلائی ہے اور طول وعرض اونکا موافق چشمہاے سابق ہے یہ وہ
حد ہے کہ یہان تک آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کے وقت مبارک مین سقف
مسجد نبوی پر تھا تیسرا ایک اور حد ہے کہ ستون سنگ سرخ سر ہ لہ طلا نصف سر اور کرسی پر
اون کے ہے اور طول مین مسجد نبوی کے بعد حد ثانی تین ستون کے بعد جو تھے ستون پر
ہذا مسجد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کندہ ہے اور تین کرسی ہاے سنگین بالختی ہاے سنگ
مرمر صحن مسجد مبارک مین نصب ہین یہ علامت اس کی ہے کہ کل مسجد نبوی معہ سقف
اور صحن آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وقت مین اتنی ہی
تھی من بعد خلفای عباسیہ اور بنی امیہ کے وقت مین اضافہ ہوئی کل مسجد نبوی معہ زیادتی
صحابہ کرام سواے زیادتی عثمانی مشرق سے مغرب تک اننانوے ۸۹ ہاتھ ہے اور جنوب سے
شمال تک ننانوے ۹۹ ہاتھ ہے الحمد للہ کہ یہ پیمایش قریب ہے روایت جذب القلوب سے اب
جو مقدار سقف مسجد نبوی سے بعض نوہات بجانب شمال اصل مسجد شریف جو معہ صحن تھی رہ گیا
اور باقی سب اصل مسجد نبوی معہ صحن کو سقف مسجد بنا حال معہ اضافہ سلاطین محیط ہے اور
معلوم کیا چاہیئے کہ اوپر محض تفصیل ان ستون کی بیان کی گئی جو حدود عثمانی اور حدود اصل
مسجد نبوی وغیرہ تھی سیوای اس کے جو سلاطین نے سقف مسجد نبوی مین اضافہ کئے ہین
ن کے ستون اور چشمہ ما سیوا انکے ہین اصل مسجد نبوی بجانب بالین روضہ اقدس کے ہے
لیکن محاذی بالین روضہ منورہ کے فقط چھہ چشمہ مسجد موصوف سے ہین اور ایسی اصل مسجد نبوی مین

جو کہ جانب بالین مبارک روضہ منورہ کے واقع ہے محراب نبوی اور محراب سلیمانی اور دو کبری
ہین محراب نبوی اسی جاے پر ہے کہ جہان آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام رحلت
تک امامت سے اپنے صحابۂ کرام کو نماز پڑہائی۔ محراب موصوف سنگ مرمر شفاف کا ہے بکا
طلا نہایت عمدہ اور طریقہ محراب مسجد جو تا حال مروج ہے ایجاد ہوا ہے عمر بن عبد العزیز
رضی اللہ عنہ کا ہے قبل ان کے یہ طریقہ نہ تھا کہ عامل مدینہ طیبہ جانب سے ولید بن عبد الملک
کے تھے اونہون نے بنائی پشت پر اس محراب کے یہ عبارت ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
صلی اللہ علی سیدنا محمد وبارک وسلم امر بعمارۃ ھذا المحراب النبوی العبد
المعترف بالتقصیر مولانا السلطان ابو النصر قائتبای خلد اللہ ملکہ
سنۃ ثمان وثمانین وثمانمائۃ یعنی ابو النصر قائتبائی نے اس محراب کو ۸۸۸ھ ہجری
مین تیار کیا محراب نبوی بناے قدیم مین سلطان عبد الحمید خان بانی حال نے اس مین کچھ
تصرف نہین کیا اور یہ محراب جانب بالین جالی اقدس روضہ اطہر سے بیس ہات کے فاصلہ پر
ہے اور بلندی محراب شریف بقدر دو قد آدم ہے اوپر اوس محراب کے ایک قبہ مثلث یعنی
سہ گوشی اسپر ایک کلس طلائی بہت عمدہ نصب ہے یہ قبہ معہ کلس رفعت مین بقدر قد آدم
نہایت رفیع الشان ہے اور دل یعنی ضخامت محراب شریف بقدر سوا دو ہات کے ہے ہر چند
کہ اس محراب مبارک مین چند قطعات سنگ مرمر ہین مگر صناعی سے ایسا وصل کیا گیا ہے
کہ کل محراب ایک جسم دکھائی دیتا ہے اس محراب کے رواق سفید مرمر شفاف پر سیاہ
لہر مچھلی نما نہایت جلوہ دیتا ہے اور اس رواق پر ہر دو جانب خط ثلث کے سطر کندہ
اسپر طلائی ملمع ہے اور یہ عبارت تحریر ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم قد نری
تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضٰھا فول وجھک شطر

المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ صدق اللہ ان
اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا
تسلیما صدق اللہ اللھم صلی علی سیدنا محمد خاتم النبیین وامام
المرسلین ورسول رب العالمین ۔ اور ماتحت اس سطر کے ہر دو جانب طاق
محراب موصوف مین یہ حدیث کندہ ہے کہ زمین اوس کی سبز ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الصلوٰۃ عماد الدین پھر اندرون محراب ایک سطر مین یہ حروف طلا سے تحریر ہے
الحامدون الساجدون الاٰمرون بالمعروف والناھون عن المنکر
والحافظون لحدود اللہ وبشر المومنین اور ہر دو جانب ضخامت محراب
خط طلائی سے کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ ہے زمین سبز
وسیاہ وسرخ مین اقسام اقسام کی طلائی عمدہ گل کاری ہے کہ دیکھنے سے تعلق ہی
پیشانی پر اوس کے ہر چہار جانب سنگ مرمر کی بیل اور پھول کندہ کرکے کیا ہے وہ بھی
سراسر مغرق بطلا ہے اوپر محراب کے جو قبہ اور کلس بنا ہوا ہے اس مین بھی سبز سرخ رنگ کے
زمین مین عمدہ عمدہ طلائی کام ہے بیچ مین اوس قبہ کے ایک حلقہ مدور سبز رنگ ہے اوس مین
حروف زرین کندہ ہین بشان طغرا دور سے برابر سمجھ نہین ہوتی اور یہ محراب کے کسی طرف
دیوار نہین ہے دونون بازو پر کٹھرہ پیتلی نصب ہے اور تھوڑے فاصلہ سے جنب مین کٹھرہ
پیتلی ہے دونو طرف محراب کے کمانین پیتلی ہین پھر جانب ثانی کمانون کے کٹھرہ پیتلی
نصب ہے اور یہ وہی کٹھرہ حد زیادتی عثمانی ہے اور دونو کمانون کی اندر دروازہ بطور پھاٹک
کے نصب ہے کہ اس دروازہ سے زیادتی عثمانی مین آدمی داخل ہو سکتا ہے اور اون دونو کمانون
ایک ایک گردہ پیتلی نصب ہے ایک کمان کے گردہ پر بخط ثلث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کندہ ہے اور دوسرے پر یہ حدیث ہے مابین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ
اور جانب ثانی کمان پتلی جو جانب پشت محراب نبوی سے ہے پھر ایک گردہ کمان پر قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندہ ہے اور دوسری پر یہ حدیث من زارنی فی مماتی
فکانما زارنی فی حیاتی ترجمہ حدیث اول درمیان حجرہ اور منبر میرے ایک باغ
ہے باغوں سے جنت کے ترجمہ حدیث دوم جو شخص کہ میری زیارت رحلت کے بعد کرے
پس گویا کہ وہ مجھ سے بہ عالم حیات مین ملاقات کیا اور یہ دونون کمانین درمیان منبر شریف
اور حجرۂ منیف کے واقع ہین جانب یسار منبر مبارک کے ایک طرف مین یہ حدیث کندہ ہے
الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا دوسری جانب مین یہ
حدیث کندہ ہے من زار قبری وجبت لہ شفاعتی صدق رسول اللہ
ترجمہ حدیث اول۔ ایمان داخل ہوگا مدینہ طیبہ مین جیسا کہ داخل ہوتا ہے سانپ اپنی سوراخ مین
ترجمہ حدیث دوم۔ جو شخص کہ میری قبر کی زیارت کرے اوس کے لئے میری شفاعت
واجب ہے سچ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم محراب نبوی بفاصلہ تیرہ ہات کے منبر
شریف سے واقع ہے پس یہ محراب درمیان جالی بالین شریف اور منبر منیف کے واقع ہے
جاننا چاہیے کہ اوائل عہد آن حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم مین منبر کا طریقہ نہ تھا اور سبب
بنا منبر دو لکھتے ہین پہلا یہ کہ جب حضرت کو دیر تک خطبہ مین کھڑے ہونے سے تکلیف
ہونے لگی دوسرا یہ کہ ایلچی جابجا سے واسطے سیکھنے احکام اسلام کے آپ کی خدمت
شریف مین حاضر ہوتے صحابہ کرام سے آپ کو تمیز نہین کر سکتے اس واسطے تیاری
منبر کئے تا کہ حضرت اسپر تشریف رکھنے سے خطبہ مین ہرج نہ ہو اور ایلچی بھی حضرت کو
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مین پہچان لین اور جو منبر شریف کو بنایا اوس کے نام مین

بعضے باقول یا باقوم اور بعضے میمون اور بعضے صباح اور کلاب لکھتے ہین اور یہ منبر
مبارک چوبی تیار ہوا تھا اور سنہ سات یا آٹھ ہجری مین تیاری اس کی ہوئی بلندی
مین بقدر دو ہات کے اور تین درجہ کا یعنی دو زینہ اور ایک نشستگاہ تھی بقدر ایک گز مربع
اور نیچے نشستگاہ کے جو درجے تھے وہ بالشت بالشت کے عریض کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نشستگاہ منبر پر تشریف رکھکر پاے شریف اپنے درجہ دوم پر رکھتے جس وقت کہ
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے از راہ ادب دوسرے درجہ پر بیٹھتے تیسرے درجہ پر
پاے شریف اپنا رکھتے بعد جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے تیسرے درجہ پر
بیٹھکر پاے شریف اپنے زمین پر رکھتے جس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے چھ سال
تک موافق طریقہ عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کئے بعد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی جاے پر تشریف رکھے اور منبر مبارک کو پارچہ قبطیہ سے غلاف تیار کرکے پہنائے
کہ قبل حضرت عثمان کے یہ عادت نہ تھی حضرت کے وقت سے شروع ہوئی جبکہ
معاویہ رضی اللہ خلیفہ ہوے چھ درجہ منبر تیار کئے پھر جب مروان حاکم مدینہ طیبہ ہوا منبر
شریف کو وسیع کیا اور طریقہ وسعت منبر شریف اس طور پر ہوا کہ منبر نبوی پر آبنوس کا
منبر بطور غلاف کے بنایا گیا تاکہ نشستگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین لوگون کے بیٹھنے سی
محفوظ رہے اس وقت مین لوگ اس مین ہات داخل کرکے منبر شریف کو مس کرتے تھے
اور برکت اوس سے حاصل کرتے تھے اور واسطے اخذ برکت کے کسی طرف سے نشستگاہ آنحضرت
کھلی رکھتے تھے۔ ایک بار معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو کہ اوس وقت مین حاکم
مدینہ تھے لکھے کہ منبر نبوی کو مسجد نبوی سے نقل کرکے شام کو بھیج دین جبکہ مروان حسب
ایماے معاویہ منبر نبوی کو حرکت دینے کا ارادہ کیا ایک ایسی ہواے سیاہ بہی کہ روز روشن مین

ستارہ نظر پڑے اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ معاویہؓ بذات خود بارادہ نقل منبر شریف کو حرکت دی سورج گہن ہی ایسی تاریکی ہوئی کہ دن کو ستارہ نظر آے معاویہ رضی اللہ عنہ بمشاہدہ اس حال کے اس فعل سے باز آئے بلکہ یہ عذر کئے کہ مین منبر شریف کو اس لئے حرکت دیا تا کہ دیکھون دیمک نے کہایا ہے یا کیا ہے۔ مطری سے یہ روایت ہے کہ معاویہ نے منبر شریف کے چھ درجے ایسے رکئے کہ منبر شریف نبوی جو تہا تین درجے کا ایک اور دوسرا منبر تین درجہ کا بناکر منبر نبوی اور رکھے ایسے کل چھ درجے ہوے پہر جبکہ منبر شریف کے لکڑیان بباعث کہنگی کے گر گئے خلفا بنی عباس نے منبر شریف کی تجدید کرے اسطور پر کہ منبر نبوی کی لکڑیون سے سات دوسری لکڑیان لگی تہین اوس کے کہنگی تیار کی پہر جبکہ حرم شریف مین آتش زدگی ہوئی یہ منبر شریف محروق ہوا پہر بعضے خلفا بنی عباس نے تجدید منبر کے اور جو لکڑیان منبر نبوی محروق کی بچی رہین اس کو دیوار قبلہ مسجد نبوی کی جانب رکھدئے تا کہ لوگ اوس کو مس کرین اور برکات حاصل کرین اس واسطے کہ وہ لکڑیان حضرت کے جسم شریف سے مس کی ہوئی تہین ع بمقامیکہ نشان کف پائے تو بود ٭ سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود ٭۔ الغرض کئی بار رد و بدل منبر شریف کا ہوا آخر الامر اب منبر جو مسجد نبوی مین موجود ہے بنا کیا ہوا سلطان مراد بن سلطان سلیم رومی کا ہے اور تاریخ بنا ۹۹۸ ہجری ہے اور یہ تاریخ منبر شریف پر بخط ثلث طلائی کندہ ہے منبر احمد سلطان مراد یہ منبر تمام سنگ مرمر کا ہے کہ نہایت صاف و شفاف ہے اس کے نیچے چبوترہ سنگ مرمر کا قریب دو بالشت کے ہے مواجہ منبر تحت چبوترہ دو سیڑہیان سنگ مرمر کی اوپر اوس چبوترہ کے بقدر دو ہات کے عریض اور ایک قد آدم پر ایک ہات زائد بلندی مین ہے اور اس کمان مین دو بابی دروازہ نصب ہے پیشانی پر کمان کے کلمہ طیب اور کچھ

اشعار بھی کندہ ہین بباعث رفعت مفہوم نہین ہوتے کمان دروازہ پر جابجا تحریر طلائی
بہت عمدہ ہے اور اس کمان سے سیڑھیان منبر کی شروع ہین پھر دس درجہ پر نشستگاہ ہے
کہ اوسپر ہر چہار طرف کمان سنگ مرمر کے عمدہ بنے ہوئے ہین بقدر قد آدم رفیع ہین
ان چارون کمان پر ایک قبہ مخروطی سنگ مرمر کا بقدر قد آدم بلند بنا ہوا ہے سراسر مغرق بطلا
ہے اور ہر دو جانب سیڑھیون کی منڈیر سنگ مرمر جالدار کے نصب ہے اور یہ بھی سراسر
طلائی ہے منبر شریف کا دروازہ ہمیشہ مقفل رہتا ہے مگر جمعہ کے روز کھلتا ہے اوسپر
ایک پردہ اطلس سبز کارزرین کا معلق ہوتا ہے اور ہر دو جانب اس کے نشان سبز
مخملی کارزرین کی نصب ہوتے ہین چنانچہ بیان اس کا مفصلاً فصل نماز مین کیا جاوے گا اس
منبر شریف کے روبرو سات ہات کے فاصلہ پر ایک مکبر ہے کہ بلندی اس کی زیادہ قد آدم سے
برابر ہات کے زمین اس کی سراسر سنگ مرمر کی ہے کہ ستون مرمری پر قایم ہے راہ آمد و رفت
مین کمان قایم ہے اور اوس مین دو پاٹی دروازہ قایم ہے اور ماتحت کمان کے سیڑیان سنگ سادہ
کی چکردار نصب ہین اور یہ مکبر صغیر یعنی چھوٹا مکبر کہلاتا ہے اور پنج وقت نمازون مین
مکبرین اوسپر کھڑے ہوکر بآواز بلند تکبیر کہتے ہین تاکہ تمام مصلین کو رکوع و سجود اور قیام
امام کی اطلاع ہو الغرض منبر شریف کے دونو جانب مین رحلون پر بے غلاف قرآن مطلا
عمدہ عمدہ خط کے قریب دو تین سو کے رکھے ہوئے ہین اور بہت سے لوگ اس جا سے
حاضر ہو کر تلاوت قرآن مجید کرتے ہین اور منبر کے بازو کی جانب دس ہات کے فاصلہ پر
بجانب مغرب محراب سلیمانی ہے یہ ایجاد کیا ہوا سلطان سلیمان خان رومی کا ہے نقشہ
اس محراب کا بعینہ موافق محراب نبوی ہے مگر فرق یہ ہے کہ حذاق محراب نبوی مین کار
طلائی زیادہ ہے اور محراب سلیمانی مین اس قدر نہین اور ان دو محراب کے درمیان مین

منبر نبوی واقع ہے اور پشت محراب سلیمانی پر یہ عبارت کندہ ہے انشاء ھذا المحراب
المبارک المظفر سلطان سلیمان شاہ بن سلطان بایزید خان
اعز اللہ انصارہ بمحمد و آلہ وسلم تاریخ شہر جمادی الاول ۹۰۸ھ ہجری ثمان
وتسعمایۃ حاصل ترجمہ یہ ہے کہ اس محراب کو سلطان سلیمان شاہ نے ۹۰۸ھ ہجری
شہر جمادی الاول میں تعمیر کیا ہے اور اس محراب کی بھی ہر دو جانب مثل محراب نبوی
کے دو کمانیں پتیلی ہیں اور اوس میں پتیلی دروازہ ہیں ایک کمان کی پیشانی پر لا الہ
الا اللہ الملک الحق المبین دوسری پر محمد الرسول اللہ صادق
الوعد الامین دوسری جانب میں ایک کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم شفاعتی یوم القیمۃ حق فمن لم یومن بھا لم یکن من
اھلھا اور ایک جانب میں دوسری کمان پر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم شفاعتی لاھل الکبائر من امتی۔ ترجمہ حدیث اول یہ ہے کہ آن
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری روز قیامت حق ہے جو شخص
ایمان میری شفاعت پر نہ لاوے یعنی انکار میری شفاعت کا کرے وہ مستحق شفاعت کا
نہیں ہے مصداق انکار شفاعت فرقہ نجدیہ ہیں جن کو وہابیہ کہتے ہیں پس مسلمانان کو
لازم ہے کہ حضرت پر جان سے فدا ہیں اور تصدیق ارشاد حضرت کریں اور ایمان لاوین
اللھم ارزقنا حبک وحبیبک صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم بجاہ الی
المقصود جو جالی روضہ منورہ کی خلف شریف کے جانب واقع ہے اوسی طرف میں
قبر فاطمۃ تون جنت رضی اللہ عنہا کا ہے اور یہ قبہ شریفہ کی اطراف بھی جالی روضہ
منورہ کی محیط ہے اور باہر اس جالی کے ایک قطعہ اور کئی چشمہ مسجد نبوی کے فرش

ہین طول اس قطعہ کا جنوب سے شمال تک انتیس ہات اور عرض اس کا مشرق سی مغرب تک تیتیس ہات ہے اور اس قطعہ مسجد مین دو چبوترہ ہین ایک چبوترہ متصل جالی شریف کے کہ اوس مین محراب تہجدگاہ نبوی واقع ہے اور نقشہ اس کا حلیہ جالی شریف مین بیان کیا گیا اور دوسری درمیان مین چھوڑ کر پھر ایک چبوترہ بطور چوکی خانہ کے واقع ہے کہ اسپر اغوات موافق باری اپنے شب و روز حاضر رہتے ہین طول اس کا قریب دس بارہ ہات کے ہے اور عرض دو تین ہات کا ہے اس چبوترہ کے پیچھے ایک اور چبوترہ اغوات کا ہے کہ وہ قریب بارہ پندرہ ہات کے مربع ہے اور اطراف اس کے پیتلی کٹہرہ ہے کہ سنگین منقش ہونگرون مین نصب ہے اور ہرچند کہ جانماز قالین تمام مسجد نبوی مین مفروش ہین مگر خصوصًا اس چبوترہ پر عمدہ عمدہ قالین کی جانماز بچھتی ہین اس واسطے کہ یہان اہل خدمات مثل شیخ الحرم و نائب الحرم اور خزنہ دار کی حضوری کا مقام ہے اور ان کے لئے یہان مصلے بھی بچھتے ہین اور بوقت نماز پنجگانہ سب اسی چبوترہ پر اغوات صف باندہکر نماز ادا کرتے ہین اور اس قطعہ مسجد مین دو گھڑیال بلند بقدر قد آدم بیش قیمتی دھرے ہوے ہین کہ ذکر اون کا حلیہ جالی شریف مین ہوا اور اسی قطعہ مسجد مین سراسر بیوتات مسجد کہ انتہا اس کا سرا پیر جانب مسجد کے ہے واقع ہی اور اس قطعہ مسجد مین کہ واقع خلف شریف کے حجرہ اغوات ہین کہ اس مین کو نجیان منارہ ہائے اذان کی اور مصلے اماموں کے اور سامان وغیرہ رہتے ہین اور باب النسا بھی بسبب قربت جالی شریف کے اور دروازون سے زیب ہے اور چبوترہ کلان مربع اغوات کا جس کے اطراف کٹہرہ پیتلی ہے جس کا ذکر اوپر ہوا یہ چبوترہ اصحاب صفہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم کے وقت مین تھا کہ یہان ایک سائبان بنا ہوا تھا جو صحابہ کہ بیگھر اور بے سامان تھے وہ

یہان تک جتنے تھے ان کو اصحاب صفہ کہتے ہین اونہین مین سے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ہین کہ اون کی خوراک اور غذا محض دیدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اون پر بار ہا دو دو تین تین چار چار فاقہ گذرتے تاہم وہ کسی سے سوال نہ کرتے ابوہریرہ فرماتے ہین کہ اکثر اوقات شدۂ فاقہ سے مجھپر غشی آجاتی لوگ یہ گمان کرتے کہ اس کو کچھ جنون ہوا ھی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہین سے ہدیہ آتا وہ سب اصحاب صفہ مین تقسیم پاتا اور بعضون کو حضرت اپنے ساتھ کہانے مین شریک فرماتے اور بعضون کو صحابہ کرام جو اغنیا تھے اون کو تفویض فرماتے تاکہ اون کی ضیافت کرین اس واسطے لقب اصحاب صفہ کا حضرت کے وقت مین اضیاف المسلمین تھا شمار ان کا سو کبھی زیادہ کبھی کم ہوتا تعریف اون کی حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماھم لا یسالون الناس الحافا ترجمہ یہ خیرات اور صدقات کے مستحق وہ فقراء ہین جو اپنے تین اللہ کی راہ مین روکے ہین کہ زمین پر چلنے کی قوۃ نہین رکھتے جو لوگ کہ حال سے ان کے ناواقف ہین بسبب نہ سوال کرنے کے اون کو غنی اور مالدار جانتے ہین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم انکو علامت صبر اور تقوے سے پہچانتے ہو وہ لوگ کسی سے عجز والحاح سے نہین سوال کرتے انتہی اور اسی طرف مین حجرات ازواج مطہرات ہین اور آمد و رفت بھی اون کی اسی جانب سے تھی اس واسطے اس کو باب النساء کہتے ہین اب بھی حدود ات کی جالی جو مسجد نبوی مین ہے قریب باب النساء کے واقع ہے فقط جالی مبارک پائین کے طرف مین جو قطعہ مسجد نبوی ہے ہے طول اس کا جنوب سے شمال تک سراسر متصل بنیاد تی عثمانی جانب دروازۂ منارہ رئیسہ سے اور جانب

شمالی اس کا متصل ہر اسر قطعہ مسجد جالی پائین مبارک ہے ان قطعہ کا مشرق سے مغرب تک
کہ جانب مغرب مین اس کے باب جبرئیل اور جانب مشرق مین جالی پائین روضۂ منورہ
ہے اور ایک ہی درجہ ہے اس قطعہ مین تین جھروکے بقدر چار ہات کے بلند اور دو ہات کے
عریض ہین یا ور باہر سے اس کے سیخہا ے آہنی اور اندرون مین دروازے نصب ہین
اور یا ان تینون جھروکون پر کار طلائی ہے اور درمیان کے جھروکے پر کار طلائی زائد
ہے اور پیشانی پر اس کے ایک طرۂ طلائی نصب ہے اور نیچے اس کے بکار طلائی یہ آیت
شریف کندہ ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلو
علیہ وسلموا تسلیما اسی جانب ستون مقام جبرئیل ہے کہ یہ ستون حال مین جالی
شریف کے اندر داخل ہوگیا ہے اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ شاید حضوری جبرئیل خدمت
نبوی مین اسی طرف ہوتی ہوگی اب بعضے معلمین مین یہ عادت جاری ہے کہ زائرین کو
اس مقام مین حاضر کرکے ملائکہ پر اس مضمون سے عرض کرتے ہین السلام علیکم یا ملائکۃ
الحافین قبر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی سلام ہو تم پر اے فرشتو جو حاضر
ہو تم اطراف قبر مبارک نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس سے بھی یہ پایا جاتا ہے کہ شائد
ارباب کشف کو شہود اس بات کا ہوا ہے کہ قبر انور کے پاس ستر ہزار ملک روز نوبت بنوبت
حاضر ہوتے ہین حضوری اون کی اسی دروازہ سے ہوتی ہے یا ہر باب جبرئیل کے اور اون
تینون دریچون سراسر سنگ مرمر کا فرش ہے اور دونو جانب ابتدا و انتہا مین فرش سنگ
مرمر کے دروازہ چوبی خوشنما نصب ہین اور یہ فرش سنگ مرمر بیرون دروازہ مسجد
نبوی خاص اسی دروازہ مبارک کی طرف ہے اور دوسرے دروازہ مسجد کے طرف نہین
اور اندر حد سنگ مرمر باوجودیکہ بیرون مسجد ہے مگر یہان کوئی جوتہ پہن کر حاضر نہین ہوتا

یہ اہتمام بھی مخصوص اسی دروازہ سے ہے کہ اور دروازہ ہاے مسجد تک جو تیہ ہنکر حاضر ہونے
کی اجازت ہے سبب اس کا ظاہر نہین یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دروازہ یعنی باب جبرئیل جالی
روضہ منورہ سے قریب ہے کہ ایسے کوئی دروازہ قریب نہین اور شاید تعظیم فرشتگان
حاضرین قبر شریف بھی مد نظر ہو واللہ اعلم اور جو جنازہ کہ لاوارث ہو اور میت حرم شریف مین
حاضر کرنے کی اپنے کو وصیت نہ کیا ہو آن کی نماز بھی یہی فرش سنگ مرمر پہ ادا کرتے
ہین الحاصل طول مسجد نبوی بنا حال معہ زیادتی عثمانی وزیادتی سلاطین مشرق سے
مغرب تک ایک سو اڑتالیس ہاتھ ہے مگر دو درجون کا طول کچھ کم ہے اور عرض
مسجد نبوی جنوب سے شمال تک ۹۶ ہاتھ ہے باب النسا کی جانب مین متصل قطعہ
مسجد خلف شریف سراسر دالانچہ بیوتات غرب رویہ ہے اور اس کے دو درجے ہین طول
مین جنوب سے شمال تک ایک سو ایک ہاتھ ہے اور عرض مین مشرق سے مغرب
تک اٹھائیس ہات ہے اور اس مین بقدر ستر ہاتھ کے عورتون کے واسطے جالی
نصب ہے چوبی کہ اسپر روغن سبز کیا ہوا ہے اس جالی مین سوائے عورتون کے مرد
بیٹھ نہین سکتے اور اس دالانچہ کی دیوار مین سراسر کتابخانہ نصب ہین کہ اس مین اغوات
اور اہل حرم اور مدرسین سامان اپنا رکھتے ہین تعداد مین اٹھتر ہین ان مین ایک
درجے کتابخانہ اڑتالیس اور دو درجے تیس ہین ابتدا مین اس بیوتاتکی قریب باب
النسا ایک دیوار سنگ پست بقدر قد آدم ضخیم دو ہاتھ کی اور طول مین سولہ ہات ہے
وسط مین اس دیوار کے محض واسطے خوشنمائی کے ایک محراب سنگ سرخ کا اوسپر
گل کاری مینہ ملمع طلائی ہے کہ عمارت حال مین تیار ہوا ہے اور اس دیوار مین
بھی کتاب خانہ نصب ہین محض اغوات اس مین اپنا سامان رکھتے ہین مابین اس

دیواسے گا اور عورتون کے جالی کے انتیس ہاتھ کا فاصلہ ہے اس قطعہ مین شب کو اغوات
موافق اپنی باری کے یہان حاضر رہتے ہین اور بسترہای خواب بھی اون کے یہان
رہتے ہین اور برعایت حضوری اغوات اس دالانچہ کی رواقون پر پردے آویزان
ہے معمول ہے کہ بسترین اغوات کے قبل عشا آتے ہین اور بعد ازان صبح اونکے
مکانون کو واپس جاتے ہین آس دالانچہ غرب رویہ کے جواب مین محاذی دوسرا
دالانچہ شرق رویہ باب الرحمتہ کی طرف پر واقع ہے طول اس کا مساوی طول دالانچہ
غرب رویہ کے ہے مگر عرض اس دالانچہ کا پینتیس ہاتھ ہے دو درجے طول مین
ان دونو دالانچون کے دس دس رواق اور عرض مین دو دو رواق ہین دالانچہ غربرویہ
مین کتاب خانے دیوار مین نصب ہین اس دالانچہ شرق رویہ مین کتابخانہ ہاے چوبی
بلندی مین سات ہاتھ اور عرض مین تین ہاتھ اور ضخامت مین بقدر ایک ہاتھ ہین
اور تعداد مین بتیس ہین ان مین بھی اہل حرم اور مصلیان اہل مدینہ کا اسباب رہتا
ہے اور ان کتاب خانون کو اغوات سے کچھہ تعلق نہین اور جو کہ غیر ملک والے مدینہ
طیبہ مین اقامت پذیر ہون اور اہل حرم سے راہ و رسم پیدا کرین بشرط مستعار
کوئی ایک کتاب خانہ کی کونجی ان کو ملتی ہے بوقت حضوری حرم شریف اسباب
ضروری اپنے رکھنے کا انکو بہت آرام ہوتا ہے متصل ان دونون دالانچون کے
جوانب مسجد مبارک واقع ہے کہ طول اس کا ایک سو اڑتالیس ہاتھ ہے دونون
جانب مین اس قطعہ کے ایک ایک منارہ اذان ایک معروف منارہ شکیلہ دوسرا
منارہ سلیمانیہ واقع ہے اور دروازہ ان منارون کے بھی پاسی جواب مین سے ہے
اور وسط مین اس کے باب مجیدی ہے روبروے مسجد مبارک اور بیوتات کے

دونین ہاتھ کے ایک طرۂ طلائی مثل قلنگی طاؤس کے نصب ہے اور
ہر دو جانب تختی پر گل کاری نہایت عمدہ کندہ ہے اور اسپر بھی ملمع طلائی
ہے اور تختی سنگ میں بخط ثلث طلائی یہ حدیث کندہ ہے صلوٰۃ فی
مسجدی خیر من الف صلوٰۃ فی غیرہا الا المسجد الحرام - ترجمہ ایک نماز
میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نمازون سے دوسرے مسجدون مین مگر مسجد
حرام اور جو رواقین مسجد مبارک اور جواب اور دالانچہ بیوتات کہ محاذی صحن
مسجد واقع ہین دو دو رواقون کے وسط مین سر پر ہر ہر ستون کے سنگین
مدورات بقدر دو بالش دورہ مین نہایت خوش قطع آئینہ نما ہین اور اطراف
ان مدورات کے سہ نابی قور بلندی مین ۳ انگشتی واقع ہے اور اس
پر ملمع طلائی ہے اور اس مدورات مین بخط ثلث طلائی اسماے
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسامی دوازدہ امام وغیرہم رضی اللہ
عنہم کندہ ہین اور بمثل آئینہ طلائی نہایت مزین اور خوشنما
معلوم ہوتے ہین تعداد مین انچالیس ہین قبہ ہاے مسجد مبارک
معہ جواب اور دالانچہ کل دو سو تیس اور ستون کل مسجد مین معہ
جواب وغیرہ تین سو اٹھاون اس مین نیم ستون مرمری یعنی جو ستون
کہ زمین سے نصف تک سنگ مرمر اور نصف سقف تک سنگ سادہ کی اکتیس
ہین اور نیم ستون زرین یعنے جن ستون کے نصف تک محض کار طلائی ہو
اور باقی سنگ سادہ کے ہین سترہ ہین اور نیمہ جو بطور جواب کے
دیوار سے متصل نصب ہین ارسٹھ اور باقی ستون سادہ دو سو [illegible]

ہین سطبری ستونون کے دورہ مین اس قدر ہے کہ دونون ہاتھ آدمی اگر
حلقہ کرے اس مین آجاے نیم ستون مرمری اور نیم ستون طلائی پر نصف
تک کار طلائی اور باقی ستونون کے سرون پر بقدر ایک ہاتھ کار طلائی
ہے اور سر پر سب ستونون کے گل کاری نہایت عمدہ پتھر پر کندہ ہے
اور اس پر ملمع طلائی ہے اور سب ستون بلکہ کل مسجد سنگ سرخ سے
بنی ہوئی ہے اور واسطے زینت اور برقان کے روغن بھرا ہوا ہے۔ پس
ہر ہر ستون سرخ پر نقش عمدہ طلائی کمال نزاکت اور صفائی سے
ہے۔ مثل سرو ایک صورت تصویر ہے اور دریچے جو دیوار قبلہ مین واسطے
آمد و رفت ہوا کے اور روشنی کے بنائے ہین نہایت پاکیزہ اور
مزین ہے کسی جاے تو وہ دریچے بصورت کل پتھر سے تراشے ہوے
نہایت نزاکت اور صفائی سے دیوار قبلہ مین نصب ہے اور اس مین
آئینہ ہاے رنگارنگ موافق مقتضاے مکان اس مین جڑے ہین
وہ آئینہ ہاے رنگارنگ بصورت برگ گل ہین اور قوران کے مغرق بطلا ہین
اور کوئی دریچے رواق دار ہین اور کوئی مربع ہین اور رواقون مین اور اطراف
حاشیہ دریچہا آئینہ ہاے رنگارنگ نصب ہین اور وہ سب دریچے
تعداد مین (۴۸۴) ہین قطعات بخط طلائی آئینہ دار حجرۂ شریفہ
کے اطراف اور سوا اس کے بکثرت نصب ہین اس مین احادیث
اشعار نعتیہ تحریر ہے۔ اون قطعات مین سے ایک قطعہ
مین یہ حدیث ہے۔ اللہم صل علی محمد من قال فی صحیح المیزان لتد سبعون

عالہ حول العرش یستغفرون لمحب ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما ویلعنون لمبغض ابی بکر وعمر۔ ترجمہ حدیث تحقیق کے واسطے حق تعالی کے ستر ہزار مخلوق ہین اطراف عرش کے کہ مغفرت چاہتے ہین محبین ابی بکر اور عمر کے واسطے اور دشمنون پر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لعنت کرتے ہین اور ہر دروازہ مسجد نبوی کے مقابل ایک قطعہ بخط ثلث طلائی پر تکلف آویزان اور اس مین نویت سنتہ الاعتکاف تحریر ہے یعنے مین نیت اعتکاف مسنون کی کرتا ہون اور یہ یاد رہی ہے کہ ہر کوئی شخص بمجرد داخل ہونے مسجد مبارک کے نیت اعتکاف کر لیوے تاکہ سہ چند اس کو ثواب حاصل ہووے۔ ایک ثواب زیارت نبوی دوسرا دخول مسجد۔ تیسرا اعتکاف کا اور یہ بنا بر مذہب امام محمد رحمہ اللہ علیہ کے ہے۔ ان کے پاس وقفہ کرنا مسجد مین بہ نیت اعتکاف ایک لمحہ بھی اعتکاف صحیح ہے اور ہر ہر قطعہ معلقہ مسجد شریف نہایت پر تکلف اور مزین اور مصفا ہین کہ صفائی اور حسن مین آئینون پر مات کرتے ہین اور یہ سب قطعات بطور آئینہ بندی کی قرینہ سے اپنے اپنے موقع پر آویزان ہے صحن مین مسجد مبارک کے محاذی جالی خلف شریف کے ایک احاطہ ہے اور اس کے اطراف مین کٹہرہ آہنی سبز نصب ہین اور آمد و رفت کے واسطے اس مین ایک دروازہ ہے مگر جبکہ خادمین حرم شریف آب رسانی اشجار کو جاتے ہین کھل جاتا ہے ورنہ ہمیشہ مسدود رہتا ہے ہر کوئی اس مین جا نہین سکتا اس کو

اندر چند درخت خرما اور ایک درخت املی اور ایک درخت بیر کا ہے اور
یہ باغ فاطمہ کے ساتھ نامزد ہے اور باہر متصل کٹہرہ ہائے سبز ایک
چاہ ہے اس کو چاہ زمزم کہتے ہین کہ اس مین آب چاہ زمزم آتا ہے چنانچہ
ایک سال اس کا قصہ یہ مشہور ہے کہ ایک شخص اپنے ڈول
چاہ زمزم مین مکہ معظمہ مین ڈالدیا تھا وہ ڈول اس چاہ مدینہ مین نکلا
اور واسطے اظہار معجزۂ نبویہ کے وہ ڈول ایک مدت تک مدینہ
طیبہ مین آویزان رہا۔ اصل اس باغ فاطمہ کا اوائل فصل مین مذکور
ہوا۔ یہان سے حلیہ دروازہ ہائے مسجد نبوی عرض کیا جاتا ہی
سب دروازون سے مسجد نبوی کی بہت پرتکلف اور بڑا باب السلام
ہے کہ جانب اور رخ اس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ بلندی مین دس
بارہ ہاتھ بلند گل کاری آہنی ہے کہ وہ معرق یہ طلا ہے اور پاٹو نپر
اس کے بیل بوٹے انواع اقسام کے نصب ہین۔ ایک پاٹ پر
ان المتقین فی جنات النعیم اور دوسرے پر ادخلوها بسلام
آمنین سنہلے حروف کندہ نصب ہین۔ اور اس دروازہ پر ایک
بڑا قبہ مثل قبہ ہائے مسجد شریف بنا ہوا ہے اور اندر قبہ کے بخط طلائی سلسلہ
انگشتی شان ثلث بہت سے آیات قرآنی مثل وننزل من القرآن
ماهو شفا وغیرہ تحریر ہین اور باہر دروازہ کے سراسر چوکھٹ
ایک سطر حروف طلائی جلی بشان ثلث تحریر ہین کہ اس مین دعا واسطے
سلطان عبدالحمید خان کے تحریر ہے اور اس کا نصب بھی سلطان عثمان خان

تک اوس مین مذکور ہے اور زیر تحت قبہ اور ہر دو جانب دروازہ دیوارون پر
سراسر کار چینی ہے اور یہہ دروازہ غرب رویہ ہے جانب غرب مین مسجد کے
واقع ہے جنب مین اسی دروازہ کے باب الرحمت ہے یہہ بھی پر تکلف ہے
مگر نہ مثل باب السلام کے طول و عرض مین بھی کم ہے اس باب الرحمۃ پر سایبان
سنگ سرخ ہے دونون جانب سائبان دو ستون مثل ستونہائے مسجد
منقش مطلا ہین مگر ان ستونون کے مابین یہہ آیت کندہ ہے قل یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر
الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم بخط ثلث طلائی تحریر ہے یہ دروازہ
مبارک بھی جانب غرب ہے مسجد شریف مین واقع ہے محاذی اور مقابل مین اس
دروازہ کے جانب شرق مسجد شریف باب النسا ہے اور اوس کے اطراف
بھی بہت آیات قرآنی بخط ثلث طلائی تحریر ہین پیشانی پر اس دروازہ کے بخط
ثلث یہہ آیت تحریر ہے جو ازواج مطہرات کی شان مین نازل ہے وقرن
فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ اور دوسری یہہ آیت واذکرن
ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ یہہ دروازہ شرق رویہ ہے
جنب مین اس کے سراسر باب جبرئیل ہے اور پیشانی پر اس کے بخط ثلث یہ
آیت شریف مطلا تحریر ہے فان اللہ ھو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین
یہہ دونو دروازہ یعنی باب نسا اور باب جبرئیل بھی پر تکلف ہین مگر باب الرحمۃ
سے کم آب باب نسا پر سنگ سرخ کا سائبان کمر کی ستون سنگ سرخ پر استاد
ہے باب جبرئیل بلا سائبان ہے۔ وسط جواب مسجد نبوی مین باب توسل ہے

جو مشہور باب مجیدی ہے باب توسل بانی مسجد حال سلطان عبدالمجید خان نے
نام اس کا رکھا تا کہ وسیلہ اپنی نجات کا ہووے اور باب مجیدی اسواسطے
مشہور ہی کہ یہ ایجاد سے سلطان مذکور کے ہی اسکی پیشانی پر بخط ثلث طلائی
کندہ ہے یاایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاھدوا
فی سبیلہ لعلکم تفلحون یہہ دروازہ سب دروازون سے بلندی مین
کم ہے اور حلیہ اسکا قریب حلیہ باب النسا کی ہے اور یہ دروازہ شمال رویہ ہے
اور باہر ہر ہر دروازہ کے حنفی پانی کے ہین سنگ سرخ سے نہایت عمدہ
بنے ہوئے ہین اس مین ٹوٹیان وضو کیواسطے لگائی ہین مگر باب السلام کے
حنفی حرم شریف سے کچھ فاصلہ پہ واقع ہے اور یہ حنفی سب سے بڑے اور
مدور ہے اور باقی تینون دروازون حنفی متصل دیوار مسجد نبوی قریب تر دروازہ
ہے مصلے جو مسجد نبوی مین مفروش ہین ہر ہر مصلے بقدر دو ہات کے عریض اور
تین ہات طویل ہین سب مصلے ریشمی رنگ سرخ وسبز وزرد ہین کہ ریشم ان کے
بقدر دو تین انگشت کے نہایت نرم اور مخملی ہے کہ اسپر بیٹھنے سے نہایت ارام
اور راحت حاصل ہوتی ہے اور رنگ ان کا بہت شوخ اور عمدہ ہی کہ دیکھنے
سے آنکھون کو نزہت اور تازگی حاصل ہوتی ہے اس قسم کے مصلے استنبول مین
تیار ہوتے ہین لیکن ایسا نرم عمدہ رنگ ریشم کا قالین ملک ہند مین دیکھنے مین
نہین آیا البتہ اس قسم کے مصلے استنبول سے مکہ معظمہ مین آکر یک یک مصلے پندرہ
پندرہ بیس بیس سعدیہ گینی کو بکتے ہین تعداد کل مصلون کی تین ہزار دو سو اٹھاون
ہے یہ مصلے بموسم سرما مسجد مبارک مین بچھتے ہین اور موسم گرما مین اٹھ جاتے ہین

اسواسطے کہ ریشمی فرش گرم ہوتا ہے موسم سرما مین اس سے آرام ہوتا ہے اور موسم گرما مین گرمی زاید ہوتی ہے سابق مین مسجد مبارک مین موسم گرما فقط فرش حصیر رہتا تھا چند سال سے وحدانہ میمن کہ وہ خدمت گذار حرمین شریفین مین نہایت کمر بستہ ہی سلطان روم سے اجازت لیکر جانمازہاے شطرنجی کا فرش گذارا ہے ایام گرما مسجد نبوی مین وہی مصلے بچھتے ہین ۔ منارہ اذان مسجد شریف مین پانچ ہین یک منارہ رئیسہ کہ جاے اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہے رئیس المؤذنین اس منارہ پر اذان کہتے ہین فقط یہہ منارہ سلطان عبد المجید خان کے وقت مین تجدید ہوا بلکہ منارہ قدیم رہا اور باقی منارہ اذان تجدید ہوے اور یہ منارہ بہ نسبت سب مناروں کے روضۂ اطہر سے قریب تر ہے اور جانب شرقی دیوار قبلہ سے متصل ہے بلکہ منتہی گوشہ شرقی دیوار قبلہ ہی یہ منارہ سب مناروں سے بلند ہے اور اس کے تین درجے ہین بلندی اس کی قریب دوسو ہاتھ کے ہی دوسرا منارہ باب السلام ہے یہ منارہ محاذی اور مقابل منارہ رئیسہ کے گوشۂ غربی مین دیوار قبلہ کے واقع ہے اس کے قریب مین منارہ باب الرحمہ ہی یہ دو منارہ دو درجے ہین بلندی قریب سو سو ہاتھ کے ہین وضع انکی بھی قدیم معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم اور دو منارہ دونو گوشہاے جواب مسجد شریف مین واقع ہین نام یک منارہ کا شکلیہ دوسرا سلیمانیہ ہی یہ دو منارے بوضع جدید استنبولی نہایت صفائی اور آراستگی سے تیار ہوے ہین ان دونوں مناروں کے تین تین درجے ہین اور ہر ہر درجہ اس کا سنگہاے منقش ہی نہایت نازک ہی اور سر پہ ہر درجے کے ملمع طلائی ہے اور

اور بلندی دونون مناروںکی قریب ڈیڑسو ہاتہہ کے ہی حرم کے شریف کے باہر
قریب مین کئی احاطہ بنے ہوئے ہین اسمین طہارت خانہ سنگ بست متعدد ہین
اور وہ نہایت پاکیزہ رہتے ہین اسکی شست وشو دن بہر مین کئی بار ہوتی ہے
ہر ہر طہارت خانہ مین پانی کی ٹونٹی لگی ہے کہ اس سے ہر آدمی بآسانی
طہارت کرسکتا ہے اور لوگون کو اوس سے نہایت آسایش وآرام ہے
جاننا چاہئے کہ مسجد نبوی نہایت عمدہ اور بکمال پر تکلف ہی اور اس مین قسم
قسم کے صناعی ہی یک تو یہ کہ مسجد موصوف باوجودیکہ سراسر سنگ بست ہے
مگر اس کی بنا مین ایسی نزاکت کاریگری ہے کہ جیسا کوئی تازیہ کاغذیا پارچہ کا
بکمال صناعی اور نزاکت سے ہندوستان مین تیار کرتے ہین اور نقش اسکا ایسا
عمدہ اور نفیس کیا ہوا ہی کہ جیسا کاغذ عمدہ منقش ولایت سے آتا ہے اور التزام اس
بنائے مسجد مین یہ ہے کہ جہان جہان ستون مسجد حضرت کے وقت مین تھے اسی
مقام پر بناء حال مین قایم رہین تا برکات بنائے زمانہ نبوی باقی رہے اور حضرت
کے وقت مبارک مین ستون مسجد نبوی درخت خرماے اور مسقف اسکا شاخہائے
خرما سے تھا پس قرینہ عمارت اسوقت کہان ملحوظ باینہمہ بنائے حال کی قرینہ عمارت
مین کچھ بھی فرق نہ آیا اور باقی رہنا قرینہ عمارت سابقہ کمال عجیب بلکہ معجزہ نبویہ ہے
صلی اللہ علی سید نا محمد صاحب المعجزات پس یہ عمارت رفیع الشان مصفا معہ
پروہاے رزین اور شیشہ آلات گران بہا سے مملو ہے اور اسقدر صحنت
عمارت مین سب جائے پر فرش عمدہ مخملی مفروش ہی اور طلا اسجائے ایسا بیقا
ہے کہ جابجا محراب و دیوار پر اور ہر ہر ستون مسجد پر یہان تک منارہ ہاے اذان

با وجود اس کلائی اور سطبری کے سب مطلا اور مذہب ہین اور سب پر ملمع طلائی ہے
اطلس وحریر کا اس مین اتنا صرف ہے کہ کمانی پردہ روضہ منورہ کے سو سو ہاتھ کے
مکسر ہین سب اطلسی ہین اور ہر ہر پردے کے اطراف مین جہالر شش انگشتی طلائی
کلابتون کے اور چہار انگشتی قور طلائی معہ جواب دو انگشتی لگی ہوئی ایسے بھی پردہ بکثرت
ہین سوائے اس کے پردہا ہائے اطلسی بشکل مربع مستطیل باحاشیہ یکدستی
کار چکن کلابتونی ہر ہر محراب اور دروازہ ہا مسجد مبارک کے واسطے اور ہر ہر پردہ
پیمایش مین چالیس چالیس پچاس پچاس ہاتھ مکسر ہے یہ بھی بکثرت ہین سامان
طلائی روضۂ منورہ کا مثل طوغہا موم بتی اور قنادیل اور درخت طلائی روشنی کے
اور عود سوز ہین کہ مرصع بہ الماس و یاقوت و زمرد گران بہا سقف پر آویزان ہین
اور تختیان جواہر و الماس و یاقوت و زمرد بیش بہا کے اور خوشہ ہائے مروارید
گران بہا جو اپنے موضع اور موقع پر لگے ہین ماورا اس کے صرف نقرہ کا تو کچھ
حساب بھی نہین کہ قنادیل جو نفس مسجد نبوی مین بکثرت ہین زنجیرین سب کے
نقروی ہین اور بڑے بڑے طوغین موم بتی کے دہرے ہین اس سے دو چند
سامان طلائی نقروی روضہ منورہ اور مسجد نبوی کا کوٹھے مین کو تل رکھا ہوا ہے
اس کے استعمال کی نوبت نہین پہونچتی پس حرم نبوی ٹہاٹ بارگاہ شاہنشاہی کا
معلوم ہوتا ہے حاضرین نماز پنجگانہ اور زائرین جو بکثرت کمال آداب سے بعجز و انکسار
حرم نبوی مین حاضر رہتے ہین کوئی دست تضرع اور دعا روضہ منورہ کیطرف
دراز کرتے ہین کوئی دست بستہ کھڑے ہو کر متوجہ روضہ شریف سلام عرض کرتے
ہین کوئی کمال شوق اشک آنکھون سے بہاتے ہین کوئی بحال ادب بیٹھے ہوئے

درود شریف عرض کرتے ہین کوئی بنہایت اضطرار جالی شریف روضہ انور کو لگ جاتے ہین کوئی خشوع وخضوع سے اس عتبہ عالیہ پر جبہہ سائی کرتے ہین ہرچند کہ بعضے لوگ اس امر سے انکو منع کرتے ہین مگر وہ اپنے فعل سے باز نہین آتے ادہر اغوات بالباس فاخرہ کمر بستہ گرد وپیش روضہ مقدسہ اہتمام مین سرگرم ہین اودہر خدام حرم بالباس پاکیزہ اپنے خدمات پر معمور اور بکار خود مشغول ہین اس سے صاف وصریح پایا جاتا ہے کہ شہنشاہ عالیمقام دربار عام مین برآمد اور جلوس فرمایا ہے سرفرازی کا اس شہنشاہ کے کچھ حال مجھ سے مت پوچھو کہ جس کے دلمین یک ذرہ اور محبت اس ذات مکرم سے حاصل ہو اس پر صاف وصریح یہ امر مکشوف ہوتا ہے کہ اس روضہ منورہ مین یک شاہنشاہ برآمد ہے کہ نظر رحمت اور عنایات سے اپنے ہر ہر حاضرین کو سرفراز فرماتا ہے اور ہر ہر شخص بقدر حوصلہ وظرف اپنے مقتبس انوار عنایات اور مراحم شہنشاہی اور جذبہ عنایات حضرت کا ہر ہر حاضرین کے دلپر ایسا ہوتا ہے کہ الطاف صدر والدین ایسر تصدق ونثار رہے اس حال سے عقدہ حل ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بوقت اپنے مخاطب ہونے کے فداک بابائنا وامہاتنا یعنے ہمارے مان باپ فدا ہون آپ پر عرض کرتے اور تصدیق مضمون حدیث نبوی بھی بمرتبہ حق الیقین پہونچتا ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جن کو ذرہ بھی ایمان حاصل ہے وہ لوگ میری شفاعت سے مستفید ہین اسواسطے کہ جو لوگ یکذرہ ایمان رکھکر حضرت کے روضہ مبارک کے پاس حاضر ہوجاوین عنایات اور رحمت سے حضرت کے محروم نہین پس روز محشر تو دریا ضرور رحمت

اور مکرمت اور شفاعت ہر اس روز وہ لوگ کیون کر حضرت کی شفاعت سے محروم رہین گے اور معنے حدیث من زار قبری وجبت له شفاعتی کی بھی صاف حاضرین کو دیکھہ جاتے ہین ترجمہ حدیث حضرت کا ارشاد ہے جو شخص میری قبر کی زیارت کرے اوس کے واسطے میری شفاعت واجب ہے اور توجہات حضرت کے قلب حاضرین پر مشہود ہونا نتیجہ شفاعت حقتعالے کے پاس ہے کسواسطے کہ توجہات حضرت عین توجہات حق ہے پس کھل گیا سر اس آیہ کریمہ کا کہ قرآن مین وارد ہی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما یعنی اگر لوگ اپنی ذاتو پر ظلم کرے اور گنہگار ہو کر حضرت کے پاس حاضر ہون اور حضرت انکی مغفرت خدا سے چاہین تو اوپر حق تعالی بہت متوجہ ہوتا ہے اور رحم فرماتا ہی پس شفاعت حضرت کی نہ مخصوص اور محصور روز قیامت ہی بلکہ حاضرین کو شفاعت سے حضرت کی دارین مین فیض یاب ہوتے ہین اور حاضرین کے واسطے بحر حضور کے بلا وقفہ شفاعت سرفراز ہے اور یہ عنایت اور توجہات نبویہ عام حاضرین پر مبذول ہین پہر جو لوگ کہ اخص الخاص یعنے اولیا اور ابدال اور اقطاب امت مرحومہ ہین حال عنایت نبویہ انپر اور ہے کہ وہ ہمسے بیان نہین ہوسکتا اور صد وائے اور ہزار افسوس ہے حال پر ان لوگون کے کہ اپنے تئین امت مرحومہ مین شمار کرتے ہین اور شفاعت سے حضرت کے انکار اور در باب زیارت کی توجہات رکہکر تاویلات واہیہ کرتے ہین ھداہم اللہ وایانا سواء الطریق یہ وہ بارگاہ شاہنشاہی ہے کہ سلاطین اور بادشاہان

جہان جس کے حضوری کی تمنا ہی مین مر گئے سلاطین ظاہری تو کیا چیز ہے جملہ انبیاء
و مرسلین صلوۃ اللہ علی نبینا و علیہم السلام یہان کے انتسا بکی تمنا رکھتے ہین
اسی باعث سے شب معراج مسجد اقصے بیت المقدس مین سب انبیاء اور
مرسلین اپکی اقتدا سے مشرف ہوئے اور عیسی علیہ السلام تمنا آپکی امت مرحومہ
مین داخل ہون گے اور زیر سایہ مزار اطہر آپ کے دفن ہون گے جناب
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے جد امجد کی شان مبارک مین ارشاد فرماتے ہین
افلت شموس الاولین وشمسنا ابدا علی فلک العلے لا تغرب یعنے
سب آفتاب نبوت انبیا و مرسلین کی چمکی اور غروب ہوئی مگر ہمارا آفتاب
جو ذات محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے ہمیشہ بلند رہے گا اور کبھی نہ زایل ہوگا
اور حضرت کے واسطے آناً فاناً تا قیام قیامت ازدیاد مقامات اور ترقے
درجات حق تعالی کے پاس سے عنایت اور سرفراز رہے گی اور کیا خوش
نصیبی مساکین اور فقراء امت مرحومہ ہے کہ لکوک بلکہ کروڑہا حضوری سے
مشرف ہوگئے اور قیامت تک ہوتے جائین گے نظر خاص اس شہنشاہ کی
غربا کے حال زار پر ہمیشہ مبذول ہے غریب پروری خاصہ اس بارگاہ کا ہے
اسواسطے ارشاد ہوا اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی
فی زمرۃ المساکین سے فقر تو مقبول تھا در بارگاہ خاص تہا تمغا میرے سرکار کا

فصل چہارم بیچ بیان خدمت روضہ منورہ کے واسطے خدمت مبارک
جالی شریف کے خوجے مقرر ہین وہ قریب یک سو کے ہین اور ان کیواسطے
یک ہی طرحکا لباس متکلف اور نفیس مقرر ہے یعنے سر پر مخملی ٹوپی گندہ

گنبذ وہ پنبہ دار سوئیون کا کام کیا ہوا اس پر عمامہ بیگوشی صاف چوٹپہ مدور بندھا
ہوا اور جسم مین دو تین لباس اندر اوپر سب کی شالیع بڑی آستین کی
اور سروال اور کمر شال کی فرہاد جامہ وار سے بندہی ہوئی اور خوجہ کو پیمانؔ
کی اصطلاح موافق آغا کہتے ہین اور جمع ان کی اغوات ہے اور وہ مثل
سرہنگان اور چوبداران بارگاہ عالی نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہین
اور سب مین بڑے عہدہ دار کو ان کی شیخ الاغوات کہتے ہین اور
حقبان سامان حرم شریف کہ ہزار ہا روپیہ کا ہے سب انہین کی سپرداری
بعد نماز عشاء کی ہر شب لوگون کی برخاست کی جاتی ہے کسیکو اندرون
حرم شریف رہنے کا حکم نہین مگر وہ جس کو اجازت دیوے یہانتک کہ
بادشاہ حاکم صدر کہ ترک سے وہان ہی بغیر ان کی اجازت اسوقت کی
مین نہین رہتے اور اندرون جالی مبارک کے روشنی اور تمام
حرم کے قندیلون کی روشنی سوائے روشنی درختون کے اور
حفاظت اور سب خدمت جالی شریف اغوات سے متعلق ہے اور
بچون کو جو بعد انقضای ایام چلہ کی داخلہ کیواسطے حاضر کرتے ہین یہ بھی
متعلق اغوات ہے اور اگر کوئی شخص حرکت نامناسب جیسا مسجد نبوی
مین آواز بلند کرے یا ہجوم ہیموقع خلاف تہذیب کرے اس سے باز رکہنا
اور تعلیم اداب کرنا متعلق اغوات سے ہی مسجد نبوی مین کوئی کسیکا نام لیکر
پکار نہین سکتا کیونکہ اس مین آواز بلند ہوتا ہے اگر کسیکو بلانا مقصود ہو تو
اوس آواز خفیف سے کہتے ہین بس وہ شخص جان لیتا ہی کہ مجھے بلاتا ہے تمام

بلدہ مبارک کے لوگ بباعث خدمت اور قرب شاہنشاہی کی کمال تعظیم
اور توقیر اغوات کی کرتے ہین علی الخصوص جسوقت کی اغوات کسی خدمت کے
لئے اندرون جالی شریف کی حاضر ہوتی ہین پس باہر نکلتی ہے معًا کوئی
تو ہات ان کے اپنے ہاتون اور سر پر رکھ لیتا ہے اور کوئی ان کی
جسم پر ہات پھیر کر اپنی موںھ اور جسم پر مل لیتا ہی اور کوئی ان کی قدمون
اپنا ہات لگا کر اپنے آنکھون پر رکھ لیتا ہے غرض ہر قسم کے برکات انکی
تعظیم اور توقیر مین حاصل کرتے ہین اور قاعدہ انمین یہ ہے کہ جس کو خدمت
گذاری مین مدت سات برس سے تجاوز کرے اس کو یک قلغی سفید جسطرح
کہ یہان اقربائے رئیس یعنی والی ملک دکن دستار مین طرہ منقش لگاتے ہین
ملتی ہے پس اس کی کمال تعظیم اور توقیر ات اغوات پر ہوتی ہے کہ جن کو
وہ طرہ نہین ہے اور بعضی ان مین عالم ہی ہین کہ درس کہتے ہین اور
یہ لوگ سلطان روم کے پاس سے خرید ہو کر یہان خدمت مبارک مین
داخل کیا جاتے ہین زہے نصیب اور ان کے واسطے معاش بھی مقرر
کیا جاتا ہے اس کا ذکر آگے ہونگا ان لوگون کے واسطے خاص یہہ
خدمت مبارک ہونیکا یہہ وجہ معلوم ہوئی کہ سلطان روم نے اول ہر
فریق سے واسطے اس خدمت مبارک کے مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بجا آوری
کما حقہ اس خدمت مبارک کی مقرر کیا دیکھا کہ کسی سے بلدہ طیبہ مین انمین سے
مقرر کیا بباعث اہل وعیال حاضر باشی ان سے شب و روز نہین ہوئی بعد
اس کے قلام نوبیہ حبشی کہ وہ خوجہ نہین ہے تھے ان کو مقرر کیا وہ بھی بباعث

خواہش بشریت یہان کے آداب ادا نہ کئے اور یہان مرد اور عورت ہر کوئی حاضر ہوا کرتے اسو اسطے خوجون کو تجویز کیا کہ وہ مُتبرا ذکورت اور انوثت سے ہین دونو فریق مرد اور عورت کی ہمکلامی کے قابل ہین اگر کوئی شخص اپنے طرف سے واسطے خدمت جالی اقدس کے خوجہ داخل کرے تو ہوسکتا ہے مگر زر کثیر صرف ہوتا ہے یعنے اول تو خود خوجہ بیش قیمت اور گران بہا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ زر کثیر شیخ الاغوات اور خوجون کو دینا پڑتا ہے جب اس کو جماعت اغوات مین واسطے خدمت جالی شریف کے داخل کرتے ہین اور طریقہ اس کے معیشت کا یہ ہوتا ہے کہ شیخ الاغوات کسی ایک خوجے کے اس کی تفویض کر دیتا ہے کہ طعام اور لباس اس کا اسی سے متعلق رہتا ہے اور ایک مدت تک اس کو تعلیم آداب اور قواعد خدمت گذاری کرتا ہے بعد اس کے جب وہ سب قوانین اور آداب خدمت گذاری تعلیم پا گیا اور امانت اور دیانت بھی اس کی دیکھ لی بوقت خالی ہونے جاے کی اس کو معاش مقررہ پر سلطان خوجی کی میسر آتی ہے۔ حرم مین جاروب کشان کا اسم ہین جاروب کشی ہر روز قریب پہر روز برآمد ہونے کے وقت ہوتی ہے وقت جاروب کشی جالی شریف کے پردہ جو اطلس سبز کے ہین چھوڑتے ہین تاکہ اندرون جالی شریف گرد و غبار داخل نہ ہو فقط پردہ چھوڑنے کے واسطے یکی ذم علیحدہ توم ترک سے مقرر ہے مگر اطراف جالی شریف جاروب کشی اغوات کرتے ہین اب جو شیخ الاغوات

ہین نام ان کا مستسلم ہے نہایت امانت و دیانت دار ہین اور بڑی خوش
اخلاق جالی شریف کے اندر جو لکھا روپیہ کا سامان ہی تفصیل اس کی اپنے
موقع پر ہے حفاظت اس کی انہین کی ذمہ مین ہے چنانچہ قبل چند مدت
کسی نے سلطان سے خیانت اغوات بیان کیا پس بنظر اس کے سلطان نے
واسطے تحقیقات کی یک شخص کو مدینہ طیبہ مین بھیجا وہ حاضر ہو کر از روے
دفتر کے سب داخلہ دیکھا تو سامان چہار چند زیادہ پایا آغا مستسلم سے
زیادتی سامان کا استفسار کیا آغا صاحب نے فرمایا کہ یہ اہل الخیر نے گذرانا
ہے جب امانت اور دیانت آغا صاحب سے سلطان نے واقف ہوا تو انکی
لئے تمغا اور نشان بھیجا لیس اکثر اوقات آغا صاحب کی حضوری حرم شریف مین
گذرتے ہین کئی دفعہ سلطان حال واسطے سپرد کرنے عہدہ سترگ کے اپنے
پاس طلب کیا مگر نہین جاتے اور عذر اپنے مزاج کا اور بیماری کا کرتے
ہین مکان ان کا اور سب عہدہ دارون کا اور خوراکی سرکار کے طرف سے
مقرر ہے آغا صاحب کو سلطان سے یک سگنے روزانہ مقرر ہے اور انکی
یک نائب ہین ان کو نصف گنی اور آغا صاحب کی بالا دست خزانہ دار ہین
کہ کنجیہاے جالی شریف انہین کے تفویض ہے ماہوار ان کی تین ہزار
قرش ہین یکہ روپیہ کمپنی کے پندرہ قرش ہوتے ہین ہر چند کہ خزنہ دار
اب نام ہین اور کلید ہاے جالی شریف متعلق با آغا مستسلم ہے اور خزنہ دار
کے بالا دست نائب الحرم ہین یہہ دو توبھی خوجہ ہین ماہوار ان کی چار ہزار
قرش ہین اور ان کے بالا دست شیخ الحرم ہین کہ وہ ترکی ہین ان کو بادشاہی

بیان معاش شیخ الحرم کا
اور عہدہ داروں کی
اور ان اہل اسامی
کے عزت اور ان کی

کہتے ہین ماہوار ان کی پندرہ ہزار قرش ہے کل اغوات چہار جماعت ہین
جماعت اولی کو کلید بردار کہتے ہین تنخواہ انکی ساتہہ سو پچاس قرش جماعت
ثانیہ کو خبری کہتے ہین تنخواہ ان کی پانسو قرش جماعت ثالثہ کو ابطالین
کہتے ہین کہ مشہور بطالین ہین تنخواہ ان کی یکسو اسی قرش تک ہے جماعت
رابعہ کو ردیف کہتے ہین تنخواہ ان کی اسی قرش بعضے بے تنخواہ بھی ہین
اور ترقی اغوات حسب استحقاق خدمت گذاری اور امانت و دیانت ان کی
موافق قاعدہ عدالت اور نصفت کی درجہ بدرجہ ہوتی ہے سوا ے ان
اغوات کے اور خادمہ تعداد چہہ سو کے ہین ان مین اہل بلدہ اور ترک
بھی اور بعضی ہندی ہین کہ پچیس آدمی ایک ہفتہ تک خدمت کرتے ہین اور ڈیر
مجیدی حق خدمت گذاری پاتے ہین من بعد دوسری جماعت آتی ہے اسیطرح
پہر جماعت اولی کی باری بعد چہہ مہینہ کے آتی ہے اور کام ان کا شرکت
اور تاکید خدمت اغوات مین ہے - بوقت دو گہڑی خام دن بر آمد ہوی تمام
قندیلون مین حرم کی روغن زیتون گذرانتے ہین اسطور پر کہ خوجہ چہہ بہلے
شاخدار ہے کہ ہر ہر کی ہات مین لکچھ ب رہتی ہے قندیل کو اتارتی ہین وہ
خادمین سے یک کے ہاتہہ مین آفتابہ روغن زیتون کا رہتا ہے اس کے ٹوٹی
سے گلاس مین تیل ڈالتے ہین اور یک کے ہاتہہ مین فتیلہ یعنے بتیان روئی
کی تیار رہتی ہین وہ گلاس مین لگا دیتے ہین اور قبل مغرب بھی یہ لوگ روشنی
قندیلون مین کر دیتے ہین اور اغوات محض قندیلین اتارتی ہین اور علی الصباح
بعد نماز حنفی فجر کی دروازہ جالی مبارک پر روشن ہوتا ہے پس یہہ خدمہ کے ہاتہہ

بیان تعداد خادمین حرم نبوی کا اور ترتیب ان کے معاش کا اور خدمت متعلقہ ۔۔۱۲

ایک ایک کشتی تیل کی ہوتی ہے کہ اس کو بطور کمان کے علاقہ لگا ہوا اور اس کے اندر گہر گلاسون کے بنے ہوئے اس ہین گلاسین مع تیل و بتی کے رکہی ہوئے ہوتے ہین پس اغوات کے ہمراہ جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے ہین یہہ گلاسین اندرون جالی شریف کے قندیلون ہین رکہدیتے ہین اور وہ گلاسین جو شب ہین روشن تہے اسی کشتی ہین رکہہ کر باہر لاتے ہین اور تمام حرم شریف کے جاروب کشی اور درختون کی روشنی وغیرہ تمامہ متعلق انہین خدمہ سے ہے سوا اس کے بعد نماز عشاء روشنی درختون کی گل کرنا اور بعد اذان فجر قبل نماز پہر روشن کرنا اور روشنی موم بتی ہائے کلان کی بہی متعلق انہین خدمہ سے ہے اور بعد عشا جب روشنی درختہا گل کی جاتی ہے پانچ فانوس آہنی اغوات روشن کر کے اولاً تمام مسجد مبارک کے تلاشی سیلیتے ہین تاکہ اگر سہواً کسی مصلی کی کوئی چیز پڑی ہو تو اسکو اٹہا لیتے ہین اور بوقت طلب اس کو دیدیتے ہین اور یہہ فانوس مثل ہند کے ہین جیسا کہ زمانہ قدیم ہین لوگ پر واسطے حفاظت ہوا کے فانوس آہنی اس پر سرخ کپڑے کا غلاف پہنا کر رکہتے ہین خادمین مافوق الذکر کا ایک مشیخ ہے ماہوار مین تین ہزار قرش پاتا ہے اور کام روغن زیتون قنادیل انہین سے متعلق ہے چند خادمین واسطے حفاظت قرآن اور دلائل الخیرات وقف مسجد نبوی کے ہین قرآن و دلائل شریفہ دو قطار دہرے رہتے ہین ایک یمین منبر منیف دوسرے یسار منبر شریف کہ سب مطلا مذہب خوشخط ہین پس خدمت ان کی یہ ہے کہ قرآن ہر قطار مین قریب دو تین سو کے ہونگے

ان کو قرا کے روبرو رکہنا اور شب کو بکہ موم تبی کی ان کے سامنے رکہنا
بعد قراءت پہر ان کو اپنے جائے پر برابر رکہدینا - کلید بردار حرم شریف
چہ[۱۲]دا ہین اور پیشدست اِن کے بیس ہین ہر شب دو کلید بردار حرم
معہ چند پیشدست اپنے حرم شریف مین رہتے ہین جسوقت پچھلی رات کو
رئیس موذنین باب النسائر حاضر ہوکر باواز بلند تکبیر کہتا ہے پیشدست کلید
بردار سنتی ہی کلید بردار سے اجازت لیکر دروازہ مبارک کہولدیتا ہے
جماعت اغوات کے دو وقتہ گنتی ہوتی ہے یک بعد عصر دوسرا بعد نماز صبح
خفی کی حرم شریف مین جالی مبارک کے قریب باب النسا کی طرف جو اغوات
کی حاضر رہنے کی جائے ہے ہر شب مین رہتے ہین اور تبدل ان کا بعد نماز
اشراق ہوتا ہے اکثر کا یہی حال ہے اور بعضے اپنے دورہ موافق اپنے گہر مین
رہتے ہین اور شب باشی اون کی دالان شرقی مسجد نبوی مین روبرو محراب
مجیدی کے ہوتی ہے اور قبل وقت نماز عشا رخادہین بستری ان کے حرم مین
لاتا ہے اور بعد نماز صبح کے پہر مکانون کو ان کے لیجاتے ہین اور بجانب
شمال جالی مبارک یک چبوترہ بطور چہنچانہ کے واقع ہے اس کو دکتہ الاغوات
کہتے ہین وہ جائے اصحاب صفہ ہے اس پر تمام روز عشا تک اور بیس خوست
تک اغوات حاضر رہتے ہین حجاج اور زائرین مین سے اگر کوئی چاہے
تبرک روضہ شریف مثل خاک پاک جالی شریف اور آب غسل جالی شریف اور
خاشاک جاروب جالی مبارک اور صندل جو پردہ مبارک کے اطراف اندر جالی
شریف کے رکہتا ہے اور پارچہ پردہ مبارک حجرہ شریفہ اور موم بتی سوختہ

اندرون جالی اقدس اس کو دیتے ہین لیکن ان کو بطور شکرانہ کچھہ ایک زر نقد
نذر کرنا بھی ضرور ہے اور یہان کے اغوات نہایت نرم دل اور ذی اخلاق
ہین بخلاف حرم کعبۃ اللہ کے کہ ان کی مزاجون مین غصہ اور جلال غالب ہے
کل خدام مسجد نبویہ کی اور مساجد جو مدینہ طیبہ مین ہین ان کی ائمہ اور موذنین
قریب ایک ہزار کے ہین ان کو بھی وظیفہ حرم شریف کے علاقہ سے ملتا ہے اور
شیخ الحرم کے یہان سے تقسیم پاتا ہے تعداد خطبا اور مکبرین اور ائمہ اور
موذنین حرم مین تین سو ساٹھ ہے ماہوار امام اور خطیب کی پانچ مجیدیہ [illegible]
تنگ ماہوار موذن اور مکبر کی تین مجیدیہ چار تنگ مجیدی دو روپیہ ہندی کی
ہوتی ہے ماہوار اور ہر ہر خدمت کی الگ الگ ہے اور شیخ بھی ہر ایک کا
علیحدہ مگر بعضے ان مین سے ایک شخص دو عہدہ رکھتا ہے جیسا کہ ایک شخص موذن
بھی ہے اور مکبر کا عہدہ بھی رکھتا ہے ماہوار دونون عہدون کی لیتا ہے
علی ہذا القیاس خطیب اور امام اور جو کچھہ کہ ایک عہدہ رکھتا ہے فقط موذن یا فقط
امام ماہوار ایک عہدہ پاتا ہے یہہ تو تنخواہ یاب ہین سوائے ان کے تین سو
اسم علیحدہ ہین ان کو تنخواہ نہین ملتی مگر اوقاف سلطانی سے حصہ ملتا ہے وہ بھی
موذنی مسجد نبوی مین کیا کرتے ہین جمعہ کے روز مکبرۂ اولی مین دو چار شخص
روبرو منبر نبوی کے حاضر رہتے ہین حسب موقع وقت خطبہ درود اور رضی اللہ
عنہ اور اذان وغیرہ کہتے ہین اس کو جلسہ روسا کہتے ہین تنخواہ ان کی الگ مقرر
ہے یہان اس کا فصل ادائی نماز روز مدینہ مین مذکور ہے رئیس المؤذنین فرقہ
موذنین مین کوئی مقرر نہین جو کوئی منارہ حضرت بلال پر جس کو منارہ رئیس کہتے ہین

[illegible]

چڑھے پس وہ رئیس ہے ان ہر فرقہ کا ایک ایک شیخ ہی پھر ان سب شیخ کا
ایک صدر شیخ ہے اگر کسی امر مین ان لوگون سے اذان امامت وغیرہ مین
تفرقہ ہو شیخ الحرم بازپرس اس صدر شیخ سے کرتے ہین اور وہ فرقہ خاص کی
شیخ سے اور وہ اس شخص سے جو اپنے ذمہ دار باری ہین تفرقہ کبھا مگر یہ نہایت
شاذ و نادر ہی ورنہ یہان جو دستورات کہ مقرر ہین اس مین کبھی فرق نہین ہوتا
شیخ الحرم جو باشاہی آغا مسلم سے اجازت لیکر پچھلی شب سے حرم مین حاضر رہتے
ہین اور بعد نماز فجر اپنے مکان کو جاتے ہین نماز پنجگانہ بلاناغہ بلکہ اکثر اوقات انکی
حرم شریف کی حضوری مین مصروف ہی پانچون دروازون پر ایک ایک بواب اہل ہند
سے مقرر ہے خوش نصیبی اہل ہند ہے کہ بواب حرم رسول شہر مین ماہوار ان کی
بوڑ نو دو قرش ہے مسجد شریف مین سقا دو رقین بطور صراحی کے لیکر بعضی کچھ چیز
لیکر سبیل کرتے ہین اور بعضے نقد بھی پلاتے ہین ان کا بھی ایک شیخ ہی کہ وقف
سلطانیہ سے وظیفہ پاتا ہی حرم شریف کے ادب مین یہ قاعدہ مقرر ہے کہ خوجی اور
بواب بغیر عبادت کے قصد کی کسیکو کچھ بوجھ لیکر حرم مین آنے نہین دیتے
کسواسطے کہ راستہ بعض جا کا حرم کی اندر سے قریب ہی تو جانتے ہین کہ یہ رہگذر
کیواسطے داخل حرم شریف ہوتا ہے ایسا ہی کوئی اگر سینی کھانیکی یا زنبیل خالی
لیکر داخل ہو مگر معلوم ہووے کہ یہ طعام معتکفین یا فقراء مسجد کیواسطے یا زنبیل
واسطے خریدی خرما مجلس مولود کی ہو تو حایل نہین ہوتی اور کسیکو بڑی لاٹھی
لیکر بھی داخل مسجد ہونے نہین دیتی ہان اگر چھوٹی لکڑی دستی تو مضایقہ نہین
اور کوئی چیز بدبو مثل روغن گیاس وغیرہ بھی لانے نہین دیتے اور جو کوئی حرم

ہین اگر خلاف اطوار زائرین کی کرے مثلاً در و دیوار خوب دیکھے تو وہان شبہا
لوگون کو ہوتا ہے کہ یہ شاید بد مذہب ہے تماشا بینی یا مخبری کے واسطے
یہان حاضر ہوا ہے چنانچہ یہ خاکسار واسطے حلیہ نویسی کے در و دیوار مسجد
شریف بخوبی دیکھا ایک شخص عربی مین فرمائے کہ تم اسماعیلے ہو مین نے کہا
اسمٰعیلے نہین جانتا حنفی ہون پھر فرمایا کہ تم مسلمان ہو تو التحیات پڑھو پس
التحیات پڑھ کر سنا گیا کہ تو ان کو اطمینان ہوا دوسرے بار یہ اتفاق ہوا کہ سید
شاہ حماد صاحب چھوٹے صاحبزادے بھی روبروئے جالی مبارک کچھ سرلائے قلم سے
لکھہ رہے تھے ایک شخص اغوات کو اطلاع دیا کہ یہہ مخبر ہے انمین سے ایک شخص
آکر دیکھہ کر کہا کہ یہہ کاغذ مین دعا ہے پس یہ سرفرازی رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تھے الحمد للہ اور آگے جو دس بارہ سال کی حاضر ہونا ہوا تھا
تو اس وقت بوآب مسجد شریف کو یہ حکم تھا کہ بعد عصر کوئی شیعہ سے حرم مین حاضر ہونے
اور بوابون کو ایسی شناخت تھی کہ صورت دیکھتے ہی جان لیتی تھی کہ شیعہ ہے
ہر چند کہ پہلے سے کچھہ بھی تعارف نہوا اور جب جماعت نماز کھڑے ہوا ان کو
جبراً حرم سے نکالدیتی تھی سبب اس کا پوچھا گیا تو یہ معلوم ہوا کہ نماز کیوقت تمام
لوگ اپنی نماز مین مشغول ہوتے ہین اہل تشیع اپنی قابو کا وقت پاکر جالی شریف
نزدیک حاضر ہوکر بیہودہ بکا باکی کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
کے پاس حاضر ہین ان کی خدمت کی بی ادبی کی ارادہ سے کوئی شئے
ناقابل جالی شریف کے اندر ڈالتے ہین خصوصاً بوقت صلوۃ عصر کہ تاریکی
بھی شروع ہوتی ہے اسواسطے ایسے وقتون مین ان کو حاضر رہنے نہین

دیتے لیکن اب وہ تاکید نہین ہی تاہم اب بھی عادت اغوات یہ جاری ہی کہ بعد
ادای صلوۃ فرض کی کوئی یک شخص ان مین سے جاکر اطراف جالی مبارک کے
پھر کر دیکھ لیتے ہین بعد اس کے سنت ادا کرتے ہین اور تمام روز مین بھی
یہی معاملہ جاری ہی کہ تھوڑی تھوڑے عرصہ کے بعد کوئی یک شخص اغوات سے
اطراف جالی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی گردش کر کے
دریافت کرتے رہتے ہین بطور پہرہ کے۔

فصل پنجم

بیان مین کیفیت اذان اور صلوۃ پنجگانہ اور جمعہ وغیرہ کے صبح کی اذان سے
پہلے جب دو ونیم ساعت باقی رہی رئیس المؤذنین باب نساء پر حاضر ہوکر باواز
بلند لا الہ الا اللہ کہتا ہے کلید بردار جو حرم شریف مین حاضر رہتے ہین
اون کی آواز سنکر دروازہ شریف کہولدیتے ہین رئیس مذکور حرم شریف
مین حاضر ہوکر ریاض الجنۃ مین چند دوگانہ ادا کرتے ہین وہان سے پہر منارہ
رئیسیہ پہ درود شریف آہستہ پڑھتا ہوا چڑھتا ہے اور منارہ پر بھی چڑھ کر
چند دوگانہ ادا کرتا ہے اور پہر صیغہ تذکیر شروع کرتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایات لاولی الا
لباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون
فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا
عذاب النار ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیتہ وما للظالمین
من انصار ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان امنوا بربکم فامنا ربنا

فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سئیاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا وآتنا ما
وعدتنا علی رسلك ولا تخزنا یوم القیمة انك لا تخلف المیعاد
ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا
کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف
عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ربنا
آتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ربنا
امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاهدین رب اجعلنی
مقیم الصلوٰة ومن ذریتی ربنا وتقبل دعائی ربنا اغفر لی ولوالدی
وللمومنین یوم یقوم الحساب ۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا و
ترحمنا لنکونن من الخاسرین ربنا علیك توکلنا والیك انبنا
والیك المصیر ۔ ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا واغفر لنا
ربنا انك انت العزیز الحکیم ۔ ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا
بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انك رؤف رحیم
ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك علی کل شئی قدیر لا اله الا الله
لا اله الا الله لا اله الا الله فاعلم انه لا اله الا الله الذین
امنوا وتطمئن قلوبهم بذکر الله الا بذکر الله تطمئن القلوب الذین
امنوا وعملوا الصالحات طوبی لهم وحسن مآب یا ایها الذین امنوا اذکروا
الله وقولوا لا اله الا الله وما بکم من نعمة فمن الله وما تفعلوا من
خیر یعلمه الله وما تقدموا من انفسکم من خیر تجدوه عند الله هو خیرا

او اعظم اجرا و استغفر الله ان الله غفور رحیم افلح من ذکر الله
وقال لا اله الا الله وخاب وخسر من لم یقل لا اله الا الله الجنة ونعیمها
لمن قال لا اله الا الله والنار وجحیمها لمن لم یقل لا اله الا الله یا سعادات
لمن قام من مقامه ولذ یذ احلامه وذکر الله العظیم المولی الکریم بقلبه
ولسانه وقال لا اله الا الله لا اله الا الله قبل کل شئی لا اله الا الله
بعد کل شئی لا اله الا الله یبقی ربنا ویفنی کل شئی لا اله الا الله فالها
فی الجنان خلدها الله وعن المیزان العده الله وعلی الارائك احله الله
ومن السندس الاخضر کساه الله ومن الرحیق المختوم سقاه الله ومن
الحور العین زوجه الله کل ذالك ببرکة لا اله الا الله یا رب عفوا
ومغفرة وجودا ورحمة ورضاءنك یا مولائی وحسن خاتمة بلا محنة
ختامها لا اله الا الله ما احلم الله لا اله الا الله ما اکرم الله لا اله
الا الله لا اله الا الله ما اعظم الله لا اله الا الله عدد ما خلق الله
لا اله الا الله عدد ما رزق الله لا اله الا الله عدد ماهو
رزاق لا اله الا الله عدد انفاس الخلایق لا اله الا الله عدد ذرات الرمل
والحصی والدقایق لا اله الا الله عدد امواج البحار الدوافق لا اله
الا الله عدد ما هب النسیم الرایق لا اله الا الله عدد ما طاف بالبیت
العتیق طایف لا اله الا الله عدد ما وقف بعرفات الخیر واقف لا اله
الا الله عدد ما لاذ لهذ الجناب الرفیع آمن وخایف لا اله الا الله عدد
ما شتاق الی قبر هذ الحبیب شایق لا اله الا الله عدد کل راکع وساجد

لا اله الا الله عدد كل قايم وقاعد لا اله الا الله عدد ما كان وما
يكون وعدد ما هو كائن فی علم الله لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيی ويميت وهو حی دايم لا يموت بيده الخير والله
المصير وهو علی كل شئی قدير واساله اللطف والتدبير فيما جرت به المقادير
هو ربی هو حسبی حسبی الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش
العظيم وكفی بالله شهيدا لا اله الا الله محمد رسول الله النبی الصادق
الفاتح الخاتم وسيلتنا الی الله وملاذنا وذخرنا وملجانا عند الله يوم
العرض علی الله علی هذه الشهادة نحيی وعليها نموت وبها نبعث امننا
الله من الامنين الفرحين المطمئنين المستبشرين الفائزين بعفو الله
وكرمه ما شاء الله كان وما لم يشاء ربنا وخالقنا العظيم لم يكن ولا حول
ولا قوة الا بالله العظيم استغفر الله العظيم من كل ذنب واسئل الله المولی
الكريم من كل خير واسئله بمنه وكرمه وعفوه وجوده ان يتوب علی وان
يغفر لی ولوالدی ولوالدی والدی ولوالديهم ولمن احسن الينا ولمن اشفق
علينا ولمن اراد الخير فينا والمشايخنا ولمن اوصانا واوصيناه بالدعاء
ولخاصتنا ولعامتنا والاحياء نا والاموا تنا ولمن فيك احبنا ولجميع المسلمين
والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات الاحياء منهم والاموات انك يا
مولانا سميع قريب مجيب الدعوات يا مقبل التوبة عن عباده ويعفو
بكرمه عن السئيات القايل تعالی فی محكم الايات البينات علی لسان
سيد السادات ان الحسنات يذهبن السئيات من بعد ان تذكر كی

اشعار حمد و نعت وغیرہ کو پڑھ کر اس آیت پہ تذکیر کو ختم کرتے ہین الا لہ الخلق والا
تبارک اللہ رب العالمین ہو الحی لا الہ الا ہو فادعوہ مخلصین لہ الدین الحمد للہ
رب العالمین اور یہ تذکیر رئیس اور ایک فقیر دوسرا موذن منارہ سلیمانیہ پر
پڑھتے ہین اور طریقہ اوس کے پڑھنے کا یہہ ہے کہ ایک فقرہ رئیس پڑھکر
چپ ہوتا ہے بعد سکوت رئیس وہی فقرہ موذن منارہ سلیمانیہ کہتا ہے
اسیطرح سے ہر دو اس تذکیر کو تمام کرتے ہین اور یہ تذکیر ہفتہ مین مختلف
نہین ہوتے مدام ایک سے طور پہ پڑھا جاتی ہے بعد اس کے تہلیل
کہتے ہین اور تہلیل ہفتہ مین ہر اک دن الگ الگ ہے اور تہلیل کو
پانچون منارہ کی موذنین ایک بعد ایک کے تاکہ معلوم تمام لوگون کو ہووے
کہ وقت اذان تہجد قریب ہے - تہلیل شب شنبہ یہہ ہے لا الہ الا اللہ
الملک الوہاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم التواب - لا الہ الا اللہ مسبب الاسباب
و فاتح مغلق الابواب لا الہ الا اللہ فاتح الباب لکل عبد منیب اداب و منجی من
تاب من العذاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی لبس علی باب جودہ و کرمہ
حاجب و الابواب و لا علی خزاین فضلہ کتاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی
اذا اسئل اعطی و اذا دعی اجاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبہ
عن عبادہ و یعفو بکرمہ عن من تاب لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار
کرمہ ملاء السحاب و نظرۃ بعین عنایتہ تکشف عنا العذاب لا الہ الا اللہ القایل
تعالی فی محکم الکتاب علی لسان سید الاحباب رب اجعلنی مقیم الصلوۃ و من ذریتی
ربنا و تقبل دعای ربنا اغفرلی و لوالدی و للمومنین یوم یقوم الحساب لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ سید الاحباب المنزل علیہ الکتاب الہادی الی طرق الصواب المظلل بالسحاب افضل من مشٰی علی التراب الذی الہ اخیر آل و اصحابہ خیر اصحاب الداعی الی جنتہ الخلد دار الآب تشفیع المذنبین من العذاب صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم صلوٰۃ دائمۃ باقیۃ الی یوم المرجع و المآب ۔

تہلیل شب یکشنبہ یہ ہے لا الہ الا اللہ الذی ارتفعت بقدرتہ السموات لا الہ الا اللہ الذی زینہا بالنجوم الزاہرات لا الہ الا اللہ ممیت الاحیاء و محی الاموات لا الہ الا اللہ قاضی الحاجات و مجیب الدعوات و کاشف الکرامات لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا سئل اعطی و جاد بالامنیات لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفو بکرمہ عن السیئات لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملا الطرقات و نظرۃ بعین عنایتہ تذہب الحسرات لا الہ الا اللہ القائل تعالٰی فی محکم الآیات البینات علی لسان سید السادات ان الحسنات یذہبن السیئات لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ سید السادات المبعوث بالآیات البینات الی کافۃ البریات المؤید بالمعجزات الباہرات الداعی الی روضات الجنات تشفیع المذنبین من الہلکات صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم صلوٰۃ دائمۃ باقیۃ باللیل و النہار تملاء الارض و السموات ۔

تہلیل شب دوشنبہ یہ ہے لا الہ الا اللہ الملک القہار لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الستار لا الہ الا اللہ یکور النہار علی اللیل و یکور اللیل علی النہار لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا سئل اعطی و اذا استجیر اجار لا الہ الا اللہ

الحلیم الکریم الذی یقبل التوبة عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن الاوزار
لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملاء الاقطار
نظرۃ بعین عنایتہ تذھب عنا الاکدار لا الہ الا اللہ القائل تعالی فی
محکم الایات واللہ کار علی لسان نبیہ المصطفی المختار وربک یخلق
ما یشاء ویختار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ النبی العربی المختار
المبعوث بالھدی والانوار المؤید بالملائکۃ الابرار علم المھاجرین والانصار
الذی الہ خیر ال واصحابہ خیر اصحاب الداعی الی جنۃ الخلد دار القرار
شفیع المذنبین من عذاب النار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلام
صلاۃ دائمۃ باقیۃ لیس لھا حد ولا انحصار تہلیل شب ۳ شنبہ یہ ہے
لا الہ الا اللہ حقا حقا لا الہ الا اللہ ایمانا وصدقا تعبدا لمن لا نادرقا
لا الہ الا اللہ نفنی الخلائق وربنا عزوجل حی یبقی لا الہ الا اللہ
المعبود فی سائر الافاق جنوبا وشمالا وغربا وشرقا لا الہ الا اللہ
قائلھا لا یزال فی درج المعالی رقا ومن کل خیر یلقاء ومن کل شر وقا
الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا اسئل اعطی وکان وعدہ حقا لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملاء الاکوان رزقا ونظرۃ بعین
عنایتہ تصلح الانسان حقا لا الہ الا اللہ القائل فی محکم ایاتہ تعالی لسان
نبیہ صدقا واسراھا الی الصلوۃ واصطبر علیھا لا نسئلک رزقا نحن نرزقک ما
انزلنا علیک القران لتشقی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ المبعوث بالرسالۃ
حقا المنزل علیہ القران صدقا اکمل الخلائق خلقا واحسنھم خلقا وافصح الفصحاء

مقالہ ونطقا داہ العالمین داتق صلی اللہ علیہ وعلی الہ وصحبہ صلاۃ دائمۃ
باقیۃ تدوم وتبقی تہلیل شب چارشنبہ یہ ہے لا الہ الا اللہ الملک الدیان
لا الہ الا اللہ العظیم السلطان لا الہ الا اللہ ربنا الرحمن وبہ استعان لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم الذی اذا سئل اعطی واذا استعین اعان لا الہ الا اللہ
الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن العصیان لا الہ الا اللہ
الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملا الاکوان ونظرۃ بعین عنایتہ تذہب
عنا الاحزان لا الہ الا اللہ القایل تعالی فی محکم القران علی لسان سید ولد
عدنان ان اللہ یامر بالعدل والاحسان ولمن خاف مقام ربہ جنتان
لا الہ الا اللہ محمد رسول المختار من ال عدنان المنزل علیہ القران الذی
نور اللہ بوجودہ الاکوان المبعوث بالھدی والبیان الی الثقلین الانس
والجان الداعی الی نعیم الجنان شفیع المذنبین من عذاب النیران صلی اللہ
علیہ وعلی الہ وصحبہ وسلم صلاۃ دائمۃ باقیۃ فی کل حین وان
تہلیل شب پنجشنبہ یہ ہے۔ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ۔ لا الہ الا اللہ
ولا نتوکل الا علی اللہ لا الہ الا اللہ نعم الرب ونعم الالہ طوبی لمن
احسنہ مولاہ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم الذی قطرۃ من بحار کرمہ تملا
ارضہ وسماہ ونظرۃ بعین عنایتہ تقرب العبد الی مولاہ لا الہ
الا اللہ الحلیم الکریم الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو بکرمہ عن
عصاہ لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم القایل تعالی جل ثناءہ وتقدست
اسماءہ علی لسان نبیہ ومصطفاہ واصبر وما صبرک الا باللہ

پڑھتی ہیں اور یہ صلوۃ نصف ساعت بخوبی میں ادا ہوتی ہے بعد اذان تہجد کی صلوۃ مذکورہ اور ہو کر یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے
لا الٰہ الا اللہ سبحان خالق الاصباح لا الٰہ الا اللہ سبحان منشی الریاح
لا الٰہ الا اللہ سبحان خالق الاشباح والارواح لا الٰہ الا اللہ سبحان من
یعلم اللیل این راح لا الٰہ الا اللہ سبحان هازم اللیل بضیاء الصباح لا الٰہ
الا اللہ سبحان مطیر الجناح لا الٰہ الا اللہ سبحان الکریم الفتاح لا الٰہ الا
اللہ سبحان اللہ الواحد القہار پھر یہ آیت قرارہ کرتے ہیں اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
ان اللہ فالق الحب والنوی یخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی ذالکم
اللہ فانی توفکون فالق الاصباح وجعل اللیل سکنا والشمس والقمر حسبانا
ذالک تقدیر العزیز العلیم وهو الذی جعل لکم النجوم لتهتدوا بها فی ظلمات البر
والبحر قد فصلنا القوم یعقلون وهو الذی انشاکم من نفس واحدة فمستقر
ومستودع قد فصلنا الآیات لقوم یفقہون وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ
ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبره تکبیرا
بعد اس کے صبح کی اذان محض رئیس المؤذنین دیتا ہے بعد اذان کے
تھوڑے عرصہ کے بعد منارہ پر سے اوتر جاتا ہے پھر اقامت جماعت
شافعیہ کے ہوتی ہے جمعہ کے روز اگلی اذان سے پہلے یہ تذکیر کہتے ہیں
للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم
بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر
آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل آمن باللہ وملئکتہ
وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا

غفرانك ربنا واليك المصير لا يكلف الله نفسا الا وسعها لها ما كسبت وعليها
ما اكتسبت ربنا لا تواخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل علينا اصرا كما
حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر
لنا وارحمنا انت مولينا فانصرنا على القوم الكفرين ما كان محمد ابا احد
من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شئ عليما
يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة واصيلا هو الذى
يصلى عليكم وملئكته ليخرجكم من الظلمت الى النور وكان بالمومنين رحيما
تحيتهم يوم يلقونه سلام واعد لهم اجرا كريما يا ايها النبى انا ارسلناك
شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا وبشر المومنين
بان لهم من الله فضلا كبيرا ولا تطع الكافرين والمنافقين ودع اذاهم
وتوكل على الله وكفى بالله وكيلا يا ايها الذين امنوا اذا نودى للصلوة
من يوم الجمعة فاسعوا الى ذكر الله وذروا البيع ذالكم خير لكم ان كنتم
تعلمون فاذا قضيت الصلوة فانتشروا فى الارض وابتغوا من فضل الله
واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها و
تركوك قائما قل ما عند الله خير من اللهو ومن التجارة والله خير الرازقين
ان الله وملئكته يصلون على النبى يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما اللهم صل وسلم وزد وانعم وبارك على اشرف عبادك وزين
عبادك سيدنا ومولينا محمد وعلى اله وصحبه وسلم وزده يا رب شرفا
وكرما ومهابة ورفعة وعزا ومجدا وفخرا وتعظيما بادروا الى طاعة ابمانى

والی طاعتہ رسولہ والی الصلوۃ کان فی امان اللہ تمام ہوی تذکیر
بعد اوس کے وہ صلوۃ ہوتی ہے جو بعد اذان تہجد کے ہوتی ہے
جس کا ذکر اوپر ہوا پہر اذان جمعہ کی ہوتی ہے بعد اذان موذن
منارہ پر اتر آتا ہے ماہ رمضان مین بجائے تذکیر کے یہ تسمیر
کہتے ہین تسحروا ھناکم اللہ پہلے رئیس المؤذنین کہتا ہے پہر
موذنین سے بعد دیگرے کہتے ہین رئیس کہتا ہے تسحروا الامنعکم
اللہ من بعد سب موذنین کہتے ہین رئیس کہتا ہے تسحروا اتاب اللہ علیہ
وعلیکم قبلکم اللہ پہر موذنین بہی کہتے ہین پہر رئیس کہتا ہے تسحروا
وعظموا ومجدوا واغتنموا شہر الصیام شہر التہجد والقیام والانعام
شہر غفران الآثام یا امتخیر الانام ھناکم اللہ ابہی منارہ ایک ایک بعد
ہی کہتے ہین پہر رئیس کہتا ہے تسحروا وعظموا ومجدوا واغتنموا شہر
رمضان شہر التہجد والقرآن شہر التفضل والاحسان شہر تفتح فیہ
ابواب الجنان وتغلق فیہ ابواب النیران ویصفد فیہ کل مارد
وشیطن یا امتہ سید ولد عدنان ھناکم اللہ ابہی منارہ ایک ایک
کہکر کہتا تسحروا وعظموا ومجدوا واغتنموا ھذہ اللیالی والایام
واکثروا فیہا من تلاوۃ والقیام تدخلوا الجنۃ بسلام یا امۃ النبی
علیہ الصلوۃ والسلام ھناکم تسحروا وعظموا ومجدوا واغتنموا
شہر البرکات شہر التہجد والقراءۃ شہر التفضل والحسنات
وتقال فیہ العثرات وتمحوا فیہ السیئات وتغفر فیہ الزلات ونسکب

فيه الخيرات وترفع فيه الدرجات يا امة سيد السادات هنا كم الله
سبع ذنين ایک کے بعد ایک کہتے ہیں رئیس کہتا ہے تسحروا هنا كم الله تسحروا لا
ضيعكم الله تسحروا تاب الله علينا وعليكم قبلكم الله تسحروا وعظموا
وجدوا واغتنموا شهركم هذا شهر عظيم القدر يا اهل النفاكم
من عتيق فيه رب اعتقا فيه الجنان تفتحه والنار فيه تغلقا فيه
البركات تنزلت والخير فيه حققا هنيا لكم يا صائمين فابشروا سو ذنين
ایک کے بعد اسکو کہتے ہیں رئیس کہتا ہے عباد الرحمن تسحروا فان فی السحور برکة
سنة نبيكم ولذ عن ثاث فانه قال صلی الله عليه واله وسلم
الصائم فرحتان فرحة عند افطاره وفرحة عند لقاء ربه كلوا
واشربوا هناكم الله كلوا واشربوا لا ضيعكم الله كلوا واشربوا تاب
الله علينا وعليكم قبلكم الله اہل منارہ اسکے ایک ایک کے بعد کہتے ہیں رئیس کہتا ہے
كلوا واشربوا وعظموا وجدوا واغتنموا واحفظوا حرمات
... الذي خلقكم فهداكم والذي رزقكم فاواكم وبصوم هذا
الشهر الشريف هناكم وبجوار نبيه محمد صلى الله عليه وسلم حياكم
... ولتكملوا العدة ولتكبروا الله على ما هداكم قبلنا الله
... یا کم سوذنین ایک ایک کے بعد کہتے ہیں رئیس کہتا ہے كلوا مما في الارض
حلالا طيبا واعملوا صالحا اصلحكم كلوا من رزق ربكم واشكروا له
بلدة طيبة ورب غفور كلوا واشربوا وصلوا على نبيكم البشير الا ما
عليه من الله افضل الصلوة والتحية والسلام بعد اسکے تہلیل

جو آگے گذری پہر بعد اوسکے پہلا رئیس اوتر آتا ہے اور دوسرا رئیس منارہ پر جاکر یہہ تسبیح کہتا ہے
قرب الاذان وحان وقت الاذان رحم اللہ من یتقظ ولصومہ تحفظ
وعن الغیبة والنمیمة اعرض کلوا واشربوا فقد قرب الصباح
واکثروا من التلاوة فی المسا والصباح یا امة اسعد الملاح هنا کم
اللہ اور بھی الفاظ تسبیح جو خیال مین آوے کہتا ہے اور توسل بجناب رسول کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتا ہے اور اشعار بھی دعا سے پر ذنین اہل منارہ جیسا کہ رئیس کہہ کہتے ہین
کلوا مما فی الارض حلالاً طیباً واعملوا صالحا اصلحکم اللہ
سب ذنین اہل منارہ جیسا کہ رئیس کہہ کہتے ہین پہر کہتا ہے کلوا من رزق ربکم واشکروا
لہ بلدة طیبة ورب غفور کلوا واشربوا وصلوا علی نبیکم خیر الانام
علیہ من اللہ افضل الصلوة وازکی السلام ما بقی من اللیل الا
قلیل واشربوا الماء مع التعجیل سبحان اللہ العظیم ادبر اللیل واقبل
النهار بقدرة العزیز الجبار کل ذالک نقص من الاعمار فاعتبروا یا اولی
الابصار الملک للہ الواحد القہار بعد اسکے بعد اذان تہجد کہتے ہین
بعد اذان تہجد کے تہلیل وتسبیح روزمرہ جسکا ذکر اوپر ہوا کہتے ہین بعد اسکے
کے اذان صبح کی کہتے ہین **فصل ششم** بیان مین روشنی روضۂ منورہ
اور مسجد نبوی کے حال روشنی روزمرہ کا جب گیارہ گھنٹہ پچیس دقیقہ
دن کے گذرے ایک شخص عرب اہل مدینہ سے سفید جبہ پہن کمر باندہ کر
اغوات کے حجرہ سے کیفہ اچاندی اور پیتل کی اور جسپر شیشہ
ہم ہیں واسطے روشنی روضۂ منورہ اور مسجد نبوی کے لاکر گیارہ رو بین

درجہ مین مسجد مبارک کے قریب جالی شریف متصل اوس دروازہ
جالی شریف کے جو روبرو اغوات کے چبوترہ کے ہے بیٹھ جاتے
ہین اور جو لوگ کے نماز کے واسطے حاضر ہوتے ہین اون مین سے چھوٹے اور
بڑے آن کر ایک ایک شخص اون کیفون اور موم بتی مین سے ایک
ایک کیفہ اور موم بتی لیکر اون کے طرف بیٹھ جاتے ہین جب گیارہ
گھنٹہ پر چالیس دقیقہ دن کے ہوے ایک اور شخص اوسی طریق سے
سفید شالا پہن کر کمر باندھکر روبرو حجرہ ثانیہ کے مودب آن کر بیٹھ
جاتے ہین جب گیارہ گھنٹہ بیالیس دقیقہ ہوے وہ شخص حجرہ کے
پاس سے اٹھ کر بسم اللہ کہتے ہین پس بمجرد اون کے بسم اللہ
کہنے کی سب خوجے بڑے اور چھوٹے جماعت کے اپنے مقام
سے اوٹھ کر باب جبریل کے قریب جالی مبارک کے طرف موٹھ
کر کے صف باندھکر دست بستہ کھڑے رہتے ہین اور کلید بردار
خوجہ کونجی جالی مبارک کے دروازہ کی لاکر دروازہ مبارک روشن کرتا
ہے کونجیان اور قفل دروازہ جالی مبارک کے تمامی چاندی کے ہین
اور سب کونجیان ایک ہی چاندی کے زنجیر مین ہین وہ زنجیر اس قدر
موٹی اور دراز ہے کہ خوجہ کلید بردار اس زنجیر کو اپنے گلے مین
ڈال کر اغوات کے حجرہ سے باہر نکلتا ہے جب دروازہ مبارک
جالی شریف کا روشن ہوا دو خوجہ وہی حجرہ مین سے دو سونے کے
بکیے بڑے بڑے اوس مین موم بتی قریب دیڑھ گز کے طول مین روشن

کرکے باہر لاکر بڑے خوجون کے ہاتھ مین دیتے ہین وہ خوجے اون
یکونکو اپنے ہاتھ مین لیئے ہوے جالی مبارک کے اندر حاضر ہوتے
ہین اور پیچھے دو اور خوجے اون کی جماعت کے جالی شریف کے اندر
جاتے ہین پیچھے خوجون کے اور عرب اہل بلد سے ایک ہاتھ مین چاندی
کا کیفہ دوسرے ہاتھ مین چہوٹے موم بتی روشن کرکے واسطے روشنی
قنادیل اندرون جالی شریف کے حاضر ہوتے ہین جن کو اس سعادت عظمی سے
مشرف ہونا منظور رہو تو خوجونکو نذرانہ دیکر یہی وقت مین اس خدمت روشنی
سے مشرف ہوتے ہین دوسرے خوجے جو باب جبرئیل کے پاس صف
باندہے ہوے کہڑے ہوتے ہین ایک ایک چوب جس کے سر پر دو شاخ
لوہے کے لگے ہوے رہتے ہین واسطے روشنی قنادیل مسجد مبارک کے
جاتے ہین نمازی لوگ جو پہلے سے اپنے ہاتھون مین کیفہ اور موم بتی
لیئے ہوے صف باندہکر واسطے خدمت گزاری روشنی مسجد مبارک
حاضر اور مستعد رہتے ہین موم بتی کو روشن کرکے اون کیفون مین
رکہتے ہین تاکہ فرش مسجد مبارک کا موم بتی کے آنسو سے خراب نہو
پیچھے اون خوجون کے رد اختم ہوتے ہین جب خوجہ قندیل مسجد مبارک کو
معہ زنجیر اوس چوب سے نکال کہڑا ہو جاتا ہے وہ شخص جو اپنے
ہاتھ مین موم بتی روشن کیئے ہوے کہڑا ہوتا ہے

فائدہ صفحہ ہذا جو (۲۹۴) ہے اس کے بعد صفحہ (۳۲۱) ہے فیما بین ان کے
دو صفحون ہندسات کے سہواً چھوٹ گئے ہین مضمون برابر ملتا ہے

اُس موم بتی سے بتی قندیل کی روشن کر دیتا ہے پھر اُس قندیل کو خواجہ اودیے
دو شاخی مین اُس کے لٹکا دیتا ہی اِسی طرح سے روشنی تمام قنادیل مسجد شریف کی
ہوتی ہے جب سب روشنی ہو گئی سب لوگ جو کیفہ لیگئے تھے اور موم بتیان
بچی ہوئی لاکر اُنھین صاحب کے نزدیک رکھدیتے ہین اور وہ صاحب وہ سب
کیفہ جمع ہوے بعد اُسی حجرہ مین اعوات کے رکھدیتے ہین اور دو خوجہ چھوٹی
جماعت مین سے روبرو چبوترے کے ہاتھ باندھے ہوئے کھڑے رہتے
ہین جب سب خوجہ روشنی سے فراغت پاکر آوین اُنکی ہاتھ سے سب چوبونکو
روشنی کی لیکر پھر اُسی حجرہ مین رکھدیتے ہین اور جمعہ کی اور پیر کی رات کو وہ
ہر یک سونے کے ایک شیخ الحرم اپنے ہاتھ مین اور ایک دوسرا نائب شیخ الحرم
جو خوجون مین سے ہین اپنے ہاتھ مین لئے ہوئے جالی شریف کے اندر حاضر
ہوتے ہین اور قاضی اپنے ہاتھ مین جمعہ کی رات کو بخوردان لیکر حاضر ہوتے ہین
اور ہر شب مین بخور کی خدمت ایک شخص علحدہ کو مقرر ہے اور عادت یہ ہے
کہ خواہ شیخ الحرم یا قاضی یا اور اہل خدمات جب اندر جالی شریف کے حاضر
ہون تو سفید شاہا پہنکر اور سفید پٹکے سے کمر ون کو باندھکر عطر اور گلاب اور
خوشبو اپنے جسم پر ملکر جالی شریف کے اندر داخل ہوتے ہین اور جالی مبارک
کے اندر حاضر ہونیکا نام داخلی مشہور ہے اور پھر باہر آکر اسکو اُتار دیتے
ہین جالی مبارک مین حجرہ نبوی کے اطراف اور حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا
کے روضۂ مبارک کے اطراف ملکر چھتر ہانڈی کانچ کی بازنجیر طلائی کہ زنجیر ہر یک
ایک کی تخمیناً وزنی اسّی تولہ کی ہوگی آویزان ہے اور سوائے اِسکے

ایک چہیکہ گلاسون کانچی کا بازنجیر طلائی آویزان ہے اور دو جہاڑ طلائی چہار شاخی
بے کنول وزنی تخمیناً اسی ثار کی ہونگی اور ما در ار اس کے عود دانی انگیٹھیان یعنی
آتشدان اور لنتر اور ہانڈی اور قنادیل سراسر سونے کی بنی ہوئی کہ تعداد مین بیس ہین
مواجہ شریف اور بالین شریف کے رخ پر آویزان ہے اور ایک جوڑی درخت
نقروی چہار کنولی کانچی قبہ خاتون جنت مین لگی ہوئی ہین اور دو جفت یکہ کلان
سراسر سونے کے اور ایک جوڑ آئین کی مرصع الماس سے ارتفاع مین
دو ہاتھ کے اور نیچے اُسکے دو بڑی تہالیا سونے کی مع دستہا سے طلائی
چوکیون پر دہرے ہین اور اُس کے اندر الماس بہت حسن سے جڑا ہوا ہے
وزنی تخمیناً اسی ثار کے ہونگی اور نیچے اُس کے گرد ہ چیرمی کہ اُن پر گل و برگ
نقروی جڑے ہوے ہین بچھا جاتے ہین اور دوسرے جوڑ تین ہاتھ کے
ارتفاع مین وزنی تخمیناً اکیس ثار کی مواجہ شریف اندر رکہی ہوئی ہین اور ایکعدد یکہ نقروی
وزن مین دس ثار تخمیناً ڈیڑہ ہاتھ کے ارتفاع مین روضہ شریف مین حضرت خاتون جنت
رضی اللہ عنہا کے دہری ہوئی ہے مسجد نبوی کی تمام ہانڈیان اور جالی مبارک
کے اور یہ یکہ اور جہاڑون مین ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور سوا اُسکے
یکہ نقروی پانچ سات ہین کہ وہ جالی شریف کے اندر رمضان شریف مین روشن
ہوا کرتی ہین معلوم کیا جاوے کہ یہ جو سامان مسجد نبوی کا اور جالی شریف کا لکھا گیا یہ
وہ سامان ہے کہ عادت اسکی برتاوہ کی اور رواج اس کے استعمال کا جاری
ہے ورنہ اس سامان اور اسباب سے وہ چند زیادہ سامان نقروی اور طلائی اور کانچ
کا لکھو کہا روپیہ کا حرم شریف کی کوٹھی مین پڑا ہوا ہے کہ اس کے استعمال کیطرف

خدام اور حکام کو التفات نہین ہے مثلاً بڑے بڑے بیلکے طوعین اور چاندی کے
بھی وزنی تخمیناً چالیس اثار اور پچاس اثار کے جوڑیان بیشمار ہین کہ بعضے بعضے اُنمین
سے بسبب قدامت کے شکستہ بھی ہوگئی ہین اور زنجیر قنادیل کی جو اکیچہ پیوستہ
نقروی ہین اور اتنی ہی کوتل موجود ہین اور طلائی زنجیرین اس سے چہاچند موجود
ہین بسبب سرقہ ہونیکے نہین گزرانتے ہین اب باقی سامان جو جالی شریف مین
سوائے روشنی کے موجود ہے جو کچھ کہ معلوم ہوا ہے وہ عرض کرنے مین
آتا ہے حجرہ شریف کہ طول مین بیس ہاتھ اور عرض مین پندرہ ہاتھ سراسر پوشیدہ
پردہ مبارک سے ہی اطراف اسکے مروارید کلان وعمدہ حسب موقعہ لگے ہوے
ہین اور مواجہ شریف کی طرف ایک تختی الماس کی مقدار مین ایک کف دست کے
موافق ہوگی نہایت تابان و درخشان ہے اور لاقیمت ہے سونے کے حلقہ
مین جڑی ہوئی پردہ مبارک مین آویزان ہے اور یہ سب جواہرات سے جو
وہان موجود ہے مستثنی ہے اور سوائے اسکے تختیان جواہر اکثر مثل زمرد
و یاقوت وغیرہ کی بطور خوشہ ریشم مین گہتی ہوئی کہ عدد مین دو تین سو ہونگی جابجا
پردہ شریف مین آویزان ہے مگر پردہ شریف مین پوشیدہ ہونیکے سبب سے باہر
باہر سے نمایان نہین ہے یہ فقط جواہرات قیمتی لکھو کہا روپیہ کا ہے کہ اہل اخلاص
نے نثار اقدام اوس صاحب لولاک کے کئے ہین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وازواجہ وسلم اکثر جواہرات گزرانتے ہوے اقربا سلطان روم کی عورتون
مین سے ہے راوی کہتے ہین کہ جسوقت داخلہ جواہرات کا لیا گیا تین سو نکال
فقط اسی مین صرف ہوے سوائے اسکے قریب سو کے بلکہ اس سے

زائد کلام اللہ عجیب عجیب جالی مبارک کے اندر کتابخانہ مین رکھے ہوے
ہین کہ بیان اسکا کما حقہ غیر ممکن ہے تھوڑا سا حلیہ انکا بطور نمونہ کے عرض
کیا جاتا ہے قرآن شریف کے اوراق پر طلا اس قبیل کا دیا ہوا ہے کہ بالکل پتر
سونیکا معلوم ہوتا ہے کاغذ یا اس کا بالکل تمیز نہین ہوتا اور تحریر حروف روپہ کی
اس قبیل سے کہ جیسا کوئی پتر جما دیا ہے ویسا ہی کاغذ نقروی اور حروف طلائی
ایسے خوشخط کہ ہر حرف اُسکے مثل جواہر کے قابل دید ہے اور باقی اوصاف
اُنکے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین لکھنے مین نہین آتے یہ قرآن گزرانے
ہوے سلطان کے اور حضرت کے عاشقون نے گزرانے ہین اور بسبب
معروضہ انکی جالی شریف کے اندر رہتے ہین باہر نہین نکلتے حرم شریف مین
درمیان مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے اڑتالیس درخت روشنی ہین
ہر چند کہ چند درخت اُنمین ایسے بزرگ اور عظیم الشان ہین کہ بڑے بڑے
مکانون کی زینت کے واسطے ایکدو اُنمین سے کافی اور بس ہے تاہم مسجد نبوی
ایسی وسیع و بزرگ ہے کہ اگر اسکی دوچند بلکہ چہار چند بھی آویزان ہو تو گنجائش
ہے واسطے ایضاح کے حلیہ اور مقام ہر ہر درخت کا بیان کئے جاتا ہے ایک
درخت کانچ کا برنگ سفید اسی ۸۰ کنول کا پیتلی شاخون کا چہار حلقے بلندی مین ڈیڑہ
قد آدم کے موافق محاذی گوشہ جالی بالین شریف کے پانچوین چشمہ مین مسجد مبارک
کے آویزان ہے اور گزرانا ہوا سلطان کا ہے کہ اسمین روشنی ہر روز ہوا کرتی
ہے اور ایک جوڑی سرخ درخت کی چالیس ۴۰ کنول کانچ کے طلائی کام کے بطرح دار
پیتلی شاخون کے دو حلقہ موافق قد آدم کے بلندی مین محاذی جالی بالین شریف کی

کہ ایک اُن کا چھپے چشمہ میں اور دوسرا بارہویں چشمہ میں مسجد نبوی کی آویزان ہے یہ دونوں نہایت عمدہ اور کمیاب ہیں یہ جوڑی گزرانی ہوئی بہمن کی ہے جبتک وہ زندہ رہا ہزار روپیہ سالانہ اوسکی روشنی ہر روزہ کیواسطے گزرانتا رہا بعد انتقال اوسکے فرزند اُس کے آٹھویں دنکی روشنی کا خرچ گزرانتے ہیں اب قافلہ کیوقت اُسمین روشنی کیجاتی ہے اور ایک جوڑی سفید درخت بارہ کنولی پیتلی شاخون کی کہ ایک اُنمیں محاذی جالی خلف مبارک کے اول چشمہ مسجد میں آویزان ہے اور دوسرا محاذی پہلے چشمہ جالی پائین شریف کے پہلے درجہ مسجد میں آویزان ہے اور ایک درخت چوبیس ۲۴ کنول کا پیتلی شاخ کا دو حلقے برنگ سفید محاذی پہلے چشمہ جالی پائین شریف کے آویزان ہے اور ایک درخت چھہ ۶ کنول کا طلائی کہ شاخ اُسکی سفید کانچ کی ہے کہ نہایت عمدہ ہے روبرو دروازہ جالی مبارک حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی آویزان ہے اور ایک درخت اسی ۸۰ کنول کا پیتلی شاخ محاذی گوشہ جالی مواجہ شریف کے اویزان ہے ان سب مین ہر روز روشنی ہوا کرتی ہے اور ایک جوڑی درخت چہار کنولی کانچ کے کہ بیخ اور شاخ اوسکی نقروی نقشی ڈھلی ہوئی وزن مین تخمیناً یکفروبیس اثار مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزان ہے اور یکفرد ایسی ہی نقروی بیخ و شاخ و بے کنول کانچ محاذی اسی کے آویزان ہے اور ایک درخت اٹھارہ ۱۸ کنول کا دو حلقی کہ بیخ اور شاخ اُسکی نقروی ڈہلی ہوئی وزن مین بست آثار تخمیناً مقابل جالی مواجہ شریف کے آویزان ہے اور بعدد ۲ عدد مہتابی طلائی بے آویزہ کانچ روبروے جالی مواجہ شریف کے آویزان

سے اور اُنمین ہر شب روشنی ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کانچ کا تیس کنولی
ملمع نقرئی کہ پیچ و شاخ محراب عثمانیہ کی روبرو آویزان ہے اور روشنی اُسمین ہر شب
کو ہوتی ہے اور دو عدد حلقہ گلاسون کے جھیکہ کے طور پر روبروے جالی مواجہ شریف
کے آویزان ہے اور اُسمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور گوشہ جالی مواجہ
شریف سے باب السلام تک آٹھ درخت ہین کہ بعضے اُنمین سے آٹھ کنول و بعضے
چھ کنول کے اور بعضونمین روشنی زیتون کے تیل کی اور بعض مین موم بتی کی
ہر شب ہوتی ہے اور سوا اسکے اخیر درجہ مسجد مین درمیان باب السلام
اور باب الرحمۃ اور مقابل اس کے نو درخت ہین کہ بعض اُنمین سے آٹھ کنولی
اور بعض چھ کنولی ہین اور ہر شب اُنمین تیل زیتون کی روشنی ہوا کرتی ہے اور
ایک درخت نقرئی بلا کنول بطرز قدیم وزن مین تخمیناً پندرہ تار کا مقابل جالی بالین
شریف کے چھٹے چشمہ مین مسجد کے آویزان ہے اور ایک درخت کانچ کا گیارہ
کنولی دو حلقی مقابل جالی بالین شریف کے کہ شاخ اور پیچ اُسکی بھی کانچ کی ہے جالی شریف
سے پہلے چشمہ مسجد مین آویزان ہے اور روشنی اُس مین پیر کی رات اور
اور جمعہ کی رات ہوا کرتی ہے اور ایک درخت کانچ کا پچیس کنول کا بطرز جدید
نایاب کہ شاخ اور پیچ اُس کی ملمع طلائی روبروے محراب نبوی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم درجہ سوم مین مسجد کے آویختہ ہے اور سیدھی طرف منبر مبارک
کے روبروے محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکجوڑی درخت کانچ
آٹھ کنول کی کہ شاخ اور پیچ اُسکی پیتلی سے آویزان ہے اور اُسمین روشنی
ہر شب ہوا کرتی ہے اور بائین طرف منبر مبارک کے روبرو محراب سلیمانی

کے تین درخت آٹھ کنولی کہ شاخ اور بیخ اُن کی کانچ کی نقشی نہایت عمدہ لٹکے ہوے ہین اور اسمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور تین درخت نقشی بلندی مین ڈیڑہ قد آدم کی موافق کہ شاخ او بیخ اُسکی کانچکی نقشی اور اُس کے سر پر ایک طرہ کانچ کا نہایت عمدہ تیس کنولی محاذی جالی بالین شریف جو کی پر مسجد شریف مین دہری ہوئی ہین اور سواے اس کے تین درخت پانچ کنولی کہ شاخ او بیخ انکی برنجی یعنی پیتلی شیشم کے سہ پایون پر دہرا ہوئی ہین اور اُنمین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور ایک جوڑ بڑی طوقکی موم بتی کی کہ وزن مین تخمیناً دو من کے ہوگی چاندی کے بکیے مین کہ وہ بھی تخمیناً ساٹھ تار کے وزن مین ہوگی اور ایک چھوٹی جوڑ طوقکی کہ وزن مین تخمیناً پانچ تار کے ہوگی جو سوٹے بکیے مین نصب ہے دونون جانب محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دہرے ہوے ہین اور ایسا ہی دو جوڑ چھوٹے بڑے طوقکی پیتلی بکیو نمین دونو جانب سلیمانی کے اور ایسا ہی ایک جوڑ چھوٹی بڑی پیتلی بکیونمین دونون جانب محراب عثمانی کے دہرے ہوے ہین لیکن جو محراب عثمانی کی بڑی طوقین ہین آنج دو محراب کے طوقون سے کچھ کم ہین اور روشنی ان سب بڑے طوقون کی باعث بلندی کے سیڑہی پر چڑہکر کرتے ہین چنانچہ محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محراب سلیمانی کی دو جانبون مین واسطے روشنی کے پیتلی سیڑہی نصب لیگئی ہے اور محراب عثمانی کے طوقکی روشنی سیڑہی لکڑی پر چڑہکر کرتے ہین اور ان طوقونمین روشنی جسوقت کہ امام نماز کو کھڑے ہوتا ہے کرتے ہین اور بعد اختتام نماز کے خاموش کر دیتے ہین اور

پیتلی یکے کہ ارتفاع مین تین ہاتھ اور تعداد مین آٹھ ہین جالی شریف سے سراسر
پیتلی کٹیری کی رکھی ہوئی ہین اور شکل اسکی یہ ہے کہ جسمین بتی لگاتے ہین
ایک ہاتھ لمبند بشکل قندیل کے ہین اور نیچے اس کے دو ہاتھ کا دستہ تھالی
پر جما ہوا ہے اس مین بھی وقت نماز کے روشنی کرتے ہین اور دن کو سبز
غلاف اونپر پہنا دیتے ہین اور سواے اسکے چھوٹے یکے ایک ایک
ہاتھ کی بلند کہ وقت قرآن خوانی کے روشن کرتے ہین اور نفس مسجد مین ایکسو چھ
ہانڈی کانچ کی بازنجیرہائے نقروی کہ ساٹھ تولہ وزن مین تخمیناً زنجیر ایک ایک
ہانڈی کی ہونگی اور سواے اس کے ایکسو بہتر ہانڈی بیوتات مین یعنے دالان
ہر دو جانب مسجد شریف کے اور دروازون پر اور جواب مین بازنجیر پیتلی آویزان
ہے آگے کل حرم شریف کے ہانڈیان بازنجیر نقروی تھی اب بسبب سرقہ
ہونیکے جواب اور بیوتات مین سے زنجیر نقروی نکال لیکر زنجیر پیتلی لگائی ہین
اور اس مین روشنی ہر شب ہوا کرتی ہے اور روبرو چھوترہ اغوات کے
ایک ہانڈی سراسر نقروی ہے اور محاذی اس کے دو مہتابی طلائی
کانچ کے آویزون کی سرخ آویزان ہے اور روبرو محراب سلیمانی کے
دو لنتر کانچ کے بلندی مین ڈیڑہ ہاتھ کے ہونگے اور ایک لنتر نقشی عمدہ
کانچ کا درمیان مین ان دو کے آویزان ہے اور ایک قندیل کانچ کی نایاب
نقش روبرو سے منبر شریف کے آویزان ہے اور مولود شریف کی راتین
اور معراج شریف کی شب پانچون منارون پر روشنی قنادیل کی حلقہ اور
دروازہ حرم شریف پر بھی زیادہ ہوتی ہے اور ماہ محرم مین وقت آنے حاجیونکے

بھی ایسا ہی ہوتی ہے اور ایسا ہی شب برات اور شب اول جمعہ ماہ رجب اور
شب لیلتہ القدر اور دولہ مصر اور شام کو جو ہمراہ محمل مصری اور شامی کے مانند
ہوتا ہے آگے مراجعت اپنی یعنے امیر ۱۲ صحن مسجد شریف مین گیارہ طوق بڑی موم بتی کی
روشنی کر کر مولود شریف پڑہا جاتا ہے اور روشنی درختون مین اور ہانڈیان
مین آگے نماز مغرب کے کرتے ہین اور بعد نماز عشا کے خاموش کر دیتے ہین
اور پھر بعد اذان نماز صبح کے روشن کرتے ہین اور بعد نماز حنفی فجر کے
خاموش کر دیتے ہین جاننا چاہیے کہ فرمان سلطانی اغوات پر اس طور سے
ہے کہ اگر کوئی شخص حرم شریف کے یا جالی مبارک کے نام سے کچھ شے
گزرانے اور اغوات کا حق سوائے اس کے دیکر اُنکو راضی کر لیوے
تو وہ بےشک حسب معروضہ انکے گزرانی جاتی ہے اور دخل و تصرف اُس پر
کسی کا نہین ہوتا ہے اگر حق انکا نہ دیوے تو وہ اشیا خود انکا حق ہے وہ
لے لیتے ہین ہانڈیان اندرون جالی شریف کے مہینہ مین ایکبار دہوئی جاتی
ہین جس روز کہ دہونے کا دن ہوتا ہے وقت نماز اشراق کے شیخ الحرم
اور نائب الحرم اور خزانہ دار اور مدیر اور شیخ الاغوات وغیرہ دروبرو جالی
عورتو نکے رو بقبلہ متوجہ جالی شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صف باندہکر بیٹھتے ہین اور سب اغوات صف باندہکر پیچھے کھڑے
رہتے اور وہان ایک حصیر بچھا کر اوپر اُس کے سفید چاندنی کی پاٹ بچھائی
جاتی ہین بعد اس کے کتاب اسماء اغوات کی نکال کر ایک ایک کا نام لیکر
پکارتے ہین جب سب اغوات جواب دئیے اور معلوم ہوا کہ سب حاضر ہین

تو اُن کو حکم دیتے ہین کہ اندر سے ہانڈیان لاوین پس سب اغوات اندر سے
ہانڈیان لیکر روبرو اُنکے رکہدیتے ہین بعد اس کے حکم دیتے ہین پس اغوات
دو دو تین تین ہانڈیان جسقدر کہ نام سے اُنکے کتاب مین لکہا ہوا ہے اٹھالیکر
اپنے اپنے مکانون مین لیجاتے ہین اور مکانمین اغوات کے عورتین اُنکی معرفت
کی اپنے اشتیاق سے حاضر رہتی ہین اغوات واسطے دہونیکے اُنکو سپرد
کرتے ہین اور ہر ہر ہانڈی کیواسطے ایک ایک طشت تانبے کا قلعی کیا ہوا
ہے اور ایک ایک صابون کی بٹی اور ایک کپڑا اسفید پہلے بہوسی سے دہوتے
ہین اور صابون لگاکر صوف سے دہوتے ہین کپڑے کو پہلے سے دہو لیکر
سکہاتے ہین پھر وہی کپڑے سے ہانڈیون کو پوچہتے ہین بعد اسکے بخور دیتے
ہین اور زنجیرین بہی اسی طرح دہوتے ہین پہلے زنجیرین حرم شریف مین
لاکر اُس چاندنی پاٹ پر جو روبرو شیخ الحرم وغیرہ کے بچہائے تہی رکہدیتے
ہین اور سب اہل خدمات جو وہان حاضر رہتے ہین سب زنجیرون کو ایک
ایک کڑی دیکہتے ہین شاید کہ کسی نوع کا تفرقہ نہوا ہووے استنے مین
یہ ہانڈیان بہی دہوئی ہوئی وہان لاکر رکہتے ہین پھر سب زنجیرون کو دیکہ لیئے بعد
بخور مین دیکر ہانڈیان اپنے روبرو منگواکر اپنے ہاتہ سے زنجیرین اُس مین
لگاتے ہین اور اغوات اُن ہانڈیون کو اُٹھا لیکر باب شامی جالی مبارک
کے پاس لیجاکر حاضر رہتے ہین شیخ الحرم وغیرہ بہی اُٹھکر کھڑے ہوتے
ہین ایک شخص اُن کے روبرو آنکر کھڑے ہوکر فاتحہ عرض کرتا ہے
اور دعا بہی کرتا ہے پر اغوات ہانڈیان لیجاکر جالی شریف مین گزرانتے ہین

ہر جمعہ کو بعد نماز صبح کے شیخ الحرم بڑی چوبدری یا دان کو جو اندر گزرانے ہوتے ہین دہوتے ہین اور اس پانی کے تبرک سے لوگ مشرف ہوتے ہین حرم شریف کی ہانڈیان ہر روز تہوڑی تہوڑی دہوئی جاتی ہین یہانتک کہ ہفتہ مین انکا اختتام ہوتا ہے پھر ابتداء ہفتہ سے یہ کام شروع ہوتا ہے مثلاً جو آج ہانڈیان دہوئی گئی پھر آجلے آٹھوین روز اُنکے دہونے کی باری آتی ہے حرم شریف کی صفائی کے لئے بڑی بڑی جاروب کھجور کی شاخ برگ سے بنی ہوئی بانس کے نیزون مین بندہی ہوئی ہین اس سے کل حرم شریف کی صفائی ہوتی ہے یہ صفائی اندرون حرم اغوات اور خادمین حرم شریف سے متعلق ہے ایسے ہی جاروبین بیرون حرم شریف اطراف کیلئے مقرر ہین جنسے صفائی اطراف حرم شریف اور روبرو دروازہائے شریف کے ہوتی ہے یہ صفائی بوابان حرم شریف سے متعلق ہے چند زنبیلین بھی کچرا اٹھانیکی لئے متعلق اسی صفائی کے مقرر ہین یہ کمترین محرر اوراق اس سعادت عظمی سے مشرف ہوا اپنے ہاتھون سے سعادت جاروب کشی حاصل کیا اور کچرا بھی اُس بارگاہ پاک کا اُٹھایا اور خدمت بابرکت روشنی اندرون روضہ منورہ اور مسجد نبوی سے شرف سعادت حاصل کیا ہرچند کہ اس سعادت عظمی کی قابلیت نہین رکھتا تھا مگر عموم رحمت رحمۃ اللعالمین اور شمول مکرمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُمید قوی ہے کہ محض اپنی فضل وکرم سے اس ناچیز اور کمترین کی اِس بضاعت مزجاۃ کو قبول فرمائین اور حق تعالے لئے اپنی فضل وکرم سے عفو گناہان اِس گناہگار کے فرمائے اور سرفرازی اور عنایت سے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اِس کمترین

بندگان پر دارین مین شامل اور سر فراز رکہے این یا رب العالمین شعر سمست
کہ با مکان تحریر ؎ آزاد کنند بندہ پیر ؛ ای بار خداے عالم آرائی ؛ بر بندہ پیر خود ببخشائی
حرم نبوی مین بہت کچھ سامان صفائی اور روشنی وغیرہ متعلق خدمت گزاری حرم
شریف کی مقرر اور مہیا ہے منجملہ آن سامان کے پیتلی ابریقین اور طشت اور آلات
آہنی مثل سیخ اور بصورت گلگیر طعام بخش کے حجرہ اغوات مین رکھے رہتے
ہین اور اغوات وغیرہ خدمتگاران حرم شریف ہر روز ہر وقت متجسس اور متفحص
جا بجا حرم شریف مین پہرتے ہین اگر کسی جا دہبہ وغیرہ فرش سنگ مرمر وغیرہ
حرم شریف مین آجاوے اُس آلات آہنی سے کھود کے ابر مردہ کو پانی مین
تر کرکے اُس کو پونچھ دیتے ہین یا مقام حضوری عورتون کے ہین جو بچے اُنکے
ہمراہ رہتے ہین کوئی بچہ بول وبراز کیا ہوا اُسی وقت اُسکو پاک اور صاف کر دیتے
ہین ایک ابریق اور طشت پیتلی ملبب پانی سے اور ایک گلگیر اندرون روضہ منورہ
کے لیئے جالی مبارک کے اندر قریب مین طلائی لگون کے ہمیشہ رکہے رہتے
ہے اسواسطے کہ اگر آن لگون کی موم بتی کا گل زائد ہو جاوے گلگیر سے قطع
کر کے طشت کے پانی مین ڈال لیتے ہین تا کہ گل کی بدبوئے روضہ منورہ مین
منتشر نہووے پھر دیکھتے ہین کہ طشت کے پانی مین چند گل موم بتی کے گرے بعد
تو کچی بدبو پیدا ہو جاوے اُس طشت کو روضہ منورہ سے باہر لاکے وہ پانی
خالی کرکے بعد تطہیر دوسرا پانی اُس مین ڈال لیتے ہین اور پھر وہ طشت کو روضہ
منورہ کے اندر رکہتے ہین اُسکو دیکھکر زائرین مین یہ مشہور ہے کہ یہ طشت
و ابریق حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وضو کے واسطے ہے اور حضرت

اِس سے وضو فرماتے ہین اور پھر یہ اب وضو حضرت کا تبرکاً سلطان کے پاس جاتا ہے ہرچند اگر یہ امر بھی ہو تو کچھ بعید نہین بلکہ ممکن ہے اسلئے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر اطہر مین بجسد شریف زندہ تشریف فرما ہین بعضے صحابائے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بعضے خلفاے بنی امیہ کے وقت جنہون نے بہت اہل مدینہ کو ظلماً قتل کیئے اور مسجد نبوی بے بانگ وصلوٰۃ رہی حضرت کی قبر اطہر سے آواز وضو کرنے کی اور اذان کی سُنتے تھے مگر اس حالتمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم برزخ مین تشریف فرما ہین اور کئی ہزار فرشتہ روزانہ حضرتؐ کی خدمت گزاری کیلئے حق تعالی نے مقرر فرمایا ہے اور طبقات رحمت الہی حضرتؐ کی قبر اطہر پر نازل ہوتے ہین اس عالم کے پانی سے اس عالم مین تشریف لائے فرما ہوکر حضرتؐ وضو فرمانا خاصہ اُس وقت کا تھا جبکہ حضرتؐ اس عالم مین تشریف فرما تھے اور اس عالم کا پانی حضرت کی خدمت گزاری سے مشرف تہا انہار جنت اور اور آب کوثر حضرت کی خدمت گزاری سے محروم تھے اب حالت یہ ہے کہ اگر ایسی خدمتگزاری کی ضرورت ہو تو حصہ حضرت کی خدمت کا انہار جنت اور آب کوثر کو ملے۔ **فصل ہفتم** اداے تقریبات سالانہ متعلق مسجد نبوی اور روضہ مطہرہ کی مولود شریف کے مہینہ مین گیارہوین تاریخ غسل حجرہ مبارک کا ہوتا ہے بعد نماز صبح کے گیارہوین تاریخ (یعنے ربیع الاول) دروازہ شریف جالی کا جو واقع خلف مبارک روبروے چبوترہ اغوات سے کہلتا ہے اسکو باب شامی کہتے ہین خوب جے بڑی جماعت کے اور شیخ الحرم اور نائب الحرم اور قاضی اسی دروازہ سے اندرون جالی شریف حاضر ہوکر بخور گزرانتے ہین اور نہایت آداب سے صلوۃ وسلام

عرض کرکر سامان اندر کا یکے وغیرہ باہر لاکر چبوترے اغوات پر لاکر رکہتے ہین
اور فرش دروازہ کے روبرو سے درجہ باب النساتک اُٹہا لیتے ہین من بعد اغوات
ہاتھو نمین آلہ آہنی مثل کفگیر کے لئے ہوئے تختیون کو سنگ مرمر کی جو حجرہ شریف
مین بچہے ہوے ہین لکڑتی ہین تاکہ جو کچھ گرد و غبار اس پر آگیا ہے نکلجاے جب
تمام تختیان صاف ہوجاوین جاروب دیتے ہین اور روبرو دروازہ شریف کے
ایک بڑا ظرف رکہا جاتا ہے اسمین سقامشکون سے آب شیرین بہر دیتے
ہین اغوات قطعات ابر مردہ اس پانی مین بہگا کر تمام حجرہ شریفہ کو دہوتے ہین
اور دوسرے خوجے اسپر پانی چہڑکتے ہین جب غسل تمام حجرۂ شریف کا ہوجاوے پہر
دوسرے ابر کے ٹکڑون سے سب سنگ مرمر کی تختیان پونچہتے ہین اور صندل
ابیر چہڑکتے ہین یہ غسل شریف ہوتے تک چہوٹی جماعت کے خوجے دو رخہ
دروازہ شریف کے صف باندہے ہوے دست بستہ کہڑے رہتے ہین
اور کسی شخص کو روبرو سے دروازہ شریف کے جانے نہین دیتے اور پیچہے
ان خوجون کے بہت سے اہل مدینہ کہڑے رہتے ہین تاکہ غسل شریف
تمام ہوتے ہی پانی کو لیوین کوئی اپنے ہاتھ مین ابریق لیا ہوا اور کوئی کوزہ کوئی
مغراف ایسا ہی کوئی کچہ ظرف لیا ہوا اور کوئی کچہہ لیا ہوا کہڑے رہتا ہے اور
قاضی اور مفتی اور والی اور شیخ الحرم اور تمام اعزہ اور شرفاء مدینہ منورہ کے
علاقہ کے آدمی اپنے اپنے ہاتہ مین باٹس لیکر واسطے اخذ تبرک کے حاضر
رہتے جب غسل شریف ہوجاوے دو خوجہ اس پانی کو تقسیم کرتے ہین
پہلے شیخ الحرم اور والی وغیرہ کے واسطے باسنین بہر دیتے ہین پہر اغوات

اپنی اپنی خواہش موافق کوزہ اور دورقین بھر لیتے ہین من بعد تمام حاضرین کو بھر کر عنایت فرماتے ہین پہلے سب حاضرین مسجد شریف مین اس پانی کو پی لیتے ہین اور منہ کو اور سر و سینہ کو مل لیتے ہین بعد جو باقی رہجائے اپنے اہل و عیال کیواسطے مکانون مین لیجاتے وقت تقسیم ہجوم اور کثرت ایسی ہوتی ہے کہ نئی خوجے اہتمام کیواسطے کھڑے ہوتے ہین پھر بھی اہتمام مشکل ہوتا ہے لکن تمام حاضرین حسب خواہش مشرف اور سرفراز ہوتے ہین اور کوئی محروم نہین پھرتا اور جو خوجے اُٹھا رکھتے ہین جب حجاج اور زائرین حاضر ہون سال بھر تک اسمین سے انکو تبرک دیتے ہین اور وہ لوگ باحتیاط تمام اپنے ملکوںمین لیجاتے ہین غربا اور مساکین کو روز غسل شریف شربت بھی تقسیم ہوتا ہے بارھوین تاریخ ماہ ربیع الاول کی مولود شریف ہوتا ہے کیفیت اُسکی یہ ہے کہ گیارھوین تاریخ ماہ مذکور مین قریب جالی عورتون کے کہ جہان خوجہ سرائیہ اکثر بیٹھا کرتے ہین اور یہ خوجے خاص محل سرائے سلطانی ہین بہ نیت ہجرت استنبول سے پروانگی لے آکر یہان حاضر ہین انکو حرم شریف کے کاروبار مین کچھ مداخلت نہین اور اکثر اُنمین ذی مقدور ہین متصل جالی سے عورتونکی قریب باب النساء جو ایک مقام ہے وہین نماز بھی پڑھتے ہین اُس جا ایک سراپردہ لگایا جاتا ہے اور شربت انار کی تیاری ایک مکان مخصوص مین کہ وہ خاص انہین ابواب متعلقہ حرم شریف کے واسطے ہی ہوتی ہے اور سب سبیل کرنیوالے پانی کے اسی روز اپنی اپنی دورقان اور کوزہ حکم سرکار سے لیجاکر اس مکانمین رکھتے ہین اور بوقت نماز صبح بارھوین کو وہ شربت کہ

مصری سفید پڑکر نہایت عمدہ اور بہتر جو تیار ہوتا ہے اس سراپردہ مین لاکر
رکہدیتے ہین اور صحن مسجد شریف مین جو چہار ستون چہوٹے سنگ مرمر کے
نصب ہین ایک جانب باب النسا دوسرا طرف باب الرحمۃ کے تیسرا باب مجیدی
کیطرف چوتہا منارہ اذانکی جانب جانب باب النسا قریب باغ فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی جو ستون ہے اسکے متصل ایک منبر رکہا جاتا ہے اور اسپر سفید کپڑ کا غلاف

یہ باغ حضرت فاطمہ کا نہین حضرت نبی اللہ علیہ کی پہوپی ہین ۱۲

اور اندر زمینون پر بانات سرخ کا فرش رہتا ہے اور جالی سے باغ مذکور کی لگاکر
سراسر تکیہ اور گدی بچہاتے ہین اور اطراف منبر خالی فرش رہتا ہے یہ سب
کاروبار نماز فجر سے اشراق تک ہوجاتا ہے بعد نماز اشراق ان فرش کے گدی
مذکور پر شیخ الحرم اور نائب انکی اور قاضی اور مفتی اور والی کوتوال محتسب ایسے
ہی سب اہل خدمات آکر بیٹھتے ہین اور فرش اطراف منبر پر سب اہل عسکر (معینہ پاشا)
حاضر رہتے ہین اور پیچہے انکے سب اہل مدینہ منورہ بیٹھتے ہین جب یہ سب
لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے چہار شخص خطبا جمعہ سے بڑی بڑی دستار
اسی طریق پر باندہے ہوے اور چادرین اوڑہے ہوے آکر بازو سے
شیخ الحرم اور مفتی وغیرہ کے بیٹھتے ہین انکے پیچہے دو شخص سر و بر لیے کشتیان
اسمین بڑی بڑی ایکی عود بتیان روشن کئے ہوے لاکر روبرو منبر کے رکہدیتے
ہین اور چہار بخوردان منبر شریف کی ہر دو جانب رکہتے ہین پہر ایک خطیب ان
خطباء مذکور سے اس منبر شریف پر آکر دست بستہ کہڑے ہوکر محاذی روضہ مبارک
سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے سلام کہکر متوجہ جالی شریف
مودب دست بستہ دوزانو منبر شریف پر بیٹھ کر عبارت مولود شریف جعفر برزنجی

کی پڑھتے ہیں اور عبارت اول میں اس مولود شریف کی جو احادیث صحیحہ بخاری
اور مسلم فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں مروی ہیں کہ مولف مولود
بعد حمد و صلوۃ کے انکو ذکر کئے ہیں پڑھتے ہیں بعد اس کے ہاتھ اٹھا کر الفاظ
دعائیہ مولود مذکور کو پڑھتے ہیں اور سب حاضرین آمین آمین کہتے ہیں جب دعا
ہو چکی پھر منبر پر کھڑے ہو کر سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتمین
عرض کر کر اتر جاتے ہیں اور دوسرا خطیب ویسا ہی اس منبر شریف پر چڑھکر
مقابل جالی شریف پہلے سلام عرض کرتا ہے بعد مودب بیٹھکر بعد حمد
وصلوۃ کے وہی عبارت مولود شریف کی متضمن حال ولادت باسعادت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھتے ہیں جب عبارت ولادت شریف کی
آوے خطیب منبر پر کھڑے ہو کر متوجہ جالی شریف ہاتھ باندھے ہوئے تین بار
صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اور سب حاضرین بھی قیام کر کر یہی
عرض کرتے ہیں پھر خطیب منبر پر بیٹھکر حال تولد شریف تمام و کمال بیان کر کر مثل
خطیب سابق دعا مانگتے ہیں اور مضمون اسکا فتح و نصرت سلطان اور امن امان
عامۂ بلاد اہل اسلام اور مغفرت اور رحمت جمیع مومنین و مومنات اور تمام
حاضرین بھی ہاتھ اٹھائے ہوئے آمین کہتے ہیں جب دعا ہو چکی پھر سلام عرض
کر کے اترتے ہیں تیسرا شخص ویسا ہی پھر سلام عرض کر کر منبر پر چڑھتا اور بعد حمد
صلوۃ کے عبارت مولود شریف جسمیں حال رضاعت اور حال سفر شام بعثت
مبارک تک عرض کر کر ویسا ہی دعا کر کر اور سلام عرض کر کے اترتا ہے چوتھا
شخص پھر اسی طریق پر سلام عرض کر کے منبر پر چڑھتا ہے اور عبارت مولود شریف

جسمین حال اخلاق وشمائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑہکر دعا مانگتے ہین اور حاضرین
آمین کہتے ہین اور جب دوسرا خطیب منبر پر حال ولادت باسعادت کھڑے ہوکر عرض
کرتا ہے پہر صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہکر بیٹھ جاتا ہے اور سب حاضرین بھی بیٹھ جاتے
ہین بہت سے لوگ اس سراپردہ سے جو آگے مذکور ہوا ہے نکلتے ہین کہ ہاتھون
مین اُنکے کانچ کے گلاس اس مین شربت اور ایک ایک رومال سفید لاکر اُن صاحبونکو
جو گدی تکیہ سے بیٹھتے ہین پلاتے ہین وہ لوگ اول شربت پی کر اس رومال سے
منہ کو صاف کرتے ہین جب سب ان لوگون کو شربت پلا چکے بڑی بڑی مشکونمین
بھر کر ہاتھونمین پیالہ سونے کا ملمع کیا ہوا لیکر سب حاضرین کو اس شربت سے مشرف
کرتے ہین حق تعالے جمیع اُمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو اس مجلس
مبارک اور شربت مطہر سے مشرف کرا دے کہ ایسا باذائقہ وہ شربت ہوتا ہے
کہ کسی نعمت دنیوی مین وہ ذائقہ نہین حاصل ہے اور جو سبیل کرنیوالے یعنے سقہ
ایک روز آگے سے اپنی دورقان اور کوزے لیجا کر رکہتے ہین اور پھر شربت بھرے
گئے بعد اپنی اپنی تعارف والون مین ایک ایک کوزہ شربت کا پہونچاتے ہین اور
یہ شربت سے سب حاضرین مجلس خطیب چہارم کے دعا مانگنے تک مشرف ہو جاتے
ہین پھر یہ چوتہا خطیب بھی بعد اتمام دعا ویساہی سلام عرض کرکے منبر شریف سے
اُتر جاتے ہین اور سب حاضرین مجلس برخاست کرکرا اپنے اپنے مقامون پر
روانہ ہوتے ہین اور رجب کے مہینہ مین ستائیسوین تاریخ اسی طریق کا مولود
ہوتا ہے اور اسکا نام رجبی مشہور ہے لیکن شہر رجب مین اور ربیع الاول شریف
مین تین امر کا فرق ہے ایک تو مقام کا کہ شہر ربیع الاول مین قریب باغ مذکور

کے منبر شریف رکھا جاتا ہے اور رجب مین منبر شریف صحن مسجد مین متصل اس
ستون کے جو منارہ اذان کی جانب واقع ہے رکھتے ہین اور اطراف مین فرش
ویسا ہی شیخ الحرم وغیرہ کیواسطے ہوتا ہے اور اسی طور پر معراج شریف کی حدیث
خطبا بنوبت بہ نوبت پڑھتے ہین اور تقسیم شربت وغیرہ بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور
دوسرا فرق وقت کا ہے کہ شہر ربیع الاول مین بعد نماز اشراق جلسہ مولود شریف
ہوتا ہے اور شہر رجب المرجب مین بعد نماز عصر کے اور تیسرا فرق یہ ہے کہ
مولود شریف ربیع الاول مین فقط اہل مدینہ منورہ اور عساکر وہان کے حاضر رہتے
ہین اور شہر رجب مین اطراف اور اکناف سے قافلہ ہر ابتدا ماہ رجب سے
بکثرت آتے ہین اور مولود شریف ربیع الاول ہین اگر امن طریق ہو تو فقط اہل مکہ معظمہ
آتے ہین اور یون تو کوئی مہینہ خالی نہین ہے کہ مدینہ طیبہ مین واسطے زیارت
شریف کے لوگ نہ آتے ہون مگر ہر سال مین تین قافلہ بہت بڑے آتے ہین
ایک شہر رجب مین اسی رجبی کیواسطے کہ ایک مہینہ آگے تمام اطراف اور
اکناف سے لوگ آتے ہین کہ تمام شہر مبارک مملو ہو جاتا ہے دوسرا حج
کے بعد اور تیسرا حج سے قبل اور ہر شب جمعہ اور پیر مین بچونکی داخلی جالی شریف
کے اندر ہوا کرتی ہے اس طریق سے کہ جو بچہ شہر مدینہ منورہ مین پیدا ہوتے
ہین بعد انقضاء ایام چہلہ اُس کو حرم شریف مین داخلی کیواسطے جمعہ کی رات
مین یا پیر کی شب مین لڑکا ہو یا لڑکی حاضر کرتے مین اور سینہ پر بچون کے
روئی یا کھجور یا پھول رکھکر لاتے ہین بعد نماز مغرب کے ہر ہر بچہ کو ایک ایک خوجہ
لیکر جالی شریف کے اندر بجانب مواجہ شریف کے لیجا کر بٹھا جاتے ہین

اور ایک لحظہ بچہ کو اندر غلاف مبارک کے جو اندرون جالی مبارک پر گزرانا ہوا ہے کر دیتے ہین اور مشہور یہ ہے کہ جب بچہ کو غلاف شریف کے اندر کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دست اطہر کو اس بچہ کے منہ اور چھاتی پر پھیرتے ہین جیساکہ عادت شریف حضرت کی اسوقت مین تھی کہ حضرت اس عالم فانی مین رونق افروز تھے اور بچون کو کمال سرفرازی اور رحمت سے اپنی گود مین لیتے تھے اور دست مبارک اُن کے منہ اور سینہ پر پھیرتے تھے اسلئے سینہ پر بچون کے کہجور وغیرہ رکھلاتے ہین تاکہ وہ اشیا جو سینہ پر بچون کے ہین وہ بھی مشرف ہو جائے پھر ایک لحظہ کے بعد ان بچون کو باہر جالی شریف کے لاتے ہین سب حاضرین انکو نہایت اہتمام سے پیار کرتے ہین کہ اُن کے منہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا دست مبارک پھرا ہے اور وہ اشیاء جو ہمراہ اُن کے رکہی تہی تبرکاً آپسمین تقسیم کرتے ہین اور ہر شب جمعہ کو محراب عثمانیہ مین چہار خطبا بیٹھ کر مولود شریف پڑھتے ہین اور علیحدہ روشنی اُن کے لئے ہوتی ہے۔

فصل ہشتم بیان مین کیفیت بلدہ مبارکہ مدینہ طیبہ کے۔ جذب القلوب مین کیفیت ابتدائی آبادی اس بلدہ مبارکہ کی ایسے لکھتے ہین کہ علمائے سیر وتواریخ ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کرتے ہین کہ آدمی بعد نجات طوفان کے کشتی نوح علیہ السلام سے جو نکلی وہ اسّیٔ آدمی تھے وہ لوگ اطراف مین بابل کے دس روز کے راستہ اور بارہ فرسنگ کے میدان مین اُترے اور اپسمین توالد اور تناسل سے ایک جماعت کثیر ہو گئی نمرود ابن کنعان ابن کام انکا بادشاہ ہوا پھر جبکہ اُنمین نزاع ہوا اختلاف اور علیحدگی آپسمین پیدا ہوئی ہر ایک

فائدہ ہر شب جمعہ کو مسجد نبوی مین مولود ہوتا ہے ۱۲

فائدہ حال ابتدائی آبادی مدینہ کا ۱۲

جماعت ایک ایک گوشہ اور ایک ایک کنارہ زمین کا اختیار کئے اور اُنمین بہتر زبانین
ہوے ایک جماعت کہ وہ اولاد مین سام ابن نوح علیہ السلام کے تھے زبان عربی
الہام حق تعالی سے وضع کئے اور زمین مدینہ طیبہ پر سکونت اختیار کئے اول جو
زمین پر زراعت اور درخت خرما نصب کئے وہی لوگ تھے اُنکو عمالقہ اور عمالیق
کہتے ہین اسواسطے کہ وہ لوگ علاق بن ارفش بن سام بن نوح علیہ السلام کی
اولاد سے ہین پہر عمالقہ کو ایک مدت کے بعد بسط عظیم اموال اور املاک اور
ولایات مین حاصل ہوا اور بادین بحرین عمان اور حجاز شام اور مصر تک اُنکے
دست تصرف مین آیا ملک شام کے بادشاہان جابرین اور فرعونین جو ملک
مصر مین ہوے اُنہین کی اولاد سے ہین اور ملک حجاز مین ارقم ابن ابی الارقم
بادشاہ اُنکے قوم سے ہوا اور عمرین اُنکی بہت دراز ہوئین یہانتک کہ چارسو
برس تک صورت جنازہ اُنہین نہین دیکھتے اور نوحہ مسموع نہین ہوتے بعد
قوم عمالقہ کی قوم یہود اِس سرزمین پر نزول کئے سبب نزول یہود سرزمین مدینہ
طیبہ پر علمار تاریخ کے نزدیک مختلف ہے خلاصہ اُن سب کا یہ ہے کہ جسوقت
موسی علی نبینا وعلیہ السلام واسطے ادائے مناسک حج کے مکہ معظمہ مین آئے
جماعت کثیر بنی اسرائیل کی اُنکی ہمراہ تھے بوقت مراجعت عبور اُنکا سرزمین
مدینہ طیبہ پر ہوا جبکہ اُنہون نے اس سرزمین کو بصفت بلدہ نبی آخر الزمان کے
پائی اُس علامت سے کہ توریت مین پڑہی تھی ایک جماعت بنی اسرائیل سے
مشورت کرکے ترک صحبت موسی علیہ السلام کئے اور اُسی سرزمین پر اقامت
کئے پہر ایک جماعت اعراب کی جو نواحی حجاز مین ساکن تھے اُنکے ساتھ موافقت

کئے پس اس قول پر پہلے اس سرزمین مین یہود اقامت کئے لاکن راجح قول
اول ہے یعنے پہلے یہود کی عمالقہ اُس زمین پر اقامت کئے واللہ اعلم پہر موسی علی
نبینا علیہ السلام لشکر بنی اسرائیلیہ سے قلع اور قمع قوم عمالقہ کا کئے یہ تقریب نزول
یہود کا زمین مدینہ طیبہ پر بنابر روایت ثانیہ ہے بعد اُنکے قوم انصار زمین مدینہ طیبہ
پر پہونچے کہ وہ لوگ اولاد سے یعرب ابن قحطان کے ہین اور یعرب ابن قحطان
بقول اکثر مورخین کے فرزند شالخ ابن ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام ہین
اُنھین کی اولاد سے قبیلہ اوس اور خزرج ہے کہ زمانہ نبوی مین سعادت اسلام سے
مشرف بہ لقب انصار ہوے ہکذا فی جذب القلوب ملخصاً جواہر ثمینہ مین مرقوم
ہے کہ زمانہ قدیم مین حصار مدینہ طیبہ کو نہین تہا پہلے حصار مدینہ طیبہ کا عضد الدولہ
نے بعہد طایع ابن مطیع خلیفہ عباسی ٣٦٠ سنہ ہجری مین بنا کیا اور دوسری روایت
مین آیا ہے کہ اسحاق بن محمد الجعدلی نے ٢٦٣ سنہ ہجری مین حصار مدینہ طیبہ بنایا
اور چار دروازے اُس کے مقرر کیا پہر ٥٥٨ سنہ ہجری زمانہ سلطان نور الدین شہید
مین حصار مدینہ طیبہ بنا ہوا اور سلطان نور الدین شہید وہی شخص ہے جو حسب الحکم
حضرت کے مدینہ طیبہ مین حاضر ہو کر دو شخص نصاری کو جو بارادۂ بے ادبی حرم
نبوی مین سکونت اختیار کئے تہے سزا دی پہر سلطان سلیمان ابن سلطان سلیم
رومی نے بنیاد قدیم پر حصار مدینہ طیبہ تیار کئے ابتدار بنا اُنکی ٩٣٩ سنہ اور اختتام
اُسکا ٩٤٦ سنہ ہے مدت بنا اسکی سات برس کے عرصہ مین ہوئی چنانچہ بنا حال
سلطان کی ہی باقی ہے اور باب مصری مدینہ پر آیۂ قرآنی کندہ ہے انہ من سلیمان
وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان لا تعلوا علی واتونی مسلمین مصارف حصار کا

ایک لاکھ دینار سرخ ہے دورہ حصار کا دراع معماری سے تین ہزار ہشتر دراع
ہے اور برج وغیرہ مل کر چار ہزار دراع ہین ابتدا حنفی کے بعد ۸۰۰ سنہ کی ہے
خلاصہ فضائل مدینہ طیبہ جو علامہ نقشی سے ہے اسمین یہ تحریر ہے کہ زمانہ نبوت
مین حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر مین
جو کہ اُس جانب ستون مسجد نبوی جانب قبلہ واقع تہا ستون مذکور پر چڑہکر اذان
کہا کرتے تھے اور ابو داؤد اور بیہقی سے روایت ہے کہ ایک عورت بنی النجار
سے کہی کہ میرا مکان بلند ہے اور اطراف مین مسجد نبوی کے واقع ہی اسواسطے
بلال رضی اللہ عنہ اُس عورت کے مکان پر صبح کی اذان فرماتے کتاب تعریف
مین مذکور ہے کہ جو نہر اب مدینہ طیبہ مین جاری ہے مروان ابن حکم نے
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جاری کیا اصل نہر کی مقام قبا چاہ
کبیر ہے کتاب درمنضود مین لکہا ہے کہ جو عادت موذنین کی حرمین شریفین
مین اس باب مین جاری ہوے کہ صلوۃ وسلام بعد اذان ظہر وعصر وعشا اور
قبل اذان صبح وجمعہ کے حضرت پر عرض کرتے ہین اور مغرب مین بباعث تنگی
وقت کے نہین عرض کرتے اسکو سلطان صلاح الدین ابن یوسف ابن ایوب
نے جاری کیا اور بعضے مورخین نے لکہا ہے کہ ابتدا اسکا مصر اور قاہرہ
مصر مین ۷۹۱ سنہ ہجری مین ہوا کہ بعضے عاشقین نبوی نے خواب مین اسکا اشارہ
پایا اور یہ روایت ماقبل کے مخالف نہین اس باعث سے کہ ممکن
ہے بعد سلطان صلاح الدین کے اس تاریخ تک یہ عادت موقوف ہوئی
پھر ہوئی مصر مین اس عادت کی ابتدا ہوی ہووی یا سلطان صلاح الدین شب جمعہ

مین خاص حکم دیا ہوسے محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ عہد سلطان صلاح الدین کا قبل ۱۹ ؁ کسی اسواسطے صاحب کتاب نے توفیق وتطبیق درمیان ہر دو روایتون کے بیان کی پہر کتاب درمنضود مین یہ لکہا کہ صلوۃ وسلام حضرت پر قبل اذان کے عرض کرنا بدعت حسنہ ہے کہ اسکو متاخرین صواب جانا ہے کرنے والا اُسکا اپنی نیک نیتی سے ماجور ہوگا انتہی اب یہان سے وہ احوال شریف مدینہ طیبہ کا بیان کیا جاتا ہے جو محرر نے بچشم خود دیکہا یا وہان کے ساکنین سے سُنا اس بلدہ مبارک کے اندر کی فصیل مین دروازے ہین ایک بجانب شرق ہے اسکو باب الجمعہ کہتے ہین اور اُس دروازے کے باہر جنت البقیع ہے دوسرا باب المجیدی بجانب شمال ہے اُسکے باہر قریب مین باغ تواب ہے کہ شمس الامرا امیر کبیر حیدر آباد دکن نے خرید کر کے سکونت زائرین اور اور حجاج کیواسطے اُس کو وقف کیئے بجانب غروب دو دروازے ہین ایک باب مصری دوسرا باب صغیر ان دو دروازون کے روبرو جو میدان ہے اُسکو مناخہ کہتے ہین اور معنی مناخہ کے نشست گاہ شتر ہے حجاج کے اونٹ یہان ہی بیٹھتے ہین اور حجاج یہان اترتے ہین اسواسطے کہ اندرون باب کوئی حاجی داخل سواری شتر سے نہین ہوسکتا یہ چار دروازے جس حصار مین ہین وہ حصار سنگ بست پختہ ہے فقط باب مصری اور باب صغیر کی جانب باہر مین حصار دوم ہے کہ بنا اُس حصار کی گلی ہے اور اس حصار کے اندر قافلہ حجاج معہ سواری شتر داخل ہوتے ہین اس حصار مین پانچ دروازے ہین ایک باب شامی دوسرا باب کوفہ تیسرا باب العوالی چوتھا

ف ذکر تعداد دروازہ حصار مدینہ طیبہ و بیان اسماء ۱۲

باب قبا پانچوان باب عنبری باب عنبری سے قافلہ حجاج داخل ہوتا ہے اور اسی
سے ہی رخصت ہوتا ہے آن دو حصاروں مین قریب پچاس ساٹھ ہزار لوگ رہتے
ہین اللہم زد وبارک فی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجوارہ محلی اس بلدہ طیبہ کے
قریب ایکسو کے محلے ہین اور طریقہ محلون کا اس طور پر ہے کہ ایک بڑا محلہ ہی اسکے
ضمن مین کئی محلے چھوٹے چھوٹے ہین تبرکا تیمنا نام کیے محلون کا لکھا جاتا ہے
کہ ایک محلہ حارۃ الاغوات ہے کہ اسمین اغوات لوگ رہتے ہین اور یہ محلہ
باب الجمعہ اور باب مجیدی بلدہ اور باب نساء اور باب جبرئیل حرم نبوی سے
اقرب ہے محرر اوراق بھی اسی محلے مین سکونت پذیر تھا دوسرا محلہ دروان تیسرا
محلہ زقاق الشعریہ چوتھا محلہ معقد بنی حسین پانچوان محلہ زقاق الطوال چھٹا محلہ
زقاق سیدنا مالک رضی اللہ عنہ ساتوان محلہ شقیقہ الشیخی آٹھوان محلہ خرش
باشا نوان محلہ خرشش بری دسوان محلہ حمدش تکارمہ گیارھوان محلہ حزنہ دار
بارھوان خوش الجمان باب مصری بلدہ سے باب السلام مسجد نبوی تک
ایک سیدھا راستہ ہے دو رویہ برابر دوکانین ہین اس بازار مین ہر قسم کا
پارچہ میسر آتا ہے عمدہ بانات استنبولی کہ اسکو وہان جوخ کہتے ہین تین
ریال کو اندازہ ملتی ہے ریال سوا روپیہ کمپنی سے کچھہ کم ہوتا ہے اسواسطے
کہ روپیہ کمپنی وہان پندرہ قرش کو اور ریال تیس قرش کو صرافی ہوتا ہے ریال
سکہ فرانس ہے سکہ سلطان مجیدی وہ تیس قرش کو صرف ہوتا ہے پس دو روپیہ
کمپنی معادل ایک مجیدی کے ہوتے ہین گنی انگریزی ایکسو پچاس قرش کو صرف
ہوتی ہے کہ اس کے بارہ روپیہ پانچ قرش ہوتے ہین مگر صراف لوگ اپنا

حق صرافی اسمین سے ایک قرش بعضے ایک قرش سے زائد لیتے ہین قرش کے چہارم حصہ کو اہل ہند پیسہ کہتے ہین اور عرب مین عشرہ دیوانی کہتے ہین اسواسطے کہ قرش کے چالیس دیوانی ہوتے ہین زمانہ قدیم مین دیوانی چلتے تھے مگر اب اسکا رواج بالکل مفقود ہوگیا فقط نام ہی باقی ہے قرش دو قسم ہوتے ہین ایک تو فقط نقروی ہوتے ہین دوسرے قسم یہ کہ تانبے کے ہوکر اوپر ملمع نقروی ہوتا ہے ایک قسم کے قرش سراسر تانبے کے بھی تھے مگر اب اسکا رواج مفقود ہوگیا قرش ملمع کے ایک قطع چہ قرش کا بھی ہوتا ہے اور قرش نقروی تین قرش سے زیادہ اور پون قرش سے کم منصرف نہین ہوتا اسکو ثلاثین دیوانی کہتے ہین اور قرش ملمع کم آدہے قرش سے سکہ نہین ہوتا باقی ربع قرش جسکو عشرہ دیوانی کہتے ہین وہ ملمع کا ہوتا ہے اور خمسہ دیوانی نصف اسکا وہ ملمع کا اور خالص تانبے کا بھی ہوتا ہے اب رواج ہین جو سکہ پون قرش کا تھا اوسپر آدہا پیسہ زائد ہوگیا یعنے ثلاثین دیوانی خمسہ و ثلاثین کو چلتی ہے خرید فروخت مین روپیہ کبھی برابر بندرہ قرش کو چلتا ہے اگر اسکو صرافی کرنا چاہین تو صورتین رواج مختلف ہین مثلاً اگر روپیہ کے قطعات پون پون قرش کے لیوین تو صراف اپنا حق صرافی ڈیڑہ قرش لیکر ساڑہے تیرہ قرش دیتے ہین اگر روپیہ کے قطعات ڈیڑہ ڈیڑہ قرش کے لینا چاہین تو حق صرافی آدہا قرش لیکر ساڑہے چودہ قرش دیتے ہین اگر روپیہ کے قطعات پاؤ پاؤ قرش کے لینا چاہین تو صراف لوگ حق صرافی اپنا سوا قرش لیکر پونے چودہ قرش دیتے ہین اگر خمسہ عشرین دیوانی یعنے آدہے قرش کے قطعات لینا چاہین تو حق صرافی دو قرش جاکر تیرہ قرش روپیہ کے حاصل ہوتے ہین

بیع وشری یہان اکثر قرش کے حساب سے ہوتی ہے وقت آنے حجاج اور زائرین
کی دو دو کانین صرافونکی بہت ہوتی ہین لیکن ہمیشہ دو تین دو کانین صرافونکی اندرون
وبیرون باب مصری کے رہتی ہین اور گنی فرانسیسی بہی ہوتی ہے کہ وہان اُسکو
بنتو کہتے ہین اور بیع وشری مین ایکسو چالیس قروش کو چلتے ہے اور صراف دو
قرش اپنا حق لیکر ایکسو اڑتیس قرش دیتا ہے خمسہ بمنزلہ پیسون کے ہوتے ہین
پیسون کو ملک ہند مین پیسے کہتے ہین اور وہان تفاریق کہتے ہین جیسا کہ ملک
ہند مین خُردہ بلا دقت دستیاب ہوتا ہے ویسا وہان نہین اسی باعث سے
معاملہ بیع وشری مین قرش زیادہ آتے ہین اور صرافے مین کم آتے ہین جیسا
کہ تشریح اُنکی اوپر ذکر ہو چکی حرمین شریفین مین سب قسم کا پارچہ انداز سے ماپے
جاتا ہے اور اندازہ پون وار بہی کا ہوتا ہے حرمین شریفین مین انواع اقسام
کے کپڑے بکتے ہین کہ ملک ہند مین ویسے کپڑے میسر نہین آتے چنانچہ
چہینٹ انواع اقسام کی خوش رنگ عمدہ استنبولی وہان آتی ہے کہ ملک ہند
مین ویسی چہینٹ میسر نہین آتی اور چہینٹ کو وہان بسمہ کہتے ہین عمدہ چہینٹ
استنبولی چہار قرش کو اندازہ ملتی ہے اور اونی قسم کی دو قرش اندازہ تک
بہی ہوتی ہے اور گون بہی اقسام اقسام کی ملتی ہین اور دبیز بہی بہت عمدہ وہان
ہوتی ہین مکہ معظمہ مین عمدہ دبیز تیرہ چودہ قرش کو اور مدینہ طیبہ مین تیس قرش
تک ملتا ہے الحاصل ہر طرحکا اور ہر قسم کا مال یہان آکر فروخت ہوتا ہی سورت
اور بمبئی اور استنبول او مصر اور شام سب جائے کا یہان مال آتا ہے مدینہ
طیبہ مین ایک بازار علیحدہ درزیونکا ہے کہ اُسمین اکثر عرب اور بعضے ہندی بہی

درزی ہین مزدوری شاہا بانا تی کی ایک مجیدی سے ایک ریال تک بہی لیتے
ہین ریشم ڈوری سب اُنہین کے ذمہ ہوتی ہے تنگ سازونکی دوکانین
بہی بکثرت ہین اُسمین قندیلین انواع اقسام کے اور ظروف تنگ رہتے ہین کرانے
کی بہی دوکانین متعدد ہین کہ اُسمین سب قسم کا کرانہ دستیاب ہوتا ہے زعفران
چہہ قرش کو مثقال اور الائچی خمسہ وثلاثین کو درہم ملتی ہے مثقال ساڑہے چار
اور درہم ساڑہے تین ماشہ ہوتا ہے اور شکر سفید جمی ہوئی پوڑون مین بندہی
ہوئی مصر سے آتی ہے اُسکو شکر مصری کہتے ہین اور مصری کو نبات کہتے ہین یہ
دونون بارہ قرش کو حقہ ملتا ہے اور گڑ کو قند کہتے ہین یہ نو قرش کو حقہ ملتا ہے
حقہ ڈہائی رطل کا ہوتا ہے اور رطل مدینہ طیبہ کا آدہ سیر سے کچہہ زائد ہوتا ہے
باب السلام کے روبرو قریب مین دوکانین دلالونکی ہین اُسمین اکثر کپڑے اور
بہت سامان ہراج کا رہتا ہے بعد نماز ظہر اور عصر کے ہراج ہوتا ہے اکثر لوگ
جو حرم شریف سے باہر نکلتے ہین وہ لوگ شریک ہراج رہتے ہین اور صبح کو بعد
نماز اشراق کے اور بعد نماز عصر کے مغرب تک باہر باب مصری کے بہی اور یہان
سامان بہ نسبت اور دوکانون کے ارزان ملتا ہے مگر یہان ہراج موافق قواعد
شرعی کے ہے یعنے اگر خریدار قیمت مین کچہہ زیادہ کرے اور اُسپر کوئی شخص
زیادہ نکرے تو صاحب ہراج پر جبر نہین کہ خواہ مخواہ اُس چیز کو خریدار کو دیہی
دیوے جیسا کہ ملک ہند مین یہ قاعدہ جاری ہے کہ یہ جبر خلاف شرع شریف کے
ہے بلکہ صاحب ہراج کو اُسوقت مین اختیار ہے کہ چاہے دیوے چاہے
ندیوے اور روبرو باب السلام کے قریب مین ایک شفا خانہ سلطانی

[illegible]

عمدہ مصفا بنا ہوا ہے اور اطبا اور خدام بمشاہرہ بیش قرار اُسمین ملازم ہین بیمار اُسمین اگر جاوے علاج سرکار کیطرف سے ہوتا ہے اگر کوئی اُسمین رہنا چاہے ایک پلنگ آہنی بافرش نرم اور طعام اُسکو ملتا ہے اور ایک شفاخانہ مناخہ کے باہر بنا ہوا ہے خاص فوج پادشاہی کیواسطے مگر جس صورت مین سوائے اہل فوج کے اور بیمار ہو جاوین تو بہی وہان کے اطبا علاج کرتے ہین لیکن وہانسے دوا نہین دیتے بلکہ فقط نسخہ لکہدیتے ہین اور مریض کو کہتے ہین کہ دواخانہ باب السلام سے دوا لے لو اور باب مجیدی کے قریب ایک بڑا مکان بنا ہے اُسکو شُشوار کہتے ہین بنا اُس مکان کی حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے وقت سے ہی اس مکان مین سامان تجہیز و تکفین اور نالکی میت اور حمال سرکار کیطرف سے رہتے ہین اگر کوئی مسکین یا لاوارث مرجاوین خواہ اہل مدینہ سے ہو یا غیر ملک سے اُس مکانمین اطلاع کرتے ہین پھر سامان تجہیز و تکفین اور حمالین اُس مکانسے آکر تجہیز و تکفین اُسکی کرتے ہین اور صرف اُسکا سرکار کیطرف سے ہوتا ہے اگر میت لاوارث صاحب مال ہو بعد صرف تجہیز و تکفین کے بقیہ مال داخل بیت المال ہو کر صرف لنگرخانہ فقرا ہوتا ہے نخاولہ ایک قوم بدو ہین وہ سب شیعہ ہین اپنی اموات کو حرم شریف مین نہین لاتے بلکہ باہر باہر اپنی اموات کو لاکر ایک دروازہ قبہ اہلبیت کرام کا اُنکی اموات کے لانے مقرر ہے کہ وقت اموات لانے کے کہلتا ہے پس وہ لوگ وہانسے اموات اپنی لاکر قبہ شریف کے پاس دفن کرتے ہین اُس بلدہ طیبہ کے لوگ نہایت خوش بامروت متحمل مزاج صاف طبیعت نیک طینت رحم دل ہین کہ اوصاف اُنکے بیان سے خارج ہین ہر چند کہ آدمی اجنبی اور مسافر ہووے اُنسے ایسے اخلاق سے پیش آتے ہین کہ

جیسا اپنے دوست قدیم سے اگر کوئی شخص واسطے خریداری کے بازار مین جاوے اور اُس کے پاس اُسقدر قیمت نہووے ہر چند کہ وہ چیز بیش قیمت ہووے اُسکو بلا تامل وہ چیز حوالہ کر دیتے ہین چنانچہ محرر الاوراق ایک روز بازار مین کسی چیز کی خریدی کو گیا لیکن جسقدر خریدنا منظور تہا اُسقدر قیمت موجود نہین تہی اہل دوکان نے موافق مقصود کے وہ شئے دیا ہر چند فقیر نے اصرار کیا اور کہا کہ قیمت موجود سے زائد نہ لونگا اسواسطے کہ زندگی کا اعتبار نہین پہر تقایا لا سکتا ہون یا نہین اُنہون نے جواب دئیے کہ اگر تم زندہ رہو تو دو اگر مر جاؤ تو معاف ہے یہان کے لوگون کے صبر و شکر کا یہ حال ہے کہ باوجود فقر و فاقہ وعدم لباسی کے کسی سے سوال نہین کرتے اگر کوئی شخص از خود کیسی ہی قلیل چیز دیوے اُسکو بکشادہ پیشانی قبول کرتے ہین اور اُس کے حقمین دعا دیتے ہین دوکانداروں کے وہان یہ اخلاق ہین کہ اگر کوئی چیز یا اسباب خریداری سے گران ہووے کہ خریدار اُسکے تحمل کی طاقت نہ رکہے دوکاندار اپنے غلام کو ہمراہ خریدار کے مکان تک کر کے سامان بآرام تمام پہنچاتے ہین امانت اور دیانت اہل دوکانین کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی لڑکا بے شعور صغیر سن ہی بازار جاوے تو سامان خریداری اُسکو وہی دیتے ہین جو کہ ادمی ہوشیار کو دیتے ہین سب وشتم اور سخت گوئی اُنکے گرد اگرد نہین جاتی اگر کوئی شخص غصہ مین آوے اور شور و شغب کرے اُسکو صل علی محمد کہتے ہین یعنے حضرتؐ پر درود شریف عرض کرو اسواسطے کہ جب آدمی درود شریف عرض کریگا تو ضرور ہے کہ شور و شغب سے باز رہیگا ایک صاحب احباب سے اس فقیر سے بیان کرتے تہے کہ مجہے اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے

ف — بیان امانت و دیانت اہل مدینہ

کہ مین تخم خرما سائلین کو زمین سے اٹھا کر دیا ہون انہون نے بکمال خوشنودی اسکو
قبول کرکے بہت کچھہ دعا دیے اخلاق کریمانہ اور صبر اور شکر اور مروت اور حیا
اس سرزمین کی خاصیت اور تاثیر ہے اگر کوئی غیر ملکی بھی یہان آنکر اقامت پذیر
ہوے اسمین بھی یہ باتین پیدا ہوتی ہین پس جو کہ یہان کی پیدائیش ہوا انمین
یہ باتین کیون نہو یہان کے خاص ساکنین کا اعتقاد نہایت صحیح اور درست ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو محبت بہ کمالیت حاصل ہے چنانچہ
غلام امام شہید جو ہندوستان مین مولودخوانی مین شہرہ آفاق تھے اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے انکو ایک تعلق تام تھا جبکہ وہ مدینہ باسکینہ مین حاضر
ہوئے اور اہل مدینہ کو ان کے یہ حال سے اطلاع ہوئی اکثر اہل مدینہ انکی
دعوت کئے اور انکی زبان سے مولودخوانی کروائی اور قصائد ہندی اور فارسی
باوجود نہ جاننے زبان کے ان سے سننے اور شوق وذوق پیدا کئے اور
حالت وجد مین آئے ناقل بچشم خود دیکھے ہین کہ بعضے اہل مدینہ قریب
حرم شریف کے جب حاضر ہوسے اور یکایک نگاہ انکے گنبد شریف پر پڑ گئی سر مغرب
سے صبح تک نگاہ اپنی گنبد شریف پر جمائے رہے اور پلک بھی نہین ماری باعث
انکے خلوص ومحبت کے عنایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انپر خاص ہے کہ
جب کوئی وقت مشکل انپر آتا ہے وہ لوگ جالی شریف کو پکڑ کر اپنا مطلب عرض
کرتے ہین انا جارک یا رسول اللہ یعنے ہم لوگ آپکے زیر سایہ ہین کہتے ہین پھر
یہ عرض انکی اجابت دعا مین نیر بہدف ہے فی الفور انکے قلب پر اجابت دعا
کا اطمینان اور تسکین حاصل ہوتی ہے اور مقصود انکا معاً حاصل ہوتا ہے

حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراوے تو وہ شخص مجھکو ڈراویگی واردات ہوے کہ ڈرانے والے اہل مدینہ کے سرسبز اور سرخرو نہین ہوے بلکہ خسر الدنیا والاخرۃ ہوے تفصیل اُن سب واردات کی جذب القلوب مین مذکور ہے ایک وقت مین خالد بادشاہ نے غلہ اہل مدینہ کا بند کردیا پھر اہل مدینہ کو غلہ از غیب پہنچا قصہ اُس کا بہ تفصیل فصل معجزات مین آویگا انشاءاللہ تعالے یہ لوگ جمیع اولیاءاللہ اور ائمہ مجتہدین سے محبت تامہ رکھتے ہین ہرچند ایک مجتہد کے مقلد ہووین لیکن سب مجتہدین سے محبت اُنکو برابر ہے اور ایک ولی کے طریقہ مین داخل ہوئین مگر سب اولیاءاللہ سے خلوص اور عقیدت اُنکو برابر حاصل ہے جن جن بزرگون کے یہان مزارات ہین اعراس اُن سب کے ہوتے ہین لیکن اکثر بزرگون کے اعراس اُنکے مزارون پر ہوتے ہین اور بعضونکا عرس حرم شریف مین بھی ہوتا ہے چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عرس حرم شریف مین بھی ہوتا ہے اور بعضے اولیاءاللہ ہرچند کہ مدفون نہین ہین مگر اُنکا عرس حرم شریف مین ہوتا ہے چنانچہ سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ صاحب دلایل کہ مدینہ طیبہ مین مدفون نہین مگر اُنکا عرس مدینہ طیبہ مین حرم شریف مین ادا ہوتا ہے طریقہ اعراس حرم نبوی مین ہونے کا یہ ہے کہ پہلے صاحب عرس کے نام پر قرآن خوانی ہوتی ہے اور بعد مناقب اُنکی مجلس مین پڑہے جاتے ہین اور بوقت مناقب پڑہنے کے بخور اور خوشبو مجلس مین جلاتے ہین اور اہل مجلس پر گلاب پاشی کرتے ہین بعد سب حاضرین مجلس مین خرما تقسیم ہوتے ہین اہل مدینہ کو حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے خلوص و محبت سب اولیاءاللہ سے زاید ہے

ف بیان اعراس اولیاءاللہ کا مدینہ طیبہ مین ۱۲

ف بیان محبت خالص رکہنا اہل مدینہ کا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے ۱۲

اکثر عورتون اور بعضے مردون کی وہان کے یہ عادت جاری ہے کہ جب نام مبارک
حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا آجاوے سر کو اپنے جھکا کے دستور کہتے
ہین کلمہ دستور کا اُنکے محاورے مین تعظیم کیواسطے مروج ہے یہ امر خاص حضرت کے
نام مبارک کے ذکر کیواسطے ہے اور جو طریقے اولیاء اللہ کے مدینہ طیبہ مین ہین اور
اُنمین ذکر اور شغل ہوا کرتا ہے اکثر اُنمین کئی تو شعبے طریقہ قادریہ عالیہ کے اور
بعضون کو نسبت خاص حضرت کی ذات مبارک سے ہے جہانتک کہ اس
فقیر کو علم ہے نام طریقونکا بیان کیا جاتا ہے ایک طریقہ سماویہ جو حلقہ ذکر اس طریقے
کا عورتون کی جالی کے پاس مغرب سے عشا تک اور بعد نماز صبح شافعی کی اشراق
تک حرم شریف مین ہر روز ہوتا ہے دوسرا طریقہ سمانیہ جو باہر حرم شریف کے
روبرو باب النساء کے حلقہ ذکر اُسکا دن مین بعد نماز جمعہ اور شب مین آخر شب
ہر روز شیخ کے مکانمین ہوتا ہے اور اہل حلقہ کو بوقت ذکر حالت وجد کی
نمود ہوتی ہے اور اُنہین شیخ کے مکان زاویہ حضرت غوث الاعظم کا کہ جس کو
یہان کی اصطلاح مین چلہ کہتے ہین اور مکان سیدنا ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ
کا واقع ہے زاویہ اور چلہ مقصود اس جائے سے ہے کہ بوقت حضوری مدینہ
طیبہ کے حضرت وہان تشریف فرماتے تھے اس مقام کو شیخ باعزاز و اکرام رکھے
ہین اور گیارہوین شب ربیع الثانی کی شیخ طریقہ کے مکانمین عرس شریف حضرت
کا بہ تکلف تمام ہوتا ہے یعنی بڑی بڑی شمع بتیان اور چراغین بکثرت
روشن ہوتی ہین اور لوگ بکثرت جمع ہوتے ہین بعد ختم قرآن مجید کی حضرت
کے مناقب اور کرامات بعبارت عربی خوش الحانی سے پڑہی جاتی ہین

اور خرما اہل مجلس مین تقسیم ہوتے ہین اُسی شب مین زوایہ حضرت غوث الاعظم
رضی اللہ عنہ کا اور مکان حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زیارت کیواسطے
کھلتا ہے لوگ اُس مقام پر حاضر ہوکر تیمناً تبرکاً دوگانہ صلوۃ ادا کرتے ہین یہ فقیر بھی
عرس شریف مین حضرت کے حاضر ہوا اور دوگانہ نماز بھی اوسجا ادا کیا حق تعالیٰ
اُسکو قبول فرماوے تیسرا طریقہ شاذلیہ ہے کہ حلقہ ذکر اس طریقے کا جواب مین مسجد
نبوی کے قریب باب مجیدی اندرون حرم شریف ہوتا تھا اب شیخ کے ہی مکان
مین وہ حلقہ مقرر پایا اور یہ امر یعنے تقرر حلقہ ذکر مکانمین شیخ طریقہ کے بوقت حضوری
اس فقیر کے ہوا وجہ اسکا یہ مسموع ہوا کہ اس طریقہ مین ذکر جہری قیاماً ہوا کرتا تھا
اور اثناء ذکر مین اہل حلقہ بر حالت وجد ہوکر زمین سے ایک ایک بالشت بلند ہوجاتے
تھے اسواسطے شیخ الحرم نے شیخ طریقہ سے کہے کہ ہر چند کہ یہ ذکر الٰہی ہے مگر
اس قسم کی حالات جو اہل حلقہ پر وجد مین نمودار ہوتے ہین اور حرم نبوی مقام
حضوری عالی ہے مکان مین ہے ذکر اس طریقہ کا مناسب ہے جیسے حلقہ
ذکر اس طریقہ کا مکان مین شیخ طریقے کے مقرر ہوا چوتھا طریقہ رفاعیہ پانچوان
طریقہ مرغنیہ ہے ذکر خاص اس طریقہ کا مولود مصنفہ صاحب طریقہ جو مسمو م بالاسرار
ربانی ہے حلقہ اُسکا روز جمعہ بعد ادائے نماز کے قریب جالی بالین شریف روضہ
منورہ کے مسجد نبوی مین ہوتا ہے وجہ خصوصیت ذکر و شغل مولود شریف ہونا
اس طریقہ مین یہ معلوم ہوتا ہے کہ خصوصیت سرفرازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی صاحب طریقہ پر درباب مولود کے ہوے یعنے ارشاد نبوی صاحب طریقہ
پر ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو کہ ایک قافیہ اُسکا ہا اور دوسرا قافیہ اُسکا نون ہو

بسبب بیعت ہونیکے ... یہ ہے

جبکہ تم مولود ہمارا قرارت کروگے ہم اُس جاسئے مین تشریف لاوین گے
ہر چند کہ قرارت ہر مولود کی خواہ کوئی مولود ہو مقبول ہے اور تشریف فرمائی
حضرت کی بوقت قرارت مولود شریف اکثر اہل نظر کو مشاہدہ ہوئی ہے اسواسطے
حضرت کی اُمت مرحومہ سے ہزارہا لوگ تصنیف مولود شریف کے کئے ہین
مگر فرمایش اور ارشاد حضرت کا درباب تصنیف مولود کے ہونا اور حضرت وعدہ
تشریف فرمائی کا بوقت قرارت مولود شریف فرمانا سرفرازی خاص صاحب طریقہ
مرغنیہ پر ہے پس ایسا مولود جو حضرت کے ارشاد مبارک سے تصنیف کیا جاوے
اور حضرت وعدہ تشریف فرمائی کا بوقت قرارت اوسکی فرماوین اور وہ مولود حضور مین
روضہ منورہ کے پڑہا جاوے حال اُسکی قبولیت کا اور فوائد اور تاثیرات اُسکی
کیا بیان ہوسکتی یہ کثیف ایکبار جو اُس حلقہ مین حاضر ہوا فوائد اور برکات
متزاید اُسمین پایا بحمد اللہ وحسن توفیقہ تا مراجعت حضوری اس حلقہ کے ناغہ نہین
کیا اور عہد مراجعت کا جب قریب ہوا اجازت اس مولود کی شیخ طریقہ سے
حاصل کیا بحمد اللہ آج تک روز جمعہ قرارت اُس مولود کے ناغہ نہین ہوے
اور قرارت مین اُسکی فوائد عجیبہ دیکہا اکثر استجابت دعا بوقت قرارت اس مولود
بارہا دیکہا گیا اور تجربہ مین آیا کہتے ہین کہ صاحب طریقہ مقام قطبیت رکہتے تہے
ماہ ربیع الاول مین بہ تقریب عرس شریف جناب سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین
کے مولود بکثرت ہوتے ہین بعضے لوگ اپنے مکانون مین حضرت کے معجزات
اور فضائل بیان کرتے ہین اور اکثر لوگ اس ایام مبارک مین اندرون حرم
نبوی کے قرارت مولود شریف کرکے خرما تقسیم کرتے ہین ویسا ہی ماہ ربیع الثانی

مین بہ تقریب عرس مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اندرون حرم
مولود بکثرت ہوتے ہین اور لوگ اپنے مکانون مین بھی حضرت کا عرس شریف
بہ تکلف روشنی کر کے ادا کرتے ہین کہ ایسی کثرت سے ادا ہونا عرس کا سوائے
حضرت کے کسی اور اولیاء اللہ کا وہان دیکھنے مین نہین آیا چند رباطین یعنے
مسافر خانہ حضرت کے نامزد ہین اور نامزد ہونا رباطونکا حضرت کے اسم مبارک
کے ساتھ بھی خصوصیت حضرت کے ہے ایک رباط قریب حمام کے بنائے ہوئے
ایک عرب اہل مدینہ کے ہے اسمین سوائے عورتون کے مردون کو رہنے کا
حکم نہین ہے اس رباط مین عورتون کی گزر اوقات کیواسطے چکیان اور ظروف
مسی وقف ہین عورتین اکثر چکی پیسکر اُس کی مزدوری سے قوت بسری اپنی
کرتی ہین اور ظروف مسی اپنے استعمال مین لاتے ہین اُس رباط مین ایک
دالان بنا ہوا ہے اُسکو زاویہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کہتے ہین اسمین سبز
بیرخین رکھی رہتی ہین اور اُسجا براہ ادب کوئی سکونت بھی نہین کرتا اور وہان
تمام شب روشنی کرتے ہین اُس بارے مین کرامات غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
کے بکثرت ظاہر ہوتے ہین یعنے کوئی وہان کے ساکنین وغیرہ سے کسی
کسی مرض یا مصیبت مین مبتلا ہووے روز اُس بیرخ کو اپنا منہ لگا کے اپنی
حل مشکلات کیواسطے حضرت کے جناب مین ملتجی ہووے معاً اُسکی حل مشکلات
ہوتی ہے دوسری رباط جو حضرت کے نامزد ہے وہ بیرون حصار مدینہ واقع
ہے اُس مین عورتین اور مردین بہت رہتے ہین اور اُس رباط مین بھی حضرت کے
اسم مبارک سے زاویہ نامزد ہے درمیان باب السلام اور باب الرحمۃ کے

ف بہت دھوم سے ہونا عرس حضرت کا مکانون مین سوائے محبوب سبحانی کے اور اسم مبارک سے کچھ... [illegible]

ف کوٹھری زاویہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی اُس مسافر خانہ مین روز سوار [illegible]

ف نقشہ ... سبز علامت ... [illegible]

ایک ستون مسجد نبوی مین واقع ہے حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ بوقت حضوری مدینہ طیبہ کے اُس جائے پشت اُس ستون کی جانب کرکے تشریف رکھتے تھے اکثر زائرین اور اہل مدینہ جو اس امر سے مطلع اور واقف ہین وہان حاضر ہوکر تبرکاً دوگانہ ادا کرتے ہین اور اس ستون پر علامت کیواسطے حضرت کا اسم مبارک قدیم الایام سے تحریر تھا حال مین بعضے متعصبین اتراک نے اوسپر روغن ملدئے ہین تاہم علامت تحریر کی باقی ہے جیساکہ مسجد الحرام مکہ مین ایک ستون قریب باب قطبی کے حضرت کے نام مبارک سے نامزد ہے اور مشہور ہے کہ حضرت وہان تشریف رکھا کرتے تھے کیا ذات مبارک حضرت غوثیہ ہے کہ تمام جہان مین آپ کا شہرہ اور غلغلہ ہے اور اہل حرمین شریفین وغیرہم سب آپکے مدح خوان اور فدائے اسم مبارک ہین ولنعم ما قال الشاعر ؎ وہ کون ہے کہ دل سے تیرا مبتلا نہین ✤ کسکی زبان پہ یار تیرا تذکرہ نہین ۔ کیا حال ہے اُن لوگون کا کہ جو حضرت کا مرتبہ نہین جانتے اسمار مشایخین مدینہ طیبہ جنکے پاس حلقہ ذکر کا ہوتا ہے وہ یہ ہین شیخ محمد سمان شیخ محمد مصطفےٰ بغدادی شیخ مرغنی شیخ جعفر علی سمان شیخ عبدالغنی سمان ساکنین اس بلدہ شریفہ کے ہرچند کہ اہل دکاکین بھی ہون سب اہل علم ہین مولف کثیف ایکبار واسطے تیاری نیاز مبارک کے اشیار خرید کرنے کو بازار مین گیا بوقت خریدی اشیار کے ایک دوکاندار سے کچھ گفتگو پیش ہوئی اُنہون نے اپنے حسن ظن سے کچھ کلمات تعریف بہ نسبت اس کثیف کے ادا فرمائی کثیف نے اُس کے جواب مین کہا فلا تزکوا انفسکم اُن

(حاشیہ: بیان پشت ستون کی طرف ... مسجد الحرام ...)

(حاشیہ: اسمار مشایخین مدینہ ...)

دو کانداروں نے اس کے ما بعد کی آیتین معہ تفسیر کہدئے پیشہ تجارت بلکہ کل پیشے
جو کہ سنت سنیہ انبیاء علیہم السلام ہین اس بلدہ طیبہ مین ذلیل نہین بلکہ معززین
اور علما بہی اُسکو اختیار فرمائے ہین ہر چند کہ علما اس بلدہ مبارکین بکثرت
ہین اور مستورات بہی یہان کی عالم اور حافظ قرآن ہین لیکن جو علما کہ مشہور
اور نامور ہین اُنکے اسماء تحریر کئے جاتے ہین شیخ عبدالقادر شیخ علی زاہد شیخ
مصطفےٰ شیخ محمد دسوقی شیخ خلیل قبرری شیخ خلیل خرتیکے شیخ احمد خربرلی
شیخ امیر احمد شیخ حسین جبرتی شیخ مامون شیخ محمد سعید مغربی اس بلدہ
مبارک مین ایک مفتی اور ایک قاضی اور ایک کوتوال ہے کوتوال کو یہان
محتسب کہتے ہین صدر اُنکا باشا محافظ بلدہ ہے اور صدر باشا محافظ بلدہ
کا باشا شیخ الحرم ہے محض مفتی اور محتسب یہان کے اہل بلدہ سے ہین
باقی سب اہل خدمات ترک ہین ماہوار باشا شیخ الحرم کے پندرہ ہزار قرش
اور ماہوار باشا محافظ بلدہ کے پانچہزار قرش اور ماہوار محتسب کی سو
قرش ہین ہر سال استنبول سے قاضی نیا آتا ہے اور بعد معاودت کے
اُسکی ماہوار استنبول مین ملتی ہے اور یہ بہی امر مسموع ہوا کہ جسوقت
قاضی حرمین شریفین مین آتا ہے اس سال اپنا حج فرض ادا کرتا ہے
اور جس سال معاودت کرتا ہے تو سلطان کی جانب سے حج کر کے معاودت
کرتا ہے واللہ اعلم سب اہل خدمات موافق اپنے اقتدار کے استغاثہ
سنتے ہین اور حکام کیواسطے مکان محکمہ سرکاری مقرر ہے وقت کچہری
کا اشراق سے عصر تک ہے اور ایک ہفتہ مین منگل اور جمعہ کی تعطیل ہوتی ہے

ف بیان علما مشاہیر مکہ
ف بیان اہل خدمات و مقدار مشاہرہ محتسب وغیرہ
ف بیان وقت کچہری

مگر محتسب یا نائب محتسب ہر وقت شب و روز محکمہ مین حاضر رہتے ہین اور تعطیل
نہین ترتیب اقتدارات حکام یہ ہین کہ ماتحت سب حکام کے محتسب [illegible]
بالادست محتسب کا بھی باشا ہے جو سر گروہ ہزار فوج کا ہے اور بالادست اُسکا
باشا محافظ بلدہ ہے اور بالادست اُنکا باشا شیخ الحرم ہین اگر کوئی شخص محتسب کے
فیصلہ پر ناراض ہووے محتسب خود اُسکو بین باشا کے بہیجدیتے ہین اگر
اُسکے فیصلہ پر کوئی ناراض ہون تو بین باشا اُسکو باشا محافظ بلدہ کے پاس
بہیجدیتا ہی پہر اگر کوئی شخص باشا محافظ بلدہ کے بہی فیصلہ پر ناراض ہووے
تو وہ اُس شخص کو قاضی کے پاس بہیجدیتا ہے پہر اگر کوئی شخص قاضی کا مرافعہ
شیخ الحرم کے پاس کرنا چاہے تو شیخ الحرم اُنکو فہمایش کرتے ہین کہ حاکم
شرع نے جو فیصلہ کئے ہین ہم اُسمین دست اندازی نہین کر سکتے مگر مرافعہ
قاضی مدینہ طیبہ بلکہ شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا حاکم مکہ معظمہ سنتے ہین اور مرافعہ
حاکم مکہ معظمہ کا استنبول مین مسموع ہوتا ہے اگر کوئی شخص شیخ الحرم مدینہ
طیبہ کو عرضی ابتداء مقدمہ کی دیوے تو وہ ابتداءً اُسکا دعوی نہین سنتے بلکہ
عرضی اُسکی محتسب یا قاضی یا محافظ بلدہ جیسا اُنکو مناسب معلوم ہوئے وہان
بہیجدیتے ہین مدینہ طیبہ مین ایک شیخ السادات ہین کہ وہ بہی سید ہوتے
ہین سلطان برعایت آداب سادات شیخ السادات کو مقرر کیا کام اُنکا یہ
ہے کہ اُنکے دفتر مین جن جن کے نام لکہے ہین اُنکے حبس اور تعزیر کے
باب مین حاکم بالکل دخل نہین دیتے بلکہ ایسے امورات کو شیخ السادات
کے تفویض کر دیتے ہین اور دوسرا یہ امر اُنکی تفویض ہے کہ جو کچہہ وظایف

اوقاف سلطانی کی طرف سے سادات کو مقرر ہین شیخ السادات کی جانب سے
تقسیم ہوتے ہین چند سال کے عرصہ سے کاغذ اسٹامپ حرمین شریفین مین جاری
ہوا مگر نہ اسقدر گران کہ ہندوستان مین ہے بلکہ نہایت آسان اور ارزان کہ
لینا اسکا کسی پر دشوار اور گران نہین تحریر قبالجات اور وصیت نامجات اور جو
عرائض کہ باشا محافظ بلدہ کے پاس پیش کیا جاوے صرف اس کاغذ کا ہوتا ہے
اور جو عرائض کہ شیخ الحرم یا قاضی یا محتسب کے پاس پیش ہووین وہ کاغذ سادہ پر
پیش ہوتے ہین محکمجات قضارت وغیرہ مین تشدد نہین کہ جو کوئی دعوی پیش
کرے خواہی نخواہی بذریعہ وکلا کرے جیسا کہ ہندوستان مین حکام نے بندوبست
کر رکھا ہے بلکہ اکثر اہل مقدمات بذات خود دعوی پیش کرتے ہین فقط مخدرات
یا وہ لوگ کہ جنکو طریقہ عدالت کا معلوم نہووے یا جو لوگ محکمہ مین جاتے ہین
عار رکھتے ہووین بذریعہ وکلا دعوی پیش کرتے ہین اسواسطے وکلا لوگ یہان
بہت کم ہین یعنے محکمہ قضایت مین فقط چار یا پانچ وکیل ہین فقیر یہ سمجھتا ہے کہ
قلت وکلا مین علامت دادرسی حاکم ہے جسقدر جہان وکلا زائد ہین غدر زائد ہے
ماسوا اسکے فیصلون کو بھی یہان چندان امتداد اور تامل نہین ہوتا بلکہ
انفصال مقدمات بہت جلد ہوتا ہے محتسب کے پاس دعوی پیش کرنے مین
کچھ عرضی کی ضرورت نہین بلکہ زبانی دعوی کافی ہے اور بمجرد دعوی پیش کرنیکے
فوراً طلبی مدعی علیہ کی ہوتی ہے اور جو آدمی طلب مدعی علیہ کیواسطے جاتا ہے
اسکو وہان رسول کہتے ہین ہرچند کہ باشا شیخ الحرم باشا محافظ بلدہ کے
بالادست ہین مگر نہ من کل الوجوہ بلکہ سلطان کا یہ حکم ہے کہ باشا محافظ بلدہ صلاح

ف بیعض کاغذ اسٹامپ کے ...

ف ... سلطانی ... جو ...

ومشورت پادشاہ شیخ الحرم کے کام کرین تو بہتر ہے خزانہ سرکاری مدینہ طیبہ مین
دو ہین ایک وہ خزانہ ہے کہ جسمین مصارف حرم شریف اور محاصل اوقاف متعلق
حقوق اہل مدینہ طیبہ مثل سادات ومشایخین وغیرہ کا اُس خزانہ مین داخل ہوتا
ہے اور وہان سے تقسیم اور خرچ ہوتا ہے اُسکو خزانۂ جلیلہ کہتے ہین دوسرا
وہ خزانہ ہے کہ جسمین مصارف فوج داخل ہوتا ہے اُسکو خزانۂ برانی کہتے ہین
اور ناظم دونون خزانون کا ایک ہی شخص ہوتا ہے وہان لشکر کے دو قسم
ہین ایک لشکر نظام ہے دوسرا لشکر ضبطیہ ہے لشکر نظام وہ ہے کہ جو
استنبول سے حفاظت مدینہ طیبہ کیواسطے آتا ہے یہ لشکر محض بوقت ضرورت
و پیش ہونے امر سترگ کام آتا ہے اس لشکر کی ماہوار چند بیش
قرار ہوتی ہے مگر مدینہ طیبہ مین محض ڈیڑھ مجیدی کہ اُس کے تین روپیہ
کلدار ہوتے ہین ماہانہ ملتے ہین صرف گاذر اور طاقی اور طعام اور لباس سرکار
کی جانب سے ملتا ہے ماورا اُسکے ہے لشکر ضبطیہ وہ ہے کہ حاکم ساکنین بلدہ کو
قواعد تعلیم کر کے اُنکو اپنی نظر مین رکھتا ہے بوقت ضرورت بقدر ضرورت اُنکو
نوکر رکھتا ہے اور اُن سے محض کار روزمرہ مثل پہرہ دروازون شہر کا اور
نگہداشت سامان محکمہ جات لیا جاتا ہے یہ لوگ تا وقت ضرورت نوکر اور بعد
برطرف ہوتے ہین اور خود اُنکو ہی اختیار ہے کہ جب چاہین جب ترک ملازمت
کرین بخلاف نظام کے کہ اُنکو ترک ملازمت کے باب مین اندرون مدت مقررہ
اُنکی اختیار حاصل نہین اکثر بدیلے اور اہل ولایت جو مدینہ طیبہ مین سکونت
اختیار کئے ہین بخوشی وخواہش فوج ضبطیہ مین داخل ہوتے جیسا کہ فوج

نظام کا ایک سرگروہ ہوتا ہے ویسا ہی فوج ضبطیہ کا ایک سرگروہ ہوتا ہی دونون
سرگروہونکو مین باشا کہتے ہین اور جو مین باشا کہ بالادست محتسب کا ہی وہ لشکر
ضبطیہ کا مین باشا ہے نہ لشکر نظام کا تعداد لشکر نظام جو دوامًا مدینہ طیبہ مین
رہتا ہے دو ہزار ہے لشکر ضبطیہ کا تعداد کچہہ منضبط نہین تمام ممالک محروسہ
سلطنت عثمانیہ مین سلطان کے یہ عادت جاری ہے کہ ہر ایک گھر مین سے
ایک لڑکا لیکر اپنے لشکر مین داخل کرتے ہین مگر حرمین شریفین مین سے
براہ ادب نہین لیتے نظام ایک ایک ہزار کا علٰحدہ علٰحدہ ہوتا ہے اور ہر ایک
نظام مین ایک بڑا طبیب رہتا ہے اُس کی زیردستی مین اور ایک طبیب رہتا
ہے کہ اُسکو جراح کہتے ہین اور جراح کی زیردستی مین اور دو تین شخص رہتے
ہین کہ بعضے اُنمین دوا دینے والے ہوتے ہین اور بعضے دوا کا خرچ لکھنے والے
ہین ویسا ہی اہل بلدہ کے علاج کیواسطے جو شفاخانہ ہے اُسمین اطبا اور اُنکی
زیردست ہین سب طبیبون مین ایک بڑا طبیب صدر رہتا ہے اُسکو شیخ الاطبا
کہتے ہین قاضی اور مفتی اور باشا محافظ بلدہ اور باشا شیخ الحرم اور مدیر
وغیرہ کے محکمات مین منشیان مقرر ہین کسی جا دس کسی جا پندرہ کسی جا آٹھ
کسی جا سات ہین تنخواہ اُن سب کی ماہانہ پانچ ہزار قرش سے دوسو قرش تک
مقرر ہے کام منشیون کا جہان جہان دریافت ہے تحریر اظہار ہے اور جہان
جہان خزانہ ہے تحریر حساب مصارف و مداخل ہے سلطان روم کہ حق تعالےٰ
نے اُنکو حصہ خدمت حرمین شریفین کا عنایت فرمایا ہے کمال عقیدت اور آداب
نسبت حرمین شریفین رکھتے ہین زمانہ قدیم مین جو کوئی شخص اہل حرمین شریفین

سلطان کی ملاقات کو جاتا خواہ ادنی ہو یا اعلی اُس سے بوقت ہی بہ تعظیم سرو...
ملاقات کرتے اور اُنکو اپنے پاس بے تکلف آنے دیتے بعد اُسکے جبکہ زمانہ
کا انحطاط ہوا چند لوگ اہل حرمین شریفین میں سے واسطے تعظیم کے مخصوص
ہوے اور ویسے لوگونکی ملاقات بہی بوقت مقرر پاتے کہ سلطان کسی حالت
مین ہی اُنسے ملاقات کرتے تھے لیکن حال مین یہ امر مسموع ہوا کہ وزراے
سلطنت روم نے آپسمین مشورت کرکے حکام اتراک حاضرین مدینہ طیبہ کو
لکہہ بہیجے ہین کہ اگر کوئی اہل مدینہ طیبہ سے استنبول مین جانیکا ارادہ کرین
اُنکو حتی الامکان بفہمایش روک دیوین وجہ اُسکی یہ مسموع ہوئی کہ شاید وہ
لوگ کسی امر مین سلطان سے اپنی شکایت نکرین اسواسطے کہ اہل حرمین شریفین
سے سلطان بکمال عقیدت اور خلوص ملاقات کرتے ہین اور وزرا سے
اُسقدر خدمتگزاری حرمین شریفین کی ادا نہین ہوسکتی جیسا کہ دفتر سلطنت
مین تفصیل اُسکی تحریر ہے ایک تہوڑا حال عقیدت سلطان کا عرض کیا
جاتا ہے معلوم کیا جاے کہ اُس طرف ممالک مین دستور ہے اہل مملکت وزرا
اور امرا اپنا اپنا ایک ایک وکیل واسطے دعا کے مقرر کرتے ہین چنانچہ
باشا مصر اور باشا شام اور سلطان روم اور اُنکے وزرا اور امرا کی جانب
سے ایک ایک وکیل مدینہ طیبہ مین دعا کیواسطے مقرر ہے موکلین اپنے
اپنے وکیلون کو حسب مقدرت بہت کچہہ سلوک کرتے ہین ایسے
وکیل کو یہان کی اصطلاح مین وکیل فراشہ کہتے ہین سید اسعد نامی سلطان
کے وکیل مدینہ طیبہ مین تہے سلطان نے اُنکو طلب اپنے یہان کر لئے

[illegible]

اب وہ نہایت مقرب سلطانی ہین اور سلطان اون کی بہت سخن شنوی کرتے
ہین اسواسطے مدینہ طیبہ مین اب دو فریق ہو رہے ہین ایک وہ فریق ہین جو
سید اسعد سے تعلق رکھتے ہین اُنکا نام فریق اسعدیہ مشہور ہے دوسرا فریق
وہ ہے کہ جو وزراء سلطانی کے ساتھ تعلق اور توسل رکھتے ہین اُنکو فریق عثمانیہ
کہتے ہین اسواسطے کہ سلطنت روم سلطنت عثمانی کہلاتی ہے حال مین ایک
امر واقع ہوا کہ باشا شیخ الحرم مکہ کہ اُسکو والی جدہ کہتے ہین بالادست حکام
مدینہ ہے اُسکو درباب تغیر و تبدل حکام اہل مدینہ کے اختیار اور اقتدار تام
حاصل ہے حسب قواعد و ضوابط ملکیہ کے حکام مدینہ طیبہ کو تغیر و تبدل کا حکم
لکھا چونکہ اُنکو تغیر و تبدل اپنی مدینہ طیبہ سے منظور نہ تھی اُنہون نے بتوسل
سید اسعد درباب منسوخ ہونے حکم تغیر و تبدل کے سلطان کے پاس عرضی
پیش کیئے بمجرد عرضی پیش ہونے کے حکم تغیر و تبدل کا منسوخ ہوا اور
وہ لوگ اپنے اپنے عہدہ اور خدمت پر قایم اور بحال مدینہ طیبہ مین رہے
اور حکم بحالی خلاف قاعدہ بلا توسط وزراء سلطنت کے مدینہ طیبہ مین سلطان
کے یہان سے آیا پھر والی جدہ اور وزراء سلطنت نے ہرچند دست و پا زنی کیئے
کچھ مفید نہوا ماورا اسکے اگر اہل مدینہ باشا محافظ بلدہ یا باشا شیخ الحرم
کے حکم سے ناراض ہووین عرضی ناراضی اور شکایت حکام بذریعہ سید اسعد
کے سلطان کے پاس پیش کرتے ہین بمجرد پیش ہونے عرضی کے موافق
مقصد اہل مدینہ کے سلطان کی جانب سے کارروائی ہوتی ہے چنانچہ قبل
ایک دو سال کے ایک ہی امر کی شکایت مین دو تین باشا شیخ الحرم کا مدینہ منورہ

تبدیل ہوا وہ یہ ہے کہ اہتمام سے باشا شیخ الحرم کے مرمت شکست و ریخت
حرم نبوی کی ہوتی ہے جبکہ چونہ اور گچ مرمت حرم کیواسطے تیار ہوا کیئے لوگ
اہل مدینہ سے شیخ الحرم سے درخواست کیئے کہ سامان مرمت حرم سے
ہمارے مکانون کی بھی مرمت کیا جاوے ایک شیخ الحرم نے تو جواب صاف
دیئے کہ یہ تیاری حرم کا سامان ہے اسمین سے ہم تمہین نہ دینگے انکی
شکایت اہل مدینہ کی جانب سے سلطان کے پاس پیش ہوئی سلطان نے
کہے کہ اگر مرمت مکانات اہل مدینہ کی ہوتی تو بھی عین خدمت گزاری حضرت
کی تھی خزانہ سلطنت مین موجب برکت تھا اچھا اگر اہل مدینہ شیخ الحرم
سے ناراض ہون تو انکی تبدیل کیا جاوے پھر دوسرے باشا شیخ الحرم
سے بھی یہی معاملہ واقع ہوا کہ بوقت مرمت حرم شریف کے کئی لوگ
اہل مدینہ سے اپنے مکانونکی مرمت کی درخواست کیئے شیخ الحرم اپنا
انجام کار کا خیال رکھکر اہل مدینہ کو کہے کہ اچھا تم لوگ ایک ایک درخواست
مرمت مکان لکھکر داخل کرو بعد انصرام مرمت حرم شریف کے تمہارے
مکانونکی مرمت کی جاویگی اسپر بھی اہل مدینہ شیخ الحرم کی شکایت سلطان
کے پاس کیئے سلطان نے اس شیخ الحرم کی تبدیل کیا فی الحال بخارہ
جنگ اس کے سبب سے ممالک محروسہ سلطنت عثمانیہ مین تخفیفات جاری
ہوئی مگر حکم سلطان کا ہے کہ حرمین شریفین کے مصارف مین کسی طرح
تخفیف نہو وے بڑے بڑے لوگ اہل حرمین سے جنکی رسائی
سلطان تک تھی انکی معاش مین کسیطرح سے تخفیف نہین ہوئی مگر تھوڑی

معاش والے جنکی رسائی سلطان تک نہین تھی اہل سلطنت نے اُنکی معاش
تخفیف سے کئے پھر اُنہون نے بھی اپنا وسیلہ پیدا کرکے اپنی عرضی سلطان
تک پہونچائی سلطان کا حکم ارباب سلطنت کو ہوا کہ اُنکی معاش پوری کردوین
اہل سلطنت نے سلطان سے عذر کئے کہ سلطنت مین خسارہ ہے
اور کل ممالک محروسہ مین تخفیفات جاری ہے اگر ایک ملک کے لوگ اس سے
مستثنی ہووین تو قوانین اور قواعد ملکی مین فتور واقع ہوتا ہے سلطان یہ
سنکر کہے کہ اگر ملک مین خسارہ آتا ہے تو میرا گھر بیچکر اُنکی معاش پوری کرو
اسواسطے کہ مین اگر اُنکی معاش مین قصور کرونگا تو خدا کو اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کیا اپنا منہ بتاؤنگا حکام مدینہ طیبہ جو اہل ترک ہین اُنکی نسبت
اگر اہل مدینہ کی جانب سے کسی طرح کی زیادتی سرزد ہووے اور حکام
کیسی ہی شکایت سلطان کو اُنکی جانب سے لکہین مگر سلطان اُسطرف متوجہ
نہین ہوتے بلکہ جواب مین شکایت کے حکام کو یہی لکھتے ہین کہ ہم خادم
حرمین شریفین ہین ہمکو چاہئے کہ ہر طرح رعایت اہل حرمین کی کرین تم بھی
اُنکو نفہایش اپنے سے راضی رکھو سابق مین عہد سلطان عبد المجید خان
تک یہ دستور تہا کہ مدینہ طیبہ مین وہ باشا مقرر ہوتا جو کہ تمام ممالک عثمانیہ مین
بہ ترقیات دورہ کیا ہوئے تاکہ وہ نہایت رحم دل ہووے اور ہر طرح آداب
اہل مدینہ کی رعایت کرے اور کسی وجہ سے اہل مدینہ کو تکلیف اور اذیت
نہ پہنچے مگر فی الحال وہ بات باقی نہین ہے تاہم اب بھی جو باشا مدینہ طیبہ
مین آتا ہے دیرینہ سال صاحب ورع وتقوی ہوتا ہے حکام ترک جو مدینہ طیبہ مین

حاضر رہتے ہین اہل مدینہ کا نہایت اعزاز اور احترام اور اُنکی بہت کچھ اداب مرعی رکھتے ہین اگر حکام مذکورین خلاف رویہ اور قانون اہل مدینہ کے حکم کرین اہل مدینہ اُنکے حکم کو بالکل نہین مانتے اور قوم ترک باشا سے سپاہی ادنی تک بھی اہل مدینہ سے سخت گوئی نہین کرتے ایک روز فقیر خریدی کاغذ کیواسطے بازار مین گیا اور ایک دوکان پر کھڑا ہوا ایک جماعت کثیر فوج ترکی بھی کسی شئے کی خریدی کو اُسی دوکان پر آکر کھڑی ہوئی صاحب دوکان نے کسی چیز کی قیمت اُنکو بیان کئے ایک سپاہی ترکی نے اُس جماعت سے اہل دوکان کو کہا کہ پہلے اِسکی قیمت تم کم تبلائے تھے پس یہ کلمہ سپاہی ترکی کا سنتے ہی صاحب دوکان ترکی پر نہایت غضب مین آئے اور جو کچھ دل مین آیا کہے کہ تو بہت جھوٹا ہے ایسا ہے اور ویسا ہی اور بہت عرصہ تک صاحب دوکان ترکی کی فضیحت کئے سب کے سب خاموش سنتے رہے بعد انقطاع کلام سب کے سب جماعت خاموش دعا دیکر واپس ہوے اِس سے زیادہ ایک امر مسموع ہوا کہ راوی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہین کہ فیما بین ایک اہل دوکان مدینہ طیبہ اور ایک سپاہی ترکی کے ایک وقت بحث اور تکرار ہوئی دوکاندار اہل مدینہ نے سپاہی ترکی کو ترازو کی ڈنڈی اپنے سے سر پر ماری کہ اوسکی ضرب سے سپاہی کا سر شق ہو کر خون بکثرت جاری ہوا دوکاندار نے یہ حال دیکھکر خوف سے اپنے گھر چلے گئے حکام ترک نے دوکاندار کی تلاشی کا حکم دیئے اور سپاہی کو شفاخانہ بھیجے دوکاندار اُس روز سالم اپنے گھر مین رہے دوسرے روز اپنی دوکان مین آنکر بیٹھے

حکایت ... اہل مدینہ ... ترکی ...

حکایت ... ترکی ... اہل دوکان مدینہ ...

کسی نے بھی انکو نہ پوچھا قطع رعایت آداب مدینہ طیبہ کے اسلام کی برکت سے حق تعالے نے ترکون کی طبیعت مین صلاحیت ذاتی پیدا کیا ہے خیال کیا چاہیے ترکون کی ماہوار نہایت قلیل ہوتی ہے وہ بھی ماہ بماہ برابر نہین ملتی بلکہ کسی سال چھ مہینے اور کسی مین چار مہینے انکو میسر آتے ہین اور جرائم مین بھی انکو سزا سخت نہین ملتی باینہمہ وہ لوگ نہایت حلم اور وقار اور صبر اور قناعت سے گزر اوقات اپنی کرتے ہین اکثر جوق جوق سپاہان ترکی کی کوچہ و بازار اور حرم شریف اور روضہ منورہ کے پاس دیکھنے مین آئے مگر کبھی یہ نہین دیکھا گیا کہ یہ لوگ کسی پر جبر وزیادتی کرتے ہووین بلکہ یہ دیکھا گیا کہ طواف کعبہ اللہ اور زیارت روضہ منورہ مین لوگونکی کثرت ہوتی ہے اُس کثرت مین ترکون کو لوگ دھکے دیتے ہین مگر یہ لوگ دھکے کھا کر اپنا بازو دبائے ہوے الگ اور کنارہ ہو جاتے ہین اور بوقت جنگ کے بے شک شجاعت و جوانمردی مین فوقیت اور سبقت ان فریق پر لیجاتے ہین کہ جو لوگ شکر سے شجاعت کرتے ہین اہل مدینہ پر پناہ مبارک حضرت کی ظاہر مین ایسی سرفراز ہے کہ اگر کوئی شخص مجرم کہ جسکی نسبت گرفتاری کا حکم جاری ہوا ہووے اور وہ شخص روضۂ منورہ کے پاس آنکر جالی منورہ پکڑ لیوے اور پناہ جالی شریف سے چاہی تو کسی حاکم کی قدرت نہین کہ جبتک وہ شخص جالی شریف کے پاس حاضر ہے اسکو گرفتار کرے چند روز کے قبل ایک واقعہ درپیش ہوا ئہ ایک مرد عجمی کہ وہ رعایائے انگریز سے تہا مدینہ طیبہ مین کچھ مدت اقامت کیا اور وہ عجمی اپنے غلام کو نہایت اذیت اور تکلیف پہونچاتا تھا اور زدوضرب

ف [illegible]

ف [illegible]

ف واقعہ [illegible]

سے اُس کو پیش آتا تہا بوقت مراجعت اُس عجمی کے غلام اُسکا کسی اہل مدینہ
کے پاس روپوش ہوا اُس مرد عجمی نے انگریز ساکن جدہ کو عرضی دیا انگریز
نے والی جدہ کو والی جدہ پاشا محافظ بلدہ مدینہ طیبہ کو لکہا حاکم مدینہ طیبہ نے
تلاشی اور سراغ رسانی کی درپے ہوا ایکایک غلام نے ظاہر ہو کر جالی
روضۂ منورہ سے پناہ لیا ہرچند کہ اُس غلام کے طلب کیلئے بہت کچھہ
انگریزی سے تشدد اور کارروائی ہوئی مگر حاکم ترکی نے یہی جواب لکہا کہ
وہ غلام جالی مبارک کی پناہ مین آگیا ہے ہمسے کچھہ نہین ہوسکتا ہے آخر الامر
ایک اغوات مین سے کسی قدر روپیہ غلام کے معاوضہ مین اُس مرد عجمی کو
دیا سابق مین شیخ الحرم مدینہ طیبہ مین اغوات سے ہوا کرتے تہے جبتک
کہ اغوات لوگ شیخ الحرم ہوا کئے عہد مین اُن کے یہ اہتمام رہا کہ
کسیکو قدرت نہین تہی کہ اندرون حصار مدینہ طیبہ کے سواری پر بیٹھے اور
جو لوگ حرم مین حاضر ہو وین اُنکو لیٹنے اور سونے کی بہی ممانعت تہی
اور جو حرم شریف مین حاضر ہو وین اُنکو تاکید تہی کہ وہ بغیر ادائے دوگانہ
تحیۃ المسجد باہر نہ نکلین فقیر جبکہ ۱۲۷۵ھ ہجری مین مدینہ طیبہ کی زیارت کو
حاضر ہوا اُسوقت تک بہی سواری مین بیٹھنے کا حکم اندرون حصار بلدہ
طیبہ کے نہین تہا اور گاڑی خچرون کی بہی نہین جاری ہوئی تہی پہر جبکہ
ثانیاً ۱۲۸۹ھ مین حاضر ہوا اُسوقت مین خچرونکی گاڑی رواج پاگئی تہی
اُسکو وہان عربیہ کہتے ہین لیکن راستون کی صفائی اور روشنی کا بندوبست
اُسوقت بہی نہ تہا پہر حق تعالیٰ نے اپنی فضل و کرم سے جبکہ سہ بارہ ۱۳۰۳ھ

ہجری مین زیارت نبویہ سے مشرف فرمایا تو دیکھا کہ صفائی راہ اور روشنی
بلدہ طیبہ کا بندوبست ہوا یعنی صفائی راستون کی واسطے گاڑیان دراز
گوش کے مقرر ہوئی کہ اُسمین راستون کا کچرا اُٹھاتے ہین اور خالی درازگوش
بھی مقرر ہین کہ جو کوچے کہ گاڑیان وہان نہین جاسکتی درازگوش کی پشت پر
وہان کچرا لادتے ہین اور چالیس پچاس قدم کے فاصلہ پر ہر کوچہ و بازار مین
قنادیل روشنی کے نصب ہین اُس مین وہان روشنی ہوتی ہے خرچ روشنی
اور صفائی کا نہایت آسانی اور سہولیت سے نکالے ہین کہ جسمین کسی وجہ
سے دقت اہل بلدہ اور اہل دکاکین پر نہین ہی ایک تو یہ کہ ہر اہل دوکان سے
فی ہفتہ ایک پیسہ خرچ روشنی اور ایک پیسہ خرچ صفائی راہ لیا جاتا ہی دوسرا
یہ کہ جب قافلہ زائرین کا آتا ہے شقدف اور شبری اُنکی میدان مناخہ مین
رکھی جاتی ہے کرایہ زمین کا فی شقدف تین قرش اور فی شبری دو قرش
اُنسے لیا جاتا ہی پس یہ دو مصرف روشنی اور صفائی کے وہان مقرر ہین اور
مکاندارون سے ایک حبہ نہین لیا جاتا دو سال سے ٹریم بھی یہان جاری ہوا
مہینہ مین دو بار آتا اور جاتا ہے اس بلدہ مبارک کا پانی جو نہر سے جاری ہی
ہے نہایت شیرین اور موسم گرما مین بھی سرد رہتا ہے اور ابتدا اس نہر
کی تواریخ سے عنوان فصل مین لکھی گئی اور اس نہر کو انتفاع عام کے لئے
بلدہ مین کئی مقامون پر کھول دئے ہین کہ اُس کو وہان منہل کہتے ہین اور
جن جن مقامون پر نہر کھولی گئے ہین وہ مقام عمیق ہین وہان سیڑیان پتھر
کی بنا دئے ہین ہر کوئی شخص بے تکلف اُترکے آب نہر کے پاس جاوے اور

ف ذکر صفائی اور روشنی مدینہ طیبہ کے ۱۲

ف بیان وسائل خرچ روشنی اور صفائی راستون کے ۱۲

ف بیان جاری ہونے ٹریم کے مدینہ طیبہ مین ۱۲

ف ذکر نہر کے [illegible] مدینہ طیبہ مین ۱۲

پانی کی جائے پر کسی جائے پر ٹوٹیان لگا دیئے ہین کہ نہر کا پانی اُن ٹوٹیون
سے گرتا ہی اسواسطے کہ اگر نہر کشادہ رہے اُسمین اشیاء مستعملہ لوگ
ڈالتے ہین اُس باعث سے پانی مین نوعی تکدر پیدا ہوتا ہی اور ٹوٹیون سے
پانی نہایت ستھرا گرتا ہی سقا لوگ بھی اپنی مشکون کا منہ ٹوٹیون سے لگا کر
بے تکلف اپنی مشکون مین پانی بھر لیتے ہین اور اس جائے نہر کا ایک کنڈالہ اور
ایک خانی کار رواقی چشمہ بھی بنا ہوا ہی اُس کنڈالے مین لوگ کپڑے دہوتے
ہین اور اُس خانہ رواقی مین غسل کرتے ہین بعضے بعضے مقامون پر سوائے
اُن کنڈالون کے بالائی بھی دو کنڈالے دہرے رہتے ہین جسمین لوگ اپنے
جانورون کو پانی پلاتے ہین مقام قبا سے دو نہر جاری ہین ایک نہر آب شیرین
کی جو شہر مین آئی اور ایک نہر آب شور کی یہ دونون نہر ایک باولی مین گرتی
ہین اور دونون باہم باولی مین مختلط ہو جاتے ہین پھر جبکہ یہ دو نہرین باولی
سے نکل جاتی ہین تو آب شیرین کی نہر الگ ہو جاتی ہے اور آب شور کی نہر
الگ ہو جاتی ہے یہ اظہار معجزہ نبوی وہان ہوتا ہی حرمین شریفین مین ہر
ہر اہل حرفہ کے ایک شیخ مقرر ہین جیسا کہ سقاؤن کی شیخ ہین اور تنک سازون
کے ایک شیخ الگ علی ہذا القیاس حرمین شریفین مین بارش کا موسم الگ
نہین اکثر بارش موسم سرما مین ہوتی اور موسم گرما مین بھی بارش کبھی کبھی ہو جاتی
ہی مگر مدینہ طیبہ مین بہ نسبت مکہ معظمہ کے بارش زیادہ ہوتی ہی اور مدینہ طیبہ
مین گیہون کی زراعت بھی ہوتی ہے مگر مکہ معظمہ مین بالکل غلہ کی زراعت
نہین ہوتی مگر وہان باغات مین ترکاری سبزی پیک تی ہی اور ایام بارش

مکہ معظمہ مین سیل آتی ہے لوگون کو اور مکانون کو اُس سیل سے نقصان پہنچتا ہے اور مدینہ طیبہ مین بوقت کثرت بارش کے دو جا سیل آتی ہی کہ جسکو اہل بلد ندی کہتے ہین مگر اس سے اہل بلدہ کو کچھ نقصان نہین پہنچتا ایک سیل قریب زیارت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے جاری ہوتی ہے دوسری سیل قریب مین باب عنبری کے جاری ہوتی ہی جبکہ سیل آتی ہے تو اکثر اہل بلدہ تفرج کنان اُسکی دیکھنے کو جاتے ہین اور پانی اُس سیل کا سہریجون مین جمع ہوتا ہے کہ اسکو لوگ بوقت ضرورت غسل اور وضو وغیرہ مین استعمال کرتے ہین اور خصوصیت اب سہریج کی ایک اور دیکھی گئی کہ بوقت شدت گرما کے بھی یہ پانی نہایت سرد ہوتا ہے اور شیرینی بھی اسکی بہت زائد ہوتی ہے باب عنبری کے پاس اندرون بلدہ دونون جانب مین عمارات بلند عظیم الشان بنی ہوئی ہین کہ جسمین افواج سلطانی رہتی ہین اور قریب مین اُسکے ایک اور مکان عالیشان مصفا بطرز استنبول بنا ہوا ہے کہ جسمین کارخانہ اسپاد خانی ہی اور ایک باشاترکی اُسکے اہتمام کیواسطے مشاہرہ بیش قرار استنبول سے مقرر ہے اُسمین گیہون خوراکی فوج کیواسطے پیسے جاتے ہین فائدہ بعضے عمائد مدینہ طیبہ سی یہ فائدہ مسموع ہوا کہ جو شخص بوقت رخصت اور مراجعت کے باب السلام مسجد نبوی اور باب عنبری کے پاٹ پر اپنی انگشت سی بغیر سیاہی جو حاجت اپنی لکھے وہ حاجت بلاشک حاصل ہوتی ہے چنانچہ کئی لوگ درباب دفن ہونے اپنے جنت البقیع مین لکھے ہین مقصود اُنکا حاصل ہوا ساکنین حرمین شریفین بسر برد اپنی نہایت لطافت اور تکلف سے کرتی ہین اور حق تعالی

ف ذکر سیل کا جو زیارت مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مین آتی ہے

ف ذکر عمارات سلطانی

ف ذکر مدینہ منورہ

ف ذکر حاجت جنت البقیع

وہان کی برکت سی سامان معیشت موافق مراد اُنکی بہم پہنچاتا ہے وہانکا ادنیٰ
شخص حمّال جو تمام روز حمّالی ہیزم وغیرہ کرکے اپنی قوت بسری کرتے ہین
مکان اُنکا ایسا مصفا اور آراستہ رہتا ہی کہ یہان کے اہل مقدرت ایسا نہین
رکہتے مکانون مین اُنکے فرش قالین عمدہ استنبولی رہتا ہے اور اطراف مین
اُسکے تکئے مصفا لگے رہتے ہین اور سامان چائے اور قہوہ ایک طرف مین سلیقے
سے دہرا ہوا رہتا ہی اور مکانون مین اُنکے دو وقتہ صفائی ہوتی ہے اُنکی مکانونکو
دیکہنے سی دل بستگی حاصل ہوتی ہے جو لوگ کہ اُن سے زیادہ مقدرت رکہتے
ہین اُنکے مکانات مین بڑے بڑے آئینے اور اطلسی تکیئے لگے رہتے ہین اور
پہر دان عمدہ عمدہ اور سامان چائے اور قہوہ طلائی قرینے سے دہرے ہوتی ہین اور لنتر
ہانڈی مہتابی بعضے جائے درخت بلوری روشنی کے لگے رہتی ہین اور سامان آبدار
خانے کا ایسا صفائی اور زینت اور تکلف سی اُنکے مکانون مین رہتا ہے کہ خواہی
نخواہی پانی پینے کو دل چاہتا ہے اور ایک طرف قطار الماری شیشمی آئینہ دار
مصفا رہتی ہی اُسمین کتابین اور سامان سے ایک آراستگی معلوم ہوتی ہی اور اُنکو
نہایت التزام اور اہتمام اس امر کا ہوتا ہے کہ کہین دہبہ بہی اس اپنے مکان مین
نہ آوے اس باعث سی وہ لوگ جو اپنے مکانون مین پخت وپز کرتے ہین
مطلقاً لکڑی نہین جلاتے بلکہ سانچے کوسون پر پخت وپز کرتے ہین اور ہر روز
اپنے مکانون مین تمام مکان مین بخور اور خوشبوئے جلاتے ہین جو اعلیٰ مقدرات
کے لوگ ہین مثل باشا اور شریف وغیرہ کے اُنکی معیشت کا حال کیا بیان کیا جاوے
کہ ہند کے امرا اور عالی مقدرت ہر چند اُنکو مقدرت حاصل ہے مگر وہ سلیقہ

اور صفائی انمین نہین پائی جاتی اور وہ نظافت انکو حاصل نہین وہان یہ امر مشہور
ہے کہ عدم نظافت سے مکان مین بے برکتی پیدا ہوتی ہے اور ہر مکان
مین جنات رہتی ہین وہان کے جنات سب مسلمان ہین عدم نظافت ان کو
ناگوار ہوتی ہے اور وہ لوگ صاحب مکان کے درپی ایذا اور تکلیف رسانی
ہوتے ہین ۱۲۶۹ھ ہجری مین جبکہ فقیر سفر حج کیا حضرت برادر صاحب بزرگ
مرحوم بھی اس سفر مین ہمراہ تھے وہ یہ فرماتے تھی مکہ معظمہ مین قریب عہد سفر
مدینہ طیبہ کے مین ایکبار حجرے مین سو رہا تہا کہ یکایک دو شخص نہایت
بلند قامت کی مجھہ پر نمودار ہوے جو مین دیکھنے سی معلوم کیا کہ یہ لوگ جن
ہین پھر وہ لوگ میرے پاس آکر سلام علیک اور مصافحہ کیئے اور بعبارت
عربی کہے کہ اتروح المدینہ یعنے کیا تم مدینہ طیبہ کو جاتے ہو مکہ معظمہ مین یہ بات
بھی مسموع ہوئی کہ مقام منے مین خالی ایام مین جنات بکثرت رہتے ہین
اور ایام حج مین وہان سے نکلجاتی ہین اگر کوئی شخص خالی ایام مین وہان جاوے
تو روز روشن اسپر نمودار ہوتے ہین چنانچہ اس باب مین ایک حال مسموع
ہوا کہ ایک شخص دن کے وقت سوار ہوکر منے مین سوائے ایام حج کے گیا
جبکہ وہ مقام منے مین پہنچا اسکو وہان انواع و اقسام کے باجون کی اور
گانے کی آواز آنا شروع ہوئی مگر گانے اور بجانے والے کوئی نظر نہین
پڑے اس عرصے مین یکایک ایک شخص اُنکے روبرو پیدا ہوا اور انکی
سواری سے اور انسے لعب اور تمسخر اور بازی شروع کیا انہون نے
حقیقت حال سمجھکر خوف کیئے اور مکہ معظمہ کو واپس ہوے اہل مدینہ مین یہ نسبت

ف سکونت جنات بمقام منے مین

اہل مکہ کے طہارت اور نظافت اور بھی زائد ہے یعنی اہل مدینہ صحن مکان
کو بھی نظیف اور پاک رکھتے ہین اور صحن مکان کے بھی شستشت وشو ہر روز کرتے
ہین اور جوتہ صحن تک بھی نہین آنے دیتے جو لوگ کہ اتنی مقدرت نہین رکھتے
فرش صحن مکان اُنکا سنگ سادہ سے رہتا ہی اور جو لوگ کہ صاحب مقدور
ہین فرش صحن مکان اُنکا سنگ مرمر سے ہوتا ہے ہر چند کہ مکہ معظمہ مین
اغذیہ بامزہ پر ذائقہ بابرکت ہوتے ہین مگر مدینہ طیبہ مین برکت اور ذائقہ اغذیہ
کا مکہ معظمہ سے زائد ہے یہ اثر دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کہ حضرت
نے فرمایا ہی کہ اے حق تعالی مکہ معظمہ سے دوچند مدینہ مین برکت عنایت فرما
خصوصاً جو لوگ اہل صلاح وتقوی ہین اُنکے مکانون مین برکت اور مزہ طعامونکا
اور بھی زاید معلوم ہوتا ہے فقیر واسطے حصول سند حدیث کے مدینہ طیبہ مین
ایک بار مکان مین شیخ عرب کے کہ وہان علمار کبار سے صاحب ورع وتقوی
تھے حاضر ہوا کہ وہ وقت اُن کی کہانیکا تہا اور حسب دعوت اُنکی کہانی مین
شریک ہوا ہر چند کہ طعام ما حضر اُنکا بے تکلف تہا مگر عجیب مزہ اور برکت
اُسمین پایا کہ وہ مزہ اور برکت کسی کہانے مین نہ آیا ہوا آن حرمین شریفین
کے مزین بحسن ظاہر اور محلی بحلیہ ورع وتقوی ہین لیکن بیویان اہل مدینہ کی
بجمال ظاہری اور حسن خلق مین اہل مکہ سے زاید ہین اور حسب شرع شریف
کے اطاعت جو زوج کی اُنکے ذمہ پر ہے اُسمین ایک ذرہ بھی فروگذاشت
نہین کرتے ہان وہ امور کہ جنکی اطاعت مین شرعاً اُنپر جبر نہین البتہ وہ امور
نہین سنتے لیکن اُنکو خوش لباسی اور خوش طعامی سے بہت شوق ہے

اگر شوہر کی جانب سے لباس اور طعام انکی حسب دلخواہ ملے پھر اگر شوہر چار
بیویاں بھی کرے تو شوہر سے ناراض نہین ہوتی بلکہ بہر حال شوہر سے خوش
رہتے اور جو حال کہ اکثر مسموع ہوتا ہے کہ عورتین قاضی کے پاس ادائے حقوق
زوجیت کے ابواب مین استغاثہ کرتے ہین تو یہ حال شرفا مین مطلقاً نہین اور اگر
اراذل مین بھی ہے تو شاذ و نادر ہی اور وہان کے اراذل یہان کے شریفون سے
خوف خدا اور ورع تقوی مین بہتر ہین اسواسطے کہ منشا ان نالشون اور استغاثون
کا خوف خدا ہوتا ہے اور یہ انکو ملحوظ رہتا ہی کہ خدانخواستہ وہ حرکات ہم سے
نہ سرزد ہون کہ جسمین نامرضیات حق تعالی ہو اسواسطے غایت اس قسم کے
نالشون اور استغاثون کا حفاظت عصمت و عفت ہی ہر چند کہ بظاہر لوگون مین
ناگوار ہون اور ہند کی بیویان شرفا کا حال برعکس ہی اکثر بیویون کو سوائے
علم اور حفظ قرآن مجید کے دستکاری اور رضاعی خیاطی مین بھی کمال رہتا ہے
کہ اس سے اجرت حاصل کرتی ہین اور اپنے خورد و پوش مین اسکو صرف کرتی
ہین نظر عموماً اہل عرب اور خصوصاً اہل حرمین شریفین کی نسبت مین عورات
اجنبیہ کی نہایت پاک و صاف ہی اجنبات عورتون کو اپنی مان بہن کی نگہ سے
دیکھتے ہین اور بیویون کا بھی وہان یہی حال ہے کہ غیر مرد کو باپ بھائی کی
نگہ سے دیکھتی ہین اکثر بیویان بہ برقعہ شرعی بذات خود بازار وغیرہ مین خرید و
فروخت کرتی ہین کہ اہل دوکان کو بیویان اخوی ابوی یعنے اے میرے باپ
اور اے میرے بھائی کہتے ہین اور بیویون کو اہل دوکان یا امی یا اختی یعنے
اے مان اے بہن کہتے ہین اہل حرمین شریفین غذا دن مین تین وقت کھاتے ہین

ایک علی الصباح کہ اوسکو یہان ناشتہ اور فطور کہتے ہین صاحب مقدور اسوقت مین پراٹھے نورقی تلے ہوئے کہ اوس کے شکم مین انڈے او پیضے رہتے ہین کہ اوسکو یہان مطبخ کہتے ہین کھاتے ہین اور جو کم مقدور ہین نان خمیری اور پنیر اور نمک باقلا کی دال جس کو فعل کہتے ہین یا گلگلے شیرے دار اور شہد کھاتے ہین دوسرے بار دوپہر کو کھاتے ہین اوسکو غدا کہتے ہین اوسوقت مین صاحب مقدور عمدہ قسم کی ترکاری اور سالن اور سنبوسے اور کوفتے تیار کرتے ہین اور اپنے مکان سے خمیری روٹی بنا کر نان پز کے پاس پکاتے ہین اور فیرنی شیر برنج اور شہد اور اقسام اقسام کی شیرنی اون کے دسترخوان پر رہتی ہے اور اون سے جو کم مقدور ہین نان خمیری اور سالن جو بازار مین ہروقت تیار رہتے ہین خرید کرتے ہین تیسرا وقت اون کا بعد عصر ہے اوسکو عشا کہتے ہین پلاؤ تیار کرتے ہین اور شیرینی جو ماحضر ہووے وہ بھی موجود رہتی ہے اعلیٰ مقدور اپنے موافق مقدور اور کم مقدور اپنے موافق مقدرت تیار کرتے ہین حرمین شریفین کے یہہ برکات ہین کہ حج اور زیارت کے لئے ہزارہا لوگ حاضر ہوتے ہین اور یہہ بلادین مبارکین ہرچند اوسقدر بظاہر وسیع نہین ہے مگر ہزارہا آدمی حج و زیارت کیواسطے اون مین داخل ہوتے ہین مگر وہ بلاد طیبہ اونکو کافی ہوتے ہین اور اون سب کی اوسین گنجایش ہوتی ہے اور گرانی نرخ غلہ و اشیا کی نوبت نہین پہونچتی بار ثالث جو مدینہ طیبہ مین حاضر ہونے کا اتفاق ہوا تھا یہہ امر مسموع ہوا کہ قبل آنے قافلہ کے روغن زرد گران تھا یعنی دو قرش کو رطل تھا اس سے لوگون یہہ خیال پیدا ہوا کہ جب قافلہ داخل ہوئے قرش کی گرانی کا کیا حال ہوگا پھر جبکہ قافلہ داخل ہوا کچھہ گرانی اوس کے نرخ کو نہین رہی بلکہ دو قرش اور کم ہوگئے یعنی سات قرش کو

ف خوشبوی بیچ کوچہ و بازار مدینہ طیبہ

ظل ہوا مدینہ طیبہ کے ہر کوچہ و بازار اور ہر جائے مین ایک عطر عجلی خوشبو آتی ہے
کہ اوس خوشبوی کی نظیر اور مثال اور کسی خوشبوی سے بیان نہین کئے جاتی چنانچہ
شیخ عبدالحق دہلوی نے بہی کتاب جذب القلوب مین کتب تواریخ سے اس امر کو نقل
کرکے فرماتے ہین کہ یہہ بوئے خوش شامہ بعضے فقرا مین پہونچی ہوئی شیخ نے بعضے
فقرا سے مراد اپنی ذات لئے ہین اور کیون نہو کہ حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پسینہ مبارک کی بو سب عطریات پر غالب تھی کہ لوگ اوس کو دلہنون کی خوشبو
کے واسطے رکھتے اور حضرت جس کوچہ و بازار مین گذر فرماتے وہان سے تشریف لیجانے کے
بعد بھی حضرت کے بدن مبارک کی خوشبو مہکار رہتی لوگ اس سے جان لیتے کہ حضرت
یہان سے گذر فرمائے ہین پس جس جگہ کہ مرقد انور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وقوع
ہووے اور جس جائے مین کہ وہ بدر کامل آسودہ ہووے اس جائے اور اس
زمین کی خوشبوی کا کیا حال بیان کیا جاوے ولنعم ما قال الشاعر بیت
جدہر کو رونق افزا ہو بہار خلد یزدان ہو ٭ تمامی کوچہ و بازار نکہت سے گلستان ہو

ف فصل نہم

فصل نوین بیان مین مصارف مدینہ طیبہ کے جو سلاطین وغیرہ کے طرف سے
ہے ہر چند کہ فصل سوم مین باب اول کے مصارف حرمین شریفین جو سلاطین اہل اسلام کے
زمانہ صحابہ سے سلاطین رومیہ تک چلے آئے ہین از روئے کتب تواریخ کے بیان
کیا گیا اب اس فصل مین ماسوا اس کے جو مصارف مدینہ طیبہ کے سماعت مین اور
معائنہ مین آئے ہین تحریر کیا جاتا ہے مدینہ طیبہ مین ہر چند کہ امراء استنبول وغیرہ کے
طرف سے بہت کتب خانہ اور مدارس بنا کئے ہین اس مین کتابین وقف ہین مگر
نام دار کتب خانہ تین ہین یک کتب خانہ شیخ الاسلام استنبول کا قریب باب جبریل کے

ف بیان کتب خانہ جات مدینہ طیبہ

ف کتب خانہ شیخ الاسلام

بڑا عالیشان بنا کا ہے اور اس مین سوائے اجمہ کے تعطیل نہین اور کتابین ہر قسم کے
علم کی کہ نہایت نایاب اور مصنفین کے ہاتہہ کی بہی لکہی ہوئی اوس مین بہت نسخے
موجود ہین اور اکثر نسخہ مطلا اور مذہب اور خوش خط اور صحیح ہین اور یک قبہ
عظیم الشان نفیس بنا کیا ہوا ہے کہ جس مین گلکاری نقاشی کی اور آئینہ بندی
دروازونکی بہت نفاست سے ہی اور اندر اوس کے الماریان آئینونکی بہت
مصفا اطراف رکہے ہوئے ہین اور فرش قالین کا عمدہ اس مین کیا ہوا ہے اور
اطراف مین نشست گاہ مطالعہ کرنیوالون کے واسطے ہے کہ سراسری بڑی نرم گدی
اور اوس پر قالین مخمل نرم فرش کیا ہوا ہے اور پشت کے جانب نرم تکیہ عمدہ
غلاف کے لگے ہوئے ہین اور برو برو کرسیان واسطے کتابین رکہنے کے دہری ہوئی
ہین اور بازو مین اس کے مکان واسطے آبدارخانہ اور حوایج کے بہت مصفا
ہوئے ہین آبدارخانون مین صراحیان گلے پر اوس کے غلاف سفید نہایت
نفاست سے رکہا ہوا اور یہہ عام سب حاضرین اس جا کیواسطے ہی اور حنفے
پانی کے کہ اوس مین پانچ توٹیان پانی کے ہے حاضرین کتب خانہ کے واسطے
ہر روز بہے جاتے ہین اور سب حوایج ضروریہ آدمی کی وہان بہت ارام سے
ادا ہوسکتی ہین کہ ہر فقیر اس مین جا کر امیرانہ معیشت کرتا ہے اور خدمت گذاری
کے واسطے کئی علا بشاہرہ بیش قرار مقرر ہین کہ جو شخص طلب کار جس کتاب کا ہو
وہ کتاب بلا تکلف نکال دیتے ہین اور یہہ کتابخانہ صبح کے اٹھ ساعت کو
کہلتا ہے اور چار بجے مسدود ہوتا ہے اور وہان کے خادمین جو بڑے
عہدہ دار ہین ان کے واسطے مکان سکونت کے وہین بنے ہوئے ہین اور ہر ایک

دو وقت تمام صحن مین آب شاری ہوا کرتی ہے اور اس کل مصارف کے واسطے شیخ الاسلام
سنے ایک بڑی جائداد بحاصل پیشش قرار وقف کیا ہے اور شیخ الاسلام عہدہ وزارت
سلطانی کا نام ہے کہ صدر سب قاضی اور مفتی اور علماء استنبول کا ہے اور اس کتب خانہ
مین اور کتب خانون سے کتب بہت زیادہ ہین جو کتابین ہر علم کی اس مین موجود
ہین فہرست اوسکی بطریق اجمال تحریر مین آتی ہے کتب احادیث سات سو چالیس جلد
کتب اصول حدیث پینتیس جلد کتب اسانید و الاسماء و العلل تین سو ستر جلد
کتب فقہ حنفی چار سو چوبیس جلد کتب اصول فقہ حنفی چھیتر جلد کتب فقہ شافعی
چھیاسٹھ جلد کتب اصول فقہ شافعی چودہ جلد کتب فقہ مالکی چونتیس جلد فقہ
کتب فقہ متفرق اسی جلد کتب مناسک حج سات جلد کتب فرایض تیتالیس جلد
کتب عقاید حنبلی پندرہ جلد کتب الفقہ الخرمیہ لابن الخرم بارہ جلد کتب فتاوی
چار سو پچاس جلد کتب عقاید دو سو چالیس جلد کتب معانی و بیان ستہتر جلد
کتب نحو دو سو جلد جلد کتب صرف انیاسی جلد کتب تصوف تین سو جلد
کتب وظایف یک سو چھپن جلد کتب تواریخ و سیر دو سو ایکیس جلد کتب
تعبیر نامہ نو جلد کتب لغت چھیاسی جلد کتب آداب و منطق یک سو چودہ جلد کتب
حساب و عروض و جفر تین سو تیس جلد کتب قصاید و دیوان یک سو اٹھاون جلد
کتب طب انسٹھ جلد کتب فارسی و انشا یک سو چھہ جلد کتب حکمت و ہیئت
اکتیس جلد کتب مجموعات دو سو جلد کتب تجوید یک سو پچیس جلد کتب متعلقہ
تفاسیر اٹھائیس جلد کتب تفاسیر تین سو انچاس جلد صحایف قران بخطوط عمدہ
طلای وغیرہ ایک سو انسٹھ جلد اجزائے قران مختلف بائیس جلد جملہ میزان اسکی

پانچہزار آٹہہ سو اٹہتر جلدین اور مجموعون کا شمار ہر ایک کتاب اون مین سے اگر علیحدہ گنی جاوے بہت زیادہ ہون گے - دوسرا کتب خانہ محمودیہ ہے بنا کیا ہوا سلطان محمود خان کا والد سلطان عبد المجید خان کہ بانی حال مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جدبلا واسطہ سلطان عبد الحمید خان سلطان حال کہ اوس مین کتب مثل کتب خانہ شیخ الاسلام ہین اور یہہ مدرسہ مین واقع ہے اوس مین درخت خرما وغیرہ واسطے سرسبزی کے نصب ہین اور شاگردون اور استادون کے رہنی کی جائے بھی اوسمین مقرر ہے اور معاش شاگردون کے واسطے بھی مقرر ہے اور یہ متصل مسجد نبوی کے ہے کہ یک جانب کی دیوار عین دیوار مسجد نبوی ہے جو دیوار مسجد نبوی کہ باب الرحمہ اور باب السلام کے درمیان ہے اور اسی دیوار مین دروانے آئینہ بندی کے نصب ہے کہ اسکو اگر کھولدیا جاوے تو مدرسہ بھی داخل مسجد نبوی ہوتا ہے اور مدرسے کے لوگ جماعت مین شریک ہوتے ہین تیسرا کتب خانہ مدرسہ حمیدیہ کا بنا کیا ہوا سلطان عبد الحمید خان سابق کا کہ کتب اس مین بہی بہت ہین مگر وہ مدرسہ مذکورسے کم ہین اور یک کوئی بیوی نے اقربا سلطان سے بھی قریب باب مجیدی کے یک کتب خانہ بنا کی ہے مگر کتابین اس مین بہت قلیل ہین کل مدرسہ مدینہ طیبہ مین قریب ساٹھ کے ہین اس مین مدرسہ ہائے سلطانیہ جو مشہور ہین ان کا ذکر ہوا اور مدرسہ امرا سلطان کے طرف سے جو باقی ہین یک مدرسہ شیر آغا دوسرا مدرسہ آباس صغیر تیسرا مدرسہ کرباس کبیر چوتھا مدرسہ حسن آغا پانچوان مدرسہ عثمان افندی ان سب مدرسون مین شاگردون کے واسطے اڑدب گیہون سکے مقرر ہین کسی سکو واسطے سال مین دو اور کسی کو واسطے

ذکر کیفیت کتب خانہ محمودیہ کا بیان کیفیت سلطان سلطان عبد المجید خان کا جو ہے نہ سلطان محمود خان

ذکر کتب خانہ مدرسہ حمیدیہ

سال مین دو اور کسی کے واسطے سال مین چہار بعضے شاگردون کے واسطے سوا سے
اڑ دب کے ماہوار بھی مقرر ہے سب سے زیادہ ماہوار شاگردون اور استادونکی مدرسہ
محمودیہ مین ہے کہ استادونکی ماہوار پانچہزار قرص اور شاگردون کے ماہوار ساٹھ سو
قرص تک ہے جو معلم کہ بمواجب پانچہزار قرص کے ہے وہ تمام استنبول سے
آتا ہے اور اس سے جو لوگ راہ و رسم پیدا کرتے ہین ماہوار مقرر کرا سلطان سے
مقرر کرا کے شاگردان مدرسہ مین داخل کرتا ہے اگر معلم مرجاوے اپنا مال و اسباب
بصورت لاوارثی شاگردون کو وصیت کرتے ہین استنبول کو نہین بھیجتے اس
سبب سے اکثر لوگ مدرسہ محمودیہ مین داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہین مدرسو
مین پچاس پچاس ساٹھہ ساٹھہ شاگرد تک بھی ہین مگر استاد و مہتمان مدرسہ جس قوم کے
ہین اپنی قوم کے سوا اس مدرسہ مین دوسرون کو داخل ہونے نہین دیتے ہر چند کہ
نیت سلطان اور بانی مدرسہ کی نفع عام ہے لیکن مدرسہ مین داخل ہونیکے واسطے
یک قید ہے کہ عیالدار آدمی کو نہین داخل کرتے اور جو داخل مدرسہ ہو کر
عیالداری کیا اوسکو بھی مدرسہ سے خارج کر دیتے ہین سوا اس کے مدرسہ مین داخل
ہونے کے واسطے عمر کا قید نہین ہے اور تعطیل ان مدرسون منگل اور جمعہ کو
ہوتی ہے وقت افتتاح مدرسون کا وقت اشراق ہے اور وقت بند ہونے کا
وقت عصر ہے اور یک مدرسہ سلطان عبدالمجید خان کی تیاری کا داخل مسجد نبوی ہے
اور اس مین دس مدرسہ ہین اور یہہ محض بچونکی تعلیم کے واسطے تیار ہوا ہے کہ اسکا
حال مفصلاً فصل نماز مین بیان کیا گیا مسافرخانہ جو اصطلاح مین حرمین شریفین
مین رباط کہتے ہین بکثرت ہین اکثر مہاجرین جو اطراف کے ملکون سے مدینہ طیبہ مین

بیان ماہوار معلمین ... قرص

بیان وقت افتتاح ... مدرسون کا

حاضر ہو کر اقامت کرتے ہین اپنا مکان واسطے سکونت مسافرین کے وقف کرتے
ہین بعد ان کے اگر کوئی وارث ان کا زندہ ہے اس مین مساکین رہتے ہین اور
وارثین کو بھی فقط حق سکونت رہتا ہے اسکو بیع نہین کر سکتے اور سماعت مین آیا
کہ رباط قریب تین سو ساٹھہ کے ہین مگر جن رباطون کا اہتمام سرکار کے طرف سے
ہے اوس مین سب مساکین ہی رہتے ہین اور جنکا اہتمام سرکار کی جانب سے نہین اور
غیر اہل مدینہ مثل افغان یا سندھ وغیرہ اسکے مہتمم ہین اس مین حسب دلخواہ اپنا
عمل کرتے ہین بعضے مساکین کو رکھتے ہین اور بعضون سے کرایہ وصول کرتے ہین
اور قدیمی لوگ مدینہ طیبہ کے ہین ان سب کو سلطان روم کے جانب سے کچھہ نہ کچھہ
ملتا ہے مگر بعد تقرر معاش سلطانی کے جو لوگ کہ اطراف سے وارد ہو کر مدینہ طیبہ
مین اقامت کئے ہین البتہ اون کو معاش نہین تاہم جو کہ مدینہ طیبہ مین استنبول سے
مہاجر ہو کر آتے ہین ہمراہ اپنی معاش سلطانی لاتے ہین مدینہ طیبہ مین ہر ملک کے
ہر طرف کے لوگ حاضر ہین بڑی جماعت ان کی ترکون کی ہے ان کے اہل مغارب
اور بخارا اور افغانی ان کو حرمین مین سلیمانی کہتے ہین اور اہل سودان یعنے قوم
حبش اور ہندوستانی سب قوم مین آپس مین اتفاق ہے مگر اہل ہند کہ اون
مین کمال نا اتفاقی ہے اسواسطے رباطہا اور باغہا جو ہر قوم نے وقف کئے ہین
انہین کی اختیار مین رہتے ہین مگر اہل ہندوستان کہ اس قوم کے وقفی املاک غیر
قوم کے ہاتھہ مین چلے گئے اور باعث اس کا یہہ ہے کہ ہر قوم اپنی وقفی املاک مین
اپنی قوم کے سوا غیر کو دخل نہین دیتے مگر اہل ہند کہ یہ غیر کو دخل دیتے ہین اور
اپنی قوم کو دور کرتے ہین انجام اس کا یہہ ہوتا ہے کہ یہہ لوگ اپنی قوم کے اوقاف سے

بیان نا اتفاقی اہل ہندوستان

نفع حاصل کرنے سے محروم رہتے ہین۔ علماء ہند سے جن کا حال سلطان تک اطلاع ہو گیا ہو
اون کو بھی معاش مقرر ہو جاتی ہے چنانچہ مولوی عبدالقدیر صاحب اور مولوی عبدالغنی
اور مولوی مظہر کے واسطے جانب سلطان سے معاش بیش قرار مقرر ہے اور سلطان
کے طرف سے کتون اور بلیون اور کبوترن کیواسطے بھی معاش مقرر ہے مگر بسبب تغلب
وتصرف اہل کارون کے برابر نہین پہونچتا ہے یہان اہل معاش تین قسم پر ہین آفاقی
اور دعاجی اور خسفہ اوقافی وہ لوگ ہین جو خادمین حرم شریف اور مساجد متعلقہ مدینہ
طیبہ مین ذکر اون کا بہ تفصیل فصل خدمت مین ہو گیا اور فرقہ دعاجی وہ ہے کہ ہمارے
محاورہ مین انکو دعاگو کہتے ہین یہہ وہ لوگ ہین جو مہاجرین استنبول کے اور اہل
مدینہ طیبہ کے ماسوا خادمین حرم کے ہین ان کو بطور دعاگوی معاش مقرر ہے اور
اور معاش ان کی بہ نسبت خادمین حرم شریف کے بیش قرار ہے یعنے دو ہزار تین ہزار
قرش تک بھی ماہانہ پاتے ہین اور یہہ لوگ عدد مین بھی بہت ہین یعنی ہزار ہا ہین۔
اور فرقہ خسفہ ایجاد کیا ہوا حال سلطان عبدالمجید خان خلد اللہ ملکہ کا ہے اور ایک
سال سے جاری ہوا ہے اوسمین ہزار بارہ سو آدمی ہین اور ان کا کام یہہ ہے
کہ یک جماعت قرآن خوانی کے لئے مقرر ہے اور یک خاص واسطے قرات
سورۂ اخلاص کے اور ایک واسطے قرات بخاری شریف کے اور ایک جماعت
واسطے کلمہ خوانی کے مقرر ایسی ہی قسم کے اور آدمی ہے اوسمین قاضی اور مفتی وغیرہ الغرض
بلا بھی داخل ہین اس جماعت کی ماہوار دو مجیدی سے کم نہین اور دس مجیدی
اور اس سے زاید بھی ہے ف جاننا چاہیے کہ یہہ کتاب مدینہ طیبہ مین
لکھی گئی پس جس جا کہ لفظ یہان کا آوے مراد اس سے مدینہ طیبہ ہے مسموع ہوا کہ

کر پچاس ساٹھ برس کے اول تک جماعت اوقاف کے واسطے چند قطعات اوقاف کے
بصرہ اور شام اور مصر سے مقرر تھے اس کے محاصل بعینہ مدینہ طیبہ مین داخل
ہوا کرتے تھے اور بلحاظ گرانبار ہونے روپیہ کے اشرفیان داخل ہوا کرتے
تاہم اشرفی اس کثرت سے داخل ہوتی تھی کہ گن کر تقسیم ہوتے تھے بلکہ پیالہ پیالہ
بقدر باشش مربع تھا کہ اوس مین اشرفیان بھر کر علی قدر مراتب تقسیم ہوتے
کسے یک اور کسے دو اور چار میسر آتے پھر سلاطین کی نظر تنگ ہوئی محاصل
اوقاف کو اپنی نگہداشت مین رکھ کر خادمین حرم شریف کے واسطے اس قدر
ماہوار مقرر ہوئی کہ ان کی گذر اوقات بفراغت تمام ہووے مگر اوس زمانہ
مین بہ نسبت اس زمانہ کے بہت ارزانی تھی یک شخص دو پیسہ مین بسیر تمام
کھاتا تھا ہمارے سرکار حیدر آباد دکھن سے بھی بخاری خوان اور حفاظ مقرر
ہین کہ ماہوار ان کی پندرہ روپیہ سکہ حیدر آباد بھی کم نہین اور سو روپیہ تک بھی
ہے اور سوا اس کے اور ریاستون سے بھی ایسے حفاظ مقرر ہین اور اہل
حیدر آباد کے طرف سے رباطین بھی پانچ سات ہین یک رباط خاص والی کے
اور سوا اس کے امرا کے طرف سے ہے اور صراحیان پانی کی سبیل کے ہزار ہا
مسجد نبوی مین رکھے جاتے ہین اکثر سلطان روم اور ان کے امرا اور خدیو مصر
اور ریاست ہائے اہل اسلام کے جانب سے مقرر ہین اور طریقہ اجراء سبیل کا یہ ہے
کہ تمام سال پانی پلاوین یک صراحی تو سال کو یک مجیدی لیتے ہین اکثر چند
حجاج خادمین کعبۃ اللہ کے بھی خدمت گذاری مگر اوہان انکا اسقدر دل وسیع نہین
جو مدینہ طیبہ مین دل ان کا خدمت گذاری خادمین روضہ منورہ اور مسجد شریف کے

ف / یہ زر حفاظ اور بخاری خوانی کا [illegible]

ف / [illegible]

وسیع ہوتا ہے کہ ہر گونہ یہان کے خادمین پر بدل نثار و فدا رہتے ہین اور ہر قسم سے
خواہ نقد ہو یا لباس یا صحایف قرانی یا اجناس خادمین کو گذرانتے ہین اسی باعث
اجناس از قسم لباس وغیرہ اور صحایف قران اور کتب وغیرہ عمدہ خوشخط مطلا بہدیہ
ارزان میسر آتے ہین جو کہ مکہ معظمہ مین ایسے ارزان نہین ملتے چنانچہ محرر اوراق حمایلی
قرانی کہ نہایت کم حجم اور بہت چھوٹی تقطیع کا قابل جیب مین رکھنے کے نہایت
کم ہدیہ مین لیا کہ شاید ہمارے ملک مین اس کے دس حصے ہدیہ مین بھی میسر نہ آتا
اور جب کوئی حرم شریف مین فقرا کو تقسیم عام کرتے ہو جے لوگ اس کا بہت اہتمام
کرتے ہین تا کہ شور غوغا برپا نہ ہووے اگر اس پر بھی شور غوغا ہووے تقسیم ملتوی
کرا دیتے ہین اور تقسیم کرنیوالے کو کہتے ہین کہ حرم کے باہر جا کر تقسیم کرو۔

فصل دہم بیان مین معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات آنحضرت

صلی اللہ علیہ و الہ وسلم کی بدو ظہور سے بلکہ اوس وقت سے کہ آپ عالم نور مین تشریف
فرما تھے آج تک بلکہ تا قیام قیامت اس قدر ظہور مین آئے ہین اور آوینگے
کہ طاقت بشریہ اوس کے عد د احصا سے عاجز ہے اور احصا اوسکا امکان نہین
انسان کے نہین علما اس امت مرحومہ کے واسطے حصول سعادت اپنی اور
ہدایت اس امت کے تحریر معجزات نبویہ سے دفترین مملو کئے اور بڑی بڑی کتابین تصنیف
کئے اس عاجز سراپا تقصیر کی کیا ہمت اور قدرت کہ تحریر معجزات نبویہ مین دم مارے
اور قلم اوٹھاوے تاہم بفحوائے وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ جذبہ عنایات
نبویہ نے کشان کشان اس امر پر لایا کہ جو کچھ مرحمت اور عنایات نبویہ اس فقیر پر
ہوئے وہ عرض کرے اور جن پر عنایات نبویہ ہوئے ہین بچشم خود معجزات دیکھے ہین

اور اس فقیر سے بیان کئے ہین وہ بھی کالمعائنہ ہین اوس کو تحریر کرے لہذا رجاءً
للقبول و ہدایۃً الامت رسول المقبول صلی اللہ علیہ وسلم چند معجزے اوسمین سے
عرض کرتا ہے اس فقیر بے نوال خاکسار سینہ فگار خاک پائے امت مرحومہ کو حضرت
حبیب رب العالمین شفیع المذنبین سید المرسلین باعث کون و مکان بادشاہ ہر دو جہان
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ۱۲۸۰ہجری بارہ سے اسی ہجری مین اپنے اقدام برکت
کے نزدیک طلب فرمائے اس سفر مبارک مین جو کچھ اس غریب پر عنایات رحمۃ للعالمین
کے شامل رہے عرض کرتا ہے کہ پہلے سب سے یہہ عنایات ہوئی کہ یہہ غریب محض مشغول
تعلم ظاہر مذاق اولیاء اللہ سے بالکل بے بہرہ تھا اس سفر مین کچھ شناسائی مذاق
اولیاء اللہ سے پیدا ہوئے دوسرا یہہ اوسوقت جہاز دخانی بہت کم تھے اتفاق
جہاز شراعی یعنی پردہ پر سواری کا اتفاق ہوا جہاز کو کئی طوفان راہ مین لاحق
ہوئے یہان تک مستول جہاز کا شکستہ ہوا اور جہاز بے راہ چلنے لگا پانی جو
جہاز مین پینے کے واسطے لیا کرتے ہین آخر ہوا ناخدا جہاز کا جانبری سے مایوس ہوا
پھر راکبین کی پریشانی اور بے ہراسی کا کیا عالم اور کیا حال بیان کرون سب
لوگ حضرت سے استغاثہ کے طرف مشغول اور مصروف ہوئے اور مولود خوانی
بکثرت شروع کئے پس بعنایات حضرت رحمۃ للعالمین اس بلائے عظیم سے
نجات پائے اور یکایک ایک ہوا بھی کہ جہاز بندر حدیدہ کو دو مہینہ کے عرصہ مین
جا کر لاحق ہوا اگر باد درست ہو تو بمبئی سے حدیدہ پندرہ دن کا راہ ہے تیسرا
امر ہوا کہ جب یہہ فقیر مع برادر صاحب بزرگ کے حدیدہ مین اوترا تپ محرقہ سخت
اس فقیر کو لاحق ہوئی کہ بظاہر اوس سے بھی جانبری دشوار معلوم ہوتی تھی اور

بسبب فوت ہونے موسم حج کے اکثر لوگ اپنے وطن کو واپس ہوئے بھائی صاحب
موصوف براہ شفقت اور مرحمت اپنے فرمائے کہ تو بھی اگر اپنے وطن کو واپس جاوے تو
مناسب ہے کہ ہوا اس ملک کی گرم ہے شاید کہ بخار کو نقصان کرے اس فقیر نے
کہا کہ ان حضرت کے قدمون کے طرف متوجہ ہوا پھر اپنے وطن کا کبھی ارادہ نہ کرونگا
اگر زندگی باقی ہے تو حضرت اپنے قدمون کے طلب فرماوینگے ورنہ یہہ بھی ملک عرب ہے
حضرت کے زیر سایہ مین رہونگا بعد تھوڑے ایام کے بھائی صاحب بھی چند عوارض
سخت یعنے اسہال اور ورم اور تپ مین مبتلا ہوئے مگر بتائید و اعانت حضرت کے
ہم دونون کو اس مہلکہ سے نجات ملی چوتھا یہہ امر ہوا کہ بعد صحت حاصل ہونے کے
ایک کشتی چھوٹی پر ہم سوار ہوئے اور ہمارے ساتھ بہت سے ہندی اور چند عرب تھے
ہوا موافق نہین ملی وہ بھی قریب تھی کہ مبتلاے طوفان ہوئی مگر کسی کو اس بات پر
اطلاع نہ تھی ناخدا اس فقیر سے کہا کہ ہم تمکو اطلاع کر دیتے ہین کہ اس کشتی پر بلاے
عظیم آنیوالی ہے تم دوسری کشتی پر چلے جاؤ چنانچہ دوسری کشتی راہ مین ہی تجویز
ہوگئی مگر جدہ شریفہ مین اترنا نصیب ہوا پھر ہم ال لیث بندر پر اترے اور بلاے
غرق سے نجات پائے لیث بندر سے مکہ معظمہ پانچ روز کا راہ ہے گو قافلہ طریق
سفر عرب مین ضروری ہے مگر یہان سوائے عنایات رب العالمین اور توجہات
سید المرسلین کے قافلہ کا نشان بھی نہ تھا جو تھی تو ہم تھے ایسے حال سے لیثیہ
بندر سے روانہ مکہ معظمہ ہوئے بدوون کا یہہ حال رہا کہ ہر منزل پر بعدد آتے
اور اطراف مین ہمارے حلقہ باندھے بیٹھتے بوقت رخصت بندی پھر وہ چلے
جاتے مگر بحمد اللہ کسی طرح کی تکلیف اون سے نہین پہونچی پس نجات بلائے غرق کشتی

ف بچنا کشتی ثانی غرق سے مؤلف کو سفر مدینہ طیبہ مین

سفر دوم مصنف بزیارت نصیب شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے اور حفاظت راہ کی یہہ دونو بھی حضرت کے عنایت اور مرحمت سے ہوئے
اور ہم باسانی تمام مکہ معظمہ مین داخل ہوئے اور جب ۱۲۸۱ سنہ ہجری بارہ سے اکیاسی
ہجری مین بعد حج و زیارت اپنے وطن کو مراجعت حاصل ہوئی حضرت کے جناب مین
یہہ التماس رہی کہ سفر اول واسطے حج فرض کے ہوا اب سفر ثانی خالص آپ کی
زیارت کے واسطے نصیب ہو پھر حضرت کے عنایات وکرم سے ۱۲۹۰ سنہ ہجری بارہ سو نود
ہجری مین اسباب سفر مہیا ہوا اس سن مین فقیر مع اہل وعیال حضرت کے قدموسی سے
مشرف ہوا اس سفر مبارک مین جو جو حضرت کے عنایات اس فقیر پر سرفراز رہے
وہ عرض کرتا ہے پہلے یہہ عنایت حضرت کی ہوئی کہ تیاری سفر کی یکایک پانچ سات
روز مین ہوگئی باوجودیکہ واسطے سامان سفر مع اہل وعیال کے مصارف معتد بہ ضرور
ہے دوسری عنایت حضرت کی ہوئی کہ جس وقت اتفاق سفر مدینہ طیبہ کا مکہ معظمہ سے
ہوا اثناء راہ مین وبا بشدت ہوئی کہ مبتلایان وبا بیان سے خارج ہے مسموع
ایسا ہوا کہ ایک روز مین پانسو آدمی تک بھی انتقال کر گئے اور جب مدینہ طیبہ مین
پہنچے شدت وبا علی حالہ تھی اوسی ایام مین مرحوم مکان اس فقیر کے وبا مین مبتلا
ہوئے اور ایسی شدت وبا اونپر ہوئی کہ حس وحرکت موقوف ہوئی اور تمام آثار
ردیہ اونپر نمود ہوئے یعنی برد اطراف اور نیلگونی ناخن اور بیہوشی اور عمق مین
جانا آنکھون کا آخر مین بشکل غرغرہ کے بند ہی حضرت کی خدمت مبارک مین
بھی التجا اور التماس رہا کہ اگر اپنی کنیز اپنے جوار مبارک مین علی الدوام رکھے
تو عنایت اور مکرمت ہے یا اگر مع الخیر والعافیہ اس غلام کے ہمراہ فرمائین تو
فضل ومرحمت ہے اسی عرصہ مین ایک اہل مدینہ اثناء طریق مین ملاقات فرما کر

ایک پرچہ کاغذ عنایت فرمائے جب دیکھا تو اوس مین یہہ درود لکھا ہوا تھا اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد صلوٰۃ تملاء خزاین اللہ نوراً ویکون کنا وللمومنین فرجا وفرحا وسرورا وعلی آلہ وصحبہ وسلم پس یہہ درود شریف دیکھتے ہی فقیر کو بشارت صحت کی حاصل ہوئی چنانچہ پرچہ اوس درود کا تبرکا وتیمنا کتاب دلائل الخیرات مین اس فقیر کے ابتک رکہا ہوا ہے پہر اونہین ایام مین آثار صحت کے شروع ہوئے بعد اوس کے ایک معجزہ ظاہرہ وباہرہ حضرت کا یہہ ظہور مین آیا کہ ایسا مریض کہ جس کو حرکت اور بات کی طاقت نہ تھی پانچ چار روز کے ہی عرصہ مین اسقدر طاقت حاصل ہوئی کہ بسواری شتر راہی مکہ معظمہ ہولے والحمد للہ علی ذلک اور اس سفر مبارک اکثر دعا بطلب شیخ کامل رہے بعد ختم سفر تھوڑے ہی عرصہ مین حق تعالے نے خدمت مین شیخ کامل کے حضرت رحمت للعالمین کی عنایت اور شفاعت سے پہنچایا والحمد للہ علی ذلک اور اس سفر مین بوقت مراجعت اتفاق سوار ہونے کا جہاز دخانی پر ہوا اثنا طریق مین خزانہ انگشت دخانی مین آتش زدگی ہوئی کہ کوئلہ بہڑک اوٹھا سب لوگون کو نہایت پریشانی ہوئی کہ صورت مایوسی اون کے نظر مین پڑی مسلمان ظاہرا وباطنا حضرت کے طرف ملتجی اور مستغیث ہوئے بس شان رحمت حضرت رحمت للعالمین کا یہہ ظہور ہوا کہ اطفاء اوس آتش عظیم کا ہوا اسی سفر مین سید آحمد نامی رفیق تھے کہ بوقت تیاری قافلہ مرض گہٹنی مین مبتلا تھے اور یہہ مرض نہایت سخت تہے کہ پاون اس سے

حصول شیخ کامل ہوا
نجات از آتش زدگی جہاز ہوا
صحت پانا رفیق سید احمد صاحب کا بیماری ... سے ... مین

شل ہوجاتے ہین اور صحت اس سے بہت شاذ ہے اون کا یہہ حال ہوا کہ حرکت
کے ساتھہ ایک صیحہ اور آواز کرتی اور جائے ضرور بھی بیٹھے ادا کرتے بوقت
طیاری قافلہ کے اون کو بھی شوق زیارت ہوا چونکہ بظاہر اون سے سفر محال
الوقوع تھا لوگون نے ہرچند منع کیا انہون نے آخر اون کو دو چار شخصون نے
پکڑ کر سوار کیا روز دوم سے ہی افاقہ شروع ہوا مدینہ طیبہ تک صحت تام حاصل
ہوئی الحمد للہ علیٰ ذٰلک بعد اختتام اس سفر مبارک کے یہہ فقیر خدمت مین
شیخ کامل کے حضرت کی سرفرازی مبارک سے پہونچا اور دس سال خدمت مین
شیخ کے رہا پھر ۱۳۰۳ تیرہ سے ہجری مین بہمراہی خدمت شیخ کے بارسوخی
جذبہ عنایات حضرت رحمۃ للعالمین سے اتفاق سفر حرمین شریفین کا ہوا
اور اس سفر مبارک مین جو عنایات اور مراحم حضرت کے شامل حال اس
فقیر کے رہی وہ عرض کرتا ہے جس ایام مین کہ قافلہ مدینہ طیبہ کا طیار ہونا
شروع ہوا کہ بس اب پانچ روز مین ہی نکلتا ہے سید شاہ حماد صاحب صاحبزادہ
خرد حضرت کے بشکایت تپ محرقہ بشدت بیمار ہوئے اور بہ مرصام نہایت سخت
کہ طبیب وغیرہ سب پریشان ہوئے اور بظاہر صورت سفر مدینہ طیبہ کی دشوار
نظر آئی اور سب کے سب حضرت کی جناب مین ملتجی ہوئے کہ ہم حضرت کی خدمت مین
حاضر ہونے مضطر ہین اب یہہ صورت بندہی ہے کہ حضرت کی عنایت خاص کے
حاضر ہونا حضرت کے قدمون کے پاس دشوار نظر آتا ہے پس یہہ وقت حضرت کی
عنایات خاص کا ہے حضرت کی توجہات سے اوس مرض مین نوعے افاقہ ہوا
پھر اوسی حالت مین سفر مدینہ کیطرف ہمت فرمائے بحمد اللہ مدینہ طیبہ کے

ف — صحبت ... صاحب ... [illegible]

پہونچنے تک صحت تامہ صاحبزادہ صاحب کو حاصل ہوئی فقیر قبل سفر مدینہ طیبہ کے
چھہ مہینے کے عرصے سے بیمار تھا جسوقت کہ رخ بجانب مدینہ طیبہ ہوا اوسی روز صحت تام
حضرت کی عنایت سے حاصل ہوئی اور اثناء طریق مین بہت سے مضرات بخار مثل انگور
وغیرہ ہی استعمال مین آئی مگر کچھہ مضر نہین ہوئی بنتی یعنے لڑکی دختر کی اس فقیر کے بھی ہمراہ
تھی چندماہ سے بیمار تھی اور ضعف جثہ اور طوالت مرض کے باعث سے نہایت نقاہت
لاحق حال اوس کے ہوئی تھی اثناء راہ مدینہ طیبہ مین اور بعد پہونچنے کے بھی بیمار
رہی یہہ ایک وقت روضہ منورہ کے پاس حاضر کر کے کہا کہ تم اپنی صحت مزاج
کے واسطے عرض حضرت کی خدمت مین کرو وہ صغیرہ نے موافق تعلیم کے اپنی صحت
مزاج کے واسطے عرض کی دوسرے روز سے اوسکو صحت کاملہ سرفراز ہوئی الحمد
للہ علی ذالک وقت حاضرباشی اس فقیر کے مدینہ طیبہ مین اولاوطن سے خط
متضمن بشکایت سخت مزاج آیا پھر بعد ایک مدت کے ایک خط آیا کہ اوس سے
شکایت مزاج فقیرزادہ اور اون کے بچونکی معلوم ہوئی پس یہہ فقیر یہہ سب کی
عافیت اور صحت کے واسطے حضرت کی خدمت شریف مین عرض کیا حضرت کی توجہ سے
سب کو صحت حاصل ہوئی اور مع الخیر والعافیہ ملاقات ہوئی روضہ منورہ کے
داخلے کا ایسا طریق ہے جو لوگ جالی شریف کے اندر داخل ہونا چاہتے ہین تو چھو
چھو جون کو کچھہ نذر گذرانتے ہین پس وہ جالی شریف مین لیجا کر مشرف کروا تے
ہین اور چھوٹے خوجون پر ایک بڑا خوجہ ہوتا ہے اور اوسپر ایک اور بڑا خوجہ افسر
ہوتا ہے کہ وہ امیر کبیر صاحب معاش اور عزت ہوتا ہے اوس کو خزانہ دار کہتے ہین
اور وہ ایسے امورات جزئیہ کے طرف متوجہ اور ملتفت نہین ہوتا نشست اوسکی

ف صحت پانا بنتی مولف کا

ف صحت پانا جملہ عیال واطفال مولف کا۔

ف حاضری مولف کی واسطے داخلے روضہ منورہ سے [illegible]

اکثر چبوترہ اغوات پر رہا کرتی ہے حضرت شاہ غلام محمد قادری و سید شاہ حماد قادری
مدظلہما ہر دو صاحبزادے پیر و مرشد کے اکثر اون سے جانب روضہ شریف کے
پاس حاضر رہا کرتے مگر ان سے کبھی ملاقات نہین فرمائے جب وقت رخصت کا
مدینہ طیبہ سے قریب پہونچا وہ افسر خواجگان صاحبزادون سے از خود فرمایا کہ تمہارا
وقت روانگی کا قریب آیا ہم تمکو داخلے روضہ شریف سے مشرف کروائین گے صاحبزادگان
موصوف اس فقیر سے ذکر فرمائے کہ ہمکو خزانہ دار داخلے روضہ منورہ کے واسطے
کہتے ہین اگر تیرا بھی ارادہ ہو تو مناسب ہے فقیر نے ان سے عرض کیا کہ یہہ سرفرازی
حضرت کی آپ ہی کے واسطے خاص ہے مجھکو کیا لیاقت کہ ایسے امر سترگ مین
جرارت کرون اور ہرچند کہ حجاج نذر گذران کر درخواست سے داخلے سے مشرف
ہوتے ہین مگر یہہ فقیر باوجودیکہ مدت معتد تک حاضر رہا مگر اس امر مین جرارت اور
درخواست نہین کیا کہ ہم باوجود عدم لیاقت اپنے سے درخواست اور جرارت
کرنا خلاف ادب سمجھا بعد تھوڑے ہی عرصہ کے بعد نماز ظہر خزانہ دار نے صاحبزادگان
موصوف سے کہے کہ آجکے روز بعد نماز عصر غسل کرکے حاضر رہو داخلے سے مشرف ہونگے
پہر براہ الطاف صاحبزادگون نے فرمائے کہ آجکے روز بعد نماز عصر کے حکم داخلے کا ہوا ہے
تو بھی اگر ہمراہ حاضر رہے تو مناسب ہے پہر یہہ فقیر جواب مین عرض کیا کہ حق تعالی یہہ
سرفرازی خاص آپ ہی کے واسطے فرمائی یہہ کمترین اس امر کی کہان لیاقت رکھتا
ہے جبکہ وقت نماز عصر قریب ہوا صاحبزادگان موصوفین غسل اور تبدیل لباس
فرماکر مسجد نبوی مین حاضر ہوے یہہ فقیر بھی بحال خود نماز عصر کے واسطے حاضر مسجد نبوی
ہوا اور اپنی معمولی جائے پر بیٹھا اور نشست گاہ اس فقیر کی مسجد نبوی مین نشست گاہ

صاحبزادگان سے اور خزانہ دار سے بعید تھی کہ خزانہ دار اپنی جائے پر بیٹھے تو
اوس طرف نظر انکی واقع نہووے پہر جبکہ صاحبزادون کو ملاقات خزانہ دار سے ہوئی
تہوڑے عرصے کے بعد فقیر کے طرف دور سے اشارہ کرکے فرمائے کہ وہ ہندی کو بھی ہم
اپنے ساتھہ رکہو پہر صاحبزادہ صاحب نے فرمائے کہ اب تمکو حکم ہوا ہے اپنے
مکان مین غسل اور تبدیل لباس کرکے حاضر ہو یہہ فقیر حضرت کی عنایات اور
کمال خوشنود اور سرفراز ہوا اور مکان مین جاکر بعد غسل اور تبدیل لباس کے حضور مسجد
نبوی ہوا بعد ادائے نماز عصر کے خزانہ دار بکمال الطاف فرمائے کہ اب داخلے کا وقت
تم موم بتی روشنی کے واسطے نہین لائے چونکہ زائرین کی عادت موم بتی ہمراہ اپنے
رکہنے کی ہوتی ہے اور ہم عادت سے واقف نہ تھے خزانہ دار صاحب نے اپنا
نقرئی کیفہ اور موم بتی دیگر صاحبزادون کو اور اس فقیر کو اپنے سامنے رکہہ کر ہمراہ
جالی شریف کے اندر لے گئے اور ہاتھہ پکڑ کے وہان کے اداب تعلیم کئے اور
جالی شریف کے مشرف فرمائے والحمد للہ علی منتہ واحسانہ فی الحقیقت
جس وقت آدمی جالی شریف کے اندر حاضر ہوتا ہے اوس کے قلب پر کمال رعب
وہیبت شاہنشاہی پیدا ہوتی ہے اور دل مین اوس کے ایک طرح کا لذت اور
ذایقہ اور کیفیت خاص حاصل ہوتی ہے کہ وہ تحریر مین نہین آتے ویسا ہی
حال وقت حضوری مسجد نبوی کا ہے اور یہہ حال عام مومنین کے واسطے عنایت ہے
اور خاص لوگون کے واسطے احوال خاص ہے مسموع ہوا ہے کہ اب جو خزانہ دار ہین
یہہ نہایت اعلی طبیعت ہین انپر عنایت خاص حضرت کی سرفراز ہے اس واسطے
اون کی اقامت مدت مدید سے مدینہ طیبہ مین ہے ورنہ بعد تین سال کے خزانہ دار

استنبول سے نئے آتے ہین اور اون کا تبدل ہوتا ہے دوسرے روز داخلے کے اس
فقیر نے روضہ شریف مین عرضی اپنی خزانہ دار کو دیا وہ دن اور وہ شب اوس عرضی کو روضۂ
مبارک مین گذران کے دوسرے روز اوس عرضی کو اپنے دونون آنکھون سے لگا کر
عنایت فرمائے اور موم بتی بھی تبرک روضہ منورہ کا صاحب زادون کو اور اس فقیر کو
عنایت ہوا والحمد للہ علی ذلک مولود شریف برزنجی اکثر مسجد نبوی مین اہل مدینہ
اور سلطان کے طرف سے خاص شب دوشنبہ مین قرارت ہوا کرتا ہے اور حضوری
اس فقیر کو مجالس مولود مین اکثر رہی اور عموماً یہہ امر ہے کہ جس جا ذکر شریف حضرت کا
خصوصاً ذکر مبارک مولود حضرت کا ہووے پہر کسی جا اور کسی ملک مین ہووے اوسجا
پر توجہ خاص حضرت کی سرفراز رہتی ہے پہر ایسے موضع متبرک مین کہ عین حضوری حضرت کی
ہے کیون نہ ہووے مگر بعد نماز جمعہ مسجد نبوی مین ایک حلقہ شیخ مرغنی کا ہوتا ہے
کہ اوس مین مولود تصنیف شیخ عثمان مرغنی پڑہا جاتا ہے جب اوس حلقہ مین کیفیت
خاص پائے گئی کہ وہ مجالس مولود سے زیادہ تھی اوس کا بیان تحریر مین نہین آتا
وجہ اوس کا مقبولیت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے کہ شیخ عثمان مرغنی
رضی اللہ عنہ کو ارشاد حضرت کا ہوا کہ تم ہمارا مولود تصنیف کرو اور قافیہ فقرہ اولے
ہا اور فقرہ ثانی نون رکہو اور جب یہہ مولود قرارت کیا جائے گا اور جب اوس مجلس مین
ہم آوین گے شیخ عثمان مرغنی اولیاء کامل سے ہین کہ مرتبہ قطبیت کا اون کو حاصل ہے
اور طریقہ مرغنہ اونہین سے ایجاد ہے اور یہہ طریقہ فرع طریقہ عالیہ قادریہ کا ہے
رضی اللہ عن صاحب الطریقہ وجعلنا عنہ نعالہ فی الدارین الحمد
للہ والمنہ جب سے کہ اتفاق حضوری اس فقیر کا اوس حلقہ شریفہ مین ہوا مرا جمعت

تک کبھی ناغہ نہ ہوا پھر جب کہ ایام مراجعت قریب آئے خیال ہوا کہ اس مولود شریف کی
نقل اور اجازت شیخ سے لیا چاہئے تا کہ علی الدوام قرارت اس مولود کی بروز جمعہ
جاری رہے اور یہہ مولود نہایت شاذ اور کمیاب ہے بخلاف اور مولودون کے کہ وہ
مطبوع ہین اور اون کا ملنا آسان ہے مگر بباعث قریب ہونے ایام سفر کے اتنی
فرصت نہ ہوئی کہ نقل مولود شریف کی جاوے اوس مین خاطر نہایت متردد رہی
پھر حضرت کی عنایت ہوئی کہ وہ مولود شریف نہایت آسانی سے بقیمت حاصل ہوا
اور اجازت اوس کی شیخ نے عنایت فرمائی بوقت اجازت دینے کے شیخ نے نام
اس فقیر کا استفسار فرمائے یہہ فقیر نام اپنا شیخ سے بیان کیا پھر جب کہ کاغذ اجازت کا
شیخ سے عنایت ہوا اوس مین بجائے نام اس فقیر کے بدر الدین تحریر تہا اس سے
بھی تفاول اپنے مقصود کا کیا کہ عنایت کاملہ اوس بدر کامل یعنے ذات پاک سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شامل حال ہے انشاء اللہ تعالی پھر شب دوشنبہ کو اوس
مولود کی قرارت روبرو جالی شریف کے کیا اور روز دوشنبہ سفر مدینہ طیبہ سے ہوا
الحمد للہ حضرت کی عنایت سے ابتک بروز جمعہ قرارت مولود شریف کی ناغہ نہین ہوئی اور
اوس مین عجایب اور غرایب فواید اور برکات حاصل ہوئے ؎ دل من داند و من دانم
و داند دل من والحمد للہ علی ذلک سید محمد رضوان اہل مدینہ سے ہین اور
مسجد نبوی مین اجازت دلایل الخیرات کی دیا کرتے ہین اور اون کو اجازت قصیدہ
بردہ کی بھی حاصل ہے سفر ۱۲۸۲ ہجری مین اجازت دلائل شریف کی بھی یہہ فقیر نے
اون سے حاصل کیا اس سفر مین اون سے عرض کیا کہ اجازت قصیدہ بردہ کی بھی
بعد قرارت اوس کے عنایت ہوئی شیخ موصوف تامل فرما کر ارشاد فرماسے کہ تو عربی

[حاشیہ: ف — حاصل ہونا مولود شریف کا بعنایت ربانی باوجود قلت فرصت کے اور ہونے اس کے سفر سے ۱۲۸۰]

[حاشیہ: ف — حاصل ہونا اجازت قصیدہ بردہ کا اور شیخ الدلایل سے اجازت قصیدہ بردہ سے لینا بعد اعراض بوجہ عرض جانب حضرت ۱۲۸۲]

جانتا ہے تجھکو قرارت کی کچھ ضرورت نہین تجھے بلا قرارت اجازت قصیدہ بردہ کی
دیا اس فقیر کو کمال شوق قرارت قصیدہ بردہ کا روبرو شیخ موصوف کے تھا افسردہ خاطر
ہوا اور حضرت کی جالی شریف کے روبرو حاضر ہوکر عرض کرتا رہا کہ قرارت قصیدہ
بردہ کی روبرو شیخ کے نصیب ہو تو کیا خوب ہے پھر چند روز کے بعد خود شیخ نے اس فقیر کے
پاس تشریف لاکر فرمائے کہ تو قرارت قصیدہ بردہ کی میرے روبرو چاہتا ہے اب آکر
قرارت کر پھر فقیر نے لفظاً لفظاً قصیدہ بردہ شیخ کو سناکر اجازت قصیدہ بردہ کی شیخ سے
حاصل کیا الحمد للہ علی ذلک عرس صاحب الدلائل بتاریخ وفات اون کے
شیخ الدلایل کیا کرتے ہین اور مدینہ مین طریقہ عرس کا ایسا جاری ہے کہ اول ختم قران
کرتے ہین بعد مناقب صاحب عرس قرارت کرکے خرما تقسیم کرتے ہین ایام عرس مین
یہہ فقیر مدینہ طیبہ مین حاضر تھا اور شیخ الدلایل اس مجلس مین حضوری کی دعوت فرمائے
فقیر حسب دعوت شیخ کے مجلس مین عرس صاحب دلائل کے حاضر رہا جب کہ نوبت
تقسیم خرما کی آئی بسبب اژدہام خلایق کے قاسم خرمانے اس فقیر کو نہین دیکھے اور
تبرک سے یہہ فقیر محروم رہا دل مین یہہ خیال آیا کہ افسوس تو تبرک سے محروم رہا پھر جب کہ
مجلس برخواست ہوئی اور فقیر بھی درخواست کیا تو کیا دیکھا کہ زانو کے نیچے خرمائے
تبرک موجود ہین پس یہہ کرامت صاحب دلائل کی اور معجزہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا جاننا کرامات اولیا اس امت کے مرحومہ عین معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین
سید عبد المومن نواب جو باب الرحمن کہتے ہین کہ مین مواجہ شریف مین جالی شریف کے
پاس ہر روز قران شریف پڑہتا تھا کہ وہ قران شریف نہایت مطلی اور خوش خط تھا
ایک روز وہ قران شریف پڑہ رہے تھے اور پڑہتے پڑہتے ایک طرف متوجہ ہوئے

قران شریف کو بنیائے وہ کہتے ہین کہ ایک بھائی میرے تھے کہ وہ مجہہ سے بڑے تھے
اور مین اونسے بہت ڈرتا تھا اوس وقت مجھکو اون کا خیال آیا کہ اب مجھکو بڑے
بھائی میرے کیا کہین گے مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین عرض کیا کہ یا
رسول اللہ جب تک آپ میرا قران شریف مجھے نہ دلوا دین گے مین یہان سے
نہ اٹھون کا اور عرض کرکر کتنی دیر تک وہین حاضر رہا جب بڑے بھائی میرے
مجلکو گھر مین نپائے وہین وہ بہی آگر مجکو کہنے لگے کہ چلو مین نے کہا نہین آنا انہو
کہے کہ جو چیز کو تمنے کہو دئے تھے مجکو مل گئی اب اٹھو آؤ مین یہہ خیال کیا کہ شاید چپ
میرے آنے کے واسطے وہ ایسا کہتے ہین پہر آخر وہ قران اپنے لڑکے کے ہاتھ سے
منگواکر مجھے بتلائے اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد و
بارک وسلم راوی کہتے ہین کہ مین نے بخیال اس بات کے کہ یہہ اسرار نبوی ہے
وہ افشا کرتے ہین یا نہین اور مجھے اون سے خوف اور آداب تھا نہین پوچھا کہ آپکو
کس طور معلوم ہوا کہ قران گیا اور آپکے پاس یہہ قران کیسا آیا راوی موصوف
کہتے ہین کہ مین نے بچشم خود معائنہ کیا کہ ایک بار ایک شتر ضعیف ونحیف درماندہ
باب السلام مسجد نبوی کے طرف متوجہ ہوا ہرچند کہ لوگ اوسکو ممانعت کئے مگر وہ باز رہا
آخر باب سلام کے روبرو آکر دو زانو بٹھہ گیا جو لوگ اوس کے نزدیک آنے کا
ارادہ رکہتے اون کو کاٹنا آخر لوگ اوس کے خوف سے نزدیک نہ آتے جب کہ
باشا شیخ الحرم آیا اوس کے طرف تواضع سے متوجہ ہوا باشا نے دریافت کیا کہ
یہہ شتر کہان کا ہے معلوم ہوا کہ یہہ شتر سرکاری کارخانہ سلطان کا ہے باشا نے
شتربان کو بلایا معلوم ہوا کہ شتربان اوسکو خوراک بہت کم دیتا ہے اس واسطے

شتر کا دربار نبوی میں فریاد کرنا [handwritten margin note, partly illegible]

وہ نہایت ضعیف اور لاغر ہوگیا اور آنحضرت کی خدمت مبارک مین استغاثہ کیا باشا نے اسیوقت اوس کو حبس کا حکم دیا جب کہ عساکر سلطانی شتربان کو حبس کے واسطے لے چلے شتر خود بخود اوٹھہ اوس کے پیچھے روانہ ہوا باشا نے اوسکی خوراکی کا بندوبست بخوبی کیا پہر وہ چند روز ہی مین مرگیا باشا نے اوس کے دفن کا حکم دیا سبحان اللہ حال اس شتر کا مصداق قول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ ہوا ؎ شتر را کہ شور و طرب و رہنر است ؛ اگر آدمی را نباشد خر است ۔ راوی موصوف کہتے ہین کہ ایک روز مین باب نسا پر اپنے عہدہ بوابی بارگاہ نبوی پر مامور بیٹھا تھا یکایک ایک بکری سراسر مجروح خون اوسکی جراحت سے جاری ہے اوس باب نسا سے مسجد نبوی مین داخل ہونے کا قصد کی مین اوس بکری کو دخول مسجد نبوی سے ممانعت کیا مگر وہ دخول مسجد شریف سے باز نہین آئی آخر اوس پر چند ضرب چوب دستی سے کیا اور پیچھے نھین ہٹی اور داخل ہوئی مین باز نہین آئی جب کہ یہان تک نوبت پہونچی کہ مین اوسکی دم پکڑ کر کھینچا پہر بھی وہ نہ مانی بلکہ ایسا زور کی کہ وہ داخل مسجد شریف ہو گئی اور مین بھی اوس کے ساتھہ داخل مسجد شریف ہوگیا اور اوس کشمکس مین میرا لباس بھی اوس بکری کے خون سے بھر گیا باشا شیخ الحرم اوسوقت مسجد نبوی مین بیٹھے تھے یہہ حال کشمکس کا دیکھکر فرمائے کہ تم بھی اپنے کام پر مامور ہے اور وہ بھی اپنے کام پر مامور ہے اب تم اپنے عہدہ کا حق ادا کر چکے اوس کو اپنے حال پر چھوڑ دو راوی کہتے ہین کہ جب مین اوسکو چھوڑ دیا وہ سیدہی جالی شریف کے نزدیک حاضر ہوکر دہلیز پر باب شامی کے سر رکھدی اور دیر تک ویساہی سر رکھے رہی بعد دیر کے سر اپنا اوٹھاکر جس طرف سے کہ آئی تھی اوسی طرف سیدہ چلے گئی مگر معلوم نہوا

سبحان اللہ فی صحیح ... (حاشیہ)

کہ وہ کہان سے آئی تھی اور کہان گئی اور کیا اوس مین سر تھا ینبوع ایک شہر ہے
مدینہ طیبہ سے پانچ منزل کنارہ دریا پر واقع ہے جہاز اور کشتیون مین غلہ اور جملہ سامان
ینبوع پر آتا ہے اور وہان سے مدینہ طیبہ مین داخل ہوتا ہے چونکہ ینبوع سے
مدینہ طیبہ تک کوہستان ہے اور مسکن بدویان ہے اس باعث سے بادشاہ کا
اہتمام وانتظام تائید اور اعانت عسکری سے سامان وغلہ لاتے اور لیجاتے ہین
راوی موصوف کہتے ہین کہ خالد بادشاہ کے عہد مین ایک روز ایسا اتفاق ہوا
کہ ایک مجلس ہوئی کہ خالد بادشا اور اہل مدینہ مجتمع تھے کسی تذکرہ پر بادشا موصوف
نے اہل مدینہ سے مخاطب ہوکر کہا کہ اگر ہم لوگ نہوتے تو مدینہ طیبہ مین غلہ نہ آتا اور
اہل مدینہ فاقون سے مرجاتے ایک دو اہل مدینہ سے جو نزدیک بادشا موصوف کے
بیٹھے تھے فی الفور اوس کا جواب بادشا کو دے کہ تم جھوٹ بولتے ہو اگر تم لوگ
نہ ہو حق تعالے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ہمکو طعام آسمان سے
بھیجے گا ہم حق تعالے کے حبیب کے جوار اور ہمسایہ ہین بادشا کو یہہ بات اونکی سخت
معلوم ہوئی اور غلہ کا اہتمام اور انتظام اوس نے بالکل موقوف کیا بخیال اس امر کے
کہ وہ اپنے کلام کی عذرخواہی کرین جب کہ اوس پر انہون نے عذرخواہی نہین
کی عساکر کو حکم دیا کہ شہر کے دروازہ بند کردو اور بندوبست اس امر کا رکھو
نہ اندر سے کوئی باہر جاوے اور نہ باہر سے کوئی اندر آوے پس غلہ کی
آمدورفت کا کیا پتہ ہے موافق حکم بادشا کے انتظام اس امر کا بخوبی کیا گیا
اس عرصہ مین غلہ اور اشیار از قسم کرانہ وغیرہ کا نرخ تیز ہوا اور ایک ہفتہ تک
تیزی نرخ مین رہی دوسرے ہفتہ مین یکایک نرخ جمیع اشیار کا نہایت ارزان

ہوا کہ پہلے سے بھی مضاعف باشا کو اس امر کی اخبار پہونچی اور اس امر کا تجسس ہو
معلوم ہوا کہ آج کے روز صبح کو اونٹ غلہ اور کرانہ اور ہر قسم کے اشیاء کی بکثرت
مدینہ طیبہ مین داخل ہوئی کہ سب بازار مدینہ طیبہ کے اس سے مملو ہو گئے باشا نے
جو عساکر کہ دروازون کی بند و بست کے واسطے مقرر تھے اونپر نہایت غضبناک ہوا
اور کہا کہ تم قابل سزائے سخت ہو باوجود ممانعت کے یہہ اسباب اور سامان کثیر
دروازون سے کیونکر آنے دئے انہون نے کہے کہ دیکھو دروازے بند مین
اور اسکے قریب مین جو ساکنین ہین اون سے دریافت کر لو اور ہمارے دروازون سے
اگر سامان اور غلہ کا آثار ثابت ہووے جو سزا ہمارے حق مین تجویز فرماوین
سزاوار ہین باشا نے ہر چند تفحص اور تلاش کیا پتہ نہ ملا کہ یہہ اونٹ کہان سے
آئے تھے اور کہان گئے پہر باشا اپنے فعل پر نہایت پشیمان ہوا ایک روز
دعوت اہل مدینہ کی کیا اور سب کے قدمونپر اپنا سر رکہا اور کہا تم جو کچہ کہو
سزاوار ہے مجھسے جو قصور ہوا معاف کرو یہہ فقیر ۱۲۸۰ ہجری مین حاضر مدینہ طیبہ
ہوا تھا خالد باشا کو دیکہا اور اون سے ملاقات ہوئی باشا موصوف نہایت
ذی خلق اور انصاف پرست تھے اور اہل مدینہ کی خدمت گذاری مصروف تھے
چونکہ اکثر اہل مدینہ کو سلطان سے معاش مقرر کئے چنانچہ شاہ عبد الغنی صاحب
ور شاہ عبد الغنی صاحب جو ہندوستان سے مہاجر ہوئے تھے ان کی تقرر
معاش مین وہ بہت سعی کئے راوی موصوف کہتے ہین کہ یک وقت مین مدینہ
منورہ مین غلہ نہایت گران ہوا ایک اہل مدینہ جو غلہ فروشی کیا کرتے تھے اور غلام
اون کا دوکان پر تھا اوس دوکان مین جا کر غلہ کا نرخ دریافت کیا اونہون نے

جو نرخ گران اوس وقت مین غلہ کا تھا بیان کئے مین نے سنکر کہا کہ اللہ اکبر
غلہ بہت گران ہے پس وہ غلام نے یہہ بات میری سنکر واسطے طپانچہ کے ہات
اٹھا کر کہے کہ تم مدینہ مین رہکر ایسی بے صبری کی بات کہتے ہو اوسوقت مجھے اونکی
نصیحت نہایت پسند آئی اور جب سے مین اکثر انہین کی دوکان پر غلہ خرید کرنے
کے واسطے جایا کرتا ایک دو روز کے بعد صبح کو مین نے اونکی دوکان پر غلہ
خرید کرنے کے واسطے گیا غلہ کا وہی نرخ تہا جب کہ بعد ظہر کے گیا غلہ کو نہایت
ارزان پایا حالانکہ کوئی آمدنی ہوئے معلوم نہین ہوئی مین غلام سے پوچھا کہ آج
لکایک نرخ غلہ ارزان ہوا یا کسی طرف سے آمدنی آئی یا حاکم وقت کے طرف سے اوسکا
بندوبست ہوا غلام نے کہا کہ نہ آمدنی غلہ کی آئی نہ حاکم وقت نے بندوبست کیا فکر تم
اس کی مت کرو تمکو کیا کام ہے پہر مین نے کہا کہ مجھکو تم ضرور معلوم کرو کہ یکایک
ارزانی غلہ کا کیا سبب ہے پہر انہون نے بہت خفا ہوکر جہڑ دئے اور کہے تم اصرار
مت کرو اور اوسکو مجھسے مت پوچھو مین اونکے غصہ کو تحمل کر گیا اور اپنے اصرار سے
باز نہ آیا پہر مین نے جب بہت اصرار کیا تو اونہون نے کہے کہ سر نبوی ہے تم کو
کہتا ہون کہ آج کے روز ظہر کے وقت ایک گونی غلہ کی بازار مین آنکر گری پہر ہر ایک
اہل دوکان جو اوس گونی کو دیکہتا تہا اپنی دوکان مین جاکر نرخ غلہ ارزان کرتا تھا
یہان تک کہ تمام بازار مین غلہ ارزان ہوگیا مگر معلوم نہین ہوا کہ وہ گونی کہا سے
آئی اور دوکان دارون کے ذہن مین محض ایک گونی کو دیکھہ کر کیا خیال ہوا
کہ وہ غلہ ارزان کرنے لگے راوی موصوف کہتے ہین کہ یک وقت مجھے مجردی سے
نہایت تکلیف ہوئی اور مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خاتون جنت

چہپا ہونا ساکن نکاح کا اور عجیب باعث استغنا کے حضرت شریف

رضی اللہ عنہا کی جالی مبارک کے پاس اپنے نکاح کے واسطے عرض کیا کرتا چند روز
کے بعد یکایک روز مین نے خواب مین دیکہا کہ مین جالی مبارک کے پاس حاضر
ہون اور ایک بیوی حضرتہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا کی جالی شریف کے پاس
حاضر ہین اور حضرتہ سے عرض کرتے ہین کہ مین تمہارے عبدالمعین کو اپنی لڑکی
دی پہر مین نے خواب سے بیدار ہوا اپنے حصول مقصود سے خوش
ہوا لیکن اس بات کا تردد رہا کہ وہ کون بیوی ہین کہ اپنی لڑکی دیتی
ہین پہر تہوڑے ہی ایام مین ایک بیوی کہ نجیب الطرفین اور سادات سے
ہین اپنی لڑکی کا پیام مجہہ سے ازخود کہے اور اسباب نکاح باوجود بے سامانی
از غیب ظہور مین آیا اور نکاح مین مجہکو برکت اولاد ہوئی اور مین بہت
خوش رہا ایک صاحب اطباء ہند سے کہ اس فقیر سے نہایت محبت رکہتے
ہین حال مین بہ نیت ہجرت مدینہ منورہ مین۔ انہون نے ملازمت سلطانی
اطباء عسکریہ مین اختیار فرمائے ہین مگر سوائے اون صاحب کے بہت سے اور
اطبا ہین کہ معالجہ اہل بلد اور معالجہ عسکر کے واسطے ملازم ہین مگر سب ترک ہین
ہندی اور غیر قوم یہی ہین ہر ایک شخص کو اپنی ہم قوم کی اعانت رہتی ہے
اس باعث سے سب اطبا ترک اتفاق کرکے چاہتے کہ اون کا تبدل مدینہ
منورہ سے کرین اور اونکی جائے پر کوئی طبیب ترکی قایم کرین اسواسطے
کہ ہر کوئی چاہتے ہین کہ مدینہ منورہ مین رہوین شاید کوئی طبیب ترکی
مدینہ منورہ کی اقامت چاہا ہوگا اسواسطے انہون نے یہہ تجویز کئے حکیم صاحب
موصوف کی یہہ عادت ہے کہ دن مین دو تین بار روضہ منورہ کے

فائدہ تبدیل ایک
حاکم تبدیل کرنیں
طبیب کی مدینہ
خدمت سے ۱۲
طبیب

روبرو حاضر رہتے ہین اور جو کچھ اپنی عرض ہے حضرت کی خدمت مین کیا
کرتے ہین چونکہ اون کو مدینہ منورہ سے تبدل گوارہ نہین بلکہ اونکا مقولہ
یہہ ہے کہ اگر برطرفی ہی ہوجاوے مگر مین اس مقام مبارک سے تبدل منظور
نہ کرونگا اسواسطے معاودمکا معروضہ ہمیشہ حضرت کی خدمت مین رہا کرتا ہے
کہ حضرت مجھکو ہمیشہ اپنے ہی صحبت مبارک مین رکھین چنانچہ اس فقیر کو بھی فرمایا
کہ تو بھی اس بارہ مین خدمت مین حضرت کی عرض کر الحاصل سب اطبا ایک
تجویز یہی اپنے نزدیک قرار دئے اور چاہا کہ قریب مین اون کا تبدل ظہور مین
آوے یکایک کچھ بجودہ سامان ظہور مین آیا کہ جو لوگ اس تجویز مین شریک
تھے اکثر حبس ہوگئے اور اون کا تبدل مدینہ منورہ سے ہوا چنانچہ اتبک
بھی وہ ہر چند کہ دست وپا زنی اونکی تبدل مین کرتے ہین مگر کچھ اون سے
بنی نہین آتی یک صاحب اہل حیدر آباد سے سنہ ۱۳۰۲ تیرہ سے دو ہجری مین
زیارت مدینہ منورہ سے مشرف ہووے قبل سفر مدینہ منورہ کے اون کا
پیر ورم اس طور پر کیا کہ سوا نیٹھے رہنے کے نشست اون سے دشوار تھی
اور قیام پر تو بالکل اونکو قدرت نہ تھی اور سفر مدینہ منورہ قریب پہونچا
کسی کے شان وگمان مین بھی یہہ بات نتھی کہ اون سے یہہ سفر مبارک ہوگا
اسواسطے کہ جب نشست دشوار ہو تو اونٹ پر چڑہنا اور اونٹ سے اوترنا
اور کئی قسم کے امور سفر عرب مین لاحق ہوتے ہین کیونکر ادائی اونکی
اون سے ممکن ہو مگر انہون نے خفیہ تیاری سفر کی کرنا شروع کئے کہ سوا
اون کے خاص اہل مجلس کے کسیکو اوس کا علم نہ تھا جب کہ وقت روانگی

صحت پانا ایک زائر مدینہ طیبہ کا ضعف سے بحسب ارادہ زیارت اون کے ۱۲

قافلہ کا آیا اور اونٹ اون کا تیار ہوکر اونکے روبرو پہونچا تو لوگون کو نہایت تعجب ہوا کہ اونسے سفر کیونکر ہوگا اور ایسے حال مین ارادہ سفر اون کا بے عقلی پر محمول ہوا جب اونٹ سواری کا روبرو پہونچا اپنے رفقا سے کہے مجھے کسی طور اونٹ کے نزدیک لے چلو پھر دو چار شخص اون کو چارپائی پر اوٹھاکر اونٹ کے پاس لے گئے وہ کہتے ہین کہ مین جب اونٹ کے نزدیک پہونچا میرے دل مین خیال آیا کہ اونٹ پر سیڑہی سے چڑہا کرتے ہین اور سیڑہی پر چڑہنے کے واسطے پاونکی صحت اور قوت ضرور ہے اس حالت سے سیڑہی پر چڑہا جاوے وہ کہتے ہین یکایک میرے دل مین آیا کہ تو سیڑہی کی نشست کی جانب سے دونون ہات پر قوت رکھکر اونٹ پر سوار ہو بس مین نے ایسا ہی کیا نہایت سہل اونٹ پر سوار ہوا کہ کچہ دشواری معلوم نہین ہوئی جب کہ روانہ ہوا روز بروز صورت افاقہ نظر آئی یہان تک مدینہ منورہ مین جس وقت اوترا الصحت کاملہ زیارت سے مشرف ہوا والحمد للہ علی ذٰلک ایک اور صاحب اعزا حیدرآباد ذکر فرمائے کہ وہ بھی اوسی سن مین زیارت شریف سے مشرف ہوئے کہ جس روز کہ مدینہ منورہ مین داخل ہوا اوسی روز میرے فرزند کو لشدت بخار آیا کہ بخار سے بیہوشی عارض ہوئی اور لوگونکی تجویز مین یہہ بات آئی کہ یہہ تپ محرقہ ہے ایسے قسم کی تپ شدید مہلک ہوتی ہے اونہون نے کہے کہ مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا ہون مین علاج نہ کرونگا عنایت حضرت کی بیمار سے واسطے کافی ہے یہہ اونہون نے اپنے فرزند کے حال کے طرف متوجہ نہ ہوئے اور سب زیارات

صحت پائی ایک بیمار نے زیر مدینہ طیبہ تپ مہلک سے بلا علاج ظاہری

فارغ ہوئے آٹھہ روز اُن کی حاضر باشی رہی آٹھہ دن ناچار ایک ہی حال پر رہا جبکہ
نوان روز رخصت کا آیا ملا علاج اون کے فرزند کو صحت حاصل ہوئی اور مریض نے
کہا کہ مجھے کسی طور غسل کرا کے حضرت کی خدمت مین لیچلو طاقت اونکی بالکل سلب
ہوگئی تھی پہر دو چار آدمیون نے اونکو روضہ منورہ کے روبرو لائے اور وہ
حضرت سے رخصت ہوکر اپنے وطن کو بصحت و عافیت روانہ ہوئے پہر جبکہ وہ مکہ
معظمہ مین پہونچے فقیر اوس وقت مکہ معظمہ مین حاضر تہا اون کو دیکہا بسبب شدت
نحافت کے ہیئت کذائیہ اور شکل اونکی تبدل پاگئی تھی کہ ملاقات اولی مین اونکی
شناخت نہین ہوئی ایک مہاجرین ہندی سے اس فقیر سے ذکر کئے کہ قریب
زمانہ مین ایک مجوسی نے ایک کتاب تصنیف کیا اوسمین بہت بے ادبی حضرت کی
جناب مین کیا تہا چاہا کہ وہ مطبوعہ ہووے ہرچند کہ بے ادب نے طمع زر کثیر بتایا مگر
اہل مطبع اوس کے طبع سے انکار کرتے رہے ایک اہل مطبع نے بطمع زر کثیر کے
اوس کے طبع کو راضی ہوا اور طبع کرنا اوس کتاب کا شروع کیا جب نوبت طبع
اوس ورق کے پہونچی کہ جس پر بے ادبی تحریر تھی اور سنگ کاپی پر وہ ورق رکہا گیا
یکایک سنگ کاپی سے آواز آئی اور وہ سنگ شق ہوا اوس وقت مشہور ہوا
کہ حضرت کے وقت مبارک معجزہ شق القمر اب معجزہ شق الحجر ہوا مدینہ منورہ مین مسموع
ہوا کہ چند مدت کے قبل شیخ الحرم نے حکم کئے کہ چھوٹی بچے جنکو بول و براز کا تمیز نہین انکو
ہمراہ حرم مین نہ لاوین اور اس حکم پر عمل ہی شروع ہوا کہ چہوٹے بچون کو حرم شریف مین
داخل ہونے کی ممانعت ہوئی تہوڑے روز کے بعد شیخ الحرم یا شیخ الاغوات حضرت کے
خواب مین مشرف ہوئے اور حضرت کا ارشاد ہوا اونکو کہ بچے ہمارے پاس

معجزہ شق الحجر بقدرت سرور صلعم

ارشاد نبوی جاری ہونا دربارہ داخل کرنے بچون کے مسجد نبوی میں بعد ممانعت کے حاکم وقت کے

حاضر ہونے سے کیون محروم ہین حکم عام ہووے کہ سب بچے ہماری خدمت مین
حاضر ہو وین اوس کے صبح کو ہی خوجے ہر ہر ساکنین مدینہ منورہ کے مکان پر حاضر
حضرت کا ارشاد مبارک اونکو پہونچائے جب سے کسی کی قدرت نہین کہ بچون کو
مسجد نبوی مین داخل ہونے سے منع کرین باوجودیکہ طہارت اور لطافت مسجد شریف کے
دن مین کئی بار ہوتی ہے اور فرش مخملی عمدہ وہان مفروش رہتا ہے اگر ایک کا ڑی بھی
گرے اوسکو اوٹھا کر پھینک دیتے ہین اور خوجے اور دوسرے خادمین ہمیشہ طہارت
مسجد مبارک کے واسطے نگران رہتے ہین باانیہمہ بچے اپنی ماون کے ہمراہ مسجد
مبارک مین حاضر ہوتے ہین اور اوس فرش مخملی اور مکان لطیف پر بول وبراز کرتے
ہین خوجے اور خادمین مسجد مبارک کی قدرت نہین کہ اونکو توبیخ یا منع کرین بلکہ
وہ خود بچے کی خدمت گذاری کرتے ہین اور خوجے اور خادمین کے جسم مین کیسا
عمدہ لطیف لباس ہوتا مگر کچھ اوس پر خیال نہین کرتے بلکہ ابریق اور طشت لاکر اپنے
ہات سے اون کا بول وبراز دہوتے ہین یہہ سب باعث اور رعنایات رحمۃ للعالمین کا
ہے اور ایک ماجرا اس سے زیادہ فقیر نے بچشم خود دیکھا کہ ایک شخص کہ لباس بھی
اون کا میلا اور کہنہ اور پیوندار تھا اور وہ عارضہ شکم مین بشدت مبتلا تھے کہ اسہال
اور دست اون کا رک نہین سکتا تھا بلکہ شکم اون کا جاری تھا اور وہ ایسی حالتین
مسجد نبوی مین داخل ہونا چاہے بواب نے اونکی اس حالت کو دیکھہ کر داخل ہونے سے
ممانعت کئے مگر وہ بواب کی ممانعت سے نہ رکے بلکہ داخل ہونا چاہے پہر بواب نے بشدت
وامرار ممانعت کئے اس پر بھی وہ نہ مانے بلکہ شور وغوغا شروع کئے پہر آواز منور و غوغا
کا سن کر خوجے پہونچے اور اون کو نرمی اور گرمی سے فہمائش کئے مگر اونہون نے سنے

مرحمت حضرت
کے عنایات
نبویہ بہی ایسے ہی

غوجون کی بھی نمائے بلکہ خوجون کے سات بھی اہنون نے شور وغوغا اور کشا کشی سکئے جب کہ خوجے یہہ حال دیکہے کہ اون کے دل مین شوق حضوری اسقدر پیدا ہے کہ وہ ہرحال مانتے نہین اور عاشقین کو آداب اس بارگاہ عالی سے معاف ہے اگر زیادہ اس سے ممانعت کرین شاید اپنے حق مین عتاب ہووے بناچاری دو خوجے اون کے طرف ہو گئے اور اون کا ہات پکڑ کر داخل مسجد نبوی مین اونکو سکئے جب کہ وہ داخل مسجد نبوی مین ہوئے اون کے شکم سے تقاطر اسہال کا جاری تھا اور مسجد نبوی اون کے اسہال سے ملوث ہوئی پہر دوسرے دو خوجے اون کے پیچھے ہو گئے کہ ایک کے ہاتھہ مین ظرف پانی کا اور دوسرے کے ہات مین ابر مردہ تھا جو تقاطر کہ اون کے شکم سے جاری ہوتا یک خوجہ ابر مردہ کو پانی مین بہگا کے اوس کو صاف کر دیتا پہر انھون نے مسجد نبوی مین ایسی حالت سے داخل ہوئے اور نماز ادا کر کے باہر رخصت ہوئے اور اون کے باہر ہوئے تک خوجون نے ویسا ہی خدمت گذاری سکئے یہہ بھی مدینہ منورہ مین مسموع ہوا کہ ایک وقت قافلہ حجاج مدینہ طیبہ مین داخل ہوا اوسوقت شدت وبا تھی حاکم نے حکم دیا کہ جلد قافلہ مدینہ منورہ سے روانہ ہووے کہ آدمیون کی کثرت سے شدت وبا کا خیال ہے سب اہل قافلہ پر حکم پہونچا کہ جلد مدینہ منورہ سے روانہ ہوویں اہل قافلہ بناچاری سفر کی تیاری مین مصروف ہوئے مگر جن لوگون کے دلون مین تمنائے حضوری تھی وہ کمال افسردہ خاطر تھے یکایک یک شب خواب مین حاکم وقت حضرتؐ سے مشرف ہوا اور حاکم وقت کو حضرتؐ کا ارشاد ہوا کہ یہہ حجاج تمہارے مہمان ہین یا ہمارے تم اون کو کس واسطے جلد مدینہ سے نکالتے ہو حاکم نے

ف ارشاد حضرتؐ کا در باب عدم تعرض وقت عدم زائرین ۱۲

اپنے دل مین پشیمان ہوا اور اہل قافلہ کو کہا جب تک تم چاہو رہو ہمارے طرف سے
تمکو ممانعت نہین ہے سید عبد المومن صاحب بواب بات اپنی سماعی بات
بیان کرتے ہین کہ ایک بدو اپنے وطن سے حضرت کی زیارت کے واسطے سفر کیا
اور دوسرا بدو بھی اپنی کسی غرض کے واسطے سفر مدینہ منورہ کیا اور اوسکے ہمراہ
ہوا جب کہ یہہ دونون مدینہ منورہ مین داخل ہوئے پس جو بارادہ زیارت حاضر
ہوا تھا حضرت کی زیارت مین مشغول و مصروف ہوا بعد زیارت کے دوسرا جو اوسکا
رفیق تھا اوس سے پوچھا کہ تو حضرت کی زیارت سے کیا فائدہ حاصل کیا اتفاقاً
بدوی جو زایر تھا اوس کے ہاتھہ مین ایک کاغذ سادہ تھا اوس کاغذ کو اپنے
رفیق کو بتا کر بطریق تفوّل اور جوش عقیدت کے کہا کہ دیکھہ یہہ کاغذ براۃ دوزخ کا
ہے مجھے حضرت کے پاس سے ملا پس اوس کے یہہ بات سنتے ہی خواہش اور ولولہ
پیدا ہوا اور کہا کہ مین بھی حضرت کے روضہ منورہ کے نزدیک حاضر ہوتا ہون اور
حضرت سے کاغذ برات کا چاہتا ہون اوسیوقت وہ بدوی حضرت کے روضہ منورہ کے
پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت ہم دو رفیق اپنے وطن سے آپ کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور آپنے کاغذ برارت رفیق کو سرفراز فرمائے اب مین آپ کی خدمتمین
حاضر ہون جب تک مجھکو کاغذ برارت عنایت نہ فرماوینگے مین آپکی جالی شریف سے
نہین ہٹونگا کہتے تین دن تک اکل و شرب اپنا ترک کیا اور جالی شریف کو بلکا رہا
تیسرے روز سقف مسجد کے طرف سے ایک کاغذ اترتا ہوا دیکھا پھر لکایک وہ کاغذ اوسکے
پاس پہونچا دیکھا کہ اوس مین اوسکا نام لکھا ہوا ہے اور بعبارت عربی یہہ مضمون تحریر ہے
کہ اوس شخص کو آتش جہنم سے برارت اور خلاصی ہے پس وہ بدوی نے بخوشی

کاغذ برارت ملنا ایک بدو کو روضہ منورہ سے

ذ کاغذ لیکر اپنے مقام پر گیا یہہ فقیر ابتدا اس فصل کے ان معجزونسے کیا تھا کہ جو عنایت حضرتکی
اپنے حال پر ہوئی اب انتہا فصل مین بھی چند حال حضرت کی سرفرازیکا بیان کر کے
اختتام اس فصل کی کرتا ہون بامید اس بات کے کہ خاتمہ اس کمترین اُمتی کا حضرتکی
عنایت سے بخیر ہووے اور حضرت اپنے فرزند ارجمند دلبند یعنے جناب محبوب پاک رضی اللہ
تعالی عنہ کے ظل نعلین مبارک کے قرب دارین مین عنایت اور سرفراز رکہین آمین
یارب العالمین یہہ فقیر مرتبہ سوم زیارت مبارک سے سرفراز ہوا مدت سات مہینے تک
حضرت کی حضوری عنایت ہوئی اکثر حاضر باشی مسجد نبوی مین اس فقیر کے رہی بعضے
لوگ اس فقیر سے آکر استفسار مسائل کا بھی کرتے پس اکثر صاحب اہل ہند سے
استدراک اس امر کا شروع کئے کہ بعضے نوخیزان ہند واہل کابل وغیرہ اس مسئلہ کو نتاج
کئے ہین کہ دست بستہ ہو کر سلام عرض کرنا بدعت ہے آپ اسے کیا کہتے ہو فقیر نے
جو کچہ کہ مذہب صحیح تھا اوسکو بیان کیا اور رسالہ بھی تحریر کیا جبکہ اون کو خبر پہونچی
کہ وہ شخص ہمارے درپے رد وقدح ہے اوس فریق مین ایک بڑا اون کا سرگروہ
تھا کہا کہ ہم پانسو رومیلو لیکے اس فقیر سے متعرض ہون گے اور بازپرس کرین گے
جب اس فقیر کو حال اونکی شورش کا معلوم ہوا علانیہ کہا کہ حضرت پر سے میری جان بھی
تصدق ہے یون تو جو مذہب صحیح اس باب مین ہے کہا ہون اور آئندہ بھی کہونگا
اور اگر حضرت کو میرا عقیدہ مقبول ہے فریق ثانی سے کچہ نہوگا اسواسطے کہ حضرت کی اعانت
اور تائید مجھ پر سرفراز رہے گی انشاء اللہ تعالی بعد اس امر کے ایک مدت ممتد حضوریکا
اتفاق رہا مگر کوئی شخص نہ پوچھا کہ تمہارا کیا نام والدین مرحومین کا جب انتقال ہوا
بسبب تنہائی کے اس فقیر کو خیال خانہ آبادی کا ہوا یکایک ذہن مین آیا کہ توسل

ف زیارت سوم ... سنہ ۱۲...

ف سرفرازی حضرتکی ... ساکنین مدینہ منورہ

درود شریف کے حق تعالی کی جناب مین دعا کر پہر عادت رکہا کہ ایک ایک ہزار بار درود شریف اوّل و آخر پڑہ کے اپنے مقصود کے واسطے حق تعالی کی جناب مین دعا کرتا اور خود بخود یہہ خیال دل مین پیدا ہوا کہ وقت درود کے عرض کرنے کے حضور کی روضہ منورہ کا تصور کرتا حالانکہ اوسوقت تک حاضر روضہ منورہ نہین ہوا اور نہ کسی کتاب وغیرہ سے یہہ حال معلوم تہا کہ وقت درود شریف کے تصور رکہنا چاہیے تہوڑے ایام گذرے کہ صورت خانہ آبادی کی ظہور مین آئی اور حق تعالی نے بوسیلہ حضرت برکت اوس مین سرفراز فرمایا اور کتاب جذب القلوب مین بہی دیکہا کہ بوقت درود شریف عرض کرنے کے تصور روضہ منورہ منجملہ آداب ہے قبل تحریر ہذا کے چند سال تک فقیر یہہ عادت جاری رکہا کہ پہلے جمعہ کو ہر ماہ کے مولود مروجہ اس دیار کو جماعت سے پڑہوایا اوس مین عجب کیفیات اور حالات مشہود ہوتے اور معجزات حضرت سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مین آتے چنانچہ چند بار بلا سخت سے اس فقیر کو نجات حاصل ہوئی اوس مین سے ایک امر عرض کیا جاتا ہے مردم مکان اس فقیر کے دق اور سل سے مبتلا تہے اور حال اون کا عنقریب پہونچا حتے کہ اطبا کو صورت یاس پیدا ہوئی او ہاسی ایام مین جمعہ اوّل بہی آیا فقیر نے حسب عادت اپنے مولود شریف پڑہایا اور بعد بیان تولد آنحضرت کے جو سلام عرض کیا جاتا ہے وقت سلام واسطے شفائے مردم مکان کے عرض کیا دوسرے ہی روز سے افاقہ ہوا اور برکت سے مولود شریف کے ازدیاد رزق بہی سرفراز ہوا والحمد للہ علی ذلک یہہ جو چند سے معجزے حضرت کے اپنے حال سے متعلق سرفرازی حضرت کی ہہی بطور تبرک اور یمن کے عرض کئے گئے ورنہ حضرت کے

فقیر کو ہمیشہ ... حضرت ...

عنایات کا حد و احصا نہین کہ اوس کا کل ذکر ممکن ہو کہ وجود بخشی اس فقیر کے حقیقتہً اور ظاہراً حضرت کے وجود مبارک سے ہے لیکن حقیقتہً اس سبب سے کہ تمام عالم حضرت کے ہی نور مبارک سے ظاہر ہے اور وجود ظاہری بھی اس فقیر غلام کمترین کا حضرت کے وجود مبارک سے موجود ہوا پس ہر حال مین اور ہر طور مین حضرت نے اس نابود کو صورت بود عنایت فرمائے اور اس معدوم کو بشکل موجود ظاہر فرمائے یہہ سب عنایات اور الطاف اس وجود پر مترتب ہین اس سے زیادہ اور طاقت عرض کرنے کی کہان ہے اور مجال بیان قلم کو کہان ہے چنانچہ حضرت بیدل علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ زلاف حمد و نعت اولے است برخاک ادب خفتن بسجودے میتوان کردن درودے میتوان گفتن

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد بعدد تجلیات ذاتك وتعلقات صفاتك واصحابه وسلم صلوة ماھو اھله سیما علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارك وسلمہ

الجزء الثالث من فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً

فصل یازدہم

احوال مین بغداد شریف اور روضہ منورہ جناب محبوب سبحانے رضی اللہ عنہ کے شیخ جلال الدین سیوطی تاریخ خلفاء مین لکھتے ہین کہ شہر بغداد بنا یا ہوا المنصور ابوجعفر عبداللہ خلیفہ عباسی کا ہے کہ خلیفہ موصوف نے بنا بغداد سنہ ۱۴۱ یکسو چالیس ہجری مین شروع کیا اور یکسو انچاس ہجری مین تمام کیا ذیل سیرۃ محمدیہ مین روایت ہے کہ یک روز منصور شکار کے واسطے نکلا اور چلا یہان تک کہ مقام وجا اور جائے بغداد تک پہونچا اور اس جائے کوی شہر

سن بانی اور تاریخ بنا بغداد شریف

ورجہ نام مقام

یوسف

اور مکان نہ تھا سوائے ایک دیر راہب کے منصور نے راہب کو طلب کیا اور اس کا نام
اور اس زمین کا پوچھا راہب نے کہا کہ میرا نام باغ اور اس دیر کا نام داد ہے منصور نے
اس جائے کو راہب سے خرید کیا۔ اور اس کا نام بغداد رکھا یہ نام اس راہب اور اس جائے کے
نام سے مرکب ہے۔ اور نقشہ شہر کا اول راکھ سے بنایا پھر حصار شہر کا مدور بنایا پھر اس کے
درمیان میں مکان شاہی بنایا۔ اور چہار سال کے عرصے میں اس بنا کو ۱۴۸ھ ایک سو اڑتالیس
ہجری میں تمام کیا اگرچہ شیخ سیوطی کی تحریر سے مدت بنا نو سال پائی جاتی ہے مگر ممکن ہے کہ شیخ
کل مدت بنائے حصار اور قصر شاہی لکھیں ہوں اور راوی روایت کتاب ذیل محض مدت
بنائے قصر شاہی لکھا ہو فواتح مسکیہ میں لکھا ہے کہ دسع ابن یونس نے بیان کیا کہ منصور کو
بنائے بغداد شریف میں اٹھارہ کروڑ اسی لک درہم صرف ہوئے اور اس کثیف کو
یہ لعل مسموع ہوا تھا کہ شہر بغداد بنایا ہوا نوشیروان کسریٰ کا ہے کہ عدل و داد میں
مشہور تھا اب تک بھی اس کا عدل زبان زد خلائق ہے۔ اسواسطے اس شہر کا نام باغ داد رکھا
بعد سماعت اس امر کے جبکہ بغداد شریف میں حاضر ہونا ہوا اور کتب تواریخ میں دیکھا گیا
کہ شہر بغداد بنایا ہوا منصور کا ہے اور بغداد شریف میں دیکھا گیا کہ وہاں دو بغداد ہیں
ایک بغداد قدیم دوسرا بغداد جدید مشہور ہے یہ بات ذہن میں آئی کہ شاید بغداد
قدیم بنایا ہوا نوشیروان کسریٰ کا ہوگا اور بغداد جدید منصور خلیفہ عباسیہ کا مگر یہ لعل
تواریخوں سے ثابت نہیں ہوا بلکہ روایت کتاب ذیل اس امر کا انکار کرتی ہے
اسواسطے کہ کتاب مذکور میں درج ہے کہ وقت بنائے منصور کسی آبادی کا
وہاں نشان نہ تھا اور بغداد نام اتخاذ کیا ہوا منصور کا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا تاہم شہر کسریٰ
قریب بغداد بلاشک و ریب تھا اسواسطے کہ اثناء راہ میں قریب بغداد شریف کے ایک کمان

وجہ تسمیہ بغداد شریف

قدر صرف بنائے بغداد شریف

نشان قیصر کسرے دیکھنے مین آتی ہے آیتی یہہ پایا جاتا ہے کہ شہر کسرے بھی بلاشک
اسکے قریب مین واقع تھا جناب محبوب سبحانی غوث الصمدانی میران محی الدین سید
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا تولد شریف سنہ ۴۷۱ چار سو اکہتر ہجری مین ہوا اور
کتب تاریخ سے پایا جاتا ہے کہ وہ زمانہ بامر اللہ خلیفہ عباسی کا تہا اور سن مبارک
آپ کا اکیانوے سال کا ہوا پہر رحلت اور وصال شریف آپکا سنہ ۵۶۲ پانسو باسٹہ ہجری مین
ہوا جیساکہ کسینے کہا ہے ــــ سینئۂ کامل و عاشق تولد ــــ وصالش دان ز معشوق الٰہی
اور یہہ ایام خلافت مستنجد باللہ کے تہی چنانچہ شیخ سیوطی تاریخ خلفا مین اس امر کی تصریح
کئے ہین اور درمیان مقتدی بامر اللہ کے جو زمانہ ولادت باسعادت محبوبیہ کو پایا
اور مستنجد باللہ کے جو زمانہ وصال شریف تک آپ سے مشرف ہوا چار خلفائے
عباسیہ گذرے ایک مستظہر باللہ ابو العباس دوسرا مسترشد باللہ ابو منصور تیسرا راشد باللہ
ابو جعفر چوتہا امر اللہ ابو عبد اللہ پس یہہ چہہ خلیفے حضرت کے زمانے مشرف ہے چنانچہ حضرت کے
احوال مین حاضر ہونا مستنجد باللہ کا سجلس شریف مین حضرت کے تحریر ہے پس تولد سے حضرت کے وصال شریف تک
آپکے عہد خلفاء عباسیہ ہی کا تہا لطیفہ حق تعالے کا ارادہ ازلیہ سے نام اس شہر مبارک کا بغداد مقرر
ہوا کہ اصل اسکا باغ داد ہے داد کے معنے دو ہوتے ہین ایک داد بمعنے فریاد کہ داد فریاد رس
محاورہ مین مستعمل ہے دوسرے داد کے معنے عطا کے کہ داد و دہش کہتے ہین ترجمہ عربی داد کا
جو بمعنے فریاد کے ہے غوث ہے اور ترجمہ عربی باغ کا جنت ہے پس باعتبار معنی اول کے
ترجمہ عربی بغداد کا جنۃ الغوث ہوا کہ یہہ نام شہر بذات غوث الاعظم ہے اور باعتبار معنی
ثانیہ کے جنۃ العطا ہوا کہ یہہ بھی شہر حضرت ذات مبارک کیطرف ہی کہ جب سے کہ حضرت کی رونق

افزوزی اس شہر مین ہوئی ہر طرح کے عطا کیا ظاہری کیا باطنی کیا دینوی کیا اخروی
اور حقانی حضرت کی بارگاہ سے جاری ہے اور تا قیام قیامت رہین گے الحاصل
یہہ کمترین غلام حضرت بارگاہ اقدس اور شہر مقدس مین سلخ ماہ رجب ۱۳۰۱ ہجری مین
داخل ہوا دو چار روز صحت کے گذرے پھر جو بیمار ہوا مراجعت تک قوت جسمانی تام
حاصل نہین ہوئی اسواسطے سوائے کاظمین شریفین اور زیارت امام ابی حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ
کے دوسری جائے زیارت کو حاضر نہین ہوا اور زیارت نجف اشرف اور کربلائے معلی
بھی مقصر رہا گر حضرت پیر و مرشد معہ صاحبزادگان وغیرہ زیارت نجف اور کربلا سے
مشرف ہوئے چونکہ ناظرین کو بھی اطلاع حال نجف وغیرہ بھی ضرور ہے اسواسطے کہ
اکثر لوگ دونو زیارت سے ایک ہی سفر مین مشرف ہوتے ہین اسواسطے محرر اوراق کو
بھی موافق معروضے کے حضرت شاہ محمد صاحب قادری بڑے فرزند جناب پیر و مرشد
قبلہ کے احوال بغداد شریف اور نجف اور کربلا موافق معائنہ اپنے کے اور باخذ اشتباط
سیاحت نامہ حضرت مولوی محمد زمان خان شہید کے تحریر فرمائے بعینہ اوس کے
بعد لایا گیا بعد اختتام تحریر حضرت صاحبزادہ صاحب کے جو کچھہ کہ اپنے معائنہ مین آیا سو
وہ عرض کرتے ہین آویگا انشاء اللہ تعالے بغداد شریف کے اطراف فصیل ہے
کہتے کہ دور اُس کا قریب چہار میل کے ہوگا اُس مین آبادی ہے سوائے طرف
شمال اور شرقی کے کہ یک ربع اُس کا ویران ہے کہ وہان مقابر اور بعضے
مکانات بھی اسی بغداد جدید مین روضہ اقدس جناب قطب الاقطاب غوث الملکوت
امام المتقین سید العشوقین والمحبوبین نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سید السادات
محبوب سبحانی محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کا دل تعہ ہے روضہ مقدسہ کو حضرت کے کافی شیخ کہتے ہین خانقاہ شریف یکجائے ہے کشادہ
اور مربع اوس مین جنوب کیطرف قبہ روضہ مقدسہ کا ہے نقش و نگار قبہ شریف پر
روغن چینی سبز کا ہے کہ اُس بلاد مین اسکو کار کاشی کہتے ہین اندر اُس قبہ شریف کے
بھی نقش و نگار ہے درمیان مین قبہ شریف کے جالی ہے چاندیسی کہ کنگرہ اُس کے
اسماحسنی کے ساتھ منقوش ہین اس مین مزار اطہر امام ربانی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا ہے
مزار اطہر پر حضرت کے صندوق ہے لکڑی کا کہ اُس پر غلاف شریف ہمیشہ رہا کرتا ہے
اور غلاف مبارک کے اوپر ہر چہار کونے پر صندوق شریف چہار میر فرش چاندی کے رکھے ہین
اور باہر اس قبہ اطہر کے یکجائے ہے بطور پیش دالان کہ اُس کے بھی دیواروں پر
نقش و نگار ہے روغن چینی سے اور اسمین دروازہ یک ہے نہایت عمدہ اور نفیس کہ
اوسمین اشعار مدح شریف حضرت کے اور نام بانی دروازہ کا کھودا ہوا ہے اور اس
دروازہ کے دیوار مین آئنہ بندی ہے اگر یہہ دروازہ روشن رہے تو جالی اطہر
حضرت کی باہر سے نمایاں رہتی ہے اگر بند رہے تو یہہ قطعہ علیحدہ قبہ شریف سے ہو جاتا ہے
اس دروازہ شریف پر ہمیشہ پردہ سبز اطلس کا چھوٹا رہتا ہے اور قالین عمدہ کا
اسمین فرش ہے حضرت کے زمانہ مبارک مین یہہ جائے رہا تھے
اور مقابل دروازہ اوسکے دوسرا دروازہ ہے سائبان مین
کہ اگر یہہ دروازہ بند رہے تو یہہ قطعہ سائبان کا مسجد سے جداگانہ
معلوم ہوتا ہے اور یہہ دونون دروازون پر ہمیشہ قفل رہتا ہے
کونجی ان ہر دو دروازون کی اور مسجد اور خانقاہ وغیرہ کی اور
خدمت روشنی ہر روزہ کے متعلق ہے سید مصطفی صاحب افندی کے

خدمت متعلق روشنی سید صاحب

جو اولاد مین حضرت سید عبد الرزاق قادری بن حضرت قطب ربانی کی ہین اور یہہ صاحبزادہ
نہایت خوش اخلاق ہین کہ جو شخص اوسلئے ہو یا اسعلئے کسیوقت مین بجہے زیارت
شریف کے ارادہ سے حاضر کافی شریف مین ہوئے اسیوقت بلا تامل ہر دو دروازہ
گنبد شریف کے روشن فرما دیتے ہین اور زیارت شریف سے مشرف ہونیکے بعد پھر
بند کر دیتے ہین اور یہہ صاحبزادہ صاحب کلید بردار کے نام کے ساتھ مشہور ہین اور متصل دیوار
غربی روضہ شریف سے قبہ سفید ہے مسجد شریف کا نہایت بڑا کہ دورہ قبہ مذکور کا
زاید ڈیڑہ سو گز سے ہونگا اور یہہ خاص کرامت سے حضرت کے ہے کہ سقف
اسقدر بڑے قبہ کا بلیے ستون کے قایم ہے اندونین درجہ سایبان کا روبرو تک
عمارت مسجد و مزار مبارک کے بنایا گیا ہے درمیان مین اوس کے ستون سنگ مرمر کے ہین
اور کمانون باہر کے درجے کے سیجہلے آہنی سے بند کرکے اسمین تین دروازہ رکھے ہین
یک مقابل مزار انور کے اور دو روبرو مسجد شریف کے کہتے ہین کہ صاحب السجادہ جناب
سید علی صاحب قادری افندی رحمۃ اللہ علیہ زیادہ یک لک روپیہ محاصل اوقاف سے
تعمیر مین اوس سایبان کے صرف فرمائے ہین اور مسجد شریف کے ایک دوالق مین
متصل سایبان سے مزار حضرت موصوف کا واقع ہے او ملحق دیوار شرقی اور جنوبی سے
یک حجرہ ہے کہ اسمین مزار حضرت مولانا سید عبد الجبار قادری صاحبزادہ حضرت قطب ربانی
رضی اللہ عنہ کا ہے وقت مغرب پہلے صاحبزادۂ موصوف روشنی گنبد اور مسجد
شریف مین فرماکر یہان بھی روشنی کے سلئے ہر روز دروازہ شریف کھولتے ہین
اسوقت مین اکثر یہہ زیارت شریف سے حضرت کے مشرف ہوتے ہین
اگر کوئی شخص دوسرے وقت مین بھی ارادہ زیارت کی کرے تو صاحبزادہ

صاحب موصوف دوسرے وقت مین بھی زیارت سے مشرف کرواتے ہین
کافی شریف کے دو دروازہ ہین شرقی اور غربی دروازہ شرقی کے جانب مکانات سجادہ صاحب
کے بیر نقیب اور [illegible] کے نام سے وہان مشہور ہین واقع ہین اور اوس دروازہ
کی پیشانی پر یک شعر عربی لکھا ہوا ہے کہ مصرع اولی اوس کا علی بابنا عقف
عند ضیق المناهج ہے اور دروازہ غربی کے پیشانی پر افلت شموس
الاولین وشمسنا ابدا علی فلك العلى لا تغرب خط جلی سے
لکھا ہوا ہے ان دونون دروازون کے اوپر دو منارہ ہین اذان کے جیسا کہ
حرمین شریفین مین اذان کہنے کے بعد صلوٰۃ وسلام عرض کرتے ہین یہان
بھی ایسی ہی عادت جاری ہے کہ ہر اذان پنجگانہ کے بعد صلوٰۃ وسلام موذنین
عرض کرتے ہین صحن مسجد مین چبوترہ ہے موافق طول سائبان کے کہ موسم گرما مین
صبح اور مغرب اور عشا کی نماز اوس پر ادا ہوتی ہے دو جماعت نماز کی ہر وقت مین
ہوتے ہین اول حنفی بعدہ شافعی جمعہ کے دن ہر دو منارون پر اذان کے یکساعت
آگے صلوٰۃ کہنا شروع ہوتا ہے اور مسجد شریف مین اطراف مین رواقون کے
اوپر بجائے ہے وسیع کہ اسمین قاری نہایت خوش الحانی سے قراءت قرآن
شریف کی کرتے ہین اذان کہنے تک اور بعد اذان کے خطیب منبر شریف پر
کہ مثل حرمین شریفین بڑا اور اونچا کہ نہ سیڑھی اوس کے سعہ [illegible] مین خطبہ ادا کرکے نماز
ادا کرتا ہے اذان ثانی وقت خطبے کے اور تکبیر موذن اسی رواقون کے اوپر کہتے ہین
بعد نماز کے سب حاضرین فاتحہ اور زیارت شریف سے حضرت کے مشرف ہو کر روانہ ہوتے ہین
قریب دو ہزار آدمی کے نماز مین حاضر رہتے ہین اور تمامی اہل خدمات مثل بادشاہ قاضی مفتی

ذکر دو دروازے [illegible]

ذکر نماز [illegible] روضۂ اقدس [illegible]

ذکر اذان و [illegible]

وغیرہ کے سب ترک ہین اور اکثر عسکری ہر جمعہ مین حاضر ہوتے ہین ہر روز وقت ہر نماز کے
دروازہ شریف گنبد انور کا روشن ہوتا ہے اور بعد ادای نماز کے حاضرین زیارت سے
مشرف ہوئے کے بعد پھر بند کر دیتے ہین سوائے نماز مغرب اور عشا کے چونکہ آگے نماز مغرب کے
روشنی گنبد اور مسجد شریف مین کر کے دروازہ سائبان پر بھی قفل لگا دیتے ہین اکثر عورتین
وقت روشنی کر کے حاضر ہوتے ہین اور کمال شوق ذوق سے جالی اطہر پکڑے ہوئے
حضرت کے جناب مین کمال الحاح سے یا ابو صالح افعل کذا یا ابو صالح اغثنی امددنی اور السیاہی
زبان عربی سے عرض حاجات کرتے ہین فی الفور اپنی اقتضائے حاجت کا پاتے ہین
مشہور یہہ بات ہے کہ جو شخص بیمار ہوا اور علاج کرنے سے عاجز آوے ہر دو دروازہ
کافی شریف مین بہ نیت شفا ایک سے داخل ہوئے اور دوسرے سے باہر نکل آوے
بالکلیہ مرض اوس شخص کا دفع ہو جاتا ہے قدجربہ کثیر فوجدوہ صادقا و متصل گنبد اور مسجد شریف کے
قبلہ کے جانب یک جائے ہے وسیع کہ اُسکو باغ بھی کہتے ہین وہ جای مقبرہ ہے
کہ جو زائرین سے وہان انتقال پا دیے اور قبر تر اقدام محبوب سے ظاہراً و باطناً
اون کو مقصود ہو رہے وہان دفن کرنے کے لئے سجادہ صاحب سے
پروانگی سرفراز ہوتی ہے چنانچہ یکدو پہر بہائے ہمارے اون مین سے
حافظ محمد علیم اللہ صاحب جو کہ عاشق صادق جناب محبوب رضی اللہ عنہ
کے تھے اور پیر و مرشد جناب سیدنا و مرشدنا حضرت سید شاہ محمد عبد القادر
قادری المعروف زردست علی شاہ صاحب قدس سرہ العزیز ہمراہ رکاب سعید مین اکبر
و صد و کچھ مین حاضر تھے سولوین تاریخ ماہ رمضان المبارک کے مرض اسہال کبدی سے وہان انتقال کئے

اسی مقام مبارک مین اُن کو دفن کیا گیا سبحان اللہ کیا خوش قسمت وہ لوگ ہین جو کہ قیام
قیامت تک زیر سایہ محبوبیہ مدفون ہین روز حشر بھی حضرت کے ہمراہ رکاب اپ نے
قبرون سے اٹھ کر حاضر رہین گے ہر چند اُس روز علی العموم تمام علما مین سایہ لوائے
محبوبیہ کے پیچھے ہے حضرت کے ساتھ حاضر رہینگے لکن یہہ فضیلت خاص ہے۔ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ اور اطراف مین چبوترہ کے تھوڑی سی جاے ہے موافق راستے
کے چھوڑ کر ہر جانب مین خانقاہ شریف حجرہ پختہ اور ایک دالان کاتی پختہ روبرو اُس حجرہ کے
تیار کئے گئے قریب پچاس حجرون کے ہون گے یعنے اسمین سے نامزد صاحبزادون
کے ہین کہ بعضے اوقات صاحبزادہ اپنے اپنے حجرون مین تشریف رکھا کرتے ہین
ورنہ مقفل رہتے ہین اور اکثر حجرون مین سے قیام گاہ زوار اور مجاورین کے ہے
کہ اشخاص متعددہ ہر ایک حجرون مین رہتے ہین اور متصل دروازہ غربی بیکے
یکجائے ہے وسیع کہ اُس مین حنفے پانی کے وضو کے واسطے ہے اور اُس مین یکباولی ہے
کہ اوسمین سے پانی کھینچ کر حنفے بھرتے ہین اور دو رنہ ٹوٹیان اوس حنفے مین قریب
پچاس کے نصب ہین ہر ایک ٹوٹی کے پاس لوگ بیٹھ کر وضو کرتے ہین اور یک جانب مین
اُن حمام کے ہے کہ جس کو ضرورت غسل ہوئے اول حنفے پانی سے بھر کر پھر غسل کرتے ہین
اور اُسی جانب مین قریب باغ کے یک حجرہ کے روبرو نہر آب شیرین کی ہے اور اُس
نہر کو باہر سے کافی شریف کے بھی کھولدئے ہین لوگ پانی اُس نہر مین سے باہر اور اندر
لیا کرتے ہین اور روبرو اُس نہر کے کافی شریف کے اندر چند درخت
خرما کے ہین۔ اسی طرف اکثر صبح کے وقت اوستاد لوگ بچون کو قرآن
شریف وغیرہ پڑہاتے ہین اور یک پہر دن نکلے کے بعد مسجد شریف مین

Margin notes: ذکر مقام خانقاہ و حجرہ … / ابیار و حمام / نہر

حاضر ہو کر عصر تک سبق ہوتا ہے اور جانب جنوب کے ملجا ئے ہر وسیع پیچھے کافی شریف کے
کہ وہان مستعد دحوائج خانہ تیار کئے ہین کسی طریق سے بھی ادنے حرج زایرین کو
وہان نہین ہو بلکہ سراسر راحت وارام سے گذرتی ہے رمضان شریف کے
تمام ماہ مبارک مین اکثر عادت صاحبزادون کی افطار کافی مین فرماتے ہین ہر یک
صاحب زادہ صاحبزادہ اپنے اپنے حجرہ کے سقف پر دس پندرہ اسم کے سات
خاصہ ملاحظہ اور تناول فرماتے ہین اور اقسام اقسام کے طعام لذیذہ ہر روز
نئے قسم کے تیار ہوتے ہین اور یہہ بھی عادت ہے کہ کسی کو اوس کے مکان سے دعوت
نہین ہوئی جو شخص کہ افطار کے وقت حاضر ہو جائے اوسکو دستر خوان پر شریک
فرماتے ہین جناب سجادہ صاحب سید میر مصطفے صاحب قادری افندی کے
مکان مین کہ عادت ہر سجادہ صاحب کے افطار کی وہان ہے اور وہ مکان گدی کا
مشہور ہے وہان اوسی طرح سے افطار فرماتے ہین اور ہر روز نماز عصر کے بعد
مسجد شریف مین وعظ یعنے بیان احکام صوم وصلوۃ زبان عربی سے ہوتا ہے
نماز تراویح کے بھی دو جماعت ہوتے ہین اول حنفی بعد شافعی اور ہر ایک منارہ پر علیحدہ
اذان کہی جاتی ہے ستائیسوین رات کو ماہ رمضان شریف کے تمام مسجد شریف
اور گنبد اطہر مین اور باہر رواقون اور چبوترہ پر اور دروازہ مین قریب دو ہزار
قندیل کے روشنی ہوتی ہے تمام شب مولود شریف اور ذکر اوس رات مین ہوتا ہے
اور جناب سجادہ صاحب یعنی سید میر مصطفے قادری الافندی اسی شب مین واسطے
زیارت اپنے جد امجد کے گنبد شریف مین جاتے ہین اور تمام رات باہر سے مسجد
شریف مین فاتحہ سے مشرف ہوتے ہین اور اسی رات مین بانٹنا کی دعوت افطار کی

ہر سجادہ
کی رمضان
ہر تیسری عید
شریف کی
شریف مین

سجادہ صاحب کے جانب سے ہوتی ہے باشا اور اوس کے خواص اور عہدہ دار اور شہر بھی
کمال ادب سے حاضر ہوکر افطار کرتے ہین اور وقت افطار کے چبوترہ شریف پر بڑے
بڑے کوزہ مٹی کے آب شیرین اور ٹھنڈا بھرا ہوا اور گلاسین مٹی کے رکھتے ہین ظروف
گلی یہان ایسے عمدہ اور بہتر اور باریک تیار ہوتے ہین کہ کسی بلاد عرب و عجم مین ایسے
دیکھنے مین نہین آئے اور عید کے روز یک دن آگے سے انتظام روشنی کا مسجد
شریف مین کیا جاتا ہے کیونکہ اہل بغداد وقت شافعی سے صبح کے نماز کے حاضر ہوکر
نماز عید ادا ہوئے تک مسجد شریف مین حاضر رہتے ہین اگر کوئی شخص اسوقت نہ آسکے
بروقت اوسکو مسجد اطہر مین جائے ملتی ہے اسقدر کثرت نماز یونکی ہوتی ہے بعد ادائے
نماز عید کے گنبد اطہر مین حضرت کی حاضر ہوکر سب نمازی اپنے اپنے مکانون مین گئی جا
سب عورتین بغداد شریف کے ادنے اعلی غریب و امیر سب زیارت شریف کے واسطے
کاظمی شریف مین حاضر ہوتے ہین قریب بکہزار حصہ کے طعام مسافرین او مساکین شہر کو
ہر روز دو وقت ایک وقت دو نان فی اسم اور ایک وقت آش تقسیم ہوتی ہے اوقاف
استانہ عہد دولت عباسیہ سے جاری تھا لیکن جب حکومت اس مرز بوم کی طرف
سلاطین ایران کے پہونچی اوس اوقاف مین کمی ہوگئی اور جسوقت ملوک عثمانیہ
فرمان روا اس کشور کے ہوئی اوس اختصار کو کفایت جانکر دیہات اوس کے معاوضہ مین
مقرر کئے اب بسبب ویرانی دیہات کے سوائے یک لک قران کے کہ اوس کے
پچاس ہزار روپیہ ہوتے ہین وصول نہین ہوتا لیکن املاک ذاتیہ نقیب الاشراف کے
سوا اسے اوس کے ہین اور یہ بھی قریب اوسی کے ہین صاحبزادگان عالی نسبا
بہت سے ہین بزرگ تران صاحبزادون مین سید سلمان افندی نقیب ہین

کیفیت تقسیم طعام ہر روزہ مسافرین و مساکین روضہ

تنقیص [illegible] اوقاف [illegible]

حضرت کاظمین [illegible] اور بیان خدام [illegible]

اور عالم ترسید میر عبد الرحمن افندی یہہ دونون صاحبزادے صاحب سجادہ سید میر علیؔ صاحب افندی علیہ الرحمہ کے ہین اور تین صاحبزادے دوسرے سید علی صاحب افندی کے بھی ہین اور عارف ترسب صاحبزادون مین سید میر مصطفےٰ القادری الافندی بڑے فرزند سید میر سلمان افندی کے ہین اور بیر سید علی صاحب اولاد مین حضرت سید عبد العزیز صاحب بن حضرت قطب ربانی رضی اللہ عنہ کے اور نقابت سید علی صاحب افندی کو ابتدا سے پہونچی ہے اب انتظام کافی کا اور نشست و برخاست وہان کی ذات گرامی سید عالی عبد الرحمن صاحب افندی سے متعلق ہے اور کونجی خاص جالی شریف کے دروازہ کی بھی آپ ہی کے علاقہ مین ہے اب جو شخص کہ غلاف شریف حضرت کی پاس گذراننے کا ارادہ کرے تو پہلے حضرت نقیب صاحب کی جناب مین عرض کرنے بعد حضرت میر عبد الرحمن افندی سے معروضہ کرے حضرت اپنے بڑے صاحبزادہ سید محمود صاحب افندی کہ یہہ خدمت آپ کو سرفراز ہوئی ہے حکم فرماتے ہین حضرت سید محمود صاحب افندی اور سید پیر مصطفےٰ صاحب افندی کلید بردار یہہ دونون صاحبزادہ ملکر غلاف شریف گذرانتے ہین اور یہہ خانقاہ مبارک اور کافی شریف حضرت کی تہوڑے فاصلہ پر شہر کے یعنی آبادی کے واقع ہے اور شہر موصوف مین وہان بڑے بڑے بازار مسقف کہ ہر جانب ہین دو رخہ دکانین کمانی پختہ بہت بہتر اور خوش وضع کہ اوس مین انباری ہر روز ہوا کرتی اور ہر قسم کی اشیا کی دوکانین علحدہ ہر گلی مین ہین مثلاً گیزاساخت شامی کا ایک جانب ہین اور ساخت استنبول ایک طرف اور خیاطی اور موزہ فروش یکجانب اور میوہ فروش کے یکرخ پر مقرر ہین اور غلہ فروش علحدہ یکجانب ایسا ہی ہر ہر جنس علحدہ گلی مین دکانین متعددہ مین

بیان کیفیت بازارات بغداد

فروخت ہوتے ہین اور روٹی اور سالن اور کواب پکے ہوئے کے دوکانین ایکجانب
اور اس انتہا پر اس بازار کے یکجانب ہین متصل دجلہ سے مکان کروڑگیری کا ہے
کہ وہان اوس کو جمرق اور گمرق کہتے ہین تمام سامان بلاد عرب وعجم وہند کا جو جہاز پر
آتا ہے پہلے اوس مکان مین اوترتا ہے اور بعد محصول لئے کے ہر ایک شخص کا سامان
اوسکو دیتے ہین اور اوسی جانب یک مکان مین ہے ٹپہ خانہ اور تارخانہ کا کہ اوسکو وہان
پوستہ خانہ کہتے ہین واقع ہے بلاد مختلفہ سے ٹپہ جہاز انگریزی کے علاقہ سے ہر ہفتہ مین
یکبار آتا ہے اور اوس ایسا انتظام رکھے ہین کہ کبھو ٹپہ آنا موقوف اور ناغہ نہین ہوتا
اکثر صراف وہان یہودی ہین اور بعضے تجارت دوسرے مال کی بھی کرتے ہین لباس
یہود کا یہان مشابہ اہل اسلام سے کے ہوتا ہے اور ہمیشہ زبان عربی مین کلام کرتے ہین
بسبب مشابہت زبان کے اور لباس کے اور شکل وشمایل کے ناواقف شخص
تمیز درمیان مین یہود اور اہل اسلام کے نہین کرسکتا اکثر یہود وہان مالدار ہین
مگر ظاہر اون کی صورت پر افلاس اور سراسر ذلت پائی جاتی ہے ہر قسم کا سامان
ہر بلاد کا مثلا روم واستنبول ومصر وہندوستان وغیرہ آتا ہے مگر استنبول اور مصر کا
مال زیادہ رہتا ہے اور میوہ ہر قسم کا بہت ارزان اور کہجور ہر قسم کے ارزان فروخت
ہوتے ہین کیونکہ بصرہ سے بغداد شریف تک دو راستہ نخلستان جہاز سے نظر آتا
ہے بلکہ ملکون پر یہان سے کہجور روانہ ہوتے ہین ہر چند ساکنین وہان کے زبان
عربی اور فارسی اور ترکی جانتے ہین مگر بسبب ہونے پاشاہ اور اکثر اہل خدمتکا
اور کل عسکری ترک کے زبان ترکی زیادہ مستعمل ہے اور غلہ روغن زرد وغیرہ بھی
عرب مین شہر لفین سے بہت ارزان ملتا ہے اس بازار کے انتہا پر دجلہ ہی اور دجلہ

بیان قوم یہود کے ساکنین بغداد شریف کی سکونت

ذکر کاظمین شریف

کشتیونکا پل ہمیشہ رہتا ہے وقت دجلہ کے پہلے پل بھی کہولدیتے ہین اور عبور دجلہ سے
ڈونگرون مین بیٹھ کر کرتے ہین دجلہ کے اوس طرف مین تہوڑے فاصلہ پر بغداد قدیم اور
اور کاظمین شریف واقع ہے اور بغداد شریف جدید سے سوائے یک ساعت راہ کے
نہین ہے اب وہان گاڑی گھوڑون کی تیار ہوگئی ہے جیسا کہ بمبئی مین گاڑی گھوڑونکی
بکرایہ ارزان تمام روز راستون مین چلتی ہے یہان بھی صبح سے شام تک گاڑی ہندکو
بکرایہ ارزان بغداد سے کاظمین تک آتی اور جاتی ہے اور سڑک بھی گاڑی کی متعلق کمپنی
کے لوہے سے تیار کئے ہین آگے کے زمانے مین عمارت بغداد کی یہان تک بنی ہوئی تھی
اب اندنون مین کاظمین شریف بمنزلہ یک چھوٹے شہر کے ہے کہ بغداد سے علیحدہ ہے
اوس مین یک بازار ہے جو کچھ کہ چاہیئے اوسی بازار مین رہتا ہے رہنے والے وہان کے
تھوڑے عرب اور تھوڑے اور زیادہ ایرانی ہین کہ بتمنائے جوار ائمہ طاہرین توطن
اس سرزمین مین اختیار کئے ہین اور سوائے حکام ترک اور لشکریان تمام شیعہ ہین
اور جناب اصحاب اور حرم رسالت پناہ کے ساتھ بداندیش لیکن بسبب ہیبت
ترک کے ہمیشہ اپنی جان پر خائف رہتے مگر نماز مین ہاتون کا چھوڑنا اور وعظ وتدریس مین
اور سلام وزیارت مین الفاظ موہومہ سے ترک کے جانب سے ممانعت نہین بہہ تقید کہ
کلمہ گستاخی صراحت زبان پر نلاوین حرم کاظمی عبارت ہے یک دیوار کلان سے کہ
درمیان مین اوس کے دو گنبد ہین عالیشان بنے ہوئے شاہ اسماعیل صفوی کے سنہ ۹۲۶
نوسے چھبیس مین کہ اوسوقت بہہ ہر دو مقام ہات مین بادشاہ ایران کے تھے اور
قیاصرہ روم اور آل عثمان کے دست تصرف مین نہین آئے تھے اور بہہ ہر دو گنبد
باہر سے اینٹ اور گچ سے تیار کرکے سونا مڑہ دیا ہے ایسا سمجھے جاتا ہے کہ

اینٹ سے سو ہنے کے ہے بنائے ہین اور اندر اوس کے قطعات سنجل اور
آئینے سراسر آب زر والوان خوش منظر سے قایم کئے ہین دیکھنے والے نہین جانتے
کہ یہہ طرح ممرد مین قواریرا وبیت من زخرف اور فرش زمین اوس کا تمام
سنگ مرمر خوش رنگ سے ہے درمیان اوس کے جالی فولاد کے اندر آرامگاہ
سلالہ ولیسین وطہ حضرت امام موسے کاظم بانبیرہ خود حضرت امام محمد علی بن موسے
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے بہت سے تختیان ہے کہ اوس مین سوہنے سے عبارت
سلام کے کہ فصیح کے سات لکھے ہوئے آویزان ہے اور ہر وقت صد ہا ابرانیان
اور مزوران جالی شریف کے پاس خروشان رہتے ہین باہر قبہ کے ہر چہار طرف دالانین
ہین بلند بنے ہوئے جانب مغرب یکدالان ہے کہ وہ نمازگاہ عورتون کی ہے اور
جنوب رو دالان اور باہر اوس کے چبوترہ بہلندی یک ذراع ہے نیچے آسمان کے
اور شرقی رو دالان فلک فرسا اور جانب شمال مین مسجد ہے بڑی کہ اوس مین روز
جمعہ امام اور چند عسکری ترک سے نماز پڑتے ہین اور صحن شرقی حرم شریف دو گنبد ہے
چھوٹے کہ آرامگاہ سیدنا اسمٰعیل وسیدنا ابراہیم صاحبزادگان حضرت امام موسے
الکاظم رضی اللہ عنہم اجمعین ہے اور گوشہ حرم مین درمیان مین جنوب اور شرق کے
یک مکان ہے خوش قطعہ کہ زمین اوس کی باشا تعمیر کیا ہے اوس مین یک چمن
اور ایک مسجد ہے اور یک گنبد ہے اوپر مرقد ابی یوسف شاگرد حضرت امام ابی حنیفہ
رحمتہ اللہ علیہما اوس جائے باشا کے جانب سے کلید بردار سنی ہے اور قبر حضرت
سیدنا سید عبد الرزاق قادری رضی اللہ عنہ کی سمت شرقی اور شمالی بلدہ مین واقع ہی
مگر اب اوس جائے ویرانی ہے اور بسبب سیل دجلہ کے نشان مزار شریف کا بھی باقی

ذکر مزار امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ

ذکر مزار حضرت سیدنا عبد الرزاق قادری رحمتہ اللہ علیہ

نہین رہا برج عجمی بھی اوسی طرف ہے کیونکہ تمام عمارات بغداد خشت سے ہے اور برجین
اور فصیل اوسکی بھی اوسی خشت سے ہے اب سیل دجلہ سے جو برجین کہ گر گئے ہین دیوار فصیل
مین نشان اوس کے معلوم ہوتے ہین اور مقابل اس دیوار فصیل کے نشان دیتے
ہین کہ عبادت کی جائے حضرت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی ہے کہ سالہا حضرت
اوسی جاے پر تشریف فرما رہے ہین اور اوسی ویرانہ مین مقابل برج مذکور کے یکجا ہے
قبر حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور سمت شمالی مین اوس کی مسجد ہے اور
مکان نو تعمیر ہے اوسجائے ضریح حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا
اور قریب مین اوس کے آبادی مین یک جاے پر قبر مولای حضرت امیر المومنین سیدنا
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہے کر کے بتاتے ہین اور اوس طرف دجلہ کے
تھوڑی آبادی ہے کہ موافق یک چھوٹے شہر کے ہے باہر اوس کے یک قبہ صغیر مین
قبر شریف حضرت منصور حلاج کی ہے اور قریب اوس کے یک گنبد مخروطی مین قبر
زبیدہ خاتون کی ہے کہ نہر مکہ معظمہ فیض سے اوسی کے ہے جیسا کہ لکھے ہین سہ
نہ انجیر شد نام ہر میوہ ٭ نہ مثل زبیدہ است ہر بیوہ ٭ زبیدہ نے یک رات مین
خواب مین دیکھا کہ انسان اور بہایم اور وحوش وطیور اون سے صحبت کرتے ہین
نہایت شرم سے یک لونڈی کو کہا تو اپنے نام سے تعبیر اس خواب کی محمد ابن سیرین سے
دریافت کر ابن سیرین باندی کو کہا کہ تو لایق ایسے خواب دیکھنے کی نہین سچ کہہ کہ خواب
کس نے دیکھا ہے لونڈی نے کہا کہ میری بیوی زبیدہ خاتون یہو خواب دیکھی ہے
ابن سیرین نے فرمایا کہ تعبیر اس خواب کی یہہ ہے کہ تیری بیوی کے ہاتھ سے
کوی ایک امر ایسا ظہور مین آوے گا کہ تمام مخلوق اوس سے نفع پاوے گی

سیر برج عجمی

سیر مزار امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

سیر مزار حضرت منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ

سیر مزار زبیدہ خاتون رحمۃ اللہ علیہا

اور نزدیک اوس کے مکان ہے نو تعمیر کہ اوس مین قبر شریف خواجہ معروف کرخی کی
ہے اور یک مکان تازہ بنیاد مین مزار اقدس حضرت سری سقطی کا ہے اور یا مین
اون کے حضرت جنید بغدادی مدفون ہین اور یک دوسرے مکان مین کہ ہوا اوس کو
تعمیر کئے ہین مزار حضرت یوشع علیہ السلام کا قبہ مین واقع ہے اور بہلول دانا اور
ذوالنون مصری اور داود طائی اوس جائے ارام فرماتے ہین اور اندرون اوس کی
آبادی مین کنارہ دجلہ پر قبر حضرت حبیب عجمی خلیفہ حضرت امام حسن بصری کا ہے
اور وہین رود دجلہ کے طرف فاصلہ دو میل پر غرب کے جانب بغداد یک قریہ ہے
جو بڑا کہ اوس جا حلقہ یک ہے چہوٹا اور اندر اوس کے جامع ہے بزرگ نیچے گنبد
سبز رنگ کی کہ چینی لگا رہے جالی زر اندود مین مزار اطہر حضرت امام اعظم ابی حنیفہ
نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ہے دروازہ اوس قبہ کا درمیان مین مسجد کی
بازو مین محراب کے ہے اور بعضے بادشاہان بھی اوس جائے مدفون ہین اور
کہتے ہین کہ قبر امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہما کی بھی اوس جائے ہے اور اطراف
مین اوس قلعہ کے یک قریہ ہے چہوٹا کہ وہان حجرے مین قبر شریف بشر حافی کی ہے
کہ پہلو پر اوس مسجد کے واقع ہے اور باہر اوس قریہ کے یک جانب پر مزار انور شبلی کا
ہے اور دوسرے طرف حسن نوری ہین اور بمسافت چوتھائی میل کے وہان سے
نخلستان مین یک باغ ہے قبر شریف شیخ حماد دباس کے ہے رحمۃ اللہ تعالی
علیہم اجمعین اور یہہ قبور ثلاثہ اخیرہ اندرون مین عاری تکلفات سے ظاہر کئے ہین
خصوصاً قبر شریف شیخ حماد کی کہ مکان وہان کا اوسی پر سے تو شکستہ اور ویران ہے
اور نیچے اوس کے یہ حضرت عالیمقام ہین کہ آرائش ظاہری سے مستغنی ہین

ذکر مزار شریف حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۲

ذکر مزار شریف حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا ۱۲

ذکر مزار شریف حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا

مزار یوشع علیہ السلام کا

مزار بہلول دانا

مزار ذوالنون مصری

مزار داود طائی ۱۲

مزار حبیب عجمی ۱۲

مزار شریف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا

ذکر قبر امام محمد بن حسن رضی اللہ عنہما کا ۱۲

ذکر مزار بشر حافی رضی اللہ عنہ

ذکر مزار حضرت شبلی رحمۃ اللہ

ذکر مزار حسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا

ذکر مزار شیخ حماد دباس علیہ

حاجت مشاط نیست روئے دلارام اور اس زمانہ مین بہ نسبت سابق کے کہ سنہ ۱۳ بارہ سو یک ہجری مین بغداد اور سایر قلمروئے عراق جناب باشاے وقت کے نہایت امن اور انتظام کے ساتھ ہے اب یہان سے جو اس کثیف نے معائنہ کیا اور جو معلوم ہوا احوال عرض کرتا ہے حضرت سیدنا و مولانا سید پیر مصطفے القادری ادام اللہ برکاتہ علینا بوقت حضوری خدمت نہایت اور عز سرفرازی اس فقیر کے حال پر فرماتے تھے اور حضرت ولی مادر زاد ہین ایام صغار حضرت کے کشف و کرامات ظاہر ہوئے اور حضرت موصوف سجادہ درگاہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ہین کہ آپ کے جد امجد حضرت سید علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے روبرو بعت باطنی عنایت فرما کر جانشین اپنا فرمایا اور حضرت کو امور دنیوی سے نہایت علیحدگی اور کنارہ کشی ہے اب حال مین محض اپنی والد ماجد حضرت پیر سلیمان صاحب دام برکاتہ کے اتباع امر سے منظر داشت امور ظاہری کی فرماتے ہین اور دل سے حضرت کو نہایت امور دنیا سے انکار ہے حضرت کے کشف و کرامات بہت سے اس فقیر پر بھی ظاہر ہوئے مگر بزرگون کو اپنا اظہار عالم حیات مین اکثر منظور نہین ہوتا شاید کہ حضرت کو اظہار حال شریف اپنا ناگوار ہوا اس واسطے اس اجمال پر ختم کلام کیا یعنی فقیر چند اشعار عربیہ واسطے عرض خدمت حضرت پیر صاحب موصوف کے پیر و مرشد کو گذرانا حضرت پیر و مرشد ملاحظہ اون اشعار کے کلمات سرفرازی سے ارشاد فرماکر فرمائے کہ تو بذات خود حضرت کی خدمت شریف مین عرض کریں ایکوقت کا اتفاق ہوا کہ جناب سید پیر مصطفے صاحب ممدوح فرودگاہ حضرت پیر و مرشد کی تشریف لائے تھے فقیر بھی حاضر تھا اوسوقت وہ کاغذ جس مین

احوال سادات کی احوال ... حضرت سید پیر ... القادری ... ب ... کا ...

قصیدہ عربیہ ... تعریف کا حضرت سید پیر مصطفے ... کی خدمت مین ... گذرانا

اشعار لکھے تھے حضرت پیرو مرشد کی خدمت مین گذرانا حضرت پیرو مرشد جناب ممدوح کی خدمت شریف مین عرض کیے کہ آپ کا خادم کچھہ اشعار آپکی جناب مین سو عرض کیا ہے باستماع اس کلام کے حکم پیر صاحب کا اس خادم کو ہوا کہ کیا لکہا ہے سو عرض کر پہر حکم پیرو مرشد نے فرمائے کہ کھڑے ہو کر عرض کر فقیر بعد الارشاد حضرت پیرو مرشد کے کھڑا ہو کر عرض کرنے کا ارادہ کیا مین بعد ارشاد حضرت پیرو مرشد اپنے صاحبزادۂ اکبر سید غلام محمد قادر کو فرمائے کہ تم عرض کرو اس کی زبان مین لکنت ہے پس صاحبزادہ موصوف نے من اولہ والی آخرہ آن اشعار کو حضرت کی جناب مین عرض کئے پیر صاحب ممدوح نے باستماعت اس اشعار اس کثیف کے درجۂ قبولیت سے سرفراز فرمائے اور حضرت پیر صاحب کمال خوشی اور بشاشت سے ارشاد فرمائے کہ اسکو علیحدہ کاغذ پر صاف کر کر گذران مین اپنے والد شریف کی جناب مین عرض کرونگا موافق حضرت کے ارشاد صاحبزادہ حسب اقتضا موصوف اپنے ہات سے خط جلی سے لکہہ کر حضرت کی جناب مین گذرانے الحمد بعد علی ذالک وہ یہہ اشعار مین سے لقد جئناك یا ابن الرسول ÷ فاصلح حالنا نور البتول ÷ لنا ذنب وسهو بعد سهو ÷ صرفت العمر فی لعب ولهو ÷ ذنوبی کالرمال وکالجبال ÷ فارجو فضلك فی کل حال بحرمت جدك غوث الورى ÷ تطهر قلبی وارزقنی شفائی ÷ لمرض القلب کن انت طبیبی ÷ تراب نعالکم مسکی وطیبی ÷ ادوم تحت نعال شیخی ÷ اکون دائماً بجمال شیخی ÷ فاحینی دوماً فی هواه ÷ امتنی فی هواه وفی رضاه ÷ بکل المحال کن انت قریبی

بك الشكلان ياعون الغريبى وجود المتفطفى تبين وجودك

فمن جوائز من فضلك وجودك انا البرهان وسكين من بلاد بلك

فامددنى والزمنى بجلالك

حضرت پیر کو زبان فارسی اور عربی اور ترکی بخوبی مہارت ہے اور زبان ہندی بھی بخوبی جانتے ہین اور اپنے اخفاء حال کا نہایت خیال ہے اور سال مین ایکوقت یعنے ستائیسوین تاریخ رمضان شریف مین فقط روضہ مبارک مین اپنے جدامجد کے حاضر ہوتے ہین وہ بھی دو چار لمحہ کے لئے حضوری رہتی ہے کہ جسوقت کہ آدمی جلد جلد سورہ فاتحہ اور اخلاص پڑھ سکے پھر باہر تشریف لاتے ایک وقت اپنے خادم سے روبرو ارشاد فرمایا کہ آدمیون کا کیا حال ہے کہ وہ گھڑیون حضرت کے روضہ اقدس مین حاضر رہتے ہین ہمکو تو چند لحظے بھی حاضر رہنا نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے فی الحقیقت ارشاد بزرگان ہے مقربان را بیش بود حیرانی جتنا قرب زیادہ ہو اوتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہے ایک وقت یہہ فقیر نے حضرت کے نزدیک ایک پارسی کو بیٹھا ہوا دیکھا کہ وہ حضرت سے نہایت نزدیک تھا فقیر کو یہہ بات دیکھہ کر نہایت عجب ہوا بمجرد اس خطور کے حضرت نے ارشاد فرمائے کہ اپر حضرت محبوب کی سرفرازی سرفرازی ہے اور ان کو بھی حضرت سے کمال عقیدت ہے اسواسطے راہ ہدایت ان کو حاصل ہے اور مین انکو تلقین کلمہ طیب کی کر رہا ہون پہر وہ پارسی بہی اس فقیر سے گفتگو کئے ان کی تقریر سے بھی لوے عقیدت ظاہر تھی حضرت پیر صاحب کو الائچی اور چوب اگر نہایت پسند ہے جو کوئی ان اشیا کو گذرانے حضرت بکمال توجہ اوسکو قبول فرماتے ہین اسی باب مین حضرت نے یکبار اس فقیر کو ارشاد فرمائے کہ ہمکو حق تعالی نے

دنیا کے سب اشیا دو یا کسی امر مین کچھ کمی نہین کیا مگر ہمکو کسی شئے کیطرف اسقدر التفات
نہین جسقدر کہ یہہ دو چیزون کی طرف التفات ہے فقیر نے عرض کیا کہ کیون نہو گا کہ آپ کے
جد مجید رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے حبب الی من دنیاکم ثلثة
الطیب والنساء وقرة عینی فی الصلوٰة اور الایچی اور چوب اگر بھی خوشبوی سے
ہے اور ایکبار بکمال سرفرازی اور بندہ نوازی کی کے روبرو اس غلام کمترین خادم
عقیدت گزین کے ارشاد ہوا کہ آج کے روز ہماری طبیعت ماہی کے طرف راغب ہے
ہم تیار کروائینگے یہہ فقیر اس ارشاد کو اپنا فخر اور عزت سمجھہ کر تیاری ماہی کیطرف
متوجہ ہوا محمد عمر خانصاحب پیر بھائی اس کثیف کے اس خدمت مین بہت اعانت کیئے
کہ رمضان شریف کے ایام اور پچھلا دن باقی رہگیا تھا با اینہمہ ماہی تیار ہوئی
اور یہہ کثیف اوسکو خود اپنے ہمراہ حضرت کے خدمت بابرکت مین گذرانا الحمد
للہ علے ذٰلک سلطان روم کے طرف سے لاکھہ روپیہ سالانہ سجادہ روضہ منورہ کے
واسطے مقرر ہے اور سوا اوس کے اطراف وجوانب سے جو اہل عقیدت نذر گذرانتے
ہین وہ علاوہ ہے بفضلہ تعالےٰ سجادہ صاحب کو مقدرت عظیم ہے کہ شاید
روساء ہند مین بھی ایسے صاحب مقدرت ہین یا نہین مولوی محمد زمان خانصاحب
شہید جو استاد اس فقیر کے تھے بیان فرماتے ہین کہ بباعث متعلق رہنے
قریات معاش سجادگی روضہ منورہ کے ملک سلطانی مین سہ ماہہ راہ تک
سجادہ صاحب کو دخل ہے مگر یہہ سب معاش وغیرہ امورات امورات ظاہری
حضرت پیر سلمان صاحب افندی والد ماجد حضرت پیر مصطفےٰ صاحب کو اس سے تعلق ہے
کچھہ کام نہین ہے جن کو یہہ سب امورات ظاہری متعلق رہین اونکو وہان پیر نقیب

پیر نقیب ... پیر سلمان صاحب

حضرت مصطفےٰ صاحب کے

کہتے حضرت پیر سلیمان صاحب قبلہ باشان وشوکت اور سلطان کے طرف سے
اونکی بہت عزت وتوقیر ہے بہت سے جو احکام سلطانی بغداد شریف مین آتے مین
حضرت کی رائے شریف پر مفوض ہین حضرت بعضون کو قبول فرماتے ہین اور بعضون کو
نہین جن کو حضرت قبول نہین فرماتے اونکی تعمیل ملتوی رہتی ہے اور حضرت کو نہ یہ
ظاہری مین نہایت ملکہ ہے اور حضرت ذی فراست اور ذکی فہم ہین اور
مصارف مکان مبارک حضرت کے مثل مصارف شاہانہ ہین درگاہ محبوب کے خادین
اور مشایخین اور موذنین کی معاش بھی حضرت سے متعلق ہے اور تمام صاحبزادونکی
بھی معاش حضرت کے پاس سے تقسیم ہوتی ہے رمضان شریف مین سالم ماہ دروازہ
روضۂ مبارک کے عصر سے مغرب تک روشن رہتے ہین باقی ایام مین مغرب سے
کچہ اول روشن ہوتے ہین جیساکہ اوس کا ذکر آگے گذرا حضرت پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ
برادر بے ماد حضرت پیر سلیمان صاحب قبلہ کے ہین کہ ورع اور تقوی حضرت کی
مزاج مبارک مین نہایت ہے اور علم ظاہری مین بھی حضرت کو کمال ہے اور حضرت کے
صاحبزادے صاحب پیر مصطفے صاحب قبلہ سجادہ صاحب کو منسوب ہے اور پیر سلیمان صاحب
پیر نقیب کی صاحبزادی صاحبہ پیر سید محمود صاحب صاحبزادہ اکبر حضرت پیر عبدالرحمن صاحب
کو منسوب ہے اور یہہ صاحبزادہ صاحب موصوف ہرچند کم سن ہے مگر نہایت تیز
طبیعت صاحب فہم ذکی صاحب علم ہین اور پیر سلیمان صاحب پیر نقیب نے اپنی
برادر صاحب پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کو کئے امورات ظاہری تفویض فرمائے
ہین حضرت سید پیر مصطفے صاحب قبلہ چند بار جناب حضرت پیر و مرشد قبلہ وکعبہ کو
معہ صاحبزادگان وخادمین کے دعوت کہانا کہانے کی فرمائے یہہ عاصی سلام بھی

ذکر حضرت سید پیر عبدالرحمن صاحب

ذکر حضرت سید پیر محمود صاحب

میرا بخدمت جناب حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ کے دعوت حاضر رہا اور حضرت پیر
عبدالرحمن صاحب اور پیر سید محمود صاحب بھی دعوت اسی طور پر فرمائے وہان کی
دعوت سے یہہ غلام بھی مشرف رہا طریقہ طعام کا حضرت پیر مصطفی صاحب قبلہ کے یہان
یہہ دیکہا کہ بہت بڑا طشت سے یک چوکی چوبین اور اس مین طعام
اقسام اقسام سے رکہے رہتے ہین اور اطراف اوس کے آٹ دس اسم بیٹ کر کہانا
کہاتے ہین اور پیر عبدالرحمن صاحب قبلہ کے پاس یہہ طریقہ دیکہنے مین آیا کہ تخت
چوبین مدور نہایت نفیس ہوتا ہے اور اوس پر سفید کپڑا فرش ہوتا ہے اور
اطراف مین اوس کے لوک کہانے کیلئے بیٹھتے ہین اور ایک ایک قسم کا طعام
اوس پر رکہا جاتا ہے جبکہ یک یک لقمہ آدمی اوس سے لیا فی الفور وہ ظرف
طعام کو خادمین اوٹھا لیتے ہین اور دوسرے قسم کا طعام لاکر رکہتے ہین پہر اوس سے
ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے ایسے دس بیس قسم کے طعام تبدل ہوتے اور لنگر کون مین
بھی یہی جاری ہے اور صاحبزادے جتنے کہ وہان ہین سب کے واسطے طعام سرکار سے
مقرر ہے کہ ہر پیر صاحب زادے کیواسطے نان پختہ وزن کشتی ہوکر جاتی ہے
اور اکثرون کے واسطے کچہ نقدی بھی مقرر ہے اور جو صاحبزادی تولد ہو نام اون کا
دفتر سلطانی مین لکہا جاتا ہے اور بعد قابل طعام ہونے کے اون کے واسطے
طعام سرکار ہی مقرر ہوتا ہے اور جو رباط مین حضرت کے حاضر رہتے ہین اون کو بھی
طعام دو وقتہ سرکار سے مقرر ہے جیسا کہ آگے گذرا مگر تعلق اس انتظام سب
یہ نقیب سے متعلق ہے وقت حضوری سے اس غلام کے بارگاہ حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی بخار سخت مدت دو ماہ تک رہا جب وقت خصت

پہونچا یہہ غلام نے بارگاہ مولی مین چند اشعار اوس مین اپنی صحت مزاج کیواسطے عرض کیا حسب اجازت حضرت پیرومرشد قبلہ کے وہ اشعار روضۂ مقدسہ مین حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے عرض کیا حضرت کے توجہات سے اوسیوقت سے صورت شفا ظاہر ہوئی وہ یہہ اشعار ہین ؎

ای آنکہ نیست در دو جہان مثل تو احد	حقا کہ جملہ خلق بخواہد ز تو مدد
ای آنکہ لامکان مکان رفیع تست	از بہر چیز تست سما ئیلا عمد
ای قدرتت ز قدرت حق بودہ آشکار	نا مید را ز قدرت حق دادہ ولد
انوار حق ز ذات تو بودہ آشکار	یا صاحب الجمال و یا سید السند
لطف تو عین لطف خدا بر جہان وسیع	فضل تو عین فضل خدا بودہ بیعدد
یا غوث بہر پنجتن و دوازدہ امام	حاصل کنی مقاصدم ای جلوہ صمد
محتاج کس مدار و نہ بہ پچکس بران	داری مرا بظل نعال تو تا ابد
از بسکہ من علیل روانم مریض جسم	بدہی مرا شفا روان صحت جسد
برہان غریب گرچہ بقابل سگان تست	بر حال زار او بکنی ہر زمان مدد

اور جناب پیرومرشد قبلہ آگے سفر مین جو ۱۲۹۲ھ ہجری مین اول حج و زیارت مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر جب یہان بغداد شریف مین حاضر ہوئے حضرت پیر مصطفی صاحب قبلہ ایک روز جمعہ کے دن عبا شتری سفید رنگ جو حضرت غوث کے جسد مبارک مین تہا اوتار کر حضرت پیرومرشد قبلہ کو پہنا دئے اور یہہ فرمائے کہ میری یادگار ہے حضرت پیرومرشد قبلہ اوس خلعت شریف سے سرفراز ہو کر آداب بجالائے اور بعد اپنی فرودگاہ پر تشریف لا کر یہہ شعر عرض

فلما جئت شیخی للقاء | کسانی سیدی خزد العباء
اذا ما کنت لی باللطف عونا | فلا تنسنی الخوید مر بالدعاء

اپنے ہاتھ سے خط ثلث سے لکھکر حضرت پیر مصطفے صاحب کی جناب مین گذرانے
حضرت بکمال بشاشت اوس کاغذ کو دست شریف مین لے لئے اور بوقت رخصت
جناب پیر سلیمان صاحب قبلہ نے بھی یک جبہ بانا تی گلابی رنگ جو اس وقت
حضرت کے جسد انور مین تھا اوتار کر حضرت پیر ومرشد قبلہ کو پہنا دے بعد داخل
ہونے کے اپنے وطن مین حضرت پیر ومرشد قبلہ وکعبہ وہ دو نو جبہ سرفراز ہوئے
ایک اپنے فرزند اکبر سید شاہ غلام محمد صاحب قادری کو فراز فرمائے اوریک
اور دوسرا منجلے فرزند سید شاہ ملک محمود صاحب قادری کو سرفراز فرمائے
اوریک جبہ باناتی جس کو پیر ومرشد قبلہ اکثر عیدین وغیرہ مین زیب جسم فرماتے تھے
اوس کو اپنے چھوٹے فرزند سید شاہ حماد قادری کو یہہ تینو جبہ اپنے تینو صاحبزادونکو
سرفراز فرمائے پہر اس سفر ثانی مین جب پیر مصطفے صاحب سے مشرف ہوئے
اوّل ملاقات مین حضرت پیر صاحب ممدوح جناب پیر ومرشد قبلہ کو فرمائے کہ
مین تمہارے اشعار عربی جو اوّل سفر مین تم لکھکر ہمارے پاس گذرانتے تھے اسکو
روضہ منورہ مین جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے گذران دیا ہے اور یہہ علامت
تمہارے اشعار کی مقبولیت کی ہے ابہی تک وہ اشعار حضرت کے روضہ منورہ
مین موجود ہین اور پہر اس سفر ثانیہ مین بھی یکوقت حضرت نے خادمین کو ارشاد
فرمائے کہ ہمارا جبہ یک لیکر آو وہ خادمین سنے چاہے کہ کورہ جبہ حضرت کا
جو حضرت نے پہنے نہ تھے لائے حضرت مکرر ارشاد فرمائے کہ جو ہمارا پہنا ہوا

کرامت حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے ورد مناجات

جبہ سے اوس کو لیکر آؤ وہ جبہ شریف جو پہنا ہوا حضرت کا تھا لا لگیا حضرت پیر مصطفےٰ صاحب قبلہ نے اپنے دست شریف سے حضرت پیر و مرشد کو پہنائے وقت مراجعت کے بغداد شریف سے شہر بصرہ مین جب یہہ فقیر داخل ہوا ایک مکان مین اقامت پذیر ہوا کہ وہ کنارے دریائے دجلہ کے واقع تھا اور اکثر وضو اور غسل کا اتفاق اوسی پر ہوا کرتا تھا اور اور ایک رفیق تھے کہ اونکو تیرنے مین مشاقی حاصل تھی یک روز وقت نماز صبح دریائے دجلہ پر یہہ فقیر بارادہ غسل گیا اور وضو کر رہا تھا کہ وہ رفیق بھی واسطے پانی لیجانے کے وہان آئے جب انھون نے پانی لینے کے واسطے کچہ تھوڑا سا دریائے مذکور مین اوترے فقیر نے بطور ظرافت اون سے کہا کہ تمکو تیرنے مین مہارت ہے مجھے بھی سکھاؤ یہہ فقیر کو اس فن مین مساس نہین مگر بعد معلوم ہوا کہ انھون نے سمجھے کہ اس کو تیر آتا ہے اور جن کو تیرنا آتا ہے وہ ایسا کہتے ہین اور تیرنے والونکی یہہ عادت ہے کہ جو ایسا کہے اوس کا ہات پکڑ کے اوسکو پانی مین غوطہ دیتے ہین وہ رفیق فقیر کا ہات پکڑ کر دریا مین کہینچ لئے اس وقت فقیر کو خیال ہوا کہ شاید میری تعلیم کیواسطے مجکو انہون نے کہینچا ہے مین نے اون کو گرفت کر لیا معلوم ہوا کہ تیرنے مین عادت یہہ ہے کہ پانی مین کوئی شخص کسی کو پکڑ لیوے وہ ہر چند تیرنے مین کیسا ہی مہارت رکہے غوطہ کہاتا اور دونون شخص غرق ہوتے ہین معاذ اللہ پہر جبکہ انہون نے اس فقیر کی گرفت سے غوطہ کہانا شروع کئے اور اونکو خیال اپنے غرق کا ہوا جبراً اس فقیر کا ہاتھ چھوڑ کر الگ ہو گئے اور تیر کر دریا پر آ گئے یہہ فقیر اونکی کشاکشی سے وسط دریا مین چلا گیا جب دیکھا کہ وہ رفیق کنارہ دریا پر کہڑے ہوئے ہین لودنین تنہا وسط دریا مین واقع ہون اور علم شناوری سے

بالکل ناواقف تاکہ ورطہ ہلاکت سے خلاصی ممکن ہووے صورت مایوسی تو دہو لی
اور جان لیا کہ اجل پہونچگئی ہے الحمد للہ موت شہادت کی نصیب ہے کہ حدیث
شریف مین وارد ہے الغرق شہید پہر یکایک دل مین آیا کہ تو اپنے پیر کو
کیون بہولا پس حضرت پیران پیر دستگیر کی جناب مین استغاثہ کیا اور یا حضرت سید عبدالقادر
جیلانی شیئاً للہ المدد دل اور زبان سے کہا بجرد اس کہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ
کوئی شخص دریا کے اندر سے اوپر کر دے اور بلا اختیار حرکات اور سکنات
شناوری کے اس فقیر سے ظاہر ہوئے وہ رفیق کنارہ دریا پر کہڑے ہوئے
دیکہ رہے تھے اور اون کو خوب یقین ہوا کہ فقیر کو خوب مہارت ہے اسواسطے
بجانب خلاصی اس فقیر کے متوجہ نہین ہوئے فقط تماشہ بینی کر رہے تھے جبکہ اسی
حالت مین یک عرصہ گذرا اور دست و پا درماندہ ہوے اور طاقت نرہی
پہر حضرت کی جناب مین استغاثہ کیا کہ حضرت نے جیسا کہ ورطہ ہلاکت سے بچائے
امید حضرت سے یہہ ہے حضرت کنارہ سلامت پر پہونچادوین بمجرد اس استغاثہ کے
وہ رفیق کے دل مین یہہ خیال آیا کہ اس فقیر کو شناوری مین راہ نہین جو عرب کہ
قہوہ خانہ مین حاضر تھے اونکو آواز دی فی الفور دو عرب دریا مین کود ے
اور یک روبرو اور یک پیچھے سے آنکر اس فقیر کو دریا سے نکالے پہر فقیر نے
اپنے حال پر خیال کیا تو یک گہونٹ بہی پانی کا شکم مین اس فقیر کے داخل نہین ہوا
تھا اور اس حالت حیرانی اور صعوبتہا ئین سے کچہ بہی ہوش و حواس مین اس فقیر کے
جناب پیر دستگیر کی تائید سے فرق نہین ہوا اور اسی سلامت ہوش و حواس سے
نماز صبح کی ادا کیا الحمد للہ علی ذالک حضرت جناب پیر و مرشد قبلہ کا ارشاد تھا

روحانیات از قسم اجنہ وغیرہ بغداد سے بصرہ تک سب حضرت کی پناہ مبارک مین
رہتے ہین اور پہران اور ہر وقت حضرت سے پناہ لیتے ہین اسواسطے اوسجائے اگر
کوی اہل تصرف اپنا تصرف روحانیات پر کرتا ہے تصرف اوس کا اوس جائے
روحانیات پر نافذ نہین ہوسکتا ہے سوائے اس بات کے کہ اگر کسی شخص کو روحانیات
سے کچھ تکلیف اور ایذا پہونچے وہ اہل تصرف ہو یا غیر اہل تصرف اون کو بجز استغاثہ
حضرت کے جناب عالی سے چارہ نہین یہودی لوگ بغداد شریف مین حضرت سے
عقیدت رکھتے ہین عورتین اور مرد اون کے بکثرت حضرت کی زیارت شریف واسطے
حاضر ہوتے ہین مسموع ہوا کہ اون کا یہہ عقیدہ ہے کہ حضرت کوئی انبیا بنی اسرائیل سے
ہین کہ مسلمانون نے اون کو چھین لئے اور اونکی اکثر یہہ عادت ہے کہ کوئی بیماری
اون کو آوے حضرت کی دہلیز مبارک کی خاک کہا لیتے ہین خاک دہلیز شریف سے اونکو
شفا حاصل ہوتی ہے اور شب جمعہ مین عورت بکثرت زیارت شریف کیواسطے
حاضر ہوتے ہین اور یک قسم کا طعام اوس جائے لاتے ہین کہ کہیر سے کے اندر
چانول پختہ کرتے ہین اور اوسکو حضرت کے روضۂ مقدس کے پاس تقسیم کرتے ہین.
حضرت کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہونے کے واسطے کسیکو ممانعت نہین خواہ
مرد ہو یا عورت جالی شریف کے پاس سب لوگ علی العموم حاضر ہوتے ہین اور
قبل روشن ہونے دروازہ مبارک کے صبح اور شام کو یک جماعت کثیرہ زایرین بانتظار
زیارت حاضر رہتے ہین اور بعد روشن ہونے دروازہ شریف کے بے اختیارانہ
جالی شریف کو آکر بلگ جاتے ہین اور گریہ وزاری سے یک شور مچاتے ہین ہرچند
مزورین اونکو منع کرین مگر وہ اپنے کام سے نہین رکتے ان مین بڑے بڑے

عمر کے لوگ وہان ایسے حرکات کرتے ہین کہ جیسے بچے صغیر السن اپنی باپ مان سے
جس طرح سے باصرار مانگتے ہین اور جب تک بچون کو اون کی مانگی ہوئی ندلوین
شور وغوغا مچاتے ہین اور بغیر لئے کے والدین کو نہین چھوڑتے ویساہی حضرت کی
خدمت مین لوگ روتے ہوئے حاضر ہوتے ہین اور اپنے حصول مقاصد سے
شادان وخورم مراجعت کرتے ہین جناب پیرومرشد قبلہ جو پچھلے بار ۱۲۹۵ھ ہجری مین
بار اسو پچانوے ہجری مین بغداد شریف حاضر ہوئے تھے اوسوقت کا حال
ارشاد فرماتے تھے کہ یکوقت یک بیوی نہایت پریشان حال مضطرانہ آہ وزاری
کرتے ہوئے حضرت کی خدمات فیضمآب مین حاضر ہوئی اور اوسی حالت اضطرار
مین اپنے سر کو حضرت کی جالی مبارک پر رکھدئی اور تہوڑی دیر تک ویساہی
سر رکھی رہی واللہ اعلم کیا واردات اون بیوی کے حال پر گذری اور کیا اونکو
حصول مقصد پر بشارت ہوئی کہ انہون نے جب اپنا سر اوٹھائے نہایت ہشاش
اور بشاش ہنستی ہوئی روانہ ہوئی ؎ ہر کس کہ بدرگاہ تو آید بنیاز ؛ محروم
زدرگاہ تو کے گردد باز ؛ جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو فناء اتم ذات مین
اپنے جد امجد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہے ظاہر آثاری فنا کے
جسم مبارک محبوبیہ مین وہ ظاہر تھی جو کہ جسم مبارک محمدیہ سے خصوصیت رکہتے تھی
وہی آثار فنا فی الرسول کے روضہ اقدس محبوبیہ پر پیدا ہین کہ روضہ مقدسہ محبوبیہ
مشابہ روضہ منورہ نبویہ سے کئی امور مین ہے اول یہہ کہ قبہ مبارک روضہ نبویہ کا
یکرنگ سبز ہے اور قبہ محبوبیہ مین تہوڑا اور رنگ سوائے سبز رنگ کے بھی گلکاری
مین شریک ہے دوسرا یہہ کہ اطراف روضہ نبویہ کے ہر جانب مین مسجد نبوی

واقع ہے ویسا ہی اطراف روضۂ محبوبیہ کے ہر جانب مین مسجد واقع ہے روضۂ نبوی کے اطراف مین جالی ہے ویسا ہی ہے روضۂ محبوبیہ کے اطراف مین جالی ہے مگر فرق یہہ ہے کہ مزار اطہر نبوی سے کچھ فاصلہ پر ہے اور مزار مقدس محبوبیہ سے جالی قریب ہے اگرچہ روضۂ اطراف روضۂ مقدسہ نبوی کے مسجد ہے مگر سب جوانب روضہ مین مسجد برابر نہین ہے بلکہ کسی جانب مین روضۂ منورہ کے مسجد زاید واقع ہے اور کسی جانب کم ایسا ہی روضۂ محبوبیہ کے اطراف جو مسجد واقع ہے کسی جانب زیادہ اور کسی جانب کم ہے اور جس طرح کہ زایرین کو خواہ عورات ہو وین یا مردین صغیر ہون یا کبیر روضۂ منورہ نبوی مین ممانعت نہین ویسا ہی روضۂ محبوبیہ مین زایرین کسی قسم کے ہو وین ممانعت نہین ہے صحن مسجد نبوی مین درخت خرما نصب ہین صحن مسجد روضۂ محبوبیہ مین بھی درخت خرما ہین اور ایسے بہت امور تشبیہات کے روضۂ نبوی اور روضۂ محبوبی کے مابین ہین کہ قلم مین نہین آتے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اور یک جانب مین روضۂ محبوبیہ کے یک حجرہ مسجد مین یک مدت مدید سے یک پیر کبیر السن نہایت حلیہ زہد و اتقا سے متحلی ہین ساکن ہین اور اونکی یہہ عادت ہے کہ سوے جواب سلام کے کسی سے گفتگو نہین فرماتے اور سوائے قضائے حاجت بشری اپنی جائے سے حرکت نہین کرتے اور ہمیشہ اون کے درجہ مسجد کا مسدود رہتا ہے کسی سے ملاقات بھی نہین فرماتے اگر لوگ باشتیاق لقا اون کے حاضر ہوتے ہین تو یک ساعت ملاقات کرتے ہین کہ جس قدر جواب سلام اور مصافحہ ادا ہو وے اور اکثر ترک اور عسکری اون کی خدمت گذاری زاید کرتے ہین اور کہانا اور پانی کے بھی وہی لوگ خبرداری کرتے ہین حضرت سید میر مصطفےٰ صاحب قادری

اون کا حال بیان فرماتے ہین کہ وہ مرد بزرگ فیض یافتہ حضرت سید علی صاحب
قندی علیہ الرحمۃ جدامجد حضرت کے ہین اور حضرت پیر صاحب کی جانب سے بھی
متادین اونکی خدمت گزاری کے واسطے مقرر ہین اور اونکی عادت ایسی ہے کہ اگر
اون کے روبرو جو رکابی کہ بمقدار کف دست سے زاید ہووے اوس مین اون کا
طعام لیجاوین تو قبول کرتے ہین اور اگر رکابی اسقدر سے زاید ہو اور اون کے
آگے لیجاوین فی الفور مسترد کرتے ہین اور قبول نہین کرتے اور وہ نہایت کثیر البکا
اکثر اونکی آنکھون سے اشک جاری رہتے ہین یک وقت کسی موقع پر حضرت
پیر و مرشد و کعبہ نے حضرت سید پیر مصطفے صاحب قادری سے تصنیف کتاب محی الکونین
کا حال بیان فرمائے کہ اس خادم سے یہہ کتاب تصنیف ہوئی ہے حضرت پیر صاحب
کمال سرور سے فرمائے کہ ہمارے واسطے بھی یک نسخہ اوسکا ضرور بہیجنا یہہ بشارت
قبولیت تصنیف کتاب کی ہوئی والحمد للہ علی ذلک اللھم صل علی سیدنا محمد
و آل سیدنا محمد علی ولدہ الشریف غوث الاعظم و بارك وسلم

احوال بلدہ کربلائے معلّی

بعد بغداد شریف سے بجانب کربلائے معلّی کے
بسواری محہ روانہ ہوتے ہین عادت یہہ ہے کہ کجاوہ لکڑی کا بطور دو کرسی کے
بنا کر دو جانب نچر کے باندہکر اوس مین دو شخص بیٹھتے ہین اور اوس کے واسطے سائبان بطور
شقدف کے بناتے ہین اور جس پر سایہ ہو اوسکو محمل کہتے ہین اور بہ نسبت محمل کے
کجاوہ مین جائے زاید اور محمل مین جائے کم و تنگ رہتی ہے اور کرایہ بھی کجاوہ کا زاید
ہوتا ہے کربلائے معلّی تک بغداد شریف سے چودہ فرسنگ ہے کرایہ سات قران ہے
اور ہر قران پانچ قران کا دو دکلدار روپیہ کے بارہ قرص ہوتے ہین بڑا فرق اس مین ہے

احوال کربلائے معلیٰ

کہ تمام بلاد محروسہ مین اس دولت علیہ کے قرص نام چالیس پارہ کا ہے اور پارہ
یک دیوانی یا مصریہ کا نام ہے بخلاف اقلیم عراق کے کہ وہان دس پارہ کو یک
قرص کہتے ہین اور قران سکہ خسروان ایران ہے چاندی خالص سے ہوتا ہے
حاصل یہہ کہ صبح سے شام تک جب خچر پر سوار ہو کر چلین تو مسیب یک مقام کا
نام ہے کہ کنارہ فرات پر واقع ہے پہونچتے ہین اور کشتی کے پل سے عبور کر کر وہان
یک مسافرخانہ مین کہ بڑا عالیشان ہے کہ اکثر مسافرین اوس مین مقام کرتے
ہین اور بہت آرام پاتے ہین کہ یہہ مقام قصبہ یک ہے کہ ہر دو طرف فرات کے
آباد ہے اور بغداد شریف سے نو فرسنگ راہ پر ہے اور کربلائے معلی وہان سے
پانچ فرسنگ ہے اور ہر دو فرسنگ پر یک مسافرخانہ پختہ اور بڑا عالیشان تیار
کئے ہین عادت یہہ ہے کہ جب یک پہر رات گذرے دروازہ مسافرخانہ کا
بند کر دیتے ہین بعد اوس کے جو قافلہ کہ آوے اون کے لئے دروازہ کہولدیتے ہین
اور بعد لوگ داخل ہوئے کے پہر بند کرتے ہین اور صبح ہوئے تک کسی کو
مسافرخانہ سے جانے نہین دیتے تا کہ کسی کا مال کوئی چوری کر کے نہ لے جاوے
جب نماز صبح کا وقت آئے دروازہ مسافرخانہ کا کہولدیتے ہین اور قافلہ روانہ ہوتے ہین
ہر مسافرخانہ کے قریب مین نہر پانی کی ہوتی ہے اور دروازہ کے قریب مین
چار پانچ دوکانین رہتی ہین کہ اکثر سامان ضروری مثل غلہ اور گوشت وغیرہ
اون دوکانون مین فروخت ہوتا ہے مگر نہایت گران قیمت سے ملتا ہے
اور یک میل کے فاصلہ پر مسیب سے دو گنبد مین بڑے سبز رنگ کے کہ دور سے
نمایان ہوتے ہین اوس مین مدفن صاحبزادگان حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا ہے

ذکر مسیب کا
ذکر مزار صاحبزادگان حضرت مسلم کا

اور نزدیک مسیب کے یک نہر پانی کی کہودی ہین کہ کربلائے معلی تک پونچا
ہین کہتے ہین کہ وقت کربلائے معلی کے وہ پانی کہ جس کے لب پر حضرت سیدنا
عباس بن علی رضی اللہ عنہما شربت شہادت پئے نہر یک فرات سے تہی کہ یک
صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علقمہ نام اوسکو کہودے تہے اور فرات کے
نام کے سات مشہور ہوئی ورنہ اصل فرات کربلا مین نہین ہے اسواسطے کہ وہ
نہر مسیب کے نیچے سے روان ہے اور جب بسبب گذرنے زمانہ دراز کے
وہ نہر کم ہوگئی اور ملک عراق خسروان ایران سے قبضہ مین قیصر روم سلطان
سلیمان خان کے آیا سلطان موصوف جب دیکہا کہ پانی کربلا مین نہین ہے
واسطے کہود نے اس نہر کے حکم دیا دوسرے روز قافلہ مسیب سے روانہ ہوکر
تمام راستہ اوپر کنارہ اس نہر کے رہتا ہے یہان تک کہ ظہر کی نماز کے وقت
زایر اوس مکان فلک آستان مین ہوتے ہین اطراف کربلا مین فصیل اینٹ اور
گچ سے کہینچی ہوی ہے اور اطراف اوس کے یک میل تک نخلستان ہے اور سمین
چار دروازے ہین یک باب بغداد دوسرا باب نجف تیسرا باب الجنۃ چوتہا باب
نجف اور نہر نیچے سے اس دیوار کے کتان پہلو سے قبہ عزبن زید بدر باجی کے
دو تین فرسنگ تک گئی ہے اور اندر فصیل کے شہر ہے متوسط نہایت آباد بازارون
مین دکاکین نفائس اجناس اور عمدہ اشیا کے سات مالامال ہے رہنے والے
وہان کے اکثر اہل ایران اور بعضے ہندوستان اور تہوڑے سے عرب ہین لیکن
تمام شیعہ مین سواے حکام ترک اور عساکر کے دوسرا اہل سنت دیکنے مین
نہین آیا لاکن ایک مزدور ایسا کہتا تہا کہ یک محلہ انوسے بکجا اب شہر آباد ہے

مسیب شیعت
نجف سے
مسیر کربلا معلی

درمیان شہر کے حرم اقدس حضرت امام انام علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے
ہر چار طرف حرم کے دیوار ہے بلند منقش اور رنگین چھ دروازے اوس مین رکھے
مین ہر ایک بنقش و نگار دلفریب چاندی سے آراستہ کئے ہین اور درمیان
صحن اوس کے اوپر دو ذراعی قبہ مقدسہ ہے زر سے مڑا ہوا چمکتا ہوا معلوم یہہ ہوتا ہے
گویا اینٹھہ اوس کی سونے سے نہلا کئے ہین دو منارہ ہین منقش روغن چینی کے ساتھ
اور اطراف امین اُس کے یک دالان ہے بڑا روا قدار عالیشان ہے اور اندر
قبہ شریف کے آئینہ مصفا کے سات مرصّع کہ لمبان اوس کا لکھنے سے باہر ہے
اور درمیان اوس کے تحریرات ہین زرین گل و برگ کئے ر اتھہ مانند ثریا اور
پروین کے کھینچے ہوئے درمیان قبۂ مقدسہ کے جالی ہے چاندی سے اوس مین
مرقد امام دنیا و دین کا ہے اور پہلوئے امام تشنہ کام فرزند نوجوان جناب علی اکبرؑ
آرام فرماتے ہین ان ہر دو مرقد انور پر یک یک ہے تابوت غلاف سمین سے پہنایے
ہین اور جالی انور اور تابوت اطہر پر اشعار اور عبارات و بند خط ہائے ارجمند کمیاب سے
لکھے ہوئے ہین اور الواح زر اندود ہر دو طرف ہین اوس کے لٹکے ہوئے ہین
ہر یک لوح مین عبارت سلام اور زیارت کے لکھی ہوئی ہے تا کہ اگر مزور نہو
اوس کو پڑھکر زیارت حاصل کرین اور زمین وہان کی تمام سنگ مرمر سے مفروش ہے
کہ اوس مین مدفن حضرت قاسم ابن حسن اور دوسرے اقارب اور اصحاب
حضرت امامت مآب کے اور طرف جانب غربی کے دالان مین جالی لکے اندر قبر
حبیب ابن مظاہر صحابی کی ہے کہ رفاقت امام مین اس جائے پر شربت شہادت
نوش فرمائے اور اسی طرف یک تہہ خانہ ہے کہ اوس مین غار بشکل قبر سنگ مرمر سے

بنائے ہین کہتے ہین کہ وہ مقام مذبح امام عطشان فرزند سید الانام کا ہے جزاہ اللہ
عن ذالک احسن الجزاء اور بجانب قبلہ کے کہ مابین مغرب اور جنوب کے یک سایبان
ہے کہ اوس مین مواجہ حضرت کے منبر چوبین رکھے ہین اوس پر مرثیہ خوانان اور
واعظان بیٹھ کر جو کچھ کہ رطب و یابس زبان پر آتا ہے باواز بلند گاتے ہین اور صدہا
مردین اور عورتین نالہ اور ماتم کرتے ہین اور جانب شرق حرم شریف کے منارہ
تیسرا اذان کے واسطے بنائے ہین اور اوسی طرف پہلوے حرم شریف پر باب
حرم شریف پر اندرون مین ایک آبدار خانہ نقش و نگار خوش آئین کے سات
والدہ سلطان روم کے جانب سے تیار کئے ہین اور انگرانی اوسکی سید محمد صاحبکو
جو کہ اہل سنت جماعت سے ہین سلطان کے جانب سے جو لوگ کہ بغداد شریف سے
اوس طرف جاتے ہین اکثر سجادہ صاحب قبلہ سید صاحب موصوف کے نام ربطہ
تحریر فرماتے ہین پس یہہ صاحب اور بھائی اون کے سید محمود صاحب کمال آرام سے
زایرین کو اپنے مکان مین اوتارتے ہین اور کھانا پینی اونکی خدمت فرماتے ہین جو
دالان کہ اطراف گنبذ شریف کے ہے وہ غرب کے جانب واقع ہے اور وہی
نمازگاہ عورتون کی ہے اور جانب روضۂ مطہرہ سے اوس دالان کو سیخہاے
آہنی کے سات بند کئے ہین اور جانب شمال واسطے نمازمردون کے مکشوف سے
اور داخل روضۂ مطہرہ مین ہے اور جانب شرق کے قطعات جداگانہ ہین اون مین
علماء اور امراء کی اور نشست گاہ طلبہ اور مدرسان کی قرار داد ہے اور طرف
جنوب کے یک درجہ ہے سائبان کے ساتھ اوس مین نشستگاہ مُزورین اور
مرثیہ خوان کی ہے اور اوسی طرف سے آفاق باریاب حضور پر نور ہوتے ہین اور

ذکر تربت شہداء امام حسین رضی اللہ عنہ

صحن حرم شریف مین صدہا دوکانین دوکاندار بساط و الگر اجناس نفیسہ اور اشیاء
غریبہ اور تبرکات اوس بقعہ علیہ کے فروخت کرتے ہین اور ہمیشہ اس مقام میں ملائک
کرام مین اژدحام اور ہجوم زوار کا رہتا ہے ہر روز و شب مانند ایام محرم کے
رہتا ہے ہر روز جنازہ ہاے مرد اور عورتون مرے ہوئے کہ اکثر ایران کی
زمین سے اور بعضے بلاد سے خچرون اور گدہون پر اٹھا لا کر صحن حرم شریف مین
دفن کرتے ہین اور پایمال ہونا قبرون کا اپنے مذہب مین باعث مغفرت کا
شمار کرتے ہین حاکم ترک لانے والون سے اموات کے محصول زاید لیتے ہین
اس پر بھی اسقدر اموات لاتے ہین کہ حساب مین نہین آتے ہندوستان دکہن
عربستان اور روم اور ملک شام کا سیر کیا مگر اسقدر قافلہ اور کاروان جیسے کہ
بغداد شریف سے کربلائے معلی اور نجف اشرف تک دیکھنے مین آئے اور دوسری
جائے دیکھنے مین نہین آئے اور اطراف ضریح امام ہمام کے اسقدر اژدحام
رہتا ہے کہ بیان سے باہر ہے یک نالان اور دوسرا گریان اور بہت سے
بادل بریان روضۂ مقدس سے چسپان اور یہ ہجوم عموم ایام مین رہتا ہے اور
ایام مخصوص مین کہ وہ ایام مین نزدیک ان لوگون کے زیارت ان عتبات عالیات
کے کرنا اجر فراوان روایت کیا گیا ہے کثرت زایرین ایسی ہوتی ہے کہ
بسبب اژدحام کے راہ گذرگاہ آدمیون پر تنگ ہو جاتی ہے اندر شہر مبارک کے
درمیان شرق اور شمال کے مزار اطہر حضرت عباس ابن علی رضی اللہ عنہما کا ہے
اور اوسکو بھی حرم کہتے ہین درمیان مین اوس حرم شریف کے گنبد ہے بڑا منقش
روغن چینی سبز رنگ سے دو منارہ ہین بلند اور اندر گنبد کے تمام آئینہ بندی ہے

بیان
روضہ حضرت عباس
ابن علی رضی اللہ
تعالی عنہ

اور اطراف ضریح اطہر حضرت کے مشبک ہے زراندود اور صحن حرم مین تھوڑے سے رودکا ندار ہین اور چند سقے آب فرات سے مشکین بھر کر مانند ساقیان خلد برین کے زایرین کو سیراب کرتے ہین درمیان مین اوس علتبہ امامت کے اس آستانہ امامت تک بازار ہے کہ ہر قسم کے اشیا اور سامان وہان دستیاب ہوتا ہے اور باب الخیمہ سے چند قدم باہر جاوین تو وہان یک باغ ہے پختہ اوسمین بمقام خیمہ گاہ اہل بیت کرام جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ بنا ہے اور اطراف مین اوس قبہ کے چند قبہ ہین چھوٹے بشکل خیمہ رفقائے دشت کربت کے بنائے ہین اور عقب مین اوس کے یک قبہ اور ہے چھوٹا سا کہ جگہ بیمارداری اور حجرہ شب زندہ داری حضرت امام الساجدین سید الصابرین سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ کے اور تھوڑے فاصلہ پر وہان سے یک حصار ہے چھوٹا درمیان مین اوس کے گنبد ہے بڑا عالیشان درمیان گنبد کے زراندود جالی کے اندر نیچے تابوت چوبین کے مرقد انور حر بن یزید الریاحی کا ہے رضی اللہ عنہ وعن سایر اصحاب سیدنا حسین بن علی علیہما السلام اور مزور المزار یک شخص ہے عربی نزاد وقت زیارت کے سلام بلیغ پڑہتا ہے کہ دل مشتاق کو ہلا دیتا ہے تین شب وہان خچر والے رہتے ہین اور پھر وہان سے بارادۂ زیارت شاہ نجف کے نجف اشرف کے طرف روانہ ہوتے ہین اور یک شب راستہ مین مقام کرکر دوسرے دن شہر نجف مین داخل ہوتے ہین نجف شہر یک ہے اطراف مین اوس کے بھی حصار ہے بلند اور پختہ اور اوس مین نہر یک ہے پانی کی فرات سے

ذکر مقام خیمہ گاہ اہل بیت کرام

ذکر مقام بیمار داری حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا

ذکر مزار حر شہید کا

کہ حسب الحکم نواب آصف الدولہ فرمانرواے لکھنؤ کے نیچے سے مسیب کے
کھودے ہین اور کوفہ تک پھونچائے ہین اور اون دنون مین بسبب مرور اس نہر کے
معادن نمک پر سے پانی اوس کا شور تھا تھوڑا شیرین اور نہر ہندکو بسبب دہور کے
اور سیلان فرات کے وسیع ہوکر اب پانی اوس کا زیادہ نصف فرات سے ہی اور صدہا
کشتیان مال تجار اور قبایل کے روز و شب اوس مین رواں ہین اور پانی اوس کا
کو سون شادابی بخش کشت و زرا اور افزونی رسان خزاین آل عثمانیہ کا ہے چانول
عمدہ اوس ہمائے پر ایران اور روم سے آتے ہین اور جو عمدہ اور بہتر چانول ہوتا ہے
اوس کو عنبر بو کہتے ہین اور شہر نجف مین چند بازار ہین اطراف مین حرم مرتضوی کرم اللہ
وجہہ کی کہ اون مین تمام اشیا ضروریہ اور اجناس مختلفہ ملتی ہین اور راسقہ آب فرات
نہر ہندی سے لاکر بیک مشک ذوقری کو بیچتے ہین اور زنان وغیرہ بکی ہوئی مثل بغداد
شریف اور کربلا معلی کے بکتی ہے اور جانب شرق اور جنوب بلد کے چشمہ ہے بڑا طولانی
بقدر یک فرسنگ کے بمجاورت معادن نمک کے اکثر پانی اوس کا شور رہتا ہے
اور ایام گرما اور موسم بارش مین قدرے شیرین ہو جاتا ہے اور اوس چشمہ کو دریاے
نجف کہتے ہین حرم محترم مربع ہی ہر جانب محرابین ہین منقش نگار اور اندر
محرابون کے واسطے سکونت طلبہ اور مجاورین کے حجرے بیک تیار کئے ہین اور
صحن حرم شریف مین فرش ہے پتھر کا اور نیچے اون پتھرون کے قبور مین پختہ تیار
کئے ہوئے لاشہاے بیشمار ایران وغیرہ سے لاکر یک کڑی پتھر کی اوٹھا کر اوس
لاش کو اوس مین ڈال کر پھر اوس کڑی کو پتھر کے ویسا ہی برابر کر دیتے ہین لاکن تاہم
اہل حرم بوسے اوس کے مامون نہین ہین قبہ مقدسہ صحن حرم شریف مین نہایت

ف
قبر مبارک حضرت جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا

بلند ہے سراسر زر اندود یہان تک کہ ہر دو منارے اور محراب اور دروازہ بھی خشت زر اندود سے تیار کئے ہین اور اندر محرابون کے تمام آئینہ بندی ہے اور باقی مقعر قبہ شریف نقش لاجوردی اور زر سے منقش ہے اور درمیان قبہ اطہر کے جالی ہے چاندی کی کہ بکمال زیب و زینت اور صنعتہائے دلفریب سے تیار ہے اوس کے اندر ایک اور جالی ہے لوہے کی اوس جالی لوہے کے اندر تابوت ہے سیم اندود مرقد اطہر پر امام المسلمین یعسوب الدین اسد اللہ الغالب امیر المومنین سیدنا و مولانا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ رضی اللہ عنہ و عن اولادہ و احبابہ اجمعین اور درجہ دوم مین کہ اطراف قبہ مقدسہ کے ہے جائے نماز مرد و زن اور عورتون کی ہے اور تھوڑے قبور سلاطین وغیرہ کے حجرات بیرونی مین ہین اور جانب شرق کے روبرو قبۂ اطہر کے چبوترہ ہے بلند بقدر دو ذراع کے اوس پر منبر چوبین رکھہ کر وعظ کہتے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور اطراف گنبد شریف کے ہر طرف طلبہ علم بحث و تکرار مین علم کے مشغول رہتے ہین بلکہ تمام اہل شہر کا بھی معمول ہے اور اہل تشیع اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت آدم اور نوح علی نبینا و علیہما السلام جنب حضرت امیر المومنین کے اور حضرت ہود اور صالح علیہما السلام گنبد مین کہ باہر بارہ شریف کے ہے درمیان مین مقابر مومنین کے مدفون ہین ہمیشہ سلام مرتضوی مین مزورین اسمار انبیاء کے شریک کر کے سلام پڑہاتے ہین اور اندر حرم شریف کے سمت مغرب یک مکان ہے آراستہ اوس کو تکیہ کہتے ہین شیخ اوسکا ترکی ہے اہل اسلامبول سے نہایت ذی خلق اور مرد جہاندیدہ اور خصائل پسندیدہ سے آراستہ حنفی المذہب مجددی المشرب اور بمذہب

تسنن جو چاہتا ہے شیعون کو کہتا ہے اور برملا تکفیر اون کی کرتا ہے لیکن کوئی
شخص اہل تشیع سے متعرض اوس کا نہین ہوتا ہے اور یہہ برکات سے حکومت
آل عثمانیہ کے ہے ورنہ اہل نجف بسایہ بلند پایہ اسد اللہ غالب کرم اللہ وجہہ کے
نہایت شجاعت اور تہور کے سات موصوف ہین جس وقت کہ حکام دیار کو قرب
وجوار مین اتفاق جنگ کا ہووے اونسی ہزار دو ہزار مرد کارزار لیتے ہین اور
لڑائی کے واسطے روانہ کرتے ہین با این ہمہ شجاعت آدمی یہان کے اور کربلائے
معلّٰی کے نہایت خلیق اور ملایم طبع اور کلام ہین اور ہر دو مقام پر اور دکانین
اور سرمین رائے مین بھی کسی شخص کو کسی شخص کے سات کوئی طرح کا مزاحمت نہین۔
با آنکہ حکومت اہل تسنن کی ہے مگر اہل تشیع محلی بالطبع ہین بلا تقیہ بات چھوڑکر
برملا نماز پڑہتے ہین اور با آنکہ اہل تشیع ہین اگر اہل تسنن سے کوئی اوسجا پر جاوے
کچھ اون سے تکلیف نہین دیکھتا ہے اگر کوئی سنی سختی بھی کرے وہ لوگ
صلح سے پیش آتے ہین اور شہر نجف سے شہر کوفہ نہایت قریب ہے زاید یک پہر کی
راہ کے نہ ہوگا بلکہ شہر کوفہ مین سے کلس اور قبہ اور منارہ مبارک درگاہ حضرت
حیدر کرار کی نمایان ہوتی ہے اب کوفہ مین بجز چند کلبہ اعراب کے عمارت نہین ہے
اور اوس جائے سے جامع نصف میل پر ہے قریب جامع کے چند دکانین
ہین میوہ اور طعام کے اور نزدیک جامع کے کوئی آبادی نہین ہے جامع کو
دو دروازہ ہین اندر دروازہ اولے کے ایسے ہی دکانین اور چند مستراح
اور یک چاہ ہے اور تین چھوٹے حوض ہین اور دوسرے دروازہ کے اندر
ذات مسجد ہے خیلے وسیع اور فسیح اور بجانب قبلہ دو دالان ہین پتھر اور گچ کے

بیرون شہر کوفہ کا

بنا کیے ہوئے اور بازوئے منبر پر محراب امام مین قتل گاہ سید انام سیدنا و مولانا
امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہے اور ہر سہ جانب مین حجرات
دو منزلہ ہین واسطے فرودگاہ زایرین کے اور درمیان مین صحن مسجد کے حوض
ہے مثمن کہتے ہین کہ وہ موضع تنور ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام مین ابتدار
پانی اوس مین سے جوش کیا تھا اور چند محراب صحن مسجد مین بنائے ہین بنام انبیار
اور ملائکہ اور صلحا رکے وہ مشہور ہین جیسا کہ کہتے ہین محراب ابراہیم اور محراب
آدم اور نوح او محراب حضرت حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالے
عنہما او محراب جبرئیل وغیرہ علیہ السلام اور زایرین ہر محراب مین دوگانہ نماز کا
ادا کرتے ہین اور باہر مسجد کے جانب شرقی کے جانب احاطہ دوسرا ہے اوسمین
بھی ہر طرف مین محرابین ہین فرودگاہ زایرین کے واسطے بجانب جنوب کے
ملصق جامع سے یک زاویہ مین اوس یک مکان مین مرقد انور حضرت
سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما کا ہے اور یک زاویہ مین مقابل زاویہ مرقد
انور حضرت سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے مرقد شریف ہانی ابن عروہ کا
ہے اور باہر جامع کے بہ فاصلہ چند قدم کے قبہ سبز رنگ ہے کہ بجائے
مکان مبارک حضرت جناب امیر المومنین حیدر کرار سیدنا و مولانا علی ابن
ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ کے تیار کیے ہین۔ پس تحریر واسطے یکشب
نجف اشرف مین حاضر رہکر روانہ وہان سے ہو کر بعد یک شب کے پھر
داخل کربلائے معلی مین ہوئے اور وہان یک شب مقام کر کے پھر
روانہ وہان سے ہو کر مقام بہ مقام مسافر خانون مین اوترتے ہوئے

ف ذکر تنور طوفان نوح علیہ السلام کہ مسجد مین ۱۲

ف ذکر محراب ابراہیم و آدم و نوح علیہ السلام منہ

ف ذکر محراب امام حسن حسین علیہ السلام

ف ذکر محراب جبرئیل علیہ السلام

ف ذکر مرقد شریف سیدنا مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ ۱۲

ف ذکر مرقد شریف ہانی ابن عروہ کا

مقرر نہین پائی تھی جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین دفتر مقرر ہوئے اہل دفتر کو تاریخ کی ضرورت ہوئی حضرت نے اس باب مین مشورت فرمائے کسی کی رائے مقتضی ہوئی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تولد شریف سے تاریخ قرار پاوے اور بعضون نے کہے حضرت کے بعثت سے تاریخ مقرر ہوئی یہان تک کہ اجماع صحابہ سے تاریخ ہجرت سے انحضرت کے مقرر ہوئے بعد اس کے اختلاف ہوا کہ سال کس ماہ سے ابتدا کیا جاوے پہر قرار پایا کہ شروع ماہ محرم سے ہووے اسواسطے کہ شروع سال ہجرت مین محرم سے ہے اور پہہ ماہ وہ ہے کہ اس مین حجاج بعد ادائی حج کے اپنے وطن کو روانہ ہوتے ہین سید المرسلین سیدنا ونبینا شفیعنا وحبیبنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحلت شریف حضرت کی اصح قول پر ترسٹ سال کے سن مین ہوئی اور حضرت چالیس برس کی سن مین مبعوث الی کافۃ الانام ہوئے مدت بعثت حضرت کی تیئس ۲۳ برس ہوئی بعد حضرت کے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق افضل البشر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیفہ حضرت کے ہوئے مدت خلافت حضرت کی دو سال اور تین ماہ دس روز ہے یا دو سال چار ماہ ہے اور سنہ ۱۳ تیرہ روز سہ شنبہ یا شب یکشنبہ باختلاف روایت بائیسوین جمادی الآخر مین حضرت کی رحلت ہوئی بعد انکے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور لقب امیر المومنین حضرت کے وقت سے جاری ہوا اور حضرت کے وقت مین نگہداشت بلدہ کی شب مین اور نماز جنازہ اور تراویح بجماعت مقرر پائے ضرب درّہ اور ساخت اس کا ایجاد حضرت کا ہے۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزا اور حضرت کے وقت مین فتح ملک عجم اور عراق اور شام اور مصر

تاریخ ہجری سنہ سے مقرر پائی سنہ

ذکر بعثت اور رحلت شریف آنحضرت کا

ذکر خلافت سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ

ذکر خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

حکم ان خیر الدین کا جو حضرت عمر رضی ... سنگ ... پیچا ...

اور اسکندریہ ہوا اور شیوع اسلام اور شوکت دین مین نہایت ترقی ہوئی بارہ ہزار مسجد و منبر حضرت کے عہد خلافت مین تیار ہوئے اور پہلی وسعت مسجد الحرام اور مسجد نبوی مین حضرت کے ہی وقت مین ہوئی رحلت حضرت کی سنہ چوبیس یا تیئس ہجری مین ہوی مدت خلافت حضرت کی دس سال چھہ ماہ ہے اور سوا اس کے بھی اور روایات اسباب مین ہے خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ہین شہادت حضرت کی روز جمعہ اٹھوین ذالحج سنہ ۳۵ مین مدت خلافت حضرت کی دس روز کم بارہ سال ہے اور حضرت کی خلافت مین بہت بلاد ہند کے فتح ہوئے خلیفہ چہارم اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہادت حضرت کی شب انیسوین ماہ رمضان شریف سنہ ہجری چالیس مین ہوئی من بعد حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور چھہ ماہ دس روز مسند خلافت پر تشریف رکھکر اپنی رضامندی سے تفویض امر خلافت ظاہری پچیسوین شہر ربیع الاول یا پندرہوین جمادی الاول سنہ الیہ کو فرمائے اور وفات حضرت کا سنہ ۴۹ یا پچاس یا اکیاون مین ہوا یہان تک خلافت راشدہ کی علیٰ موافق حدیث نبوی کے تیس سال سے تمام ہوئی پہر خلافت بنی امیہ شروع ہوئی جملہ خلفائے بنی امیہ چودہ شخص ہین اور جملہ مدت خلافت بنی امیہ بیانوے برس ہے یا اکیانوے برس اور نو مہینے اور پانچ روز ہے اور مسند خلافت انکی ملک شام مین رہی اور عاملین ان کے ملک شام وغیرہ مین مقرر ہوئے اول خلفائے بنی امیہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہین انھون نے بیس برس خلافت کیے بعد یزید کو تفویض کیئے اور رحلت حضرت کی سنہ ۶۰ مین ہوئی انھون نے تین سال سات ماہ

ذکر خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا

ذکر خلافت سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا

ذکر خلافت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا

ذکر خلفائے بنی امیہ اور انکا تعداد

ذکر خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ کا

ذکر خلافت یزید

جیسا کہ آئے تھے تین روز مین داخل شہر لبداد شریف مین ہوتے ہین اور
یہہ خچر والون کی عادت مقامات کی مقرر ہے اگر کوئی شخص اس سے زیادہ
ان مواضع متبرکہ مین ارادہ حضوری کرے تو تمام قافلہ کے خچرون کا ور خچر والونکا
خرچ دیوے جب تک چاہے حاضر رہے وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ اجمعین

خاتمہ فن سیر اور تاریخ مین ہر چند کہ بظاہر اس فن کو اس کتاب سے چندان
تعلق نہین مگر سلاطین اہل اسلام سے خدمت گذاری حرمین شریفین زادہما اللہ
شرفاً و تعظیماً متعلق رہے چنانچہ فصل سوم باب اول اور فصل نہم باب دوم مین
اجمالاً ان سلاطین کا ذکر ہوا تاہم جب تک کہ تفصیل حال معلوم نہ ہو اطمینان
کلی حاصل نہین ہوتا دوسرا فائدہ اس سے نظر آیا کہ اس فن مین کتابین مبسوط
ہین بنظر طوالت لوگ اسطرف نظر نہین کرتے اور علم تاریخ مین بہت سے فواید
ہین ان سے بسبب طوالت کتب کے محروم رہتے ہین تیسرا امر یہ مدنظر رہا کہ
بڑی سلطنت اسلامیہ فی الحال سلطنت روم ہے اور سلاطین روم کی تاریخ
اس بلاد ہند مین بہت کمیاب بلکہ عنقا ہے اس فقیر بے بضاعت نے چند اجزا مین
انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور احوال صحابائے کرام اور بنی امیہ سے سلطان
حال تک سیر اور تاریخ تمام کیا اور سلطنت روم اور سلاطین مصر کا بھی حال لکھا
ناظرین سے یہہ امید ہے کہ اگر کچہ اس مین اس قلیل البضاعت سے باقتضاے
بشریت سہو و نسیان ہو معاف فرمانا اور اصلاح کرنا و للہ المنہ ومنہ القبول اور کتاب
ذیل سیرۃ محمدیہ تصنیف مولوی کرامت علی الدہلوی اور تاریخ خلفا تصنیف
شیخ جلال الدین سیوطی سے بھی مطالب اس فن مین اخذ کیئے گئے کہ ذکر اون کتب کا

بکاتبہ صحابہ
و تاریخ

فہرست دیباچہ مین نہین ہے جاننا چاہیے کہ علم تاریخ بنی آدم مین قدیم الایام سے
ہے کہ جب نزول آدم علیہ السلام کا جنت سے ہوا زمانہ نزول آدم سے تاریخ مقرر
پائی اور ہمیشہ یہہ عادت جاری ہے یہان تک کہ حق تعالی نوح علیہ السلام کو مبعوث
کیا پہر بعد طوفان نوح علیہ السلام تاریخ مقرر پائی اور یہی عادت جاری رہی یہان تک کہ
حرق ابراہیم علیہ السلام کا ہوا پہر بعد حرق ان کے تاریخ مقرر پائی بعد اس کے اختلاف
واقع ہوا اولاد اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام مین زمانہ نار ابراہیم سے زمانہ بعث
یوسف علیہ السلام تک اور زمانہ بعث سے لیکے زمانہ ملک سلیمان تک اور زمانہ ملک سے
ان کے بعث عیسی علیہ السلام تک اور زمانہ بعث سے ان کے بعث سیدنا وحبیبنا
وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تاریخ مقرر کیے اولاد اسمعیل نے
بنیان کعب سے موت کعب بن لوئی تک اور موت کعب بن لوی سے عام فیل تک تاریخ
مقرر کیے اور عام فیل مقرر رہی یہان تک کہ اسلام مین ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی تاریخ مقرر پائی **لطیفہ** عمر آدم علیہ السلام کی ہزار سال ہوئی اور
درمیان انتقال علیہ السلام اور طوفان نوح علیہ السلام کے فاصلہ دو ہزار دوسو چوبیس
سال کا ہے نوح بعد طوفان کے تین سو پچاس سال زندہ رہے درمیان زمانہ
نوح اور ابراہیم کے دو ہزار دوسو چالیس برس کا ہے اور درمیان ابراہیم اور موسی
کے فاصلہ سات سو برس کا اور درمیان موسی اور داود علیہ السلام پانسو برس کا
اور درمیان داود اور عیسی علیہ السلام بارہ سو برس کا اور درمیان عیسی اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فاصلہ چہہ سو بیس سال زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے زمانہ خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تک کوئی تاریخ جدید عہد اسلام مین

ایجاد علم تواریخ کب سے ہوا

ذکر عمر آدم علیہ السلام کا ہزار

ذکر اس امر کا سے آدم علیہ السلام سے آنحضرت تک فیما بین انبیاء علیہم السلام [illegible]

خلافت کرکے نصف ربیع الاول مین فوت ہوا بعد یزید بن معاویہ بن یزید خلیفہ
ہوئے اور چالیس روز خلافت کرکے یک خطبہ طویلہ بلیغہ ادا کئے کہ اس مین بہت کچھ
شکایت اپنے والد کی اور اشارۃً کچھ حال اپنے جد کا بیان اور فضایل حضرت علی رضی اللہ
عنہ کی اور استحقاق خلافت آپکا ذکر کئے اور فرمائے کہ مین ایسے عہدۂ جلیلہ کا جسمین
حقوق مسلمین کے جوابدہی ہے متحمل نہین ہوسکتا بعد خطبہ خلع خلافت فرمائے کہ بعد ان کے
خلافت کے دو قسم ہوئے عبداللہ بن الزبیر ابن العوام رضی اللہ عنہما نواسے حضرت سیدنا
ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے بطن سے اسماء بنت ابی بکر الصدیق سے کہ صحابی جلیل
القدر ہین مکہ معظمہ مین خلیفہ ہوئے اور خلافت انکی جمیع ملک حجاز اور عراق مین
ہوئی اور مروان ملک شام اور مصر مین خلیفہ تھا مدت خلافت اس کی دس ماہ ہے
اور ۶۵ سنہ ہجری مین فوت ہوا اور عبدالملک فرزند مروان کا اپنی والد کی جائے
پر خلیفہ ہوا ملک مصر اور شام مین درمیان عبدالملک اور عبداللہ بن الزبیر اور
فرزندان کے مصعب بن الزبیر کے دو سال تک محاربہ رہا یہان تک کہ عبدالملک نے
مصعب بن الزبیر کو نائب ملک عراق تھے مع ابراہیم فرزند ان کے قتل کیا پھر عبدالملک نے
حجاج بن یوسف کو واسطے محاربہ عبداللہ بن الزبیر کے بھیجا حجاج نے لشکر کشی
کرکر ملک حجاز مین آیا اور محاصرہ حرم مکہ معظمہ کا کیا یہان تک کہ ۷۳ سنہ مین عبداللہ
بن الزبیر کو قتل کیا مدت خلافت ان کی نو برس بائیس روز ہے **فائدہ** جاننا
چاہیے کہ حکم والد مروان کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اخراج کیا اسنے
طایف مین سکونت اختیار کیا من بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے عہد
خلافت مین اسکو حکم عود کا مدینہ طیبہ مین دے پھر اس سنئے معاویہ رضی اللہ عنہ نے

ف سنہ خلافت و فوت معاویہ ابن یزید ۶۴

ف سنہ خلافت و فوت عبداللہ بن زبیر ۶۴

ف سنہ خلافت و فوت مروان ۶۴

ف سنہ خلافت و فوت عبدالملک بن مروان ۶۵

ف سنہ شہادت مصعب ابن زبیر ۷۲

ف سنہ شہادت عبداللہ بن زبیر ۷۳

اتحاد پیدا کیا اور ام خالد جو زوجہ یزید تھی اس سے نکاح کیا اور کاتب معاویہ
کا ہوا یہان سے سلسلہ خلافت مروانیون کا پیدا ہوا یہان تک کہ اول شہر
رمضان ۶۵ھ مین مروان خلیفہ ہوا الحاصل عبد الملک بن مروان جمیع ممالک
مقبوضہ اسلام کا خلیفہ ہوا اور اپنا لقب موفق لامر اللہ رکہا اور اول اس نے
دنیار کا ضرب کیا یک طرف اوس کے قل ہو اللہ دوسرے طرف لا الہ الا اللہ
دینار کو طوق نقرا سے پہنایا اور اوس مین لکھا کہ جنہہ ضرب فلانے شہر کا ہے اور
خارج مین طوق کے لکھا محمد رسول اللہ بالہدے و دین الحق اور اکیس سال
چند ماہ خلافت کیا وفات اس کی ۸۶ھ مین ہوئی من بعد ولید بن عبد الملک
خلیفہ ہوا اور لقب اپنا منتقم باللہ رکہا اور جامع مسجد دمشق کی بنا کی ہوئی اسکی ہے
چارسو صندوق طلا کے ہر صندوق مین بارہ ہزار دینار تھے بنا مین اس کے
صرف کیا اور حجرہ ازواج مطہرات کے داخل مسجد نبوی کیا اور عہد مین اس کے
جزیرۂ اندلس اور بلاد ترک اور اکثر بلاد ہند اور سندھ فتح ہوئے اور ماہ جمادی الآخر
۹۶ھ مین وفات کیا مدت خلافت اس کی نو سال آٹھ ماہ ہے من بعد اسکے
سلیمان بن عبد الملک خلیفہ ہوا اس نے اپنے عہد خلافت مین اپنے قبہ سبز
عالیشان نہر دمشق مین تیار کیا مدت خلافت اس کی دو سال پانچ روز کم آٹھ ماہ
ہے وفات اس کا روز جمعہ دہم صفر ۹۸ھ یا انیانوے مین ہوا من بعد عمر بن
عبد العزیز بن مروان کہ ابن عم سلیمان ہے خلیفہ ہوئے کہ لقب ان کا معصوم
باللہ تھا اور خلافت انکی موافق خلافت راشدہ کے تھی اور خلفائے بنی امیہ نے
بسبب عداوت اور بغض کے سب سیدنا علی رضی اللہ عنہ خطبہ جمعہ مین منسوخ کر رکھے

خلافت ولید بن عبد الملک ۸۶ھ

خلافت سلیمان ابن عبد الملک ۹۶ھ

خلافت عمر بن عبد العزیز ۹۹ھ

فـ ۱۰۱ھ

خلیفہ موصوف نے اس کو نکال کے مدح خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم مندرج فرمائے
جب سے آجتک خطبہ ثانیہ جمعہ مین عادت و مدح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور
قرارت آیت ان اللہ یامر بالعدل والاحسان الخ جاری کئے گئے
اہل تواریخ کہتے ہین کہ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے سب خلفاء بنی امیہ کو
فخر و عزت حاصل ہوئی وفات ان کا پچیسوین یا بیسوین ماہ رجب سنہ ۱۰۱ھ مین ہوا
دو سال پانچ ماہ خلافت کی ذہبی کہتے ہین کہ جسوقت دفن ان کا کر کر خاک برابر
کر رہے تھے یکایک آسمان سے یک کاغذ ہم پر گرا اوس مین یہہ لکھا ہوا تھا
ھذا امان من اللہ لعمر بن عبدالعزیز من النار یعنے یہ کاغذ امن کا ہے
طرف سے اللہ کے واسطے عمر بن عبدالعزیز کے آگ سے من بعد یزید بن عبدالملک
بن مروان بن عم عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے کنیت ان کی ابوخالد اور لقب
ان کا القادر بصنع اللہ تھا وفات ان کا پچیسوین شعبان سنہ ۱۰۵ھ مین ہوا
مدت خلافت ان کی چار سال یک ماہ ہے من بعد ہشام بن عبدالملک
خلیفہ ہوا اور ماہ ربیع الثانی یا شوال سنہ ۱۲۵ھ مین وفات پایا مدت خلافت
ان کی انیس سال اور سات ماہ ہے اور چند روز من بعد ولید بن یزید بن
عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا بعد موت اپنے چچا کے اسواسطے کہ ولید وقت
موت یزید اس کے والد کے صغیر تھا یزید نے اپنے برادر ہشام کو خلیفہ کیا اور
اور فرزند کو اپنے اس کا ولیعہد کیا پھر ولید جمادی الآخر سنہ ۱۲۶ھ مین مقتول ہوا
مدت خلافت اس کی ایک سال تین ماہ یا دو ماہ بیس روز ہے من بعد یزید
بن الولید بن عبدالملک بن مروان خلیفہ ہوا کنیت اس کی ابوخالد اور

خلافت یزید بن عبدالملک ۱۲

خلافت ہشام ابن عبدالملک ۱۲

خلافت ولید بن یزید بن عبدالملک ۱۲

خلافت یزید بن ولید ابن عبدالملک ۱۲

مشہور ناقص تھا کہ لوگوں کے وظایف میں کمی کیا تھا اور لقب شاکر لانعم اللہ
تھا وفات اس کا ساتوین ذیحجہ ۱۲۶ھ اور مدت خلافت اس کی چھ مہینے تھی من
بعد ابراہیم بن عبد الولید بن عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا لقب اس کا
معتز باللہ تھا مدت خلافت اس کی دو ماہ دس روز ہے پھر بمقابلہ مروان
ابن محمد کے خلع خلافت اس کی ہوئی اور ۱۳۲ھ واقعہ سفاح بنی عباس میں مقتول
ہوا اور خلع خلافت اسکی چوتھی صفر روز دوشنبہ ۱۲۷ھ میں من بعد خلع ابراہیم کی
مروان ابن محمد مروان ابن ابی العاص ابن امیہ بن عبد الشمس خلیفہ ہوا یہ شخص
نسل سے مروان بن حکم بن العاص بن امیہ سے نہیں ہے بلکہ سلسلہ اس کے
نسب کا ابی العاص جد مروان سے پہونچتا ہے لقب اس کا قایم بحق اللہ اسی کے
وقت میں خروج بنی عباس ہوا پھر اوس نے ایک لک پچاس ہزار لشکر سے
علی بن عبد اللہ بن عباس عم منصور سے جنگ کیا اور ۱۳۲ھ میں مقتول ہوا
اس پر دولت خلفاء بنی امیہ ختم ہوئی اور لقب اس کا حمار تھا کہ وہ جنگ میں
نہایت متحمل تھا مدت خلافت اس کی پانچ سال بعضوں نے کہا اور دو ماہ
دس روز اور یہاں سے دولت خلفاء عباسیہ شروع ہوئی کہ تعداد خلفاء
بنی عباس سینتیس ہیں اور مدت خلافت دولت عباسیہ پانسو چوبیس سال ہے
پایۂ تخت دولت عباسیہ ملک عراق جاننا چاہیے کہ جس وقت دولت عباسیہ
قایم ہوئی انہوں نے بہت بنی امیہ کو قتل کیا اور بہت سے بڑے بڑے
خلفاء جو مدفون تھے نبش قبور ان کا کیے اس کی وجہ ارباب دولت عباسیہ
یہ سمجھی کہ بنو امیہ دشمن اہل بیت ہیں اسواسطے کہ دولت بنو امیہ باعث شہادت

ف خلافت ابراہیم بن الولید ۱۲۶

ف خلافت مروان ابن محمد ۱۲۷

ف ذکر دولت عباسیہ ۱۳۲

[illegible]

ف قتل ابراہیم بن الولید اور مروان حمار کا ایک ہی سنہ میں ... واقعہ سفاح میں

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہوئے اور قتل بہت سے سادات اہل مدینہ وغیرہ
اور بہت انصار اور صحابائے کرام اور مہاجرین کا دولت بنو امیہ مین ہوا پہلا خلیفہ
بنی عباس سفاح ہے نسب اس کا عبداللہ بن محمد علی بن عبداللہ بن عباس ہے
اس کے وقت مین بنیا د بنو امیہ اور لشکراون کا قتل ہوا یہانتک کہ حکومت اسکی
اقصی بلاد مغرب تک پہونچی وفات اس کا بشکایت چیچک وسوین ذالحج سنہ ۱۳۶ ایکسو
چہتیس کو اور شہر انبار کو دار خلافت اپنا مقرر کیا اور نقش خاتم اس کا ثقۃ عبداللہ بن وبہ
یومن تھا ارباب تاریخ کہتے ہین کہ عہد دولت عباسیہ مین فرقہ اسلام مختلف ہوئے
اور رسم عرب کا دیوان خلافت سے قطع ہوا اور قوم دیلم اور ترک کو شوکت عظیم اور
دولت کبیر پیدا ہوئی اور ملک کے کئی حصے ہوئے اور ہر حصہ مین والی اس سرزمین کے
آدمیون پر ظلم اور قہر کرنا شروع کئے اور سفاح نہایت خون ریز تھا باوجود اس کے
نہایت سخی تھا مدت خلافت اس کی چار سال اور نو ماہ ہے بعد اس کے منصور
ابوجعفر برادر سفاح بسبب ولیعہد کرنے اس کے خلیفہ ہوا اور یہہ سب بنی عباس مین
نہایت شجیع تھا اور صاحب ہیبت اور تارک لہو ولعب اور فقیہہ صاحب علم تھا بسبب
استقامت خلافت اپنے بہت خلق کو قتل کیا اور اوس نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو
قضارت اختیار کرنے پر درے مارا اور قید کیا یہانتک انتقال فرمائے اور
یہہ لکھتے ہین کہ امام موصوف کو زہر دیکر شہید کیا انہون نے خلیفہ موصوف پر خروج کا
حکم دے تھے اور شہر بغداد بنا کر اپنا دار السلطنت بنایا تصریح اسکی عنوان
فصل یازدہم مین مذکور ہوئی اور بسبب بخل اس کے منصور دوانقی بھی اسکو
کہتے ہین جلال الدین سیوطی ذہبی سے نقل کرتے ہین کہ سنہ ۱۴۳ عہد منصور مین علماء نے

تدوین کتب حدیث اور تفسیر شروع کئے پس مکہ مین ابن اور مدینہ طیبہ مین
سفیان ثوری کوفہ مین امام مالک مین موطا اور ایسا ہی ابن عروبہ اور حماد بن سلمہ
وغیرہ بصرے مین اور معمر یمن مین اور امام ابوحنیفہ فقہ کو اور ابن اسحاق کتاب مغازی کو
تصنیف کئے پھر تھوڑی مدت کے بعد ہشیم اور لیث اور ابن لہیعہ پھر ابن مبارک
اور ابو یوسف اور ابن وہب نے تصنیف کتب کئے پھر تدوین کتب علوم نحو
اور لغت اور تاریخ بکثرت ہونا شروع ہوئی اور قبل اس کے علما اپنے حفظ سے
مسائل علوم کرتے تھے اور کسی کے پاس کچھ صحایف جو تھے وہ مرتب نہ تھے سنہ ۱۴۵ھ
مین خلیفہ نے بباعث خروج کے محمد اور ابراہیم یہہ دونون صاحبزادے عبداللہ
بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کو ہمراہ بہت سے سادات اور اہل بیت
کے قتل کیا اور سن ایک سو اٹھاون ہجری مین منصور نے اپنا نائب جو مکہ مین
تھا اوس پر حکم کیا کہ سفیان ثوری اور عباد بن کثیر کو قید کرے اور یہہ دونو قید ہوئے
کے بعد لوگون نے خوف اس امر کا دلائے کہ اگر منصور مکہ مین حج کے واسطے آویگا اور
تمکو قتل کریگا حق تعالی مین اوسکو صحیح وسالم مکہ مین نہین پہنچایا بلکہ حالت بیماری
مین پہونچا اور اس بیماری مین اسی سال سنہ ۱۵۸ھ مین وفات کیا کتب زبان سریانی
وعجمی زبان عربی مین اول اسی کے عہد مین ترجمہ ہوئے چنانچہ کتاب کلیلہ اور
دمنہ اور اقلیدس زبان عربی مین عہد منصور مین ترجمہ ہوئے بعد اس کے فرزند
اس کا مہدی ابوعبداللہ محمد بن منصور خلیفہ ہوا نہایت سخی اور نیک عقیدت تھا کہ
زندیق اور ملحدین کو تہ تیغ کیا اور پہلے سب کے اُس نے علمار کو حکم کیا کہ کتابین
رد مین زندیق اور ملحدین کے تصنیف کئے جاوین سنہ ۱۶۱ ایکسو ایک اوپر سات مین

طریق مین عمارتین بنایا اور اوسکو درست کیا اور ۱۶۷ھ مین مسجد الحرام مین بڑی
وسعت کیا اور بہت گہر خرید کرکے مسجد الحرام مین داخل کیا اور بائیسوین محرم الحرام
۱۶۹ھ یکسو اونہتر مین وفات پایا مدت خلافت اس کی گیارہ سال اور دیڑہ ماہ
یا دس سال یک ماہ ہے ۱۶۱ھ مین تعمیر حطیم کی اور اوس کے دیوار کی اور
فرش سنگ مرمر حطیم مین کیا من بعد فرزند اس کا ہادی بن مہدی ابو محمد موسے
خلیفہ ہوا اور وہ فصیح اور ادیب اور صاحب ہیبت اور سطوت اور شہامت تھا
مگر لعب اور لہو کو دوست رکہتا تھا وفات اس کا چودہوین ربیع الاول ۱۷۰ھ
یک سو ستر مین مدت خلافت اس کی ایک سال دیڑہ ماہ یا تین ماہ تھی اور
نقش خاتم اس کا اللہ ثقة موسے وبہ یومن تھا من بعد برادر علینی اس کا
رشید ہارون ابو جعفر بن المہدی محمد بن منصور شب شنبہ سولوین ربیع الاول ۱۷۰ھ
یک سو ستر مین ہوا اور اسی شب مین اسکو عبد اللہ مامون فرزند پیدا ہوا اور کوئی ایسی
رات کسی زمانہ مین نہین ہوئی کہ اسی شب مین یک خلیفہ وفات پایا اور ایک خلیفہ
تولد ہوا اور ایک خلیفہ ہوا الحاصل رشید جمیل فصیح صاحب علم و ادب تھا اور اپنے
عہد خلافت مین ہر روز سو رکعت نماز ادا کرتا اور کبھی اس کو ترک نکرتا مگر بسبب علت کے
اور اپنے خاص مال سے ہزار درہم ہر روز خیرات کرتا اور تعظیم اسلام کی کیا کرتا اور
گناہون پر اپنے روتا اور جنگ و جدال دین مین اور گفتگو مقابلہ نص ناپسند کرتا اور
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اسم شریف روبرو لیجاتا درود شریف
عرض کرتا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اس کے زمانہ خلافت مین قاضی رہے اور اسی
عہد مین وفات پائے اور زبیدہ جس نے کہ مکہ معظمہ مین نہر جاری کی اس کی زوجہ

تھی اہل تواریخ لکھتے ہین کہ عہد رشید بتمامہ بہتر تھا اور مخلوق کو نہایت رفاہیت
تھی امام محمد صاحب ابی حنیفہ رحمتہ اللہ علیہما اور امام موسی الکاظم رضی اللہ عنہ اسی کے
عہد مین رحلت کئے اور خلیفہ رشید نے معہ دو فرزند اپنے اور مامون کے سفر کیا
اور امام مالک کی خدمت مین سماعت موطا کیا راوی کہتے ہین کہ جس نسخہ موطا مین
رشید نے سماعت کیا وہ نسخہ خزانہ مصر مین موجود تھا اور اس نے سب سے پہلے
خلفاء اسلام کی لعب شطرنج کیا اور رقوالون کے مراتب اور درجات قرار دیا صاحب
ذیل تاریخ ابن خلکان سے نقل کرتے ہین کہ رشید نے امام موسی الکاظم رضی اللہ
عنہ کو بغداد تشریف مین قید کیا پھر ایک روز کوتوال کو بلا کر کہا کہ مین نے خواب مین
ایک حبشی کو دیکھا کہ نزدیک اوس کے یاک ہتیار ہے اور وہ کہتا ہے کہ اگر تو
موسی بن جعفر کو رہا نکرے گا تجکو اس ہتیار سے ذبح کرون گا پس اب تو جا اور ر
اونکو قید سے رہا کر اور تیس ہزار درہم انکو دے اور کہہ کہ اگر آپ کی مرضی
ہے تو ہمارے پاس تشریف رکھو اور اگر چاہو تو مدینہ طیبہ مین تشریف فرما ہو کوتوال
کہتا ہے مین نے ایسا ہی کیا اور امام کی خدمت مین عرض کیا کہ یا امام مین آپ کا
حال نہایت عجب پایا امام فرمائے کہ مین تجکو اس حال سے خبر دیتا ہون کہ کشب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم خواب مین تشریف فرما ہوئے اور ارشاد
فرمائے کہ اے موسی تو بیگناہ قید ہے پس تو یہہ کلمات کہہ کہ آجکی شب تو قید خانہ
مین نرہے گا یاسامع کل صوت ویاسابق کل فوت ویا کاسی العظام لحما
ومنشرھا بعد الموت اسئلك باسمائك العظام وباسمك الاعظم الاکبر
المخزون المکنون الذی لم یطلع علیہ احد من المخلوقین یا حلیما ذا اناۃ

لا یقدر علی اداء به یا ذالمعروف الذی لا یستطیع معروفه ابداً ولا یحصی
له عدد افسج عنی امام نے کوتوال کو فرمائے کہ اس کے پڑھنے بعد جو تو یہ حال
دیکھا واقع ہوا اور صاحب کتاب مذکور نے حیوۃ الحیوان سے نقل کرتے ہین کہ ہارون رشید کو
کبوتر نہایت پسند تھے اور کبوتروں سے بازی کیا کرتا ایک عالم نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے اپنی اسناد پہونچا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث روایت کئے۔
عن ابی هریرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال لا سبق
الا فی خف او حافر یعنے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے کہ باہم دوڑانا کسی جانوروں کا جایز نہین مگر اونٹوں کا
اور گھوڑوں کا اتنا لفظ صحیح حدیث مین ہے مگر وہ عالم نے خلیفہ کی خوشامد کے لئے
اور جناح کا لفظ بھی بنا کر اضافہ کیا یعنی دوڑانا پرندوں کا بھی جایز ہے ہارون رشید نے ایک
مال کثیر دیا جس وقت کہ وہ عالم اس کے پاس سے باہر گیا۔ خلیفہ کہا کہ قسم ہے خدا کی
مین جانتا ہون کہ وہ عالم جھوٹا ہے پھر حکم دیا کہ وہ تمام کبوتر ذبح کئے جائین لوگون نے
خلیفہ سے کہے کہ کیا گناہ تھا کہ ذبح کئے گئے خلیفہ نے کہا کہ بسبب انہین کبوتروں کے
حضرت پر جھوٹ بولے گیا وفات ہارون رشید ۱۹۳ سنہ ایک سو ترانوے ہجری مین ہوا مدت
خلافت اوس کی تیئیس ۲۳ سال دو ماہ پندرہ یا سولہ روز ہے بعد اوس کے محمد امین فرزند
ہارون رشید کا خلیفہ ہوا وہ جمیل طویل صاحب شجاعت تھا چنانچہ ایک وقت اپنے ہاتھ سے شیر کو
قتل کیا مگر بدتدبیر تھا کہ بعد خلافت ایسے امور کیا کہ لوگون کے دلون مین اوس کی طرف سے
وحشت اور نفرت پیدا ہوئی یہان تک ماہ محرم ۱۹۸ سنہ ایک سو اٹھانوے ہجری مین مقتول ہوا
مدت خلافت اس کی چار سال اور سات ماہ ہے بعد اوس کے مامون عبد اللہ

خلافت امین ۱۲
خلافت مامون

ابی العباس بن ہارون رشید برادر علیٰی امین کا خلیفہ ہوا ہر علم مین اوس نے ملکہ حاصل کیا جبکہ کبیر سن ہوا علوم فلاسفہ کے طرف مشتغل ہوا اور علم حکمت مین مہارت بہم پہونچائی اوس نے ترجمہ کتاب اقلیدس اور مجسطی کیا اس باعث سے وہ قایل خلق قران ہوا وہ بنی عباس مین از روئے ہیبت اور شجاعت اور عقل اور علم کے زیادہ تھا مگر آدمیون کو درباب قایل ہونے خلق قران کے تکلیف بہت دیا روایت ہے کہ وہ ایک رمضان مین تیس ختم قران کیا لیکن وہ مشہور بمذہب تشیع سے تھا بسبب افراط حُب اہل بیت کے ولیعہد موتمن پر اور اپنے کو موقوف کرکے علی الرضی بن موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ کو ولی عہد کیا یہان تک قصد کیا کہ اپنے روبرو قایم مقام اپنے علی الرضی کو کردے چنانچہ رضی لقب حضرت کا مشہور کیا ہوا مامون کا ہے چنانچہ امام علی رضی کو اپنی دختر نکاح کیا اور اونھین کے نام سکہ جاری کیا اور بنی عباس کو حکم دیا کہ سبز لباس پہنے اور سیاہ لباس نہ پہنے یہہ امر بھی بنی عباس پر شاق گذرا اور انہون نے ابراہیم بن مہدی سے بیعت کرکے مامون پر خروج کیے اسی اثناء مین امام علی رضی ۲۰۳ سنہ دوسو تین مین رحلت فرمائے پس فتنہ فرو ہوا پہر روز پنجشنبہ ۲۱۸ سنہ دوسو اٹھارہ ہجری مین وفات کیا مدت خلافت اوسکی بیس سال پانچ روز ہے نقش خاتم اوس کا عبداللہ ابن عبداللہ تھا اور اوس کے ایام خلافت مین حضرت سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ اور ابو مطیع بلخی اور حسن بن زیاد یہہ دو شاگرد امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہین اور امام شافعی رحمہ رحلت پائے ۲۰۴ سنہ ہجری دوسو چار ہجری مین خلیفہ مامون نے خدیجہ بنت الحسن ابن سہیل سے نکاح کیا والد خدیجہ نے بتقریب شادی اپنی دختر کے ایسے مصارف کیا کہ کسی زمانے مین ایسے مصارف نہین ہوئے یہان تک نام باندیون اور گھوڑون کے اور اون کے صفات اور جاگیر اور منقطعات کے

ذکر وفات سیدنا معروف کرخی و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

ذکر نکاح مامون کا خدیجہ بنت الحسن کے ساتہ کرنا ایسے مصارف نکاح کسی زمانہ مین نہین ہوئے

کاغذون پر لکھ کر اون کو مشک مین باندھا اون کو ہاشمین اور کاتبین علاقہ خلافت اور اعزا پر
نثار کیا پھر جس شخص کا ہاتھ جس کاغذ پر گرا وہ چیز اوسکو تسلیم کیا اور مامون پھر اوس کے تمام
ہمراہیون اور لشکریون تک حمالین اور مزدور و نیز زر کثیر خرچ کیا کہ کسی شخص کو اپنے واسطے
یا جانورون کے واسطے کسی چیز کو خرید کرنے کی حاجت نہین ہوئی اور ہمراہیان خلیفہ
خلق کثیر تھے کہ اون کا شمار نہین صاحب ذیل طبرانی سے نقل کرتے ہین کہ خلیفہ مامون
اپنے خسر کے مکان مین انیس روز رہا خلیفہ اور اوس کے ہمراہیون کا صرف پانچ کروڑ درہم ہوا دولہے کے لئے سونے کا
تار دیکے مسند بناکر بٹھایا تیسری شب مین دولہ دولہن کے ساتھ بیٹھا اوسوقت دولہن کی دادی نے سونے کی زنبیل مین ہزار موتی
دولہن پر سے نثار کیا خلیفہ مامون نے دولہن سے کہا کہ کتنی موتی ہین شمار کرو دولہن نے گنی ہزار ہین خلیفہ نے وہ موتی
دولہن کے گود مین رکھا اور کہا کہ اسکو مین نے تجھے بخشدیا اب تو کیا چاہتی ہے دادی اوسے ایسا کہی تو
خاوند سے بول جو کچھ چاہتے ہین کہ تجکو اجازت ہوگئی دلہن نے چاہی کہ ابراہیم بن مہدی سے
راضی ہونا اور اوس کا جرم عفو ہونا چاہتی ہون خلیفہ نے کہا کہ مین معاف کیا اور اس شب مین
شمع بتی عنبر کے چالیس من کی طشت مین روشن کی گئی تھی مگر مامون کو یہہ بات ناپسند ہوئی
اور کہا کہ یہہ اسراف ہے اور مامون نے وقت عود اپنے مکان کے ایک کروڑ درہم اور
فم الصلح جو بلدہ دجلہ پر واقع ہے اپنے خسر کو جاگیر دیا بعد اوس کے ابراہیم المتعصم باللہ بن
ہارون بروز وفات مامون خلیفہ ہوا کہ ہارون رشید کا نہایت منظور نظر تھا اور صاحب
ہمت اور شجاعت اور فتوت تھا مگر علم سے عاری تھا اس نے بھی عقیدہ خلق قران پر
آدمیون کو مشقت مین ڈالا اور بہت مخلوق کو قتل کیا چنانچہ ۲۲۰ سنہ دو سو بیس ہجری مین
امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ کو درہ سے ضرب کیا اور اوسی سن مین بغداد شریف سے
نقل کیا اور شہر سر من رائے طیار کیا اور وجہ بنا شہر مذکور کا یہ ہے کہ متعصم باللہ نے

بصرف زر کثیر ترکی غلامون کو اطراف و اکناف سے یعنے فرغانہ اور سمرقند وغیرہ سے جمع کیا تھا
اور اون کی خوراکی اور پوشاک مین اموال کثیرہ صرف کرتا اور اون کو قسم قسم کے ریشمی پوشاک
پہناتا اور طلای کمربند لگاتا پس وہ گہوڑے شہر بغداد مین دوڑاتے اور آدمیون کو
تکلیف دیتے یہان تک کہ اہل شہر بغداد تنگ ہوئے پہر اہل بغداد خلیفہ کے پاس جمع ہوئے
اور خلیفہ کو کہے کہ تو مع اپنے لشکر کے شہر سے چلے جا ورنہ ہم تجھہ سے لڑین گے خلیفہ نے
اہل بغداد سے پوچھا کہ تم مجھسے مقابلہ کیونکر کروگے انہون نے کہا کہ تیرون سے اسحار کے
ہم جنگ کرین گے یعنے بددعا دیوین گے خلیفہ نے کہا کہ اس تیرون کے مقابلہ کی طاقت
مجھہ مین نہین ہے پس یہی سبب بنا شہر سرمن رائے کا اور خلیفہ کا اوس کے طرف
نقل کرنے کا ہوا کہ ذکرہ السیوطی وفاۃ معتصم باللہ روز پنجشنبہ انیسوین ربیع الاول ۲۲۷ھ
دو سو ستائیس کو ہوئی کہ اوسوقت تمام اطراف و اکناف کے ملک اوس کے دست تصرف
مین آگئے تھے اور نقش خاتم اوس کا الحمد للہ الذی لیس کمثلہ شیٔ اور ہزار دینار
روزانہ کا کھانا تیار کرتا اوس کے وقت مین حمیدی اوستاد امام بخاری کے اور بشر حافی وفات
پائے بعد اوس کے واثق باللہ ہارون ابو جعفر ابو القاسم فرزند معتصم خلیفہ ہوا سیوطی
صولی سے نقل کرتے ہین کہ واثق مامون اصغر مشہور تھا بسبب ادب اور فضل کے اور
مامون اوس کی تعظیم کرتا اور سب فرزندون پر اوسکو مقدم رکھتا اور اوسکو ہر فن مین راہ
تھی وہ شاعر تھا اور سب خلفا بنی عباس سے زیادہ فن غنا مین اوس کو کمال تھا
اور سو راگنیان اوسکو یاد تھی ۲۲۸ھ دو سو اٹھائیس ہجری مین اشناس ترکی سلطنت پر
خلیفہ کیا اور اوسکو خلعت مرصع اور تاج مرصع پہنایا سیوطی کہتے ہین کہ اوس نے
اول خلیفہ سلطنت پر کیا اوس نے بھی اپنے والد کے نسبت پہر خلق قرآن پر یقین

آدمیون کو بہت تکلیف دیا مگر آخر اوس سے رجوع کیا وفات اوس کا چوبیسوین ذی الحجہ ۲۳۲ھ دو سو بتیس ہجری کو شہر سامرا مین ہوئی مدت خلافت اوس کی پانچ سال اور نو ماہ ہین صاحب ذیل حمدون بن اسماعیل سے نقل کرتے ہین کہ کوئی شخص خلفا مین صاحب انارث اور صابر زیادہ نہین تھا اور اوسکے ہی وقت مین یاجوج ماجوج کی خبر آئی جاننا چاہئے کہ یاجوج ماجوج بنی نوع انسان اولاد سے یافث ابن نوح علیہ السلام کے ہین کتاب دائرہ مین لکھا ہے کہ واثق باللہ نے سلام ترجمان کو واسطے معائنہ حال یاجوج ماجوج کے بھیجا سلام ترجمان نے دو سال چار ماہ کے بعد واپس ہوا اور سب حقیقت یاجوج ماجوج کا برائے العین بیان کیا پس سلام ترجمان بیان کرتے ہین کہ خط واثق باللہ کا لیکر صاحب سریر کے نزدیک معہ ہمراہیون کے گیا صاحب سریر شاید کہ راہ نما اوس جائے کا ہوگا اوسکی تصریح معلوم نہین ہوئی صاحب سریر نے ہماری بہت تعظیم و توقیر کیا اور اپنے علاقے کے آدمی بھی ہمارے ہمراہ کیا پس ہمنے چلے یہان تک کہ یک زمین طویل بدبو مین پہونچے اور اوسکی مسافت دس روز کے عرصہ مین قطع کئے مگر اون کے پاس ایک چیز تھی کہ جب بدبو آتی وہ چیز سونگھتے اور جبکہ وہ زمین قطع ہوئی اور دوسری زمین آئی کہ ویران تھی کہ نہ اوس مین کچھ روئیدگی تھی نہ کوئی آدمی اوس مین رہتا ایک ماہ مین اوس زمین کو بھی قطع کئے پھر وہان سے چلے اون قلعون کے طرف جو سد یاجوج سے قریب تھی تو دیکھے کہ وہ قلعہ والے فارسی اور عربی مین گفتگو کرتے اور اوس جائے ایک بڑا شہر ہے کہ اوس کے بادشاہ کا نام خاقان ہے وہ لوگ ہمارا حال پوچھے ہمنے اون کو بیان کئے کہ امیر المومنین خلیفہ مسلمین نے ہمکو بھیجا تاکہ سد کو ہم بچشم خود دیکھین پھر جا کر خلیفہ سے حال یاجوج کا بیان کرین بادشاہ وہان کے ہمراہیان ہم سے اور ہمارے کلام سے جو ہمنے امیر المومنین کا حال بیان کئے متعجب ہوئے

اونہین جانے خلیفہ کون ہے اور سد یاجوج ہمسے ایک فرسخ باقی رہی پہر ہمنے اون کے آدمی
ہمراہ لیکر چلے یہان تک کہ دو پہاڑون کے درمیان مین ایک میدان ایسا دیکھے کہ عرض
اوس کا ایک سو پچاس دراع تھا اور اوس کے میدان کے درمیان مین ایک لوہے کا
دروازہ تھا کہ اوس کا طول ایک سو پچاس دراع تھا اور اوس کے دو طرف کے چوکھٹ
لوہے کی تھی کہ عرض اوس کا پچیس دراع تھا اور اوپر اون دو چوکھٹے کے لوہے کی
دربندی اور پہر ہر طرف چشمہ کے دو پٹ لوہے کے ایک سے دوسرے چشمہ تک
بنے ہوئے ہین کہ ایک ایک سے متصل ہے اور یہہ سب کام لوہے کی اینٹہہ کا ہے کہ وہ
پچھرس مین جمے ہوئے ہین اور دروازہ کے دو پٹ ہین کہ ہر پٹ کا عرض پچاس ورع
اور دل اوس کا پانچ ورع ہوگا کہ یہہ دو پٹ قایم ہین دو پہاڑون کے چوٹیون پر موافق
اندازہ دربند کے اور دروازہ پر قفل لوہے کا ہے کہ طول اوس کا سات دراع اور سطبری
اسکی ڈیڑھ دراع ہے اور قفل زمین سے چالیس گز بلند ہے اور قفل کے اوپر لفاصلہ پانچ
دراع کے ایک حلقہ ہے کہ قفل سے بھی طویل ہے اور حلقہ پر کونجی لوہے کی زنجیر سے
معلق ہے کہ طول اوس کا ڈیڑھ دراع ہے اور کونجی کو بارہ دندانہ لوہے کے ہین اور
نشیب مین اوس کے ایک دروازہ دوسرا ہے کہ دل اوس کا دس دراع ہے اور
طول اوسکا سو دراع ہے یہہ بھی لوہے کا ہے اور دو طرف اس دروازہ کے دو چوکھٹ
اندر وہسے ہوئے ہین اور رئیس ان قلعون کا ہر جمعہ مین سوار ہوکر معہ لشکر عظیم اوس
دروازہ کے پاس آتا ہے اور لشکر کے ہاتھہ مین لوہے کے آلات ہوتے ہین کہ
اون آلات سے اوس دروازے کو مارتے ہین پس اوس ضرب سے زمین گونجتی ہے
اور یاجوج ماجوج جو پیچھے دروازے کے ہین وہ اس آواز کو سنکر جان لیتے ہین کہ

یہان نگہبان لوگ حاضر اور موجود ہین اور بعد دروازہ ضرب کرنے کے جب سکوت کرکے سنتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ کے پیچھے سے ایک آواز مانند آواز رعد بجلی آتا ہے اور نزدیک اُس سد کے ایک قلعہ ہے کہ طول اوسکا ہزار دراع ہے اور مابین یہہ دو قلعون کے چشمہ آب شیرین ہے اور ایک قلعہ مین بقیہ آلات بنا یعنی بڑی بڑی دیگین صابون کی ہین اور اوسمین سجائے لوہے کی اینٹین ہین کہ بباعث زنگ کے ایک سے ایک بلک گئی ہین اور ہر اینٹھ اون سے ڈیڑ دراع طویل اور ایک دراع عریض اور ضخامت اوس کی دو بالشت تھی لیکن دروازہ اور دربند جو اوس کے اوپر ہے اور قفل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کاریگر ابھی اپنے کام سے فارغ ہوا نہ اوس کو زنگ اور نہ وہ گہنتا ہے اسواسطے کہ اوسپر ایک روغن ہے ہوا ہے کہ وہ زنگ اور گہنگی سے مانع ہے سلام ترجمان کہتے ہین کہ مینے وہان کے لوگون سے دریافت کیا کہ کوئی تم مین سے کبھی یاجوج ماجوج کو بھی دیکھا ہے اونھون نے کہا کہ ایک وقت دریچہ ہائے باب پر اون کی ایک جماعت کثیر آئی تھی اوسوقت ایک ہوائے تیز بہی اوس ہوا کے باعث تین شخص گرے وہ نہایت طویل تھے اور بجائے ناخن اون کو چنگل تھا اور دانت اور ڈاڑ اون کے مثل درندون کے تھے کہ وقت چابنے کے آواز قوی مسموع ہوتی اور اون کو دو بڑے کان تھے کہ ایک کو بچھاتے اور دوسرے کو اوڑتے پس سلام ترجمان نے یہہ حال کلی اون کا ایک کاغذ مین لکھا اور خلیفہ واثق باللہ کے پاس رجوع کیا ایسا ایک دوسرا قصہ عجیبہ زمانہ عبدالملک مین پیش ہوا کہ صاحب ذیل دار منشور سے نقل کرتے ہین کہ اوس مین ہارون بن رباب سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ایک روز مین عبدالملک کے پاس گیا اور اس کے پاس ایک شخص تکیہ لگا ہوا بیٹھا تھا لوگون نے کہا کہ یہہ شخص ہاروت ماروت کو دیکھا ہے راوی کہتے ہین

کہ مین نے اوس شخص سے پوچھا کیا حال دیکھے ہو سو بیان کرو جب اونھون نے بیان
کرنا شروع کیا تو اون کے آنسو تھم نہ سکے کہے انھون نے کہ مین لڑکا نو عمر تھا کہ اپنے
باپ کو یا نہ تھا میری والدہ مجھکو مال بقدر حاجت دیتی تہین مین اوسکو خرچ اسراف
اسراف کرتا لیکن والدہ میری اسراف پر انکار نہ کرتی تہین جب مین سن شعور کو پہونچا والدہ سے
پوچھا کہ تم اتنا مال [illegible] والدہ نے مجھسے کہی کہ اے بچے میرے
تو کہا اور خوشی [illegible] اس مال کا مت کر کہ یہی تیرے حق مین بہتر ہے
کہا راوی نے کہ مین نے اپنی والدہ سے اصرار کرتا رہا اور پوچھتا رہا پھر والدہ نے مجھکو ایک
حجرہ مین لیگئی کہ اوس مین بہت سا مال تھا اور کہی ای میرے بچے کہ یہ سب تیرے واسطے ہے
اس کو کہا اور خوش رہو اور اوس کا حال مت پوچھ مین نے کہا کہ اب ضرور ہے کہ
مین اسبات کو معلوم کرون یہہ مال کہان سے جمع ہوا والدہ نے کہا کہ اے بچے
میرے کہا اور خوش رہو اور پوچھ مت کہ یہہ بات تیرے واسطے بہتر ہے پھر مین
نے والدہ سے اپنے اس امر مین اصرار کیا والدہ نے کہی کہ تیرا باپ ساحر تھا اور یہہ مال
سحر سے جمع کیا راوی کہتے ہین کہ مین نے اوس مال سے کچھ تھوڑا اور صرف کیا اور
چند مدت بھی گذری پھر مین نے فکر کیا اور کہا کہ قریب ہے کہ یہہ سب مال جاتا رہے
اور فنا ہو جاوے مجھکو چاہئے کہ سحر سیکھون تاکہ جیسا میرے باپ نے مال جمع کیا
مین بھی جمع کرون پھر مین نے اپنی والدہ سے کہا کہ تمام دنیا مین کوئی ایسا دوست
میرے والد کا ہے کہ مشکل نہین ہو والدہ نے کہی کہ ہان فلان شخص سے
فلان شہر مین رہتا ہے پس مین نے اوس شہر مین سفر کیا اور اوس کے پاس آکر اوسے
سلام کیا اوس نے کہا کہ تم کون ہو مین نے کہا کہ مین فلان ابن فلان اوس نے کہا [illegible]

تم یہان کس غرض سے آئے ہو کہ تمہارے والدنے مال اسقدر چھوڑے ہین کہ تمکو
ضرورت کسی کے پاس جانے کی نہین مین نے کہا کہ تم پاس آیا ہون تاکہ سحر سیکھون
اونے کہا اے لڑکے تم سحر مت سیکھو کہ اسمین بہتری نہین ہے مین نے کہا کہ مجھے
سیکھنا سحر کا ضرور ہے پھر اوس نے مجھکو قسم دیا اور اصرار کیا کہ تم مت سحر سیکھو مین نے
کہا مجھکو ضرور سیکھنا ہے اوس نے کہا کہ جب تو مانتا ہی نہین ہے تو اس وقت جا اور
جبکہ فلان [illegible] مجھسے [illegible] فلان مقام [illegible] ملاقات کر [illegible] اوس مقام پر
گیا اور اس [illegible] سے ملاقات کی [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] اوس نے [illegible]
[illegible] داخل [illegible] شروع کیا [illegible]
یہان تک کہ تہ زمین تک پہنچا پس اوس جانے ہاروت اور ماروت سے ملاقات
کیا کہ وہ زنجیرون مین معلق بند ہوئے ہین کہ اونکی آنکھین مثل شیر کے مین ہارون اپنی
ربات کھینچے ہین کہ اون کے سر کا بھی حال وہ مرد نے مجھے بیان کیا مگر مجھے یاد نہین
جب نشانی اونکی طرف دیکھا لا اله الا الله کہا یہہ سنتے ہی اونھون نے نہایت
روز سے اپنے بازو مارے اور ایک چیخ بھی شادت کے مارے ایک ساعت
چپ رہے پھر مین نے کہا لا اله الا الله پھر اونھون نے ایساہی کئے پھر مین نے
تیسرے بار ایساہی کہا پھر اونھون نے ایساہی کئے پھر اونھون نے چپ رہے مین بھی
چپ رہا اونھون میرے سے طرف دیکھے اور مجھسے پوچھے کہ تم آدمی ہو مین کہان مین کہا

کہ کیا حال تمہارا ہوا مین جسوقت کہ اللہ کا نام لیا تمنے ایسا کئے اونھون کہے کہ ہمنے جب
کہ عرش کے نیچے سے نکلے ہین ذکر الٰہی ہمین سنتے پہر انھون نے پوچھے کہ تم کس نبی
کی امت ہو مین نے کہا کہ امت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہون اونہون پوچھے کیا
حضرت مبعوث ہوئے ہین نے کہا کہ ہان انھون نے پوچھے کہ سب آدمیون کا
اتفاق ایک ہی شخص پر ہے یا وہ مختلف ہین مین نے کہا کہ سب آدمی ایک ہی شخص پر
متفق ہین اون کو یہہ بات سنکر رنج ہوا پہر انھون نے پوچھا کہ لوگون کا حال مین آپسمین
کیا ہے مین نے کہا کہ آپس مین حال برا ہے زیادہ خون قتل اسبات سے ہوئے پہر انھون
نے پوچھا کہ عمارات بحیرہ طبریہ تک پہنچے یا نہین مین نے کہا کہ نہین پہونچے اون کو
اس بات سے رنج ہوا مین نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب جب تمکو خبر دیا کہ
لوگ سب یک شخص پر مجتمع ہین تمکو یہہ بات سے رنج ہوا انھون نے کہا کہ قیامت نزدیک
نہ ہوگی جبتک لوگ ایک شخص پر جمع رہین گے پہر مین نے کہا کہ کیا حال ہے تمہارا
کہ جس وقت مینے تمکو اطلاع دیا کہ آپسمین حال آدمیون کا اچھا نہین انہون نے
کہا کہ ہمکو اس بات سے امید ہوئی کہ قیامت قریب ہوئی پہر مین نے کہا کہ جسوقت کہ
مین نے کہا عمارات بحیرہ الطبریہ کو نہین پہونچے تمکو یہہ سنکر رنج ہوا انھون نے کہا کہ
قیامت ہرچند قایم نہ ہوگی جبتک عمارات بحیرہ طبریہ کو نہ پہونچین پہر مین نے اونسے
کہ تم دونون مجھے کچھ وصیت کرو انھون نے کہا کہ اگر تم قادر اس بات پر ہو تو
سحر مکرو یہ موت یقینی ہے انتہی مضمون ذیل ہاروت و ماروت یہہ فرشتے ہین کہ بباعث
باعث گناہ اون کے عذاب دنیا مین مقرر ہوا اور جب قیامت آوے گی خلاصی
اونکی ہوگی باعث اوسکے امر خوشی کا ہوا قرب قیامت دکھی سے ہے ہرچند کہ یہہ قصہ

مناسب احوال عبدالملک ابن مروان سے رکھتا ہے مگر چونکہ قصہ یاجوج ماجوج اور
حال ہاروت ماروت ہر دو قرآن مین مذکور ہے اور ذکر اون کا تصدیق قرآن سے
ہے اس مناسبت سے ہر دو ایک مقام مین مذکور ہوئے واللہ اعلم پھر برادر اوسکا
متوکل علی اللہ ابوالفضل ابن معتصم باللہ خلیفہ ہوا اوس کا میل طریقہ سنت جماعت کے
طرف ہوا اور جو خلق قرآن وغیرہ جو طریقہ اعتزال ابا رسالے پیدا کئے تھے اوسکو چھوڑ دیا
اور لوگون کو جو مشقت بہ عقیدہ خلق قرآن وغیرہ تھے اوسکو دور کیا اس باعث سے کہ
اوسکی تعریف زبان زد خلق ہوئی یہان تک کہ بعضون نے کہا کہ سیدنا ابوبکر الصدیق
قتل مرتدین کئے اور عمر ابن عبدالعزیز رد مظالم کئے اور متوکل نے احیاء سنت کیا ہرچند کہ
مذہب اعتزال سے باز آیا لیکن بمذہب خوارج ہوا سواسطے ۲۳۶ھ دو سو چھتیس مین
حکم کیا کہ مزار پُر انوار امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہدم کئے جاوین اور آدمیون کو
آپ کی زیارت سے منع کیا اور ۲۴۲ھ دو سو بیالیس مین ملک حلب مین ماہ رمضان میں
ایک پرندہ ظاہر ہوا اور باواز بلند چالیس بار کہا یامعاشر الناس اتقوا اللہ اللہ اللہ
پھر دوسرے روز بھی اگر ایسا ہی کیا اور اوس پر پانسو آدمی گواہی دئے اوس کے
وقت مین امام احمد ابن حنبل صاحب اور ابراہیم ابن المنذر انتقال فرمائے ترکون نے
اوس سے انحراف کئے اور اوس کے فرزند جو مستنصر تھا اوس سے سازش کر کے
پانچوین شوال ۲۴۷ھ دو سو سینتالیس ہجری کو قتل کئے مدت خلافت اسکی چودہ برس
نو ماہ تھے سیوطی لکھے ہین کہ بعد قتل بعضون نے خلیفہ کو خواب میں دیکھے اور پوچھے کہ
حق تعالی تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا خلیفہ نے کہا کہ مجھکو بسبب تھوڑی سنت کے زندہ
کرنے سے بخشدیا صاحب ذیل لکھتے ہین کہ متوکل نے بباعث عداوت وبغض کے قبر شریف

ف خلافت متوکل ... ۱۰

ف سبب شنیع نسبت ... امام حسین علیہ السلام وامتناع زیارت حضرت امام ... علیہ السلام ۱۳

ف سرگذشت ... امام حسین علیہ السلام ۱۶

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے آب فرات کو جاری مگر حق تعالے نے حضرت کی قبر مبارک کو اس سے محفوظ رکھا بعد اوس کے فرزند اوسکا مستنصر باللہ محمد ابن جعفر خلیفہ ہوا یہہ شخص حلیم صاحب ہیبت وافر العقل نیک نیت عادل تھا اور اولاد علی رضی اللہ عنہ کے طرف محسن تھا اور جو زیارت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ممنوع تھی اوسنے جاری کیا اور آل حسین رضی اللہ عنہ [illegible] کیا پانچوین ربیع الثانی ۲۴۸ھ دوسو اڑتالیس کو وفات کیا مدت خلافت [illegible] تخمیناً چھہ ماہ پھر مستعین باللہ ابو العباس احمد ابن المعتصم بن الرشید برادر متوکل علی اللہ خلیفہ [illegible] ادیب بلیغ تھا اور اول [illegible] تین بالش [illegible] خلع خلافت [illegible] ہوا پھر [illegible] وفات کیا [illegible] خلیفہ [illegible] ہوا اور وہ نہایت صاحب حسن تھا اوس کے عہد مین سری سقطی رضی اللہ عنہ اور دارمی صاحب مسند وفات پائے بعد اوس کے مہتدی باللہ ابی صالح محمد ابو اسحاق بن واثق باللہ ابن معتصم خلیفہ ہوا اور یہہ شخص بہت عبادت کرنے والا عادل اجرائے احکام آلہی پر قوی پہلوان شجیع لیکن کوئی شخص مددگار نہین پایا ابتداء خلافت سے قتل تک عمر حق رسی او روم مین گذرا خصلت اوسکی مشابہ خصلت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے تھی ۲۵۶ھ دوسو چھپن مین وفات کیا۔ مدت خلافت اوس کی پندرہ روز کم ایک سال تھی بعد اوس کے معتمد علی اللہ احمد ابن متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا راغب لہو ولعب کے طرف تھا اور خون ریزی لکھو کھا

خلافت مستنصر باللہ

خلافت مستعین باللہ

خلافت معتز باللہ

خلافت مہتدی باللہ

آدمیون کی کیا اور سیدنا عثمان اور سیدنا علی و سیدتنا عایشہ اور معاویہ اور عکم و زبیر رضی اللہ عنہم کے شان مین بے آدبی کرتا اور عہد مین اسی خلیفہ کے دعوت مہدی عبداللہ بن عتبہ جد بنی عبد خلفائے مصر مین جو روافض ہین دعوے اونکا یمن مین قایم ہوا پھر وہان سے ہمراہ قبیلہ کنانہ کے مصر مین گیا جبکہ اون سے اطاعت پایا پھر اون کو لیکر مغرب مین گیا یہہ اول شان مہدی عبداللہ ہے وفات اوس کی ۲۸۹ھ دوسو اناسی اور مدت خلافت اس کی ۲۳ سال ہے اور اوس کے وقت مین امام بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ابن ماجہ اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم وفات پائے بعد اوس کے معتضد باللہ احمد ابو العباس بن ولی عہد الموفق طلحہ المتوکل جعفر ابن معتصم خلیفہ ہوا اور یہہ شخص صاحب ہیبت شجیع صاحب عقل تھا کہ بنی عباس مین یکتا تھا تن تنہا شیر پر حملہ کرتا پہلے سال اپنی خلافت کے کتب فروشون کو کتب فلاسفہ وغیرہ کی بیع سے منع کیا اور قصہ گو اور اہل نجوم کو حکم کیا کہ رستون مین نہ بیٹھین اور ۲۸۴ھ دوسو اسی مین مہدی ساجد خنفا قیروان مین داخل ہوا اور صاحب افریقیہ مین اور اوس مین جنگ واقع ہوا اور اسی سن مین دار الندوۃ مکہ معظمہ کا توڑکر مسجد الحرام مین شریک کیا اور ۲۸۴ھ دوسو چوراسی مین لعن امیر معاویہ کا ارادہ کیا لیکن عبداللہ وزیر کی فہمایش سے باز رہا وفات اوسکی بائیسوین ربیع الآخر ۲۸۹ھ دوسو انیانوے مین ہوئی مدت خلافت نو سال اور نو ماہ ہے اوس کے عہد مین ابو محمد سہیل بن عبداللہ التستری قدس سرہ اور حافظ زہیر بن حرب النسائی وفات پاے بعد اوس کے مکتفی باللہ ابو الحسن علی بن معتضد خلیفہ ہوا نہایت صاحب حسن و جمال اوس کا

ف ذکر وفات امام بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی و ابن ماجہ اور ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہم

ف ذکر خلافت معتضد

ف داخل ہونا ... قیروان ... دار الندوہ کا مسجد ... مین

ف خلافت مکتفی

کہ حسن وجمال اوسکا ضرب المثل تھا اور صاحب خصایل حسنہ تھا اوس کے والد نے
کئی مقام لہو ولعب کے واسطے تیار کیا تہا ہو اس نے اونکے بجائے پر مساجد تیار کیا اور
باغین وغیرہ آدمیون کے جو اوس کے والد نے ظلماً لیا تھا اوین نے واپس کیا
ایسے فضیلتون سے آدمیون کے نزدیک نہایت دوست ہوا اور لوگ اوس کو
دعا دیتے تھے اور بارہوین ذی قعدہ ۲۹۵ھ دوسو پچانوے ہجری مین وفات کیا
مدت خلافت اوسکی چھہ سال اور چھہ ماہ ہے بعد اوس کے مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر
بن المعتضد خلیفہ ہوا کہ اوسکی عمر تیرہ سال کی تھی بباعث صغر سنی خلیفہ کے عباس
بن حسن وزیر نے باتفاق یک جماعت عبداللہ ابن معتز باللہ سے بیعت کیا اور
مقتدر کو خلع خلافت کیئے من بعد لوگون نے مقتدر کی حمایت کی یہان تک
عبداللہ ابن معتز مقید ہوا اور مر گیا اوسوقت مقتدر پر امر خلافت قایم ہوا مگر مقتدر نے
ابا الحسن علی بن محمد بن الفرات کو خلیفہ کیا وہ صاحب عدل تھا اوس کے سب
امور خلافت تفویض کیا اور آپ مشغول بہ لہو ولعب ہوا اور بہت خزانون کو
تلف کیا اور اوسی سن مین مہدی فاطمی کا مغرب مین غلبہ ہوا اور امامت اور
خلافت اوس کی مشہور ہوئی اور آدمیون مین اوس نے عدل واحسان شروع
کیا اوسکی حکومت اور شوکت ملک مغرب مین زیادہ اور اسی تاریخ سے ملک مغرب
بنی عباس کے حکم سے نکل گیا اور خلافت عباسیہ کے انتظام مین فتور واقع ہوا اور بعضی
کہتے ہین کہ بباعث صغر سنی کے عہد مقتدر مین بہت خلل خلافت عباسیہ مین واقع
ہوئے یہان تک ۳۰۱ھ تین سو ایک مین مہدی فاطمی نے چالیس ہزار لشکر
بربر کا لیکر مصر پہ حملہ کیا اور اسکندریہ پر قابض ہوا ۳۰۸ھ تین سو اٹھ ہجری مین دولت

ف
خلافت مقتدر
باللہ

ف
ابتداء دولت
خلفاء فاطمیہ

عباسیہ کا حال نہایت تباہ ہوا سن تین سو ایک مین یعنی ۳۰۱ھ اونٹ پر بغداد شریف مین حسین حلاج منصور داخل ہوئے اور اون کے نسبت یہ اشتہار دئے کہ وہ قایل ہین کہ حق تعالی اجسام مین حلول کرتا ہے علما نے آن کر اونسے مباحثے کئے اور ان کو قید کئے پھر ۳۰۹ھ تین سو نو مین قاضی ابی عمر نے اور فقہا اور علما نے فتوے دئے کہ یہہ حلال الدم ہے یعنی قتل کرنا اسکا جایز ہے پھر اوس سن مین علما رسنے اون کو قتل کیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ شیخ جلال الدین سیوطی حسین حلاج رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت رکھتے ہین اسواسطے اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ حسین حلاج کے احوال مین کئی حالات ہین کہ لوگون نے اوسکو جداگانہ تصنیف کئے ہین اور ۳۱۶ھ تین سو سولہ مین قوم بنی قرامطہ نکلی کہ اون کا فساد بہت ہوا اور خلیفہ اون کے مقابلہ سے عاجز آیا اور اون کے خوف سے کئی سال تک حجاج مکہ شریف داخل نہین ہوئے اور اہل مکہ کو مکہ سے خارج کر دئے اور ۳۱۷ھ تین سو سترہ مین داخل مسجد الحرام حجاج کو قتل کئے اور لاشین اونکی بیر زمزم مین ڈالدئے اور حجر اسود کو اول توڑے بعد اوس کے اوسکو اوکھاڑے اور مکہ معظمہ مین گیارہ روز رہکر حجر اسود اپنے ہمراہ لیکر چلے گئے پھر دس برس تک حجر اسود اون کے پاس رہا اور خلافت مطیع باللہ مین حجر اسود کا عود ہوا اور وہ اپنے مقام مین نصب ہوا شیخ سیوطی کہتے ہین کہ اس طور منقول ہے کہ جب قرامطہ لیگئے حجر اسود کو لے گئے چالیس اونٹ اوسکی بار برداری مین ہلاک ہوئے اور جبکہ ارادہ حجر اسود کے عود کا کئے حجر اسود کو ضعیف ناتوان اونٹ پر رکھہ کر لائے وہ اونٹ تازہ توانا ہوا محمد ابن الربیع بن سلیمان سے روایت کرتے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ مین قرامطہ کے سال مین مکہ معظمہ مین تھا اون سے ایک شخص میزاب کعبہ کے قلع کے واسطے لیگیا اور مین اوسکو دیکھہ رہا تھا پس میرا صبر جاتا رہا اور مین نے کہا کہ حق تعالی تو بردبار ہے پس وہ مرد

ف
قوم بنی قرامطہ کا نکلنا

ف
عود کرنا حجر اسود کا سنہ ۳۲۷ مین اور نصب ہونا اپنے مقام پر

ف
عود کرنا حجر اسود کا

اپنے سر کے بل گرا اور مر گیا اور ابو طاہر قرمطی کو اوس سے فلاح نہ ہوا اور چیچک سے
اوس کا جسد پارہ پارہ ہوا اور مر گیا الحاصل مقتدر باللہ صحیح الرائی اور جید العقل تھا لیکن
شہوات اور لذات کے طرف مشغول تہا صاحب ذیل روایت کرتے ہین کہ خلیفہ مقتدر
باللہ کچہہ مبلغ دیکر پہہ سا کہ قرامطہ کو دیکر حجر اسود لاوین قرامطہ نے مثل حجر اسود کے دو پتہر
طیار کیا جبکہ رسول خلیفہ حجر اسود کو لینے کو آیا وہ سنگ مصنوع اوس کے روبرو رکہدئے
جبکہ رسول خلیفہ لینا لینا چاہا رسول خلیفہ نے ان قرامطہ کو کہا کہ ہمارے حجر اسود کے
دو علامتین ہین کہ وہ آگ مین نہین جلتا اور پانی مین نہین غرق ہوتا پس جسوقت کہ اون
حجرون کو آگ مین رکہدئے تو قریب تھا کہ وہ شق ہوجاوے پہر کچہہ پانی مین رکھے
تو غرق ہو گئے بعد جبکہ حجر اسود اصلی کو لاے نہ وہ پانی مین غرق ہوا اور نہ وہ
آگ مین جلا ستائیسوین شوال ۳۲۰ھ تین سو بیس ہجری مین قتل ہوا مدت خلافت اوسکی
چوبیس سال اور گیارہ دن ہے اوس کے ایام مین شیخ جنید بغدادی اور نسائی
صاحب سنن رضی اللہ عنہما وفات کئے بعد اوس کے القاہر باللہ ابو المنصور محمد ابن المعتضد
بن طلحہ بن المتوکل خلیفہ ہوا وہ نہایت خونریز بد خصلت متلون مزاج دایم الخمر تہا چہٹی
جمادی الاول ۳۲۲ھ تین سو بائیس خلع خلافت سے ہوا اور حالت حبس مین ۳۳۹ھ
تین سو اونچالیس مین وفات کیا اور اوس کے عہد مین امام طحاوی شیخ الحنیفہ وغیرہ
انتقال کئے بعد خلع اوس کے راضی باللہ ابو العباس محمد بن المقتدر ابن المعتضد طلحہ بن
المتوکل خلیفہ ہوا اور وہ سخی کریم ادیب شاعر محب علما رہتا اور طریقہ اوس کا طریقہ قدما
تھا اور وہ آخر خلیفہ کہ تدبیر فوج اور اموال مین یکتا ہوا کہ بعد اوس کے کوی ایسا
خلیفہ مدبر نہوا خلافت راضی کو بعد خلع خلافت قاہر ۳۲۲ھ تین بائیس مین ہوئی اوسی

ف خلافت قاہر باللہ ۳۲۰ھ

ف خلافت راضی باللہ ۳۲۲ھ

سن مین مہدی جد خلفا المصر مین انتقال کیا ہر چند جاہلین اون کو خلفاء فاطمی کہتے ہین اس واسطے اون کو بنی فاطمہ ہونے کا دعوے تھا مگر یہ سب غلط ہے اس واسطے کہ جد مہدی کا مجوسی کا اور نام اوس کا عبد اللہ تھا اور وہ بلاد مغرب مین داخل ہو کر دعوے کیا کہ آپ علوی ہون اور کوی علما اوس کے نسب مین سے نہین جانتے اور وہ نہایت بیدین تھا اور حریص تھا اس امر کا کہ ملت اسلام زایل ہو جاوے اور ۳۲۴ سنہ تین سو چوبیس سے اختلال امور خلافت عباسیہ مین پیدا ہو یہان تک کہ ۳۲۵ سنہ تین سو پچیس مین نہایت اختلال ہوا کہ ہر جائے کا عامل اوس جاے کا مختار رہوا اور محاصل ملک کا خلیفہ کے پاس آنا موقوف ہوا اور خلیفہ راضی باللہ کے ہاتھ مین سواے بغداد اور سواد کے نرہا پس اوس کے وقت امیر المومنین تین ہوئی ور اندلس مین امیر عبد الرحمن بن محمد الاموی اپنے تئین امیر المومنین کہلایا اور مہدی محمدی عبیدی قیروان مین اور عباسی بغداد مین ۳۲۲ سنہ تین سو بائیس سے تین سو ستائیس ۳۲۷ سنہ تک حج کعبۃ اللہ اہل بغداد کا باعث قوم قرامطہ کے موقوف ہوا پس سن ستائیس مین ابو علی عمر ابن یحیےٰ نے قرامطی کو اس باب مین لکھا پھر قرامطی نے فی اونٹ پانچ دینار مقرر کر کے اذن حج کا دیا سیوطی لکھتے ہین کہ پہلے حجاج سے خراج لینا اسی کے وقت سے جاری ہوا بعد اوس کے متقی باللہ ابراہیم ہوا اور وہ نہایت عابد اور بہت روزہ دار تھا کہ مقولہ تھا کہ ہمنشین سوائے کلام اللہ کے نہین چاہتا مگر فقط وہ نام کا خلیفہ تھا اور تدبیر مملکت ابن عبد اللہ احمد بن علی الکوفی کے واسطے تھی اور خلافت سابقہ کے امور مین اوس نے کچھ تغیر اور تبدیل نہین کیا خلع خلافت اوس کا ۳۳۳ سنہ تین سو تینتیس اور وفات اوس کی ۳۵۷ سنہ تین سو ستاون مین ہو بعد اوس کے خلع کی

ف ذکر خلفاء فاطمیین کا

ف خلافت مہدی اور خلفاے فاطمیین مصر مین

ف ذکر بندش حج اور خراج لینے کا

ف خلافت متقی باللہ عباسی کا

مستکفی باللہ عبد اللہ ابن المکتفی باللہ خلیفہ ہوا بعد مہدی معز الدولہ جو اوس کا امیر تھا
خلیفہ پر غالب ہوا یہان تک پانچ ہزار درہم روزانہ خلیفہ کو دیکر خانہ نشین کیا مدت خلافت
اوسکی ماہ جمادی الثانی ۳۳۴ھ تین سو چونتیس مین ہوئی اور وفات اوسکا ۳۳۸ھ
تین سو اڑتیس مین بعد خلع خلافت ۳۳۴ھ تین سو چونتیس مین مطیع باللہ ابن مقتدر باللہ
خلیفہ ہوا اور معز الدولہ نے سو دینار روز فقط اوس کے مقرر کیا اور خلیفہ کو کچھ دخل
مملکت مین نہین تھا اور ۳۳۴ھ تین سو چونتیس مین اخشید صاحب مصر فوت ہوا اور نام
اوسکا محمد بن طغج الفرغانی تھا اور اخشید معنی اوس کے شہنشاہ ہے اور لقب ہر بادشاہ
ملک فرغان کا ہے جیسا کہ اصبہبد لقب بادشاہ طبرستان کا ہے اور صول لقب ہے
بادشاہ ملک جرجان کا اور خاقان لقب ہے بادشاہ ملک ترک اور لقب ہے بادشاہ
ملک اشر کا اور سنت و سامان لقب ہے بادشاہ سمرقند کا اور اخشید مرد شجاع تھا
اور صاحب ہیبت لقب تھا قاہر باللہ سے آگے والی مصر ہوا تھا اوس کے آٹھ ہزار
غلام تھے اور اوسی سن مین قایم عبیدی فوت ہوا اور بعد اوس کے ولی عہد فرزند
اوس کا منصور باللہ خلیفہ ہوا اور قایم اپنے والد سے بھی بدین زاید ہوا اور ۳۳۹ھ
تین سو انچالیس ہجری مین حجر اسود اعادہ اپنے موضع اول پر ہوا اور اوس کیواسطے
طوق نقروی بنایا گیا اور اوس حجر اسود جڑا گیا اور محمد ابن نافع خزاعی کہتے ہین کہ
حجر اسود بعد خلع ہونے کے تامل سے جو دیکھا تو سیاہی فقط اوس کے سر مین تھی
باقی سفید تھا اور طول اوس کا بقدر یک ذراع کے تھا اور اوسی سن مین منصور باللہ
عبیدی فوت ہوا اوس کی جاے پر فرزند اوسکا بعد ولی عہد ہونے کے قایم ہوا اور
لقب اوس کا معز لدین اللہ قرار پایا اوس نے قاہرہ مصر بنا کیا اور منصور باللہ نیک

ف خلافت مستکفی باللہ عباسی

ف خلافت مطیع باللہ عباسی

ف پھر حجر اسود کا اپنے مقام پر پہنچنا

ف پھر تعمیر قاہرہ

سیرت تھا اپنے والد کے بعد ظلم و زیادتی کو اوسنے چھوڑ دیا پس آدمیون نے اوس سے محبت پیدا کئے اور منصور کا بیٹا بھی نیک سیرت ہوا اور عہد مین مطیع کے سنہ ۳۵۱ تین سو اکاون ہجری مین بعض قوم بطارقہ الارمن نے ناصر الدولہ ابن حمدان کے طرف دو شخص کو بھیجے کہ وہ بازو کے جانب مین اپس مین ملصق اور متصل تھے اور عمر اون کی پچیس سال کی تھی لیکن اون کو دو شکم اور دو ناف اور دو معدہ تھے اور دونون کی بھوک پیاس اور حاجت بشری کا وقت بھی مختلف تھا اور ہر ہر کے واسطے دو ہات اور دو ران اور دو ساق تھے دو عضو تناسل تھے اور ایک اوس مین رغبت عورتون کے طرف اور دوسرا مرد کے جانب کرتا پھر ایک شخص اون مین سے مر گیا اور دوسرا زندہ رہا چند روز زندہ رہا پس مردہ بدبو پیدا کیا اوس وقت ناصر الدولہ نے اطبا کو جمع کیا کہ مردہ کو زندہ سے جدا کرین مگر اطبا اوسپر قادر نہین ہوے پھر زندہ بھی بدبوی سے میت کے مریض ہوا اور مر گیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ وزرا اور امرا کا لقب عہد مین مطیع کے ناصر الدولہ سیف الدولہ معز الدولہ ہوا کہ سابق مین سے خلیفہ کے عہد مین وزرا کا یہہ لقب دیکھنے مین نہین آیا معلوم یہہ ہوتا ہے کہ یہہ لقب اوسی کے عہد سے ایجاد ہوا وہ طریقہ آج تک سلاطین اسلام مین جاری ہے سنہ ۳۵۷ تین سو ستاون مین بادشاہ معز امطی نے دمشق لیا اور اسی سن مین کوی ملک شام اور ملک مصر سے حج کو نہین گیا پھر اوسنے ارادہ کیا کہ مصر لیوے پس معز باللہ خلیفہ عبیدی نے مصر لیا اوس وقت بالکلیہ رفض اقلیم مغرب اور مصر اور ملک عراق مین قائم ہوا اور وجہ اوس کا یہہ ہوا کہ کافور خشیدی صاحب مصر جس وقت کہ مرا انتظام مین فتور ہوا اور مال کی قلت ہوئی کہ لشکر بر طرف ہوئے پھر ایک جماعت نے معز کے پاس خط لکھا

ف سیر عجیب الخلقت [illegible]

ف ذکر ابتدا لقب [illegible] دولہ کا امرا [illegible]

کر نشک بھیجے اور وہ لوگ ملک مصر اوس کے تفویض کرین اور معز باللہ نے اپنا غلام
جوہر … بھیجا … اور مالک مصر ہوا اور مصر مین دار الامارت معز
باللہ … کیا ۳۵۸ تین سو اٹھاون سنہ ہجری مصر مین اور سن ساٹھ دمشق
مین … کہ اذان مین حی علی خیر العمل کہین اور یہہ امر جاری بہی ہوا اور ۳۶۳ سنہ
تین سو ترسٹھ مین مطیع للہ نے … خلافت کرکے اپنے فرزند طایع اللہ کو خلافت تفویض
کیا اور ۳۶۴ سنہ تین سو چونسٹھ مین وفات کیا اور اوس کے عہد مین ابوبکر شبلی
رضی اللہ عنہ اور کرخی شیخ حنیفہ اور ابن حبان صاحب صحیح وفات کئے من بعد
طایع باللہ ابوبکر عبد الکریم ابن مطیع خلیفہ ہوا اول سال خلافت یعنے ۳۶۳ سنہ تین سو
ترسٹھ ہجری مین خطبہ عباسیہ حرمین شریفین سے اٹھ گیا اور خطبہ معز لدین اللہ
خلیفہ عبیدی کا پڑہا گیا پہر ۳۶۴ سنہ تین سو چونسٹھ ہجری مین عقد الدولہ نے طایع کے
طرف سے اطراف مین اشتہار جاری کیا کہ عقد الدولہ پر امور خلافت مستقر ہین اس
باعث سے تہا بین عقد الدولہ اور طایع کے کچہ رنج ہوا ہو اس باعث سے طایع کا
خطبہ بغداد سے موقوف ہوا بعد ایک ماہ چند روز کے پہر جاری ہوا اور اسی
سن مین رفض مصر اور شام اور مشرق اور مغرب مین شایع ہوا اور جانب خلیفہ
عبیدی سے منادی ہوئی کہ تراویح موقوف کی گئی پہر تین سو ترسٹھ ۳۶۳ سنہ
کو طایع باللہ نے عضد الدولہ کو خلعت سلطنت پہنانا اور تاج جواہر اس کے
سر پر رکہا اور اپنا ولی عہد کیا مگر ۳۷۲ سن بہتر عضد الدولہ مر گیا طایع نے اوسکی جائے
پر اوس کے فرزند صمصام الدولہ کو ولی عہد کیا اور ۳۸۱ سنہ تین سو اکیاسی مین خلع خلافت
طایع باللہ سے ہوا اور ۳۹۳ سنہ تین سو ترانوے مین اوس کا وفات ہوا مدت

ف ابتدا حی علی خیر العمل اذان مین اہل تشیع کے پاس جاری ہونیکے

ف ذکر خلافت طایع اللہ کا ۱۲

ف وفات شبلی رح و کرخی رح

ف بیان ابتدا شایع ہونا مذہب رفض کا مصر اور شام اور مشرق اور مغرب مین ۳۶۳ سنہ

خلافت اوسکی سترہ سال اور نو ماہ ہے پھر قادر باللہ احمد بن اسحاق ابن المقتدر
خلیفہ ہوا اور یہہ شخص دیانت دار اور تہجد گذار اور کثیر الصدقات تھا اور اوس نے
کتاب علم اصول فقہہ مین بھی تصنیف کیا کہ فضایل صحابا اور تکفیر معتزلہ اور قائلین
بخلق قران کے کیا اور یہہ ہر جمعہ مین پڑہے جاتا ۴۲۲ھ چار سو بائیس مین قادر باللہ
وفات کیا مدت خلافت اوس کی اکتالیس سال تین ماہ ہین اور قادر باللہ کی
خلافت مین سلطنت سلطان محمد ابن سبکتگین کے اور غلبہ اوس کا خراسان پر
ہوا وفات اوس کی ماہ ذیحجہ ۴۴۲ھ چار سو بیالیس ہجری مدت خلافت اوسکی اکتالیس
سال ہوئی بعد اوس کے قایم بامر اللہ ابن قادر باللہ خلیفہ ہوا یہہ شخص صاحب جمال
دیندار تھا صاحب یقین سخی اور ادیب عادل تھا پھر ۴۵۰ھ چار سو پچاس ہجری کو
بساسیری ترکی بغداد مین داخل ہوا اور اوس کے ساتھ مصری جھنڈے تھے پھر ایکمدت
تک جنگ فیمابین اوس کے اور خلیفہ کے رہا یہان تک کہ اوس نے خلیفہ کو گرفتار
کرلیا اور اوسکو شہر غانہ مین لیجاکر حبس کیا پھر طغرلبک نے بساسیری پر فوج کشی
کیا اور بساسیری کو قتل کرکے سر اوس کا بغداد شریف مین بھیجا اور خلیفہ کو دار الخلافت
مین بھیجا اور ۴۶۷ھ چار سو اٹھائیس ہجری مین طاہری عبیدی صاحب مصر فوت ہوا
اور جاے اوسکی مستنصر فرزند اوسکا قایم ہوا اور ساٹھ برس چار ماہ خلافت کیا
ذہبی کہتے ہین کہ کوی خلیفہ یا سلطان کو مین نہین جانتا ہون کہ اتنی مدت تک
خلافت کیا اور ۴۵۰ھ چار سو اٹھاون مین ایک لڑکی ایسا الانزپیدا ہوئی سینہ اوسکا
کہ اوسکو دو صورت اور دو سر اور دو گردنین تھین اور اوس سن مین ایک ستارہ
چمکا کہ اسی ہے ایک شب مین شعاع عظیم مثل چاند کے نکلا کہ اوس سے

ف
خلافت قادر باللہ
سنہ ۴۲۲

ف
خلافت قایم
بامر اللہ

ف
پیدا ہونا لڑکی
عجیب الخلقت کا
دو چہرہ اور دو سر
اور نکلنا ستارہ
نورانی کا اوس سن

آدمیون کو ہیبت پیدا ہوئی اور وہ دس رات تک ویسا ہی رہا پہر بعد اوسکے
روشنی کم ہوتے گئی یہان تک کہ وہ ستارہ غایب ہوگیا اور ۴۶۲ سنہ چارسو باسٹ
ہجری مین امیر مکہ نے سلطان الب ارسلان کو لکہا کہ خطبہ عباسیہ قایم اور خطبہ
مستنصر مصری کا موقوف ہوا اور اذان مین حی علی خیر العمل متروک ہوا
اور ۴۶۵ سنہ چارسو پینسٹ ہجری مین سلطان الب ارسلان مقتول ہوا اور اوسکی
جانشینی پر اوسکا فرزند ملکشاہ ہوا اور اپنا لقب جلال الدولہ رکہا اور تدبیر ملکی
نظام الملک کو تفویض کیا اور اوسکو ملقب بہ اتابک کیا اور معنے اتابک امیر والد کے
ہین اور پہلے لقب اتابک اوسی سے ابتدا ہوا اور ۴۶۷ سنہ چارسو سڑسٹ مین خلیفہ مرگیا
اور مدت خلافت اسکی پینتالیس سال ہین اوسکے عہد مین قدوری شیخ الحنفیہ
اور ابو علی ابن سینا شیخ الفلاسفہ اور ابو نعیم صاحب حلیہ اور ابو طیب الطبری ابن
عبد البر اور قاضی بیضاوی اور سلطان محمود ابن سبکتگین وفات کیے پہر مقتدی بامر اللہ
ابو القاسم عبد اللہ بن محمد بن القایم بامر اللہ خلیفہ ہوا کہ سن اوسکا وقت خلافت
انیس برس تین ماہ تہا اور اوسکے وقت مین خیرات کثیرہ ظاہر ہوئی اور آثار
حسنہ شہرون مین پیدا ہوئے اور بہت سے امور شرعی جو مٹ گئے تہے
اوسنے جاری کیا اور یہہ شخص نہایت دیندار تقوی النفس عالی ہمت تہا اور
۴۶۷ سنہ چارسو سڑسٹ مین عہد خلافت مین اوسکے خطبہ خلفاء عبیدیہ مکہ معظمہ
مین جاری ہوا اور اوسی سنہ مین نظام الملک نے منجمین کو جمع کیا اور نیروز اول
نقطہ حمل کو قرار دیا اور اول اوسکے نیروز اول وقت حلول آفتاب نصف حوت کے
تہا اور جو کہ نظام نے کیا پہر ۴۷۹ سنہ چارسو اناسی مین خطبہ عبیدیہ حرمین شریفین مین

ف ذکر خلافت مقتدی بامر

موقوف ہوا اور خلیفہ مقتدی کا خطبہ جاری ہوا وفات خلیفہ ۴۸۷ھ چارسو ستیاسی
ہجری کو ہوا اور اوس کے عہد مین عبد القاہر جرجانی اور امام الحرمین اور
دامغانی اور بزودی شیخ الحنفیہ وفات پائے پہر مستظہر باللہ ابو العباس
احمد بن مقتدی باللہ خلیفہ ہوا ابن اثیر کہتا ہے کہ یہہ شخص صاحب مروت کریم
الاخلاق تھا اور اعمال خیر مین بہت جلدی کرتا اور خط اوس کا بہت درست تھا
مگر ایام خلافت اوس کے مضطرب رہے اور اوس مین واقعات جنگ بہت
درپیش آئے اور پہلے سال ایام خلافت اوس کی کہ ۴۸۷ھ چارسو ستیاسی
تھا مستنصر عبیدی صاحب مصر فوت ہوا اور بعد اوس کے فرزند اوسکا مستعلی
باللہ احمد قایم ہوا پہر ۴۹۵ھ چارسو پچانوے مین فوت ہوا اور بجا اوس کے
فرزند اوسکا آمر باحکام اللہ طفل ہی بجا لہ قایم ہوا اور ۵۱۲ھ پانسو بارہ
ہجری مین خلیفہ عباسی مستظہر باللہ وفات پایا اور اوس کے عہد مین خطیب
تبریزی اور غزالی اور شاشی وفات کئے بعد اوس کے مسترشد باللہ فرزند
اوسکا ابو منصور الفضل خلیفہ ہوا اور یہہ خلیفہ صاحب ہمت عالی اور صاحب شہامت
اور صاحب رای اور صاحب ہیبت تھا کہ اوس کے وقت مین امور خلافت منضبط
ہوئے اور مرتب ہوئے اور خلافت کا نام اوس نے زندہ کیا اور ارکان سلطنت کو
مضبوط کیا اور خود اپنے ذات سے اوس نے حرب کیا کہ عہد خلافت مین اوس کے
مخالفین بہت تھے بالاخر معرکہ جنگ عراق مین ۵۲۹ھ پانسو پچیس مین شہید
ہوا اور ۵۲۴ھ پانسو چوبیس مین آمر باحکام اللہ صاحب مصر لاولد مقتول
ہوا اور اوسکا ابن عم حافظ عبد المجید بن محمد بن مستنصر قایم ہوا اور خلیفہ

ف خلافت مستظہر باللہ

ف خلافت مسترشد باللہ

ذکر وفات و امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ

مسترشد کے ایام مین شمس الایمہ ابو الفضل اور محی السنہ البغوی اور ابن الفہام
المقری اور حریری صاحب المقامات رحلت پائے پھر راشد باللہ ابو جعفر
منصور بن المسترشد باللہ خلیفہ ہوا اور یہہ خلیفہ فصیح اور ادیب شاعر

خلافت راشد باللہ

صاحب شجاعت نیک سیرت تھا پھر ۵۳۰ھ پانسو تیس ہجری مین خلع خلافت
اوس کا ہوا اور ۵۳۲ھ پانسو بتیس مین مقتول ہوا پھر مقتفی لامر اللہ ابو عبید محمد ابن

خلافت مقتفی لامر اللہ

مستظہر باللہ خلیفہ ہوا اور سبب لقب اوس کا یہہ ہے کہ قبل روز خلافت کے
اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوا
اور حضرت نے فرمایا سیصل ھذا الامر الیک فاقتف لامر اللہ یعنی قریب ہے
یہہ امر خلافت تجھ تک پہونچے گی تو اقتفا امر الہی کر اور عہد مین اوس کے ۵۴۴ھ
پانسو چوالیس مین حافظ لدین اللہ صاحب مصر وفات پایا اور اوسکی جائے پر
ظافر باللہ اسماعیل قرار پایا اور وہ بھی ۵۴۹ھ پانسو انچاس ہجری مین وفات پایا خلیفہ
مقتفی لامر اللہ نہایت دیندار اور سخی اور صاحب مروت اور صاحب ہیبت تھا

ذکر وفات زمخشری و قاضی عیاض اور شہرستانی

ابن جوزی لکھتے ہین کہ ایام مقتفی مین بغداد اور ملک عراق خلفا کے ہات مین عود کیا
اور کوئی مخالف باقی نرہا قبل اس کے ایام مقتدی سے اوس کے وقت تک
طوایف الملوک تھی اور خلیفہ کے واسطے سوائے رسم خلافت کے کچھ نہ تھا پھر
روز بروز اوسکی شوکت زیادہ ہوتی رہی یہانتک کہ شب یکشنبہ دوسری

خلافت مستنجد باللہ

ربیع الاول ۵۵۵ھ پانسو پچپن ہجری کو وفات کیا اور اوس کے عہد مین زمخشری
اور قاضی عیاض اور شہرستانی صاحب کتاب ملل ونحل وفات کیے پھر مستنجد
باللہ ابو المظفر یوسف بن مقتفی بامر اللہ خلیفہ ہوا یہہ خلیفہ عادل اور نرم دل تھا

اور مفسدین پر بہت سخت تھا ایک وقت ایک شخص مفسد کو اوس نے قید کیا تھا
ایک مدت تک پہر ایک شخص خلیفہ مستنجد کے پاس حاضر ہو کر کہا کہ مین دس ہزار
دینار اوس کے طرف سے فدیہ دیتا ہون اوسکو رہا کر خلیفہ نے کہا کہ مین دس ہزار
دیتا ہون کہ تو اوس محبوس کا مثل کو مجہہ پاس لاتا کہ اوسکو بہی قید کرون اور
لوگون کو اوس کے شر سے بچاون ابن جوزی لکھتے ہین کہ خلیفہ مستنجد باللہ
بہت صاحب عقل اور تیز طبیعت تھا نظم و نثر بہی اوسکی نہایت درست تہ
آٹھوین ربیع الثانی ۵۶۶ھ پانسو چھیاسٹ وفات کیا اور پہلے سال خلافت
مین فائز باللہ صاحب مصر وفات کیا اوس کی جائے پر عاضد لدین اللہ قایم
ہوا کہ یہہ آخر خلفاء بنی عبید ہے بعد دولت ایوبیہ مصر مین شروع ہوئی اور
ابتداء دولت ایوبیہ کا یہہ ہے کہ ۵۶۲ھ پانسو باسٹ مین سلطان نور الدین
امیر اسد الدین شیرکوہ کو دو ہزار سوار دیکر مصر پر بہیجا امیر مذکور نے دو ماہ
تک محاصرہ مصر کیا پہر صاحب مصر اہل فرنگ سے پناہ چاہا اہل فرنگ اوسکی
تائید کے واسطے دمیاط سے داخل ہوئے پہر امیر اسد الدین شہر صعید کیطرف
سفر کیا اور وہان امیر صاحب اور مصر کے تئے جنگ واقع ہوا کہ امیر مذکور باوجود قلت
لشکر اور کثرت جماعت عدو کے فتح پایا اور ہزار ہا اہل فرنگ کو قتل کیا پہر
شہر اسکندریہ کے طرف متوجہ ہوا کہ اوس مین صلاح الدین یوسف بن ایوب
برادرزادہ اسد الدین کا محصور تھا پہر ۵۶۴ھ پانسو چوسٹ ہجری اہل فرنگ مصر پر
غلبہ کیئے پہر سلطان نور الدین سے صاحب مصر نے پناہ چاہا پہر سلطان موصوف
اسد الدین کو بہیجا جبکہ یہہ سنے اہل فرنگ نے راہ فرار اختیار کیا پہر اسد الدین مصر مین

داخل ہوے اور عاضد لدین اللہ نے اسد الدین کو عہدۂ وزارت اور خلعت دیا
اسد الدین بعد پینسٹھ روز کے وفات کیا اور عاضد نے بجاے اسد الدین کے
برادرزادہ کو اون کے صلاح الدین یوسف ابن ایوب کو قایم مقام کیا
اور ان کو امور وزارت کا مقلد کیا اور لقب اس کا ملکناصر رکہا وہ شخص امور سلطنت
اچھی طرح قیام کیا اسی سے دولت ایوبیہ منسوب ہے اور مستنجد باللہ کے ایام مین حضرت
محبوب سبحانی محبوب المشتاقین محبوب سبحانی عبد القادر جیلانی نے رضی اللہ تعالی عنہ
واصل ذات الٰہی ہوے اور شیخ ابو النجیب سہروردی رحلت فرمائی پہر مستضی بامر اللہ
ابو محمد بن مستنجد باللہ خلیفہ ہوا یہہ خلیفہ نہایت عادل صاحب کرم سخی تھا
اور بہت مال ہاشمین اور علوین اور علمین اور مدارس پر خرج کیا
اور صاحب حلم اور انارت تہا ابن جوزی سے کہتے ہین کہ ہمنے ایسا خلیفہ ہماری عمر
مین نہین دیکہا ابن جوزی سے لکہتے ہین کہ اس کے ایام خلافت مین دولت
عبیدیہ مصر مین منقضی ہوگئی اور اس کے نام خطبہ اور سکہ مصر مین جاری ہوے
ذہبی سے کہتے ہین کہ اس کے عہد مین رفض بغداد مین ضعیف ہوا اور اونکو
بڑی سعادت حاصل ہوئی ابن اثیر سبب اقامت خطبہ عباسیہ کا مصر مین یہہ
کہتے ہین کہ جب سلطان صلاح الدین کا قدم مصر مین ثابت ہوا
اور عاضد کا امر ضعیف ہوا نور الدین نے اس کو
یہہ امر یعنی اجرائی خطبہ عباسیہ کے واسطے لکہا یہہ
سلطان صلاح الدین نے عذر کیا کہ شاید اہل مصر شورش کرین
مگر نور الدین اس کے عذر کو نہ مانا بعد اتفاقاً عاضد مریض ہوا اور سلطان صلاح الدین نے

حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا وصال
خلافت مستضی کی

امرا عاضد سے اس امر مین مشورت کیا ایک مرد عجمی کہ اس کا نام امیر عالم تہا کہا کہ
مین اس امر کو شروع کرتا ہون پہر اول جمعہ محرم کو اس نے شروع کیا جبکہ اس امر کا
انکار کسی اہل مصر نے نکیا صلاح الدین نے تمام خطبا کو حکم دیا کہ عاضد کا خطبہ
موقوف کرین اور خلیفہ کا خطبہ جاری کرین پہر عاشورہ محرم کو عاضد وفات پایا اور
موافق اوسکی عمل ہوا آخر ۵۶۹ سنہ انہتر مین انتقال ہوا اور ۵۷۲ سنہ پانسو بہتر مین سلطان
صلاح الدین نے حکم کیا کہ قاہرہ اور مصر کے اطراف فصیل بنا کر دی جاوے
اور اس کام پر امیر بہاو الدین قدر قوش کو مقرر کیا ابن اثیر کہتے ہین دورہ اس
فصیل کا انیس ہزار تین سو دراع ہاشمی تہا پہر ۵۷۵ سنہ پانسو پچہتر سلخ شوال کو خلیفہ
مستضی بامر اللہ وفات پایا اور ناصر لدین اللہ احمد ابو العباس بن مستضی بامر اللہ خلیفہ ہوا
یہہ خلیفہ نہایت عزت و جلالت سے خلافت کیا کہ تمام اعدا کو قلع اور قمع کیا
اور جو کوئی شخص اس کے طرف سے بدی رکہتا حق تعالی نے اس کو مخذول
اور منکوب کرتا اور ہر ہر رعایا خواہ صغیر یا کبیر ہون احوال پر ان کے مطلع رہتا
ذہبی لکہتے ہین کہ لوگ کہتے ہین کہ خلیفہ ناصر کے جن انکے تابع تہے سیوطی
موافق عبد اللطیف کے نقل کرتے ہین کہ خلیفہ ناصر الدین اللہ تمام لوگون کے
دلون مین کیا اہل ہند اور کیا مصر ہیبت ڈالدیا اور ابن نجاری سے روایت
کرتے ہین کہ جتنے سلاطین مخالف تہے سب خلیفہ ناصر الدین اللہ کے
تابع ہوئے اور بڑے بڑے جابرین اس کی سیف سے مقہور ہوئے
اور اس کے وقت مین بہت سے بلاد فتح ہوئی کہ خلفائے ماقبل کے زمانہ مین نہین تہے اور اس کا خطبہ

بلاد اندلس اور چین مین پڑہا گیا باینہمہ عدل و انصاف اوس کے مزاج مین تھا اور رعیت پر ظلم کرتا یہان تک کہ ابن جوزی سے ایک روز پوچھا کہ افضل البشر بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہے ابن جوزی نے کہا کہ افضلہم من کانت ابنتہ تحتہ اور قدرت نہین رکہا اس امر کی کہ تصریح کرین کہ افضل البشر سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ ہین اور اوس کے عہد مین ۵۸۹ھ پانسو انیانوے مین سلطان صلاح الدین وفات پایا اور ملک مصر مین اوس کے فرزند عماد الدین علی عثمان الملک العزیز اور ملک دمشق اوس کے فرزند ملک الافضل نور الدین علی اور حلب مین اوس کے فرزند ملک الظاہر غیاث الدین غازی کو تفویض کیا اور ۵۹۰ھ پانسو نوے مین سلطان طغرلبک شاہ ابن ارسلان ابن طغرلبک ابن محمد بن ملک شاہ وفات کیا آخر ملوک سلجوقیہ ہے ذہبی کہتے ہین کہ عدد ملوک سلجوقیہ کی بیس اور چند ہین اول اوسکا طغرلبک ہے کہ خلیفہ قایم بامر اللہ نے اوسکو بغداد مین اعادہ کیا اور مدت دولت اونکی ایک سو ساٹھ سال ہین اور ۴۲۹ھ مین ابتدا امر نتار ہوا اور ۶۲۱ھ چھہ سو اکیس مین خلیفہ ناصر نے کعبۃ اللہ کا پردہ دیباج اخضر کا کیا پہر دیباج اسود کا چنانچہ اب تک وہی رواج جاری ہے وفات خلیفہ ناصر سلخ رمضان ۶۲۲ھ چھہ سو بائیس کو ہوا اوس کے عہد مین شیخ احمد بن الرفاعی الزاہد اور برہان الدین المرغیانی صاحب ہدایہ اور قاضی خان اور امام فخر الدین رازی اور ابو السعادات ابن اثیر صاحب جامع الاصول اور شیخ نجم الدین کبرے رحمت اللہ علیہم وفات پائے پہر ظاہر بامر اللہ ابو محمد محمد بن ناصر لدین اللہ خلیفہ ہوا ابن اثیر کتاب کامل مین لکھتے ہین کہ جسوقت ظاہر بامر اللہ خلیفہ ہوا اوس نے عدل اور احسان ظاہر کیا گویا قسم کہائی کہ اس کی کوئی شخص لیے

ف جواب ابن جوزی کا بفضیلت [illegible] خلیفہ [illegible]

ف ذکر [illegible] پردہ سیاہ [illegible] کعبۃ اللہ [illegible]

ف خلافت ظاہر بامر اللہ

که بعد عمر بن العزیز کے که اوس کے مثل کوئی نہین ہر آئینه وہ شخص سچا ہوگا اسواسطے
که بہت اموال اور زمین اوس کے والد اور اجداد کے وقت غصب ہوئی
تہی مستحقین پر پہیر دیا تیرہوین رجب ۶۲۳ چہہ سو تیئیس ہجری کو خلیفه ظاہر کا وفات
ہوا اور مدت خلافت اوسکی نو ماہ اور چند روز ہے اور خلیفه ظاہر نے اپنے
والد سے اور انہون نے ابو صالح نصر بن عبد الرزاق بن سید عبد القادر جیلانی
رضی الله عنہ سے روایت کیا پہر مستنصر بالله ابو جعفر منصور بن ظاہر بامر الله خلیفه
ہوا ابن نجار کہتے ہین که خلیفه موصوف عدل کو رعایا مین پہیلایا اور عدل اور
انصاف کو اختیار کیا اور اہل علم کو نزدیک کیا اور مساجد اور مسافر خانے
اور رباط بنایا اور قلع اور قمع متمردین کیا اور سنت کو افشا کیا اور آدمیون کو
طریقه نیک پر لگایا اور جہاد پر قایم ہوا اور قوم تتار نے ملکون کا ارادہ کیا
پہر اوسکا لشکر اوس قوم سے ملاقی ہوکر ہزیمت دیا اور اوسکا یہه مقوله تہا که اگر مین
زندہ رہون تو سب ملک قوم تتار سے لون گا ذہبی لکہتے ہین که اوقاف مستنصر کے
چند اور ستر ہزار مثقال زر کو پہونچ گئے اور کتب نفیسه اوس کے پاس ایکسو ساٹہ
حمل پہونچے اور بہت علما ہر فن کے اوسکے پاس تہے پہر رجب ۶۴۰ چہہ سو چالیس
مین مستنصر وفات پایا اور اوس کے عہد مین سکاکی صاحب مفتاح اور حافظ
عز الدین علی ابن الاثیر صاحب تاریخ و انساب و اسد الغابه اور شیخ شہاب الدین
سہروردی صاحب عوارف المعارف اور شیخ محی الدین ابن عربی رحمة الله علیہم
وفات پا گئے پہر مستعصم بالله ابو احمد عبد الله بن مستنصر بالله خلیفه ہوا که یہه آخر خلفائے
عراقین ہے شیخ قطب الدین سے شیخ سیوطی نقل کرتے ہین که خلیفه مستعصم

ف خلافت مستنصر بالله سنه ۶۲۳

ف ذکر وفات سکاکی صاحب مفتاح

ف ذکر وصال شیخ شہاب الدین سہروردی اور شیخ محی الدین ابن عربی کا سنه ۶۴۰

ف ذکر خلافت مستعصم بالله سنه ۶۴۰

کریم حلیم سلیم الباطن دیانت دار متمسک باستہ مثل والد اور جد اپنے تھا لیکن مثل جد
اور والد اپنے ہوشیاری اور بلند ہمت مین نہین تہا اس باعث سے جو وزیر اس کا
موید الدین علقمی رافضی تہا اسکی طرف مائل ہوا اسکی ہی باعث تمام تباہی خلافت اور ملک مین
ہوئی کہ اس نے خلیفہ کے ساتھہ جس طورچاہا کہیلا معاملہ کیا اور باطن مین قوم تاتار سے
اتحاد پیدا کیا اور ان کا خیرخواہ بنا اور ان کو اس بات کی خواہش دلایا کہ تم
بغداد کو لے لیو اور دولت عباسیہ کو مٹاوو اور غرض اس وزیر رافضی کی
اس سے یہہ تہی کہ جب دولت عباسیہ مٹ جاوی ایک خلیفہ آل سیدنا علی المرتضی
رضی اللہ عنہ سے قایم کرے پہر جبکہ کوئی اخبار تتار کی آتی خلیفہ سے اخفا کرتا اور اخبار
خلیفہ تتار سے اطلاع دیتا یہان تک کہ انکے جو حاصل ہوا سو ہوا اور سنہ ۶۵۴
چہہ سو چون ہجری مین آتش مدینہ طیبہ مین ظاہر ہوئی اور مثل پہاڑون کے
جنگل کو گہیر لی اور یہہ امر زیادہ یکماہ سے رہا اور یہہ وہ آتش تہی کہ جسکی
خبر حضرت نے قبل فرمائے تہے بالجملہ قوم تتار کا شر سب طرف تزائد ہونا شروع
کیا خلیفہ اور لوگ اس سے غفلت مین تہے اور وزیر علقمی نہایت حرص کہتا
اسباب پر کہ دولت عباسیہ زایل ہوے اور خاندان علوي مین خلافت
آوے اور مستنصر والد مستعصم نے بہت لشکر جمع کیا تہا بانیہہ قوم تتار سے
مصالحت سے پیش آتا اور ان کو خوش رکہتا جبکہ مستعصم خلیفہ ہوا کہ وہ
عقل سے خالی تہا وزیر نے صلاح دیا کہ اکثر لشکر برطرف کیا جاوے اور
مصالحت تتار کے ساتہہ مقصود لشکر رکہنے کا حاصل ہوتا ہے اور پہر
وزیر قوم تتار کو لکہا کہ اور انکا داخل ہونا اپنے بلاد مین سہل بیان کیا اور قوم تتار سے

ابن علقمی رافضی وزیر خلیفہ کا سبب تباہی خلافت اور ملک عباسیہ کا تتار کے ہاتھ سے ہوا

یہہ بات کی خواہش کیا کہ خود ان کے طرف سے نایب ہوسے انھون نے اس
امر کو قبول کیا پہر قصد مستعصم بغداد کا قوم تتار کئے خلاصہ حال قوم تتار شیخ سیوطی
لکھتے ہین اور بعد موافق عبد اللطیف سے نقل کرتے کہ وہ حدیث دردناک کہ
تمام دنیا کی مصائب نسبت اورون کے چہوٹے ہوتے ہین یہہ قوم زبان انکی
ملی ہوئی سے زبان اہل ہند کے ساتہہ اور وہ لوگ بہ نسبت ترک کے
چوڑی صورت کشادہ سینہ سبک جسم گندم گون تیز حرکت جسم ہے اور ان کے
اخبار کسیکو نہین پہونچتی اور ان کے پاس کوئی جاسوس بہی جانے کی قدرت نہین رکھتا
اس واسطے کہ دوسری ملک کا آدمی اون کے سات مشابہت نہین رکہتا
اور جس وقت کہ کسی طرف جانے کا ارادہ کرتے اپنے ارادہ کو اخفا کرتے
اور منزل مقصود کو پہونچنے تک کچہہ ارادہ اون کا معلوم نہوتا اس واسطے کوئی
اہل شہر کو حال پہونچنے تک معلوم نہوتا اون کو لوگون کی اخبار پہونچتی تہین
اون کے مانند مردون کی جنگ کرتے اور اکثر سلاح اون کا پتھر تہا اور خوراک
ان کی گوشت کہ میسر آتا اون کی قتل مین کسی کا استثنا اور ابقا نہین تہا کہ
مردون کو اور عورتون کو اور بچون کو قتل کرتے اور قصد ان کا خراب کرنا
بنی نوع انسان کا تہا قصد ملک و مال نہ تھا اور مورخین کہتے ہین کہ بلاد تتار طرفین
بلاد چین کے ساکنین صحرا ہین اور وہ مشہور بہ غدر و فساد ہین اور سبب ظاہر ہونے
ان کا یہہ ہوا کہ اقلیم چین بہت واسع ہے کہ دورہ اقلیم مذکور کا شش ماہہ راہ ہے اور چین کے چہہ
ملک ہین اور ان سب کا ایک حاکم بڑا ہے کہ اوس کا لقب القان اکبر ہے
اور اقامت گاہ اسکی شہر طمغاج ہے کہ وہ پایہ تخت مسند خلیفہ مسلمین ہے اور ہر ملک کا بھی ایک

حاشیہ: بیان حال قوم تتار

یک حاکم ہے پس یک ملک کے حاکم نام ہو دوشش خان ہے کہ چنگیز خان
کی پھپھی سے نکاح کیا تھا اور چنگیز خان قوم تتار سے ہے پہر اپنی پھوپی کی ملاقاتکو
آیا اوسوقت کہ اوسکا شوہر مر گیا تھا اور چنگیز خان کے ہمراہ کشلو خان بھی تھا
پھر پھوپی چنگیز خان کی اپنے برادر زادہ نے چنگیز خان کو کہی کہ بادشاہ اس جا کالا
ولد فوت ہو تو اوسکا قایم مقام ہو جا چنگیز خان اور اوس کے سات قوم مغل بھی
ہوئے پہر ایلچی کو معہ ہدایا القان اکبر کے طرف بھیجا اوس نے بہت غصہ ہوا
اور گھوڑے جو کہ اوس کے طرف سے ہدیہ گئے تھے اون کے کان کاٹنے کا
حکم دیا اور اون کو نکالدیا اور ایلچیون کو قتل کیا اسواسطے کہ قوم تتار جنگلی
لوگ ہین کہ یہہ کبھی سابق مین بادشاہ نہین ہوئے تھے پہر یہہ بات کہ یہہ تا
چنگیز خان اور کشلو خان نے سنے ہر دو آپسمین عہد تائید کیے اور القان
اکبر سے مخالف ہوئے اور اون کے پاس بہت جمع ہوئے پھر القان اکبر سے
برا مقابلہ واقع ہوا القان اعظم کی شکست ہوئی اور اوس کے ملک کو لے لئے
پہر شر اون کا اور زاید ہوا اور حکومت فیمابین چنگیز خان اور بلاکو کی مشترک رہی پہر
بلاد شاقون جو نواحی چین ہے اوس طرف گیا اور اوسکو بھی لیا پہر کشلو خان
مرگیا اور اوسکے قایم مقام فرزند اسکا ہوا لیکن چنگیز خان نے اوسکو ناچیز کردیا
اور آپ تنہا حاکم مستقل ہوا اور قوم تتار سب اوسکے مطیع ہوئے اور
چنگیز خان اعتقاد الوہیت کیا اول خروج اوس کا سنہ چھ سو چھہ ہجری مین
اون کے بلاد مین نواحی ترک اور فرغانہ کے طرف ہوا شیخ سیوطی سبط ابن
جوزی بھی روایت کرتے ہین کہ اول ظہور تتار ملک ماوراء النہر مین سنہ ۶۱۵

چهہ سو پندرہ ہجری کو ہوا پس بخارا اور سمرقند کو بھی اور اس کے ساکنین کو قتل کئے
پہر خوارزم شاہ بادشاہ خراسان کا محاصرہ کئے پہر قوم تتار نے کسی شخص مقابل اپنے
نہین پائے تمام شہرون مین قتل اور قید کرتے ہوئے مثل پرندون کے سریع
سیر اوڑے یہان تک کہ اسی سال مین ہمدان اور قزوین تک اسی سال
مین پہونچے ابن اثیر اپنی کتاب کامل مین لکہتے ہین کہ حادثہ تتار حوادث عظیمے اور
مصائب کبیرے سے ہے کہ مثل اوس کا نہین ہوا تمام خلایق عام اور مسلمانون کے
واسطے عاصی ہوا پس اگر کوئی شخص کہے کہ حق تعالے جب سے کہ عالم پیدا کیا
ایسی مصیبت مین لوگ مبتلا نہین ہوئے تو وہ صادق اور سچا ہے اسواسطے کہ
اون کا شر و فساد مثل ہوا اور ابر کے اوڑا اسواسطے کہ یک قوم تتار اطراف
چین سے نکلی اور قصد بلاد ترکستان کے کئے مثل کاشغر اور ساغرق کئے پہر اوس سے
بخارا اور سمرقند کو گئے اور اوس کے ساکنین کو قتل کئے پہر ایک گروہ اونکا
خراسان کے طرف گئی اور اوسکو خراب اور تباہ کی اور ایک گروہ آئی اور ہمدا
ن عراق تک گئی پہر قصد آذربیجان کا اور اوسکے نواحی کیا اور اوسکو ویران کیا
ایک سال سے کم عرصہ مین اوس کے مثل کوئی سنا نہین پہر اوربیجان سے
دربند شروان کے طرف گئی اور اوس کے شہرون پر قبضہ کئے پہر وہان سے
شہر لان اور لکن کے جانب گئی وہان کے لوگون کو قتل کئے قید کئے پہر وہان
قفچاق کہ وہان قوم ترک کثیر العدد ہین پس جو لوگ وہان حاضر تھے اون کو قتل
کئے اور باقی لوگ بہاگ گئے اور وہ بلاد اون کے قبضہ مین آیا اور ایک جماعت
شہر غزنہ اور اوس کے نواحی کے طرف اور   اور کرمان کے جانب گئی اور

ویسا ہی کی بلکہ اوس سے بہت سخت قتل کئے کہ ایسا کوئی کان نہین سنا اسواسطے کہ
سکندر جو تمام دنیا کا مالک ہوا اتنا جلد مالک نہین ہوا بلکہ قریب دس سال کے
بادشاہ اوسکے بلاد کا ہوا اور اوس نے کسیکو قتل نہین کیا بلکہ طاعت کے ساتھ
راضی ہوا اور یہہ قوم تتار اکثر آبادی دنیا کو مالک ہوئے جو بہتر اور آباد جاے
تھی اون کے قبضہ سے باقی نہین رہی اور جن بلاد مین کہ وہ قوم نہین داخل ہوئی
وہ سب اون سے مغلوب اور خایف تھی اور یہہ سب معاملہ قریب ایک سال مین
طے ہوے وہ محتاج رسد اور غلہ طرف نہین تھی اسواسطے کہ اون کے گائے گھوڑے
گائے اور گھوڑے تھے کہ اون کا گوشت کھاتے تھے اور گھوڑے اون کے
وہ اپنی سم سے زمین کو کہودتے اور نبات صحرائی کی جڑین کھاتے اور قسم غلہ
کو جانتے بھی نہین اور دینداری اونکی یہہ تھی کہ وہ آفتاب کو وقت طلوع سجدہ
کرتے اور تمام چارپایون کو اور بنی آدم کو کھاتے اور نکاح کو نہین جانتے بلکہ
ایک عورت کئی مردون کے پاس جاتی الحاصل جبکہ سنہ ۶۵۶ چھہ سو چھپن ہجری
داخل ہوئی وولاک قوم تتار کہ افسر اونکا ہلاکو تھا بغداد کو پہونچے پھر لشکر خلیفہ
اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور مقابلہ قوم تتار سے پسپا ہوا اور قوم تتار
روز عاشورہ محرم داخل بغداد ہوئی پہلے وزیر نے خلیفہ مستعصم سے کہا کہ اوس
قوم سے صلح کی جاوے اور وزیر نے کہا خلیفہ کو کہ تم قوم تتار کے طرف جاؤ
اور مین صلح کی بات چیت کرتا ہون اور اس امر مین اپنی ذمہ داری اون کی طرف سے
کیا ہون پھر قوم تتار کے پاس وزیر جاکر آیا اور کہا شاہ تتار اس امر کی رغبت
کرتا ہے کہ اپنی لڑکی تیرا لڑکا امیرابی بکر کو دیوے اور تجھکو اپنے منصب خلافت پر

باقی رکھے جیسا کہ صاحب روم کو اپنی سلطنت پر باقی رکھا اور تجہہ سے شاہ
تتار ارادہ کرتا ہے کہ تو شاہ تتار کی اطاعت کرے جیسا کہ تیرے اجداد نے سلاطین
سلجوقیہ کی اطاعت کئے پہر اپنا لشکر لے کر پلٹ جاوے گا پس ضرور ہے کہ مولانا
کو یہہ بات قبول فرماوین اسواسطے کہ اس مین خون ریزی مسلمانون کی ہے
اور ممکن ہے کہ آپ بعد جیسا چاہین ویسا کرین لیکن اب ضرور ہے کہ خلیفہ کو
اون کے طرف جاوے پہر خلیفہ نے چند امرا لیکر شاہ تتار کے طرف گیا
اور ایک خیمہ مین روبرو اوترا اور وزیر خیمہ مین داخل ہوا اور امرا و علما اور مشائخین کو
اس حیلہ سے طلب کیا کہ عقد نکاح فیمابین فرزند خلیفہ اور دختر شاہ تتار کے
یا عقد صلح فیما بین قرار پایا یہہ سب حاضر ہووین پہر گروہ گروہ علما امرا اعزا
واسطے حضوری مجلس بغداد سے نکلنا شروع ہوے پہر جماعت امرا کی
یا اعزا یا علما نکلتے وہ تہہ تیغ قوم تتار ہوتے یہان تک کہ جو بڑے بڑے
لوگ علما اور اعزا اور امرا و اعیان خلافت تہے سب کے سب تہہ تیغ ہوئے
من بعد بغداد کے پل کو جو کشتیون کا ہے کہینچ لئے تا کہ کوی شخص بغداد سے
پار نہووے اور تیغ اہل بغداد پر چلانا شروع کئے چالیس دن کے قریب تک
یہان تک کہ مقتول دس لاک سے زاید ہوئے اور جو وزیر ارادہ کیا تہا وہ
بہی بر نآیا اوسکو بہی نہایت ذلیل خوار کئے اور بعد اوسکے وزیر زیادہ ایام
زندہ بہی نرہا اور خلیفہ بہی مقتول ہوا اذہبی کہتے ہین کہ مین خیال کرتا ہون کہ خلیفہ کا
دفن بہی نہوا ہووے اور بغداد مین کوی شخص باقی نرہا مگر وہ کہ جو بادلی وغیرہ مین
چہپا ہووے اور خلیفہ کے ساتہہ اوسکی اولاد اور اعمام بہی قتل ہوے اور

اور یہ بڑی بلا تھی کہ اہل اسلام کو کسیوقت ایسی مہیبت نہین پہونچی پہر جسوقت کہ ہلاکو
قتل خلیفہ اور اہل بغداد سے فارغ ہوا اور ملک عراق مین اپنے نائبین کو مقرر کیا وزیر
ملعون نے اون کو کہا کہ خلیفہ علوی کو مقرر کرین لیکن وہ لوگ اوسکے موافق رائے
نہین ہوئے اور اوسکو جدا اپنے سے کر دیے پس وہ رنج مین ہی مرگیا بعد اوسکے
ہلاکو نے ناصر صاحب دمشق کے پاس مراسلہ بہیجا واسطے اپنی اتباع کے نہایت
شدت کے ساتھ پہر اوس سے زیادہ شدت پہر اوس سے زیادہ شدت سے مراسلے
روانہ کیا پہر سنہ چہ سو ستاون داخل ہوا اور دنیا بغیر خلیفہ رہی اور صاحب مصر علی منصور
بن معز اوسوقت بچہ تھا اور ایک امیر سیف الدین قطن المعزی اوس کے والد کا مملوک تھا
اور عدیم صاحب مصر کی طرف ایلچی روانہ کیا کہ اپنی مدد قوم تتار پر کرے پہر قطن معزی امرا
اور اعیان کو جمع کیا پس شیخ عز الدین ابن عبد السلام حاضر ہوئے اور کہے کہ جبوقت
غلبہ دشمن کا تمام بلاد پر ہووے تو سب عالم پر اون مقابلہ فرض ہے پہر تھوڑے
ایام کے بعد قطن نے اپنے آقا زادہ کو معزول کیا اور آپ اوسکے قایم مقام ہوا اسواسطے
کہ وقت صعب و مشکل مین خلافت بچون کی کارگر نہین ہوتی اور قطن کا لقب ملک مظفر
مشہور ہوا پہر سنہ چہ سو اٹھاون داخل ہوا اور وقت بھی بلا خلیفہ تھا اور اسی سن مین
قوم تتار دریائے فرات قطع کئے اور حلب کو پہونچے اور تلوار کو اپنی اوس مین خوب
کام دئے پہر دمشق کے طرف پہنچے اور اہل مصر ماہ شعبان مین ملک شام کے طرف جنگ
تتار کے واسطے نکلے پس ملک مظفر اپنے مع لشکر اور شاہنشاہ رکن الدین بیبرس بندقداری
اور تتار مقابلہ عین جشن جالوت پر ہوگئے اور آپس مین جنگ عظیم واقع ہوا اور یہہ روز جمعہ
پانچوین رمضان کی تھی پہر قوم تتار کو شکست فاش ہوئی اور مسلمین کو فتح و نصرت ہوئی و

لله الحمد اور بهت قوم تتار مقتول هوئی اور پلٹ اپنی پهیر دئے اور لوگون نے اونکا
مال لوٹنا اور اون کو روندنا شروع کئے اس سے تمام بلاد مین بهت خوشی هوئی پهر فیمابین
ملک منظفر اور رکن الدین بیبرس کے مناقشه هوا پهر رکن الدین بیبرس نے باتفاق امرا
ملک منظفر کو قتل کئے اور ملک بیبرس خود آپ بادشاه هوا اور اوس کا لقب ملک ظاهر
ٹهیرا پهر سنه ۶۵۹ چهه سو انسٹه داخل هوا اور وقت بلا خلیفه رها جبتک پهر خلافت مستنصر بالله کے
مصر مین قایم هو جیسا که اوس کا ذکر آگے آویگا عهد مستعصم بالله مین شمس الایمه الکردی اور
علم ریسانے اور زمانه انقطاع خلافت مین شیخ ابو الحسن شاذلی انتقال کئے پهر مستنصر بالله
ثانی احمد ابو القاسم بن ظاهر بامر الله ابی نصر محمد بن ناصر لدین الله احمد مصر مین خلیفه هوا
شیخ قطب الدین کهتے هین که یهه شخص بغداد مین محبوس تها جس وقت که قوم تتار نے بغداد کو
لیا یهه شخص رها هو کر غرب ملک عراق کے طرف بهاگا پهر جس وقت که ملک ظاهر بیبرس
سلطان مصر هوا مستنصر بالله مع دس شخص قوم بنی مهارس کے ملک بیبرس کے پاس
ماه رجب مین آیا پهر سلطان بیبرس مع قاضیان اور امرا کے اوس کے استقبال کو گیا
پهر ایک عظیم الشان مجلس منعقد کر کے تاج الدین بنت الاعز بالله قاضی القضات کے
زبان سے خلیفه کا نسب ثابت کیا پهر اوس سے بیعت خلافت کیا پهلے سلطان بیعت
کیا بعد اوس کے قاضی القضات تاج الدین پهر شیخ عز الدین بن عبد السلام پهر اکابر مصر
اپنے اپنے مراتب پر بیعت کئے اور یهه امر تیرهوین رجب سنه ۶۵۹ چهه سو انسٹه هجری کو
واقع هوا پهر اوس کے نام کا سکه جاری اور لقب اوس کا اوس کے برادر کا لقب
مستنصر بالله مقرر هوا اور صاحب حلب امیر شمس الدین اقوش نے بهی ایک خلیفه
حلب مین قرار دیا اور اوس کا لقب حاکم بامر الله مقرر کیا اور اوس کے نام کا سکه

ذکر زمانه خلیفه نه هونے کا

ذکر خلافت مستنصر بالله عباسی کے مصر مین

دراہم پر جاری کیا پہر خلیفہ مستنصر باللہ قصد عراق واسطے مقابلہ قوم تتار کیا سلطان
مصر اوسکو دمشق تک پہونچا یا اور سلطان اور صاحب موصل اوسکا سامان جنگ
ہمراہ کیئے اور بادشاہان شرق خلیفہ کے ہمراہ ہوئے پہر شہر حدیثہ اور ہیت کو
فتح کیئے من بعد ایک لشکر تتار آیا اور ایک جماعت مسلمین کو قتل کیا اور خلیفہ مستنصر
باللہ مفقود ہوا بعضے کہتے ہین کہ وہ مقتول ہوا اور یہہ امر ظاہر ہے اور بعضے کہتے ہین
کہ نہین بلکہ گریز کیا مگر اس امر کو اہل بلدہ نے پوشیدہ رکہے اور یہہ معرکہ تیسری
محرم سنہ ۶۶۰ھ چہہ ساٹہ مین ہوا اور مدت خلافت اوسکی چہہ ماہ سے بہی کم ہوئی
پہر بعد اوسکے حاکم بامر اللہ ابو العباس احمد بن ابی علی الحسن القبی ابن علی بن ابی بکر
بن خلیفہ مسترشد باللہ ابن مستظہر باللہ خلیفہ ہوا یہ شخص وقت غلبہ تتار کے مخفی ہوکر بچ گیا
پہر وہان سے یک جماعت کے ساتہہ نکلا اور اثنا راہ مین قوم تتار سے مقابلہ کیا
اور اون پر فتح پایا ہر چند کہ اوس کا ارادہ تہا کہ مصر مین جاوے لیکن مستنصر باللہ
اوسکے قبل پہونچکر خلیفہ ہو گیا تہا اسواسطے اوسکو خوف ہوا کہ شاید مین جاون
تو مجہکو خلیفہ پکڑ لے گرفت کرلے پہر حلب کے طرف پلٹ آیا پس والی حلب اور
روسا اوسکے اوس سے بیعت کیئے اور حاکم بامر اللہ اوس کا لقب مقرر کیئے
جس طرح کہ اوپر مذکور ہوا پہر وہ خلیفہ حاکم بامر اللہ شہر غانہ مین خلیفہ مستنصر باللہ
سے ملاقات کیا اور اوسکی اطاعت مین داخل ہوا جبکہ خلیفہ مستنصر باللہ واقعہ
تتار مین مفقود ہوا ملک ظاہر بیبرس سلطان مصر نے خلیفہ حاکم بامر اللہ کو طلب کیا
پہر اوسنے آیا اور ہمراہ اوسکے اوس کا فرزند اور ایک جماعت تہی ملک ظاہر نے
اوسکی تعظیم و توقیر ادا کیا اور اوس سے خلافت پر بیعت کیا اور مدت خلافت اوسکی

خلافت حاکم بامر اللہ

چالیس روز چند سال ہوئے سیوطی شیخ قطب الدین سے نقل کرتے ہین کہ یہ واقعہ آٹھوین محرم سنہ ۶۶۱ھ چھ سو ایکسٹ ہجری مین ہوا کہ سلطان مصر ایک مجلس عام مین بیٹھا اور حاکم بامر اللہ ایوان کبیر قلعہ جبل تک آیا پھر سلطان اوسکی بیعت کیا اور اوسکو امور خلافت تفویض کیا پھر تمام لوگ حسب مراتب اوس سے بیعت کرے اور اوسی سن مین ایک جماعت قوم تتار کی مسلمان ہو کر امن چاہتی ہوئی مصر مین داخل ہوئی اونکو غلہ اور طعام دئیے پس یہہ ابتدا کفایت اون کے شر سے ہوئی اور سنہ ۶۶۳ھ چھ سو ترسٹ مین ہلاکو افسر تتار فوت ہوا اور اوسکی جائے پر فرزند اوس کا ابغا مقرر ہوا اور سنہ ۶۷۶ھ چھ سو چہتر مین ملک ظاہر انتقال کیا اور اوسکی جائے پر ملک سعید محمد مسلط ہوا پھر سنہ ۶۷۸ھ چھ سو اٹھتر مین ملک سعید مصر سے موقوف ہو کر بلاد کرک کا سلطان ہوا اور اوسی سال مر گیا پھر مصر مین اوس کا برادر بدر الدین شلامش بعمر ہفت سالہ کو سلطان کئے اور اوس کا لقب ملک عادل مقرر کئے اور اتابک امیر سیف الدین قلاون مقرر کئے اور سکہ ملک عادل اور امیر سیف الدین کے نام سے جاری کئے پھر شلامش شروع خلیفہ ہوا اور اوسکی جائے پر قلاون سلطان ہوا پھر سنہ ۶۸۰ھ چھ سو اسی ہجری مین لشکر تتار بلاد شام تک پہونچا اور سلطان اون کے مقابلہ کے واسطے نکلا اور بڑا جنگ عظیم ہوا مسلمانون کو فتح ہوئی اور سنہ ۶۸۹ھ چھ سو انیاسی ہجری مین سلطان قلاون مر گیا اور فرزند اوس کا ملک الاشرف صلاح الدین خلیل قایم مقام ہوا اور سنہ ۶۸۳ھ چھ سو ترپاسی ہجری مین سلطان بمقام تروجہ مین مقتول ہوا اور اوسکی جائے محمد ابن منصور اوس کے برادر کو مقرر کئے اور اوس کا لقب ملک ناصر مقرر کئے

چھہ سو چورانوے ہجری مین ریاست سے خلع ہوا اور اوسکی جاے پر کتبغا منصوری
ہوا اور اوس کا لقب ملک عادل قرار پایا اور اوسی سال مین قازن ابن ارغون
ابن ابغا ابن ہلاکو شاہ تتار اسلام مین داخل ہوا اور اوسکے لشکر مین بھی اسلام
شایع ہوا مسلمانون کو اس امر سے نہایت خوشی حاصل ہوئی سنہ سات سو ایک
ہجری اٹھارہوین شب جمعہ جمادی الاول مین خلیفہ حاکم بامر اللہ کا وفات ہوا
اور خلیفہ موصوف کے عہد مین نصیر الدین طوسی رئیس الفلسفہ اور شیخ محی الدین نووی
اور تقی بن وزین اور ابن خلکان اور عبد الحلیم ابن تیمیہ اور برہان الدین نسفی
صاحب علم کلام اور نفیسی شیخ الاطبا وفات کئے من بعد مستکفی باللہ ابو الربیع
سلیمان بن حاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا اور بلاد اسلام مین اس امر کی بشارت
ہوئی پھر سنہ سات سو دو ہجری مین قوم تتار ملک شام پر حملہ کئے خلیفہ معہ
سلطان اون کا مقابلہ کئے اور اوس قوم سے بہت لوگ مارے گئے اور
باقی لوگ بھاگ گئے فتح مسلمانون کو ہوئی پھر سنہ سات سو آٹھ ہجری مین
ملک الناصر محمد بن قلاون سفر حج کیا بعد فراغ حج بلاد کرک مین داخل ہو کر اپنا
عزل مصر مین لکھا امیر رکن بیبرس جاشنگیر سلطان مصر ہوا اور اوس کا لقب
ملک مظفر قرار پایا اور خلیفہ مستکفی باللہ اوس کو سیاہ خلعت اور عمامہ مدور دیا
پھر رجب سنہ سات سو نو ہجری مین ملک ناصر عود اپنا ملک مین چاہا پس
دمشق مین ماہ شعبان اور مصر مین روز عید الفطر داخل ہوا اور ملک مظفر بیبرس
داخل ہونے کے چند روز قبل ایک جماعت کے ساتھ بھاگ گیا تھا پھر اوس کا
گرفت ہوا اور مقتول ہوا سنہ سات سو اٹھائیس مین مسجد الحرام کے سقف مرمت کیگئے

ذکر وفات نصیر الدین طوسی اور ابن تیمیہ
ذکر رحلت امام محی الدین نووی اور برہان الدین نسفی کا ۱۲
خلافت مستکفی بامر اللہ ۱۲
مغلوب اور سلطان ہونا قوم تتار کا ۱۲

جو قریب باب سے شیبہ مین ۷۳۳ سنہ سات سو تینتیس مین سلطان نے کعبۃ اللہ کا دروازہ
آبنوس کا بنایا اور اوس پر نقروی تختیان نصب کیا کہ اون کا وزن تین ہزار تین سو
درہم تھا اور دروازہ قدیم کعبہ قلع ہوا پھر باب قدیم پر جو تختیان نقروی نصب تھے
اون کو بیٹے شیبہ لے لئے اور باب قدیم پر اسم صاحب یمن کندہ تھا پھر ۷۳۶ سنہ
سات سو چھتیس مین فیما بین خلیفہ اور سلطان کچھ امر واقع ہوا اس پر سلطان نے خلیفہ کو
گرفت کیا اور اوسکو مع اولاد اور اصحاب کے شہر قوص مین بھیجدیا اور اون سب کیواسطے
بقدر کفایت مقرر کیا پھر اوسی جا خلیفہ مستکفی باللہ ماہ شعبان ۷۴۰ سنہ سات سو چالیس
ہجری کو وفات کیا سیوطی ابن حجر سے نقل کرتے ہین کہ خلیفہ مستکفی فاضل اور سخی
خوشنویس تھا من بعد واثق باللہ ابراہیم بن ولی العہد مستمسک باللہ ابی عبداللہ
محمد بن الحاکم بامر اللہ خلیفہ ہوا اور لقب اوس کا واثق باللہ مقرر ہوا کہ نبیرہ مستکفی باللہ ہے
مگر مستکفی باللہ اوسکی خلافت سے بسبب بدروشی اوسکے راضی نہ تھا محض بامر
سلطان یہہ خلیفہ ہوا تا آنکہ ۷۴۲ سنہ سات سو بیالیس مین جب سلطان مصر کی وفات
قریب ہوئی اور اپنے کئے ہوئے پر نادم ہوا اور واثق باللہ ابراہیم کو خلافت سے معزول
کیا اور ولیعہد احمد ابو العباس سے بیعت کیا اور حاکم بامر اللہ اوس کا لقب مقرر کیا
اسواسطے حاکم بامر اللہ ابو العباس بن مستکفی خلیفہ ہوا اتمہ بیان خلافت اوس کا یہ ہے کہ
جب ملک ناصر سلطان مصر کا معاملہ قریب موت پیش ہوا اور سلطان مصر کا انتقال ہوا
اور اوسکی جاے پر ابو بکر ابن ناصر سلطان ہوا ایک مجلس منعقد کیا کہ اوس مین خلیفہ ابراہیم
واثق باللہ اور ولیعہد حاکم بامر اللہ کو طلب کیا اور سب قاضیون کو جمع کیا اور کہا کہ از روے
مستحق خلافت کون ہے ابن جماعہ نے کہا کہ خلیفہ مستکفی باللہ جو شہر قوص مین وفات کیا

خلافت واثق باللہ ۱۲

اوسنے خلافت کی وصیت اپنے فرزند احمد کو کیا اور اوس پر چالیس شخص عادلون کو گواہ رکھا اور امیر نائب جو شہر قوص مین تھا اوس کے نزدیک بھی یہ بات ثابت ہوئی پھر سلطان منصور ابراہیم کو خلع کیا اور احمد سے بیعت کیا پھر اوس کا لقب اوسکے جد کا لقب حاکم بامر اللہ رکھا سیوطی ابن فضل اللہ سے مسالک مین حاکم کا حال نقل کرتے ہین کہ وہ خلیفہ امام عصر ہے اور تمام مصر مین اوسنے رسوم خلافت کو زندہ کیا اسقدر کہ کوئی اوس کا خلاف نکر سکتا اور طریقہ اپنے ابا کا اختیار کیا ایسے وقت مین کہ وہ مٹ گئے تھے اور اپنے برادرون کو ایک جاے جمع کیا اوس حالت مین کہ ایک زمانہ طویل سے متفرق تھے اور ایسے بہت کچھ لکھے ہین لیکن یہان اتنے پر اختصار کیا گیا اور ۷۵۳ھ سات سو ترپن مین مرض طاعون سے وفات کیا اور اوسکے عہد مین سلطان منصور بباعث اوسکے فسق و اور شرب خمر کے معزول ہوا اور برادر اوس کا اشرف کجک اوسکے قایم مقام ہوا اور وہ بھی اوسی سال معزول ہوا اور اوسکی جاے اوسکا بھائی مقرر ہوا اور لقب اوس کا ناصر قرار پایا اور ۷۴۳ھ سات سو ترتالیس کو ناصر معزول ہوا اور بجاے اوسکے برادر اوس کا اسمعیل مقرر ہوا اور صالح لقب اوس کا قرار پایا اور ۷۴۶ھ سات سو چھیالیس مین صالح مر گیا خلیفہ نے اوس کے برادر شعبان کو سلطان مقرر کیا اور ۷۴۷ھ سات سو سینتالیس مین کامل مقتول ہوا اور اوس کی جاے پر اوس کا بھائی امیر حاج سلطان مقرر ہوا اور مظفر لقب اوس کا ٹھیرا اور ۷۴۸ھ سات سو اڑتالیس مین مظفر معزول ہوا اور اوسکی جاے پر حسن بھائی اوسکا مقرر ہوا اور لقب اوسکا ناصر مقرر پایا اور ۷۵۲ھ سات سو باون مین ناصر معزول ہوا اور اوسکی جاے پر صالح قایم مقام ہوا اور لقب اوس کا صالح قرار پایا بعد اوسکے معتضد باللہ ابو الفتح ابو بکر بن المستکفی خلیفہ اپنے برادر کے قایم مقام ہوا ایک شخص نہایت

تک متواضع منسب اہل علم تھا اور حوادث عہد سے اوس کے یہہ تھا کہ ۷۵۱ سنہ سات سو
چون ہجری مین شہر طرابلس مین ایک لڑکی تھی کہ اوس کا نام نفیسہ تھا اور اوس کا نکاح
تین مردون سے ساتھ ہوا مگر وہ اوس پر قادر نہین ہوئے پہر لوگون کو یہہ گمان ہوا کہ
اوس لڑکی کو مرض رتق ہے اور رتق ایک استخوان کا نام ہے کہ وہ فرج مین پیدا
ہوتی ہے اور جماع سے مانع ہوتی ہے پہر جبکہ وہ پندرہ برس کے سن کو پہونچی پستان
اوس کے دب گئین اور کچھہ تہوڑی تہوڑی محل فرج مین سے نکلنا شروع ہوئی
یہان تک کہ بقدر ایک انگشت اوس مین سے ایک ذکر اور دو انثیین ظاہر ہوئے اور
اخبار تمام جہان مین لکھی گئی اور ۷۶۲ سنہ سات سو باسٹ ہجری مین حسن نام مقتول ہوا
اور اوس کی جائے پر بہائی اوسکا مظفر مقرر ہوا اور اوس کا لقب منصور ہوا پہر بعد
اوسکے انتقال کے ابو عبد اللہ محمد بن المتعضد خلیفہ ہوا اور مدت خلافت اوسکی
پینتالیس سال ہے اور اوس کے ایام مین ۷۶۴ سنہ سات سو چوسٹ مین منصور محمد معزول
ہوا اور اوس کی جائے پر شعبان بن حسن بن الناصر محمد بن قلاؤن قایم ہوا اور اوس کا
لقب ملک اشرف ہوا اور ۷۷۳ سنہ سات سو تہتر مین امیر سلطانی جاری ہوا کہ سادات
عمامے سبز باندھین تاکہ اور آدمیون سے اونکو تمیز ہووے اور یہہ امر اول احداث ہوا
اور اس باب مین ابو عبد اللہ بن جابر الاعمی النحوی صاحب الفیہ نے لکھا ہے جعلوا لابناء
الرسول علامۃ * ان العلامۃ شان من لم یشہر * نور النبوۃ فی کریم وجوہہم
یغنی الشریف من الطراز الاخضر اور اوسی سال مین ابتدا خروج تمر لنگ ہوا پہر وہ
تمام بلاد کو ویران کیا اور تمام ملکون مین فساد کرنا شروع کیا یہان تک ۸۰۷ سنہ آٹھ سو سات
مین فوت ہوا اور ۷۷۸ سنہ سات سو اٹہتر مین اشرف شعبان فوت ہوا اور اوس کے

ذکر قصہ عجیبہ مرض رتق

ذکر خلافت متوکل علی اللہ

ذکر عمامہ سبز سادات

ذکر خروج تمر لنگ

قایم مقام فرزند اوس کا جو علی ہے سلطان قرار پایا اور لقب اوس کا منصور ہوا
اور ۷۸۲ھ سات سو بیاسی مین ملک حلب سے ایک خط آیا اور اوس مین یہہ مضمون
تھا کہ ایک امام نماز پڑھاتا تھا اور ایک شخص اوس کے ساتھ لعب کرنا شروع کیا مگر نماز
اوسنے قطع نہین کیا یہان تک کہ سلام پھیرا پھر جبکہ وہ سلام پھیرا اوسکو لعب کرنیوالیکا
خنزیر کا ہوا اور وہان سے دور تک بہاگا اس امر کا اشتہار تمام ملکون مین ہوا
ماہ صفر ۷۸۳ھ سات سو تراسی ہجری مین منصور مر گیا اور اوس کی جائے پر اوس کا
بہائی ابن اشرف قایم مقام اور لقب اوس کا صالح قرار پایا اور ماہ رمضان ۷۸۴ھ
سات سو چوراسی مین صالح معزول ہوا اور برقوق اوس کے قایم مقام ہوا اور لقب
اوس کا ظاہر ہوا اور پہر اول سلاطین چرکسیہ سے ہوا پہر ۷۹۱ھ سات سو اکیانوے
مین برقوق معزول ہو کر مین محبوس ہوا اور حاجی صالح سلطنت کے طرف
عود کیا اور اوسی سنہ ماہ شعبان مین بامر نجم الدین طنبدی کے صلوۃ و تسلیم بعد کے
اذان کے ابتدا ہوئی اور پہر برقوق ۷۹۲ھ سات سو بیانوے مین قید سے نکل کر
سلطنت پر قایم ہوا پہر شوال ۸۰۱ھ آٹھ سو ایک مین وفات کیا اور اوس کی
جائے پر فرزند فرج نامی قایم ہوا اور اوس کا لقب ناصر ہوا پہر ۸۰۸ھ آٹھ سو
آٹھ ہجری مین معزول ہوا اور اوس کی جائے پر برادر اوس کا عبد العزیز قایم ہوا
اور بنام فرج کا اعادہ ہوا اور اوسی سال مین خلیفہ متوکل شب شنبہ اٹھارہوین
رجب کو وفات کیا جاننا چاہیے کہ خلیفہ متوکل چند بار معزول و منصوب ہوا اول
دفعہ ۷۷۹ھ سات سو اناسی مین معزول ہوا اوسکی جائے پر مستعصم پندرہ دن ہو کر
پہر خلیفہ متوکل بحال ہوا پہر ۷۸۵ھ سات سو پچاسی متوکل کو برقوق نے معزول کیا اور

ابتداء صلوۃ سے سلام کے بعد اذان کے

محمد بن ابراہیم بن مستمسک بن حاکم سے بیعت کیا اور لقب واثق باللہ رکھا پھر واثق باللہ سترہوین شوال سنہ سات سو اٹھاسی کو وفات کیا پہر برقوق نے مستعصم باللہ معزول سابق کو خلیفہ کیا پھر سنہ سات سو اکیانوے مین مستعصم کو بھی معزول کیا اور متوکل بحال کیا اور متوکل تا دم مرگ خلیفہ رہا اور اوسکے عہد مین شیخ سعد الدین تفتازانی اور بدر زرکشی اور حافظ زین الدین وفات پائے الواثق باللہ عمر بن ابراہیم ولی العہد المستمسک بن حاکم بعد خلع متوکل شہر رجب سنہ آٹھ سو پچاسی مین اس سے بیعت ہوئے تا آنکہ وفات اوسکی سنہ آٹھ سو آٹھ ہجری مین ہوئی مستعصم باللہ زکریا بن ابراہیم بن مستمسک باللہ یہہ خلیفہ بعد موت واثق برادر اوسکے بیعت کیا گیا پہر مخلوع ہوا تا آنکہ وفات حالت خلع مین اوس کے ہوئے المستعین باللہ ابو الفضل العباس ابن متوکل یہہ خلیفہ پہلے سنہ آٹھ سو آٹھ ہجری مین بیعت خلافت ایام مین سلطان ملک ناصر فرج کے کیا ہن بعد جبکہ سلطان شہید ہوا محرم سنہ آٹھ سو پندرہ ہجری مین مستعین سے بیعت سلطنت مع خلافت ہوئے اور یہہ امر نہایت شدت اور ضرورت کے وقت مین ہوا پھر خلیفہ مذکور نے عزل و نصب اور سلسلہ اپنا جاری کیا وفات اوس کی سنہ آٹھ سو تینتیس ہوا المعتضد باللہ ابو الفتح داود ابن المتوکل بعد خلع برادر اپنے خلیفہ ہوا در سنہ آٹھ سو پندرہ مین اور سلطان اوسوقت مین موئد تھا پہر سلطان محرم سنہ آٹھ سو چوبیس مین وفات کیا خلیفہ نے اوسکے فرزند احمد کو سلطان کیا اور لقب اوس کا مظفر رکھا اور منتظم اوس کا ططر کو کیا پہر ططر نے بیچ ماہ شعبان مین مظفر کو گرفت کیا خلیفہ نے ططر کو سلطان بنایا اور لقب اوس کا ظاہر رکھا پہر ططر اوسی سال مرگیا ماہ ذیحجہ مین خلیفہ اوسکے فرزند محمد کو سلطان

ذکر وفات سعد الدین تفتازانی

خلافت واثق باللہ

خلافت مستعصم باللہ

خلافت مستعین باللہ

خلافت معتضد باللہ

کیا اور صالح اوس کا لقب اور تنظم اوس کا برسبائی کو کیا پہر برسبائی نے صالح پر غلبہ کیا اور
اوسکو معزول کیا اور خلیفہ برسبائی کو سلطان ربیع الثانی ۸۲۵ھ آٹھ سو پچیس مین کیا
پہر برسبائی نے ذیحجہ ۸۴۱ھ آٹھ سو اکتالیس وفات کیا خلیفہ اوسکے فرزند یوسف کو سلطان
کیا اور لقب اوس کا عزیز کیا اور جقمق کو اوسکا منتظم مقرر کیا پہر جقمق نے سلطان عزیز
کو گرفت کیا ۸۴۲ھ آٹھ سو بیالیس پہر خلیفہ جقمق کو سلطان کیا اور لقب اوس کا ظاہر
مقرر کیا پس خلیفہ اوسکے عہد مین مر گیا اور معتضد خلیفہ ہوا بہت نیک روش عاقل زکی
سخی تھا علما کے ساتھ صحبت رکھتا وفات خلیفہ کا ۸۴۵ھ آٹھ سو پینتالیس ہجری مین ہوا
اور اوسکے عہد مین مجد شیرازی صاحب قاموس اور برہان بیجوری اور ابن حجر
اور سراج قاری الہدایہ اور شرف بن مقری عالم یمن صاحب عنوان الشرف اور
بوصیری محدث وفات کیے المستکفی باللہ ابی الربیع سلیمان بن المتوکل خلافت
اوس کو ولی عہدی معتضد باللہ سے حاصل ہوئی اور یہ معتضد کا بہائی حقیقی تھا
سیوطی لکھتے ہین کہ ولیعہد نامہ اوس کا میرے والد نے اوس کو لکھدیا اور
اپنے تاریخ مین عہد نامہ کو بعینہ نقل کئے مگر بباعث اختصار یہان نہین لکھا گیا یہہ خلیفہ
صالح دیندار عابد تھا کہ بہت عبادت الٰہی کرتا اور صلوٰۃ اور تلاوت قرآن بہت
ادا کرتا اور خاموشی اور گوشہ نشینی اوسکے مزاج مین بہت تھی اور نیک سیر تھا
اور بہائی اوس کا جو معتضد تھا اوس کا مقولہ یہ تھا کہ جیسے وہ پیدا ہوا گناہ کبیرہ
کبھی ہین اوس سے دیکہا نہین اور ملک ظاہر اوس سے نہایت عقیدت رکہتا
سیوطی کہتے ہین کہ میرے والد اوس کے ایام مین تھے اور اون کا عزت خلیفہ کے
پاس بہت تہا اور سیوطی کی پرورش اوسکے پاس ہوئی اور کہتے ہین کہ میرے

وفات صاحب قاموس ۱۲
خلافت مستکفی باللہ ۱۲

گمان مین ہے کہ بعد عمر بن عبد العزیز کے کوی زیادہ عبادت کرنے والا اس خلیفہ سے نہین تھا وفات اوسکی روز جمعہ سلخ ذیحجہ ۸۵۴ھ آٹھہ سو چوّن مین ہوئی سیوطی کہتے ہین کہ میرے والد اوس کے بعد چالیس روز سے زیادہ نہین زندہ رہے اور سلطان میرے والد کے جنازے کے ہمراہ دفن تک تھا اور جنازے کو بنفس خود اوتھایا القاسم بامر اللہ ابو البقا حمزہ بن المتوکل اپنے برادر مستکفی کے بعد خلیفہ ہوا یہہ خلیفہ قوی صاحب ہمت تھا خلاف اور برادرون کے اور اوسکے عہد مین ملک الظاہر جقمق اول ۸۵۷ھ آٹھہ سو ستاون مین فوت ہوا خلیفہ نے اوس کے فرزند عثمان کو اوس کا خلیفہ کیا اور لقب اوس کا منصور رکھا پہر بعد دیڑہ ماہ کے اینال نے منصور کو گرفت اور معزول کیا پہر خلیفہ نے اینال کو ربیع الاول مین سلطان کیا اور لقب اوس کا اشرف رکھا پہر اشرف اور خلیفہ کے درمیان کچھہ رنج واقع ہوا اشرف نے خلیفہ کی خلع خلافت کیا جمادی الاول ۸۵۹ھ آٹھہ اونسٹھ مین اوسکو اسکندریہ کو بہیجا پہر ۸۶۳ھ آٹھہ تریسٹھ مین وفات اوس کی ہوئی سیوطی لکھتے ہین کہ اوس کے ایام مین میرے والد اور علامہ قلقشندی رحلت کئے مستنجد باللہ خلیفہ ابو المحاسن یوسف بن المتوکل بعد معزولی اپنے برادر کے خلیفہ ہوا اور سلطان اوسوقت مین اشرف اینال تھا پہر وہ آٹھہ سو پینسٹھ مین وفات کیا اس خلیفہ نے اوس کے فرزند احمد کو سلطان کیا اور لقب اوس کا موید رکھا پہر خشقدم ماہ رمضان اوسی سال مین موید کو گرفت کیا خلیفہ نے خشقدم کو سلطان کیا اور لقب اوس کا ظاہر رکھا یہان تک کہ خشقدم ۸۷۲ھ آٹھہ سو بہتر مین مر گیا خلیفہ نے بلبای کو سلطان کیا اور اوس کا لقب ظاہر رکھا دو ماہ کے بعد لشکر نے اوس پر

خلافت قاسم بامر اللہ

خلافت مستنجد باللہ

حملہ کئے خلیفہ نے سلطان العصر قایتبای کو سلطان قرار دیا اور لقب اوس کا فشر مقرر ہوا اوسکی سلطنت دبدبہ کی مقرر ہوئی کہ اس طور پر کہ سلطنت ناصر محمد بن قلاون سے اس تک کسی کو نہین ہوئی پہر وفات خلیفہ مستنجد باللہ عید دہوین محرم سنہ آٹھ سو بہتر ہجری کو ہوا متوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز بن یعقوب بن متوکل علی اللہ بعد موت مستنجد باللہ کے خلیفہ ہوا اور عہد مین ایسے خلیفہ کے سال اول خلافت یعنی آٹھ سو چوراسی مین سلطان ملک اشرف ملک حجاز کو حج کیواسطے گیا کہ کوی سلطان سو برس کے زمانہ سے نہین گیا پہر سلطان موصوف پہلے زیارت مدینہ طیبہ سے مشرف ہوا اور وہان چہہ ہزار دینار خیرات کیا پہر مکہ معظمہ مین آیا اور پانچ ہزار دینار صرف کیا اور مدرسہ جو مکہ معظمہ مین بنایا گیا اوس مین ایک شیخ اور صوفیہ مقرر کیا اور اوسیکے عہد مین خبر پہونچی کہ سلطان محمد عثمان شاہ روم وفات پائے اور دو فرزندان کے سلطنت پر جنگ کئے پہر وہ دو فرزندون سے ایک دوسرے پر غالب ہوا اور سلطنت پر قرار پایا اور دوسرا مصر مین آیا سلطان مصر نے اوسکی نہایت تعظیم پہر وہ ملک شام سے ملک حجاز کو واسطے حج کے گیا اور اوسی سن ماہ شوال مین خطین مدینہ طیبہ سے آئے اس مضمون سے کہ تیرہوین رمضان شریف کو منارہ اذان پر بجلی گری اوس سے وہ منارہ اور سقف ہائے مسجد اور خزانے اور کتابین سب جل گئے سوائے دیوارون کے کچہ باقی نہین رہا اور یہ امر بڑا ہولناک ہوا وفات خلیفہ متوکل علی اللہ کا روز چہارشنبہ سلخ محرم سنہ ۹۰۳ نو سو تین مین ہوا اور ولی عہد اپنا خلافت مین اپنے فرزند یعقوب کو کیا اور لقب اوس کا

خلافت متوکل علی اللہ

مستمسک باللہ رکھا نام اوس کا ابو نصر بن عبد العزیز خلیفہ متوکل علی اللہ خلیفہ ہوا
یہ خلیفہ نہایت دیندار صالح تھا وفات اوس کی بیسوین ربیع الثانی ۹۲۷ھ نوسو
ستائیس ہجری کو ہوئی پھر المتوکل اللہ محمد بن یعقوب خلیفہ مستمسک باللہ بعد
وفات اپنے والد کے ہوا اور وہ آخر خلفائے عباسیہ ہے بلکہ وہ آخر خلفائے
دنیا ہے کہ بعد اوس کے نام خلافت دنیا سے اوٹھ گیا جس وقت کہ سلطان
سلیم خان عثمانی رومی دیار مصر پر ۹۲۲ھ نوسو بائیس مین قابض ہوا متوکل علی اللہ
کو بدلے مین اوس کے والد کے گرفت کیا اور روم کو لیجا کر قید کیا اور والد متوکل کو
جو مستمسک تھا بسبب کبر سنی کے چھوڑ دیا پھر جب کہ خلیفہ موصوف کی عمر اخیر ہوئی
۹۲۶ھ نوسو چھبیس مین چھوڑ دیا اور اوس کے واسطے ساٹھ درہم عثمانی روزینہ
مقرر کیا پھر خلیفہ موصوف مصر مین عود کیا اور مصر مین رہا یہان تک کہ بارہوین
شعبان ۹۴۵ھ نوسو پینتالیس ہجری کو وفات کیا اور دو فرزند عمر اور عثمان کو چھوڑا
پھر خلیفہ نہین ہوئے اور یہہ سب خلفا نسل سے ابی جعفر منصور کے ہین جبکہ
سلطان سلیم خان عثمانی رومی نے ملک مصر لیا آج تک تحت سلطنت رومی
عثمانی ہے صاحب کتاب شجرہ نبویہ لکھتے ہین کہ تمام خلفا ستر شخص ہین پانچ
اون مین سے خلفائے راشدین امام حسن علیہ السلام تک کہ خلافت اونکی
جمیع ممالک مفتوحہ اسلام مین ہوئی اور عبد اللہ ابن الزبیر خاص مکہ معظمہ مین ہوا
اور خلفاء بنی امیہ چودہ شخص ہین اور خلفاء عباسیہ پچاس شخص ہین سینتیس
اون مین سے ملک عراق مین اور تیرہ شخص مصر مین اور صاحب شجرہ نبویہ
جس کتاب سے نقل کرتے ہین مصنف اوس کتاب کا ایام مین مستنجد باللہ کے

خلافت مستمسک باللہ
خلافت متوکل علی اللہ ثانی سنہ
پسر مستمسک
خلافت عباسیہ تمام شد
سلطان سلیم خان رومی عثمانی کے عہد سلطان روم

تھا بعد مستنجد باللہ کے تین خلیفہ عباسی مصر مین ہوئے پس مجموعہ خلفائے
عباسیہ مصر مین سولہ اور مجموعہ کل خلفا ترہتر ہوتے ہین جاننا چاہئے کہ ملک
مصر اجلہ بلاد اسلام سے ہے اور قرآن شریف مین اوس کا ذکر وارد ہوا اور وہ
موطن انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مثل موسےٰ اور ہارون اور ابراہیم خلیل
اور اسمعیل اور یعقوب اور یوسف اور یوشع ابن نون اور دانیال اور ارمیا
اور لقمان علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام شہر بہنساس
مین کہ جو حوالی مصر سے ہے پیدا ہوئے اور چودہ فرعون ہوئے والی مصر ہوئے
کہ عمر اونکی دو سو برس سے کم اور چھ سو برس سے زاید نہین تھے اور بدتر اون کا
سب کا فرعون موسےٰ ہے کہ موسےٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ سے ہلاک
ہوا اور فرعون موسےٰ کہ نام اوس کا ولید بن مصعب تھا بادشاہون کی اولاد سے
نہ تھا بلکہ عطار ملک اصفہان تھا جبکہ وہ مفلس ہوا اور قرض اوس پر غالب ہوا
بھاگ کر مصر مین آیا سنا کہ بادشاہ مصر لہو ولعب مین ہے کسی ایک حیلہ سے
قربت بادشاہ مصر کی پیدا کیا بادشاہ کو اوس کی تدبیر پسند آکر اوسے اپنا وزیر
بنایا جبکہ وزیر ہوا عدالت اور سخاوت اختیار کیا کہ رعایا اوس سے راضی
رہی پھر جبکہ بادشاہ مصر وفات پایا فرعون قائمقام بادشاہ مصر ہوا اور اوسکی
بہت بڑی عمر ہوئی اخیر مین شیوہ کبر اختیار کیا اور دعوے الوہیت کا
کیا رعایا اوس کے خوف سے اطاعت کئے جبکہ موسی علیہ السلام مبعوث ہوئے
منکر نبوت موسی ہوا اور واسطے رد معجزہ موسے کے دو لاکھ بیاسی ہزار ساحر
کو طلب کیا اوس وقت مقابلہ عصاء موسے نے تمام سحر اون کا باطل کیا پھر واسطے

ذکر فضائل ملک مصر

ذکر تولد عیسی علیہ السلام والی مصر مین

تعداد فرعونونکا جو مصر مین ہوئے

ذکر فرعون موسے کا

ابتدا احوال فرعون موسے کا

تعداد ساحرونکی جو واسطے مقابلہ موسے علیہ السلام جمع ہوئے

ملت موسی علیہ السلام کے بالشکر عظیم تعاقب موسیٰ علیہ السلام کا کیا کہ محض لشکر سے کہ ایک قطعہ اوس کا مقدمۃ الجیش کہتے ہین سترہ لاک تہا سوائے وسطے اور لشکر ہر دو جانب اور لشکر پس کہ اوس کا حساب نہین اور اوس کے لشکر مین محض اسپ سیاہ رنگ کے ستر ہزار تھے اور ایک روایت مین ایک لاک اسپ تمام اقسام کے رنگ کے تھے اور عمر تمام لشکریون کی تیس برس سے کم اور چالیس برس سے زیادہ نہین تھی اور موسی علیہ السلام کو حق تعالی رود نیل سے نجات دیا اور فرعون کو مع لشکر غرق کیا اور شہر مصر ہمیشہ جائے حکما اور علما کی رہی چنانچہ مسکن سکندر بھی مصر رہا اور اوسنے تین شہر تیار کیا ایک اسکندریہ کہ قریب مصر مشہور ہے دوسرا اسکندریہ کہ بلاد جون مین ہے تیسرا اسکندریہ کہ بلاد روم مین ہے اور شہر سمرقند اور ابرج کو بنا کیا اور مصر سے حکما طب و ہندسہ و کیمیا و علم نجوم اور حساب اور مساحات کو بلایا اور ان حکما مین سے افلاطون اور بطلیموس اور سقراط اور جالینوس مین ہین بادشاہ مصر اور بادشاہ روم اور بادشاہ فارس نے جمیع بلاد پر غلبہ کئے یہانتک کہ بادشاہ مصر نے بادشاہ فارس کسرے اور بادشاہ روم ہرقل کو کچہ ایک دنیا ٹہیراکر صلح کیا اور اسی طور پر نو سال معاملہ جاری رہا بعد اوس کے بادشاہ روم بادشاہ فارس پر غلبہ کئے کیا ملک شام سے نکال دیا اور کل زر صلح خود لیتا رہا اور یہہ واقعہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زمن حدیبیہ ماہ ذی قعدہ سنہ ۶ ہجری مین واقع ہوا کہ اوس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش سے بیعت بہ یزید رخصت سے لے رہے تھے اور امیر مصر زمانہ حضرت مین

تعداد لشکر کا جو واسطے تعاقب موسی علیہ السلام کے ہمراہ فرعون کے تہا ۔

ذکر اس امر کا کہ حکما مصر مین افلاطون اور بطلیموس اور سقراط اور جالینوس ہین ۔

جانب ہرقل سے صاحب مقوقس تہا کہ حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ
مراسلہ حضرت کا ہرقل اور عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ مراسلہ حضرت کا
بجانب مقوقس لے گئے مقوقس نے جواب نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مع ہدایا قباطی مصر اور شہد اور خچر اور حمار اور ماریہ القبطیہ رضی اللہ عنہا والدہ
حضرت سیدنا ابراہیم فرزند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدمت مبارک مین
حضرت کے بہیجا لیس ملک مصر تا مدت حیات حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
اور مدت خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور شروع زمانہ خلافت سیدنا
عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتہہ مقوقس کے رہا پہر غرہ ماہ محرم سنہ ۲۱ ہجری مین
عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مین ملک مصر فتح ہوا اور طرف سے
سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے عمرو ابن العاص نائب مصر اور اقالیم متعلقہ مصر
ہوئے اور خلافت مین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے معزول ہوئے پہر عبد اللہ
ابن ابی السرح العامری رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور انہون نے
فتح ملک افریقیہ اور بلاد مغرب کیئے بعد اوس کے قیس ابن السعد عہد خلافت
سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے والی مصر ہوئے بعد وفات اون کے فرزند
ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ جناب مرتضوی کے جانب سے والی مصر ہوئے
پہر عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ جانب معاویہ ابن ابی سفیان کے والی مصر ہوئے
بعد وفات اون کے عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے بعد معزولی
اون کے مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ والی مصر ہوئے اور بعد دو سال حلت
معاویہ رضی اللہ عنہ کے وفات کیئے پہر سعد بن یزید الازدی جانب یزید کے

ف ذکر تاریخ فتح مصر کی جو زمانہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ مین ہوا سنہ ۲۱

ف اسما اون خلفا کے جو عہد خلافت راشدہ مین مصر مین بہیجے

ف اسما ان خلفاء مصر کے جو جانب سے خلفاء بنی امیہ کے بہیجے ۱۲

والی مصر ہوئے بعد معزولی اون سے عبد الرحمن بن عتبہ ابن جحدم
جانب سے عبد اللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے والی مصر ہوئے یہان تک کہ
مروان سنہ ۶۵ پینسٹھ ہجری مین مصر مین داخل ہوا اور اون کو مال کثیر دے کر
ملک حجاز مین بہیجا اور اپنے فرزند عبد العزیز ابن مروان کو والی مصر کیا بعد
اون کے عبد اللہ ابن عبد الملک بن مروان جانب سے عبد الملک والد اپنے
کے والی مصر ہوئے بعد معزولی اون کے قرہ بن شریک والی مصر ہوئے
پہر ایوب بن شرحبیل جانب عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے والی مصر
ہوئے بعد معزولی اون کے بشیر ابن صفوان جانب سے یزید بن عبد الملک
کے والی مصر ہوئے پہر حنظلہ بن صفوان والی مصر ہوئے بعد عزل اون کے
محمد بن عبد الملک بن مروان جانب سے اپنے بہائی یزید ابن عبد الملک کے والی
مصر ہوئے یہان تک کہ ہشام اون کو معزول کیا اور حر بن یوسف بن یحیی
بن الحکم ابن العاص کو اپنے جانب سے والی مصر کیا بعد استعفا اون کے
حفص بن الولید دو ماہ جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد معزولی اوسکے
عبد الملک ابن ابی رفاعہ والی مصر ہوئے بعد وفات اون کے ولید
بن رفاعہ جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے بعد وفات اون کے
عبد الرحمن ابن خالد بن مسافر بن ثابت جانب سے ہشام کے والی مصر ہوئے
پہر عیسی ابن عطا والی مصر ہوئے بعد معزولی اون کے حسان بن عتاہیہ
والی مصر ہوئے بعد عزل اون کے حفص ابن الولید سہ بارہ والی مصر ہوئے
پہر حوثرت بن سہیل الحجلانی والی مصر ہوئے بعد عزل اون کے مغیرہ

بن عبد الملک والی مصر ہوئے پہر عبد الملک بن مروان ابن موسے والی مصر ہوئے
اور یہہ سنہ ۱۳۱ ایک سو اکتیس ہجری مین دولت بنی امیہ تمام ہوئی اور نائبین
بنی امیہ مصر چہبیس ۲۶ رہے اور سنہ ۱۳۲ ایک سو بتیس ہجری مین دولت عباسیہ
شروع ہوئی پہلا والی مصر خلفاء عباسیہ کی طرف سے اباعون ہوا پہر عہد منصور
مین موسے بن کعب ہوا پہر اشعث الواعی پہر حمید بن قحطبہ والی مصر ہوا پہر
موسے بن علی بن رباح اللخمی والی مصر ہوا اور بعد وفات منصور کے ایک سال
تک رہا پہر معزول ہوا پہر جانب سے مہدی ابن منصور کے ابو ضمرۃ محمد بن سلیمان
والی مصر ہوا پہر موسے ابن علی دوبارہ والی مصر ہوکر معزول ہوا پہر عیسی ابن لقمان
والی مصر ہوکر معزول ہوا پہر ابو قطیفہ اسماعیل والی مصر ہوکر معزول ہوا پہر ابراہیم
بن صالح بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم والی مصر ہوکر معزول ہوئے
پہر موسے بن مصعب والی مصر مقتول ہوئے پہر فضل ابن صالح عباسی والی
مصر ہوکر بوقت ہادی خلیفہ عباسی کے معزول ہوئے پہر علی بن سلیمان
عباسی ہادی کے طرف سے والی مصر ہوکر اوسی کے وقت مین معزول ہوئے
پہر مسلمہ بن یحیی والی مصر ہوکر معزول ہوا پہر محمد پہر داود بن یزید والی مصر ہو
پہر عود موسے بن عیسی کا پہر عود ابراہیم بن صالح کا ثانیاً ہوا اور بعہد
ہارون رشید کے معزول ہوا پہر عمر ابن مہران والی مصر ہوا پہر ابراہیم بن
بن صالح ثانیاً عود کیا پہر عبد اللہ بن زبیر پہر اسحاق بن سلیمان والی مصر
ہوکر پہر دو معزول ہوئے پہر ہرثمہ ابن اعین والی مصر ہوکر بعد عزل بجانب
افریقیہ بہیجے گئے پہر عبد الملک بن صالح عباسی پہر عبید اللہ بن مہدی سے

ذکر سلسلہ اون خلفاء یعنی حکام کا جو جانب سے خلفاء عباسیہ کے ہوئے

برادر ہارون رشید پہر عیسی بن عیسی پہر عبد اللہ بن مہدی ثانیاً پہر اسمٰعیل
بن صالح عباسی پہر لیث بن الفضل بوقت ہارون رشید پہر احمد بن اسماعیل
پہر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم الامام عباسیہ پہر حسین بن جمیل اردی پہر حصیب
بن عبد الحمید پہر حسین بن جمیل ثانیاً پہر مالک بن دلہم یہہ بارہ شخص ہارون
رشید کے طرف اسی کے منصوب اور معزول ہوئے پہر حسن بن تختاج بوقت
ہارون رشید کے والی مصر ہوکر بوقت امین کے معزول ہوا پہر حاتم بن
ہرثمہ بن اعین کے بعد جابر بن الاشعث زمانہ امین معزول اور منصوب
ہوئے پہر ہرثمہ ابن اعین والی مصر ہوئے اور اون کے جانب سے عباد بن
محمد نائب مصر ہوئے پہر مطلب ابن عبد اللہ خزاعی والی مصر ہوا پہر عباس
بن موسے پہر مطلب ثانیاً یہہ تینون شخص مامون کے جانب سے والی مصر
اور معزول ہوئے پہر سری ابن حکم جانب مامون کے والی مصر ہوئے
پہر محمد ابن سری پہر عبید اللہ بن سری برادر اون کا والی مصر ہوا اور
اوس کو عبد اللہ بن طاہر نے معزول کیا اس سے یہ بات پائی جاتی ہے
واللہ اعلم جانب مامون سے والی مستقل عبد اللہ طاہر تہا اور عبد اللہ
طاہر کے طرف سے سری بن حکم تھا پہر عباد بن ابراہیم جانب سے عبد اللہ
طاہر کے پہر یزید بن یزید الجلودی کے طرف سے عبد اللہ طاہر کے والی مصر
ہوا پہر مامون نے عبد اللہ طاہر کو معزول کیا اور ابو اسحاق المعتصم اپنے
برادر کو والی مصر و شام کیا اور ابو اسحاق نے کیدر اعنی ہولاکو نائب شام
اور مصر بنایا کیا جبکہ کیدر نے وفات پایا فرزند اوس کا منظفر [illegible] ام والی مصر ہوا پہر

موسے بن ابی العباس تناشی پہر مالک ابن کبد برادر مظفر یہ تینون شخص ابو اسحاق معتصم کے وقت مین والی مصر اور معزول ہوئے پہر وراق اشناس مولی معتصم والی مصر ہوا اور وفات پایا پہر علے ابن یحیی ارمنی پہر عیسی بن منصور واثق باللہ کے طرف سے والی مصر اور معزول ہوا پہر ایتاخ جانب سے متوکل کے پہر منصور بن متوکل جانب سے اپنے والد کے والی مصر ہوئے اور اوسکے وقت مین بلاد مشرق اور مغرب اور غیر ذالک سے ضم کئے گئے پہر یزید ابن عبد اللہ والی مصر ہوا پہر منتصر باللہ خلیفہ کے جانب سے یزید والی مصر ہوا یہان تک معتز باللہ نے اوس کو معزول کیا پہر مزاحم بن خاقان پہر احمد بن مزاحم پہر احمد بن طولون جانب سے معتز باللہ کے والی مصر ہوا اور اپنے تئین سلطان مصر کہلایا اور دائرہ اطاعت خلفاء عباسیہ سے اپنے تئین خارج کیا اور جو مکان کہ دار نیابت خلفاء عباسیہ کا مصر مین تہا اوسکو چہوڑ کر اپنے واسطے دوسرا مکان بنایا پہر اوس کا فرزند ابو الجیش خمارویہ والی مصر ہوا اور مقتول ہوا پہر فرزند اوس کا ابو العساکر جیش والی مصر ہوکر مقتول ہوا پہر ابو موسے ہارون برادر اوس کا ابو المغاری شیبان بن احمد طولون والی مصر ہوا اور دولت استقلالیہ اونکی مصر سے جاتی رہی اور مدت دولت استقلالیہ اونکی سینتیس سال تہی پہر نیابت عباسیہ عہد خلافت مکتفی باللہ مصر مین عود کی اور عیسی النوشری نائب مصر ہوا پہر تکین الخزری عہد خلافت مقتدر باللہ مین والی مصر ہوا پہر الحسن زکے الاعور الرومی پہر تکین معتضدی عود کیا اور معزول ہوا پہر ہلال بن بدر والی مصر ہوا اور معزول ہوا پہر احمد بن کیغلغ والی مصر ہوا پہر تکین المعتضدی ثالثاً عود کیا پہر اخشید

کہ اوس کا نام مطیع اللہ کی خلافت اور کنیت اوس کی ابو بکر تھی والی مصر ہوا پھر
احمد بن کیغلغ والی مصر ہوا پھر اخشید نایب ہوا اور احمد بن کیغلغ سے ولایت مصر چھین
لیا پھر راضی باللہ خلیفہ عباسی کے طرف سے نیابت مصر اوس کو پہونچی پھر ابو القاسم فرزند
اوس کا والی مصر ہوا پھر ابو الحسن برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر کافور کنیت اوس کی ابو
المسک الاخشیدی تھی اور وہ عبد حبشی فرضی یعنی خوجہ تھا والی مصر ہوا پھر
ابو الفوارس احمد علی عیسیٰ بن الاخشید والی مصر ہوا اور ۳۵۸ تین سو اٹھاون ہجری مین
دولت اخشیدیہ اور نیابت عباسیہ مصر سے زایل ہوئی اور دولت فاطمیہ عبیدیہ مصر مین
آئی اور وہ لوگ دعوے سلطنت استقلالیہ مصریہ کہے اور اس دولت کو عبیدیہ اسواسطے
کہتے ہین کہ اول خلیفہ اون کا عبد اللہ مہدی ہوا اور دولت فاطمیہ اسواسطے کہتے ہین کہ
وہ لوگ اپنے تین منسوب خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے طرف کرتے ہین
مگر اکثر مورخین سب لکھتے ہین کہ وہ لوگ اولاد سے حسین بن محمد بن احمد القداح سے تھا
کہ وہ یہودی یا مجوسی تھا اور وہ لوگ اپنے تین خلفا اور امیر المومنین نام رکھے تھے اور
دعوے اون کا باطل ہے اسواسطے کہ خلافت عباسیہ بغداد مین اوس وقت قایم
تھی اور بحسب شرع شریف کے ایک وقت مین دو خلیفہ جایز نہین بلکہ خلیفہ ثانی
باطل ہے اور اون کے زمانے مین خطبہ اسلامیہ دو قسم ہوئے بلاد مغرب مین اور
حرمین شریفین اور مصر مین خطبہ معز عبیدی کے نام سے پڑھا جاتا اور بغداد شریف اور حلب
اور عمال شریفہ تک خطبہ مطیع اللہ خلیفہ عباسی کے پڑھے جاتا اور ابتدا دولت فاطمیہ کے
عبید اللہ مہدی سے ہے کہ بلاد مغرب مین پچیس سال اور تین ماہ خلافت کیا پھر
فرزند اوس کا قایم بامر اللہ بارا سال سات ماہ تک خلافت کیا پھر ... اسماعیل فرزند

ذکر ابتداے دولت فاطمیہ عبیدیہ کا مصر مین سنہ ...

ذکر ... خلفاے فاطمیہ ... مصر ...

اوس کا صاحب افریقیہ والی مغرب ہوا ارادہ مہدی باللہ اور اوس کے فرزند قایم بامر اللہ
کا تھا کہ مصر کو لیوے چنانچہ اسی ارادہ سے لشکر بھیجا مگر فتح حاصل نہین ہوئی لیکن
قایم بامر اللہ چند قریہ والی مصر کے مثل اسکندریہ اور اکثر بلاد صعید کو لیا پھر نبیرہ یعنے
پوتہ معز لدین اللہ ابو تمیم کہ وہ بھی رافضی تھا جوہر قائد کو ہمراہی ایک لاک لشکر کے
بھیجا اور بغیر جنگ مصر کو لیا اور ۳۵۸ھ تین سو اٹھاون ہجری مین بنا قاہرہ مصر اور جامع
ازہر کہ اب تک مصر مین مشہور ہے اور بنا دار الامارہ کے جانب مصروف ہوا اور
۳۶۱ھ تین سو ایکسٹھ ہجری مین بنا جامع ازہر تمام ہوئی اور جوہر قائد کہ وہ بھی رافضی
مذہب تھا موذنین کو حکم دیا کہ اذان مین بجاے حی علی الصلوۃ کے حی علی
خیر العمل کہین اور ۳۷۰ھ تین سو ستر ہجری مین شہر دمشق مین موذنین کو اعلان کیا کہ
حی علی خیر العمل بامر المعز کہین اس وقت بلاد مصر اور شام اور حجاز اور مصر
اور مغرب اور صقلیہ بنی عباس کے دست تصرف سے گئے اور ۳۶۳ھ تین سو ترسٹھ
ہجری مین معز لدین اللہ ایک ہزار تین سو شتر با طلا کے سات داخل مصر ہوا
بعد اوس کے عزیز ابو النصر فرزند اوس کا والی مصر ہوا اوس کے وقت مین حلب
اور حمص فتح ہوا اور اوس کے نام سے موصل اور یمن مین خطبہ پڑہے گیا پھر حاکم بامر اللہ
ابو علی منصور بن معز لدین اللہ برادر اوس کا والی مصر ہوا پھر ظاہر لاعزاز دین اللہ
ابو الحسن والی مصر ہوا اور اوس کے عہد مین سلطنت فاطمیہ عبیدیہ ضعیف ہوئے اور اکثر
بلاد شام اون کے ہاتھ سے گئے پھر فرزند اوس کا مستنصر باللہ ابو تمیم والی مصر ہوا
کہ عمر اوس کی سات برس کی تھی اور ساٹھ سال تک خلافت کیا مگر وہ اپنی خلافت
مین سواے لہو و لعب کے کچھہ شغل نہین رکھا اس باعث سے وزیر اوس کے اوسپر

آغاز بناے قاہرہ ۳۵۸ھ
مصر و جامع
ازہر ۳۶۱ھ

غالب تھے اور عہد مین اوس کے سنہ ۴۳۰ ھ چارسو تیس ہجری مین تمام ملکون سے حج
معطل رہا اور ملک مغرب مین اوس کے نام سے خطبہ موقوف ہوکر بنی عباس کے
نام سے خطبہ جاری ہوا اور حرمین شریفین مین بھی ایسا ہی واقع ہوا اور دمشق مین
حی علی خیر العمل اذان سے موقوف ہوئے پہر مستعلی باللہ ابو القاسم احمد والی مصر
ہوا اور اوس کے وقت مین ملک شام اور بیت المقدس اہل فرنگ کے ہاتھ مین
گیا پہر فرزند اوس کا آمر باحکام اللہ والی مصر ہوا اوس کے وقت مین ہرودل بادشاہ
فرنگ مصر لینے کا ارادہ کیا مگر اوس کے رفقا اوسکو ہلاک کیے پہر حافظ لدین اللہ
عبد المجید بن محمد المستنصر ابن عم عام باحکام اللہ والی مصر ہوا پہر ظاہر باعداء اللہ اسمعیل
بن حافظ لدین اللہ والی مصر ہوا پہر فائز بنصر اللہ عیسی ابن ظاہر باعداء اللہ والی مصر ہوا
پہر عاضد لدین اللہ عبد اللہ بن یوسف بن حافظ لدین اللہ والی مصر ہوا اس شخص پر دولت
فاطمیہ تمام ہوئی جمیع مدت سلطنت اون کی دوسو چہہ تیس سال رہی اور تعداد خلفاء
فاطمیہ عبدیہ گیارہ نفر ہین اور تاریخ موت عاضد لدین اللہ اور انقضاے دولت
فاطمیہ اکیسوین محرم سنہ ۵۶۷ ھ پانسو ستانوے ہجری ہے یا سنہ ۵۶۶ ھ پانسو چہیاسٹ
ہجری ہے باختلاف روایات اور یہہ تمام لوگ رافضی تھے بلکہ اسلام سے
بے بہرہ تھے کہ زنا اور قتل کو جائز مباح سمجھتے اور طریقہ زندیقہ اختیار کیے تھے
پہر دولت کردیہ ایوبیہ مصر مین آئی کہ طریقہ اون کا نہایت درست تھا اور سبب
دولت ایوبیہ کا یہہ ہوا کہ جس وقت فاطمیہ ضعیف ہوئے مستضی باللہ خلیفہ عباسی نے
ملک ناصر الدین ابن ایوب کو عہد بلاد شام اور مصر کا لکہہ کر حکم ہوا کہ بجانب
ملک شام دیا اور لقب اوس کا ملک عادل رکہا پس ناصر مذکور نے ملک نور الدین

ذکر ابتداے دولت ایوبیہ مصر

محمود بن زنگی کے سات بلاد مصر اور شام کے طرف جا کر بیت المقدس کو اور بلاد شام
کو اہل فرنگ کے ہاتھ سے لیا اور صلاح الدین مذکور نہایت صاحب صلاح اور صاحب اوصاف
جمیلہ تھا کہ اب تک اوس کی خیرات جاری ہے اور اذان مین حی علی خیر العمل کہ
بدعت پیدا کی ہوئی خلفاء فاطمیہ عبیدیہ کی تھی اوسنے موقوف کیا اور بہت سے بدعات
اور امور خلاف شرع شریف کو قلع و قمع کیا کہ بیان اوس کا طویل ہے اور بنی عباس کے
نام سے بلاد مصر اور شام مین خطبہ تجدید کیا دولت ایوبیہ گردیدہ تھا و لیہ اوس کے سات
منسوب ہے پہر فرزند اوس کا ملک منصور والی مصر ہوا پہر ملک عادل سیف الدین
ابوبکر ابن ایوب والی مصر ہوا کہ لقب اوس کا کامل تھا اور اوس کے واسطے مع فرزند
اوس کے خطبہ مین دعا کہی جاتی تھی پہر فرزند اوس کا ناصر الدین کامل والی مصر ہوا
اوس نے امام شافعی کا قبہ تیار کیا پہر فرزند اوس کا عادل ابوبکر والی مصر ہوا پہر ملک
صالح نجم الدین ایوب بن کامل پہر فرزند اوس کا نوران شاہ والی مصر ہوا پہر شجرۃ الدولہ
کنیز سریہ ملک صالح کی والدہ خلیل والیہ مصر ہوئی اور دولت ایوبیہ یہان تک تمام
ہوئی پہر دولت ترکیہ مصر مین آئی اور ابتدا اس دولت کی ربیع الاول ۶۴۸ سنہ
چہہ سو اڑتالیس ہجری سے ہے اول دولت ترکیہ کا ملک معز عزالدین ایبک ترکمانی
لکہا ہے اوس کے وقت مین عدن اور مدینہ طیبہ مین آتش ظاہر ہوئی اور مسجد
نبوی مین آتش زدگی بسبب جلنے کے لاحق ہوئی پہر ملک منصور نورالدین علی فرزند
ملک المعز کا والی مصر ہوا اوس کے وقت مین قوم تاتار بباعث فریب وزیر رافضی کے
بغداد کو لیا اور خلیفہ بغداد معتصم باللہ کو قوم تاتار قتل کئے اور خلافت عباسیہ بغداد
جاتی رہی اور لوگ بلا خلیفہ ساڑہے تین سال ملک بے بس تک رہے پہر ملک

مظفر قطر المعزی والی مصر ہوا پھر ملک ظاہر رکن الدین بیبرس بندقداری صالحی
والی مصر ہوا اور وہ بہت صاحب اوصاف حمیدہ تھا کہ جامع کبیر اور مدرسہ اور بہت سے
پل اور قلعے وغیرہ بنا کیا اور اوسکے وقت مین بہت فتوحات بلاد ہوے کہ قبل
اوس کے کسی سلاطین کے وقت مین نہین ہوئے اور اوس نے فتح روم کیا اور
تاج پہنا اور اوسکے نام سے دینار اور درہم سکہ ہوئے اور اوقاف کثیرہ جاری
ہوئے اور اوس کے وقت مین امام نووی تھے اوس نے پہلے اون کو اخراج کا
حکم دیا بعد حکم عود کا دیا اور اوس کے وقت مین محمل اور کسوت کعبہ قاہرہ سے
جاری ہوئے اور اوس کے وقت مین خلیفہ عباسی مستنصر باللہ تتار کے ہاتھ سے
گریزان ہو کر مصر مین آیا اور ملک رکن الدین نے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کیا اور خلیفہ کو
با سازو سامان و لشکر کے بغداد کو بھیجا پھر تتار نے خلیفہ مذکور کو قتل کیا مدت
خلافت اوس کی سترہ سال اور اڑہائی ماہ ہے وفات اوس کا ستائیسوین
محرم ۶۷۶ چھ سو چہتر کو ہوا پھر حاکم بامر اللہ ابن مسترشد باللہ خلیفہ عباسی مصر مین
آیا ملک ظاہر مذکور نے اوس سے ملاقات کیا خلیفہ مذکور نے لقب ملک ظاہر
رکن الدین قسیم امیر المومنین رکھا کہ یہ اعلے القاب ہے اور اوس کے وقت مین
قاضی چارون مذہب کے مقرر ہوئے کہ یہ امر قبل اوس کے نہین ہوا بعد وفات
ایک شخص نے اوسکو خواب مین دیکھ کر حال اوس کا پوچھا اوسنے کہا کہ مجھ پر
کوئی امر سخت تر چار قاضی مقرر کرنے مین نہین ہے پھر ملک سعید ناصر الدین محمد برکت
ابن ملک ظاہر والی مصر ہوا پھر بدلور اوس کا ملک العادل سلامش ...

مصر ہوا پہر ملک منصور ابو المعالی قلاون صالحی النجمی والی مصر ہوا اور اوس کو فتوحات
کثیرہ ساحل بحر روم سے مثل فتح طرابلس وغیرہ ہوئے کہ وہ بلاد اہل فرنگ کے
ہاتھہ مین تھے پہر ملک الاشرف صلاح الدین فرزند اوس کا والی مصر ہوا اور اوس کے
عہد مین اکثر سواحل شام و قلعے فتح ہوے کہ اون قلعون کے فتح ہونیسے
ملک منصور عاجز تہا اور اوس کے وقت سے ملک شام سے نصاریٰ کا تعلق
بالکل قطع ہوا پہر ملک ناصر محمد والی مصر ہوا پہر کتبغا منصوری والی مصر ہوا پہر ملک
منصور حسام الدین لاجین منصوری والی مصر ہوا پہر ملک ناصر محمد قلاون ثانیاً عود کیا
اور اوسکے وقت مین خطبہ اور دعا بنی عباس کے نام سے موقوف ہوئے اور
لقب خلیفہ متروک ہو کر لقب اوس کا سلطان ہوا پہر ابو بکر بن منصور والی مصر ہوا
پہر ملک مظفر بیبرس شینکر والی مصر ہوا اور اوس نے بہت سے پل اور جامع مسجد
جدید مصر وغیرہ مین تیار کیا اور بہت امور خیرات جاری کیا پہر ملک اشرف علاء الدین
کجک والی مصر ہوا پہر ملک الناصر احمد برادر اوس کا والی مصر ہوا پہر ملک صالح
عماد الدین برادر اوس کا والی مصر ہوا پہر ملک ناصر حسن برادر اوسکا والی مصر ہوا پہر
ملک صالح صلاح الدین برادر اوسکا والی مصر ہوا پہر ملک منصور محمد بن حاجی بن ناصر
محمد قلاون والی مصر ہوا پہر منصور ابن شعبان والی مصر ہوا پہر ملک صالح حاجی ابن
اشرف شعبان والی مصر ہوا پہر دولت جرکسیہ مصر مین آئی وہ بہی ایک نوع ترک
مین اول اون کا ملک ظاہر عثمانی برقوق تھا پہر ملک منصور عود کیا کہ وہ فرزند حاجی
ابن اشرف شعبان کا ولایت مین اول لقب اوس کا ملک صالح تھا بعد اوس کے
ملک ناصر ابو السعادات فرج والی مصر ہوا پہر ملک منصور عبد العزیز برادر اوس کا

پہر انقضاء دولت ترکیہ و ابتداء دولت جرکسیہ مصر مین ہے

ذکر سلاطین جرکسیہ جو مصر مین ہوئے

والی مصر ہوا پہر ملک ناصر فرج بن برقوق عود کیا کہ تا بنا مدت خلافت اوس کی
چھہ سال تھی اور دمشق مین گیارہوین ۸۱۵ھ آٹھ سو پندرہ ہجری مین قتل ہوا
اور اوس کے عہد مین بامر نجم الدین ابن طیبہ محتسب کے صلوۃ و سلام لوبا اذان
کے موذنین جاری کئے پہر ملک العادل امیر الدین ابو الفضل بن متوکل عباسی خلیفہ
ہوا اور چھہ ماہ کے بعد خلع خلافت کیا گیا پہر ملک موید ابو النصر شیخ محمودی الظاہری
والی مصر ہوا اور خلیفہ موصوف اوس کے عہد مین محبوس رہا پہر ملک مظفر ابو السعادات
والی مصر ہوا پہر ملک ظاہر ابو الفتح تتر والی مصر ہوا پہر ملک صالح والی مصر ہوا اور
خلع ہوا پہر ملک اشرف ابو النصر برسبائی والی مصر ہوا اور اوس کے وقت مین
ملک قبرص فتح ہوا اور اہل ملک سے جزیہ مقرر کر کے ملک اوس کے والی کو تفویض
کیا پہر ملک عزیز ابو محاسن یوسف والی مصر ہوا پہر ملک ظاہر ابو سعید جقمق العلائی
علی ابن اینال والی مصر ہوا پہر فرزند اوس کا ملک منصور عثمان والی مصر ہوا
پہر ملک اشرف ابو النصر اینال العلائی الظاہری الناصر والی مصر ہوا پہر فرزند
اوس کا ملک موئد ابو فتح احمد والی مصر ہوا پہر ملک ظاہر خشقدم الناصر ثم المویدی
والی مصر ہوا پہر ملک ظاہر ابو سعید قائتبای علائی یا بلبلائی علی اختلاف النسخ
والی مصر ہوا پہر مولانا ملک اشرف ابو النصر قائتبائی الظاہری السعودی والی مصر ہوا
اور ۸۸۴ھ آٹھ سو چوراسی ہجری مین سفر حج کیا اور قبل حج کے زیارت مدینہ طیبہ
کیا چھہ ہزار درہم اہل مدینہ کو اور منع بعد اوس کے مکہ معظمہ مین گیا پانچ ہزار درہم
اہل مکہ کو دیا اور مکہ معظمہ مین قریب باب السلام کے مدرسہ بنا کیا اور بجانب
مدرسہ کے رباط فقرا کے واسطے بنایا اور تجدید حجرہ نبویہ اور تجدید منبر شریف

پہر ملک ... ابو سعید ... ملک ... منصور ... سلطنت ... اوس کی ...

مصنفوسے کیا محرر اوراق عرض کرتا ہے کہ تا حال جالی بنفشہ رنگ کی ہوئی اوسی
کی ہے کہ نام اوس کا جالی بنفشہ پرکندہ ہے انتھی اور زایرین کے واسطے
معارف ابقدر کفاف مقرر کیا اور عمارت مسجد نبوی مین اور مسجد نمرہ عرفات مین بنا
اور ہر کہ غلیص تعمیر کیا اور نہر و ریان کو جاری کیا اور تعمیر نہر عرفات کیا کہ وہ ایک سو
پچاس سال سے مسدود ہوگئی تھی اور سقا عباس کو تعمیر کیا اور نیز زمزم اور مقام
ابراہیم کو درست کیا اور مسجد الحرام کے واسطے منبر عظیم بہیجا اور مصر وغیرہ مین بہت
مساجد اور آبدار خانے وغیرہ بہت سی خیرات جاری کیا اور اوس کے عہد مین ۸۸۶ھ
آٹھ سو چھیاسی مین صاعقہ منارہ حرم نبوی پر وارد ہو کر اوس سے سقف ہا مسجد نبوی
اور منارۂ اذان اور خزانے اور کتب محروق ہوئے مدت سلطنت مصر اوس کی
انتیس سال اور وفات اوس کا ۹۰۱ھ نو سو نود سے پہر فرزند اوس کا ملک
ناصر محمد والی مصر ہوا پہر ملک ناصر محمد قایتبائی عود کیا پہر ملک ظاہر ابی سعید قانصوہ
ماموں ناصر کا والی مصر ہوا پہر ملک اشرف جنبلاط والی مصر ہوا پہر ملک سیف الدین
طومان بائی والی مصر ہوا پہر ملک اشرف قانصوہ الغوری والی مصر ہو پہر ملک
اشرف طومان بائی ابن اخی الغوری والی مصر ہوا اس سے دولت جرکیہ تمام ہوئی
کہ وہ دولت عثمانیہ ہے بعد اوس کے دولت عثمانیہ ترکیہ آئی کہ ابتک دولت
موصوف باقی ہے ادامہ اللہ الی یوم القیام اصل اون کا ترکمان قوم تتار سے
ہے اور نسبت اوس سلطنت کی عثمان خان سے ہے کہ جد اعلی ان سلاطین کا ہے
اور عثمان خان ۶۹۹ھ چھ سو ننانوے مین والی بلاد روم ہوا پس بسبب نسبت
عثمان خان جد اعلی اون کے سلطنت عثمانیہ کہتے ہین اور بسبب ہونے اصل اون کے

انقراض دولت
جرکسیہ کا مصر سے
ابتدائے دولت
عثمانیہ کا بیان
سلاطین ترکیہ کا حال
جن میں دولت
عثمانیہ
باقی ہے
ترکمان نسب
دولت عثمانیہ
نسبت

ترک سے سلطنت ترکی کہتے ہین اور اسی باعث سے اس سلطنت کے دفاتر اور محاورہ مین زبان ترکی جاری ہے اور بسبب والی ہونے اون کے بلاد روم کے سلطنت رومی کہتے ہین اور عثمان خان جداعلے اوس کا فرزند ارطغل بن سلیمان شاہ کا ہے اور نسب اون کا بجانب سیدنا یافث ابن نوح علیہ السلام کے ہے پہنچتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اولاد سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ہین چنانچہ شیخ محمد ایاس اپنی تاریخ مین ایسا ہی نقل کئے ہین دوسرے مورخین لکھتے ہین کہ وہ نسل عرب حجاز سے ہین لیکن قبیلہ کی تعین نہین کئے اور سلیمان شاہ موصوف ملک شرق بلاد ماہان مین کہ قریب بلخ کے واقع ہے بادشاہ تھے جبکہ چنگیز خان کا غلبہ ہوا اور بلاد بلخ کو اوسنے تباہ و ویران کیا سلطان علاؤالدین خوارزم شاہ سلجوقی بلاد بلخ سے نکلا اہالیان ملک متفرق ہوئے سلطان سلیمان شاہ نے پچاس ہزار ترکمانی سے ملک حلب کے طرف مرور کیا اور جسوقت کہ عبور دریائے شور کیا مع اسپ غرق دریائے فرات ہوا اور وفات کیا دفن اوس کا روبروئے قلعہ جور د کے ہوا ترکمان جو ہمراہ اوس کے تھے متفرق ہوئے فرزند اوس کا طغرل یا ارطغل باختلاف نسخ سلطان علاؤالدین سلجوقی کے پاس گیا سلطان علاؤالدین اوس وقت مین سلطان بلاد قرنان کہ وہ ارض روم سے تھا سلطان علاؤالدین ارطغل کا نہایت اکرام کیا اور ارطغل کو اذن جہاد دیا ہمراہ ارطغل کے جماعت ترکمانون کی ہوئی اور ارطغل جہاد کفار مین مصروف ہوا یہان تک کہ ارطغل ۶۸۷ چہ سو اوستاسی ہجری مین وفات کیا فرزند اوس کا سلطان عثمان خان اوسی طور سے جہاد کفار مین مصروف ہوا اور فتح اطراف بلاد کیا جس وقت کہ سلطان علاؤالدین نے قابلیت

فائدہ

حاکم بامر اللہ کہ ... ابتدائے خلافت ... وفات ... ایک ... عثمان خان ... سلطنت ... وقت مین ... بامر اللہ خلیفہ ... عباسی ... مین ہوا ...

ف

ذکر سلطان ... عثمان ... نسب ... سلسلہ ... سی جاتی ہے

اور لیاقت سلطان عثمان خان کی دیکہی کیسی طرح کے عنایات اوس کے حال پر کیا
اور اوس کو بہت سی کمک دیا اور سلطان عثمان خان کے پاس نقارہ اور نشان
اور تمغائے سلطانی بہیجا اور لقب اون کا سلطان رکہا تاکہ اون کو تقویت اہل
طغیان پر حاصل ہووے جس وقت کہ وہ نقارہ سلطان عثمان خان کے پاس
مارا گیا سلطان موصوف نے نقارے کی تعظیم کے واسطے اوٹھے چنانچہ اتبک یہہ
عادت سلاطین عثمانیہ مین جاری ہے کہ وقت نقارہ مارنے کے سلطان تعظیما اوٹھہ
کہڑے ہوتے ہین دولت عثمانیہ انہین سلطان عثمان خان سے منسوب ہے وفات
اون کا سنہ ۶۸۷ چہہ سو ستیاسی مین ہوا پہر سلطان اورخان فرزند سلطان عثمان خان
مسلط ہوئے اونہون نے فتح شہر بورسا کیئے اور شہر مذکور کو اپنا دار سلطنت
قرار دئے یہان سے اون کو استقلال سلطنت ہوا اور سابق وہ تابع سلطان
علاؤالدین سلجوقی کے تہے اونہون نے جہاد مین اپنے ابا سے زیادہ شہرت پیدا
کیئے اور اپنے والد کے عہد مین شہر بورسا مین رہتے تہے تمام نصاری جمع ہوکر اونکے
قتل کا ارادہ کیئے حق تعالے نے اون کو جمیع نصاریٰ پر فتح دیا اور تمام نصاری
اون کے مقابلہ مین قتل ہوئے وفات اون کا سنہ ۷۶۱ سات سو سات ہجری مین ہوا

ف کہڑے ہونا سلاطین عثمانیہ کا وقت نقارا مارے جانے کے ۱۲

ف ذکر سلطان اورخان کا ۱۲

ف ذکر سلطان مرادخان کا ۱۲

پہر سلطان مرادخان ابن سلطان اورخان مسلط ہوئے اونہون نے بہت سے قلعہ
فتح کئے اور بہت سے غلامون کا لشکر بنا کر بنام اوس کا عسکر جدید یعنے نیا لشکر رکہے
اور وہ اپنے کسب سے کہاتے بیت المال سے کچہہ نہین لیتے بالآخر وہ ایک کافر
نصارے کے ہاتہہ سے شہید ہوئے کہ نام اوس کا مطرش قربیل تہا کہ اوس نے
بجائے معافی حجت کے قتل کیا شہادت اونکی سنہ ۷۹۱ سات سو اکیانوے مین ہوئی

پہر سلطان بایزید خان یلدری ابن سلطان مراد خان مسلط ہوئے اونھون نے بہت ملک فتح کئے اور جہاد نصاری مصروف ہوئے اور تیمور لنگ سے مقابلہ کئے مگر سلطان موصوف کا لشکر تیمور لنگ سے ساخت کیا پہر بہت سی اولاد سلطان بایزید کی قتل ہوئے سلطان تنہا باقی رہا اور تن تنہا تیمور کے پاس گیا مگر بسبب کمال شجاعت اون کے لوگون کے دلون مین سطوت اور ہیبت اون کی تھی اس باعث سے سلطان موصوف کو قتل نہین کر سکے او اون کو جب گئی سلطان براہ غصہ انتقال کئے وفات اون کی سنہ ۸۰۲ آٹھ سو بیس یا ۸۰۵ آٹھ سو سترہ ہجری مین اون کے عہد مین ملا قاضی ملا شمس الدین فناری تھے سلطان بایزید نے ایک وقت کسی قصے مین قاضی موصوف کے پاس شہادت ادا کئے قاضی نے سلطان کی شہادت قبول نہین کئے سلطان نے سبب شہادت نہ قبول کرنے کا قاضی سے دریافت کئے قاضی نے کہے کہ تم نماز با جماعت ادا نہین کرتے ہو اوس وقت سے سلطان اپنے محل مین مسجد جامع تیار کئے اور اپنے واسطے اوس مین ایک موضع معین کئے جب سے وہ نماز با جماعت ناغہ نہین کئے بعد وفات اون کے پانچ فرزند اون کے رہے ایک سلطان موسے دوسرے سلطان عیسی تیسرے سلطان سلیمان چوتھے سلطان قاسم پانچوین سلطان محمد مقدمہ سلطنت مین باہم نزاع رہی بالآخر سلطان محمد بن سلطان بایزید تخت سلطنت پر بیٹھے اونھون نے سب سلاطین عثمانیہ مین پہلے کیسہ زر حرمین شریفین کے واسطے مقرر کئے اور بہت قلعے اور ملک فتح کئے اور بدر الدین اور محمد قربان اون کے عہد مین خروج کئے تھے اوس کو بھی سلطان موصوف نے مقہور کئے وفات اون کا سنہ ۸۲۴ آٹھ سو اٹھائیس ہجری مین ہوا پہر سلطان مراد

ذکر سلطان بایزید خان کا

ذکر بایزید کا جماعت کی شہادت سلطان کی بسبب عدم التزام نماز جماعت کی پایا خیر سے ذکر سلطان کا

ذکر سلطان محمد خان کا

سبب ... کیسہ زر حرمین ...

ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اونھون نے اپنے روبرو سلطان محمد اپنے فرزند کو اپنا
جانشین کیے اور اون کے عہد مین والی مصر کا ملک اشرف اینال تھا سلطان موصوف
نے بہت بلاد روم کو فتح کیے اور حرمین شریفین مین ہر سال ۳۳۵۰۰ تیتیس ہزار پانسو دینار
سرخ بھیجے وفات اون کا ۸۵۵ھ آٹھ سو پچپن مین ہوا پھر سلطان محمد ابن سلطان مراد
مسلط ہوئے اون کے عہد مین ملک اشرف قایتبائی والی مصر تھا سلطان موصوف
سلاطین آل عثمان مین کثیر الجہاد اور قوی تھے اونھون نے قوانین خاصہ جاری کیے
کہ ابتک وہ قوانین سلطنت مین جاری ہین اور لشکر بری اور بحری جانب قسطنطنیہ کے
بھیجے اور قسطنطنیہ کو روز چہارشنبہ ۸۵۷ھ آٹھ سو ستاون ہجری کو فتح کیے نماز جمعہ آیا
صوفیا مین ادا کیے کہ وہ بڑی عبادت گاہ نصاری کی تھی اور قسطنطنیہ کو اپنا پایۂ تخت
کیا ابھی تک پایۂ تخت سلطنت روم شہر قسطنطنیہ ہے اور قسطنطنیہ مین بہت مدرسے
بنا کیے اور بہت وظایف جاری کیے اور انھین سلطان کے عہد مین ۸۶۲ھ آٹھ سو باسٹ
ہجری مین نئی دنیا ظاہر ہوئی کہ انگریز امریکہ کہتے ہین وفات اون کا ۸۸۶ھ آٹھ سو چھیاسی
مین ہوا پھر سلطان بایزید ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اون کے عہد مین بہت سے
بلاد روم فتح ہوئے اور بہت قلعہ اون کے قبضہ مین آئے اور اونھون نے بہت
پل اور قلعے اور مدرسے اور مساجد اور تکیہ اور زاویہ اور حمام اور دار الشفا مریضون کے
کے ... تیار کیے اور مفتی اعظم اور جو لوگ کہ اون کے ہمراہ تھے اون کے واسطے
دس ہزار سکہ عثمانی مقرر کیے اور حرمین شریفین کے واسطے چودہ ہزار سکہ مدینہ طیبہ
اور نصف مکہ معظمہ کے واسطے مقرر کیے اور عہد مین والی مصر ملک اشرف قایتبائی
کے سفر حج کیے والی مصر نے بوقت ملاقات سلطان موصوف کا بہت اعزاز کیا وفات

ذکر سلطان محمد خان ثانی کا

ذکر فتح قسطنطنیہ کا

ذکر سلطان بایزید خان بسطامی

اون کی شادی ۹۱۷ھ یا ۹۱۸ھ نو سو سترہ یا نو سو اٹھارہ ہجری مین ہوئی پہر سلطان سلیم بن
سلطان بایزید مسلط ہوئے اور یہہ سلطان ملک مصر اور شام اور تمام ملک عرب کو
اپنے قبضہ مین لائے اور ۹۲۶ھ نو سو چہبیس ہجری مین وفات کی صورت فتح مصر
یہہ ہے کہ سلطان موصوف کے عہد مین خروج اسماعیل شاہ ہوا کہ وہ مذہب رفض
بلکہ مذہب الحاد رکہتا تھا اور اوس کے ہی باعث سے مذہب رفض بلاد عجم مین
شایع ہوا اور اسماعیل شاہ مذکور تمام بلاد عجم اور خراسان اور آذربیجان اور تبریز
اور عراق مین مستولی ہوا فرقہ اسماعیلیہ جو اہل تشیع ہین اوسی کے طرف منسوب
ہین اہل تشیع اپنی تواریخ مین حضرت اسماعیل شاہ بکمال تعظیم لکہتے ہین لشکر
اوس کا ایک کروڑ سے زاید اوسکو سجدہ کرتا تہا اور اوس کو دعوائے خدائی کا
تھا اوسنے بہت علما کو قتل کیا اور بہت کتابین اور قران جلا دیا اور بہت قبرین
اہل سنت کے کہود کے استخوان کو اون کے جلایا جسوقت کہ سلطان سلیم خانکو
یہ خبر پہونچی اسمعیل شاہ کے مقابلہ کے واسطے نکلا پہر سلطان سلیم خان کو بوقت
مقابلہ اسماعیل اور اوس کے اموال پر غلبہ ہوا سلطان موصوف نے چاہا کہ چندے
ملک عجم مین اقامت کرے مگر بباعث قحط کے نرہ سکا اسواسطے کہ ایک قرص نان
سو درہم کو ملتی تہی سلطان سلیم خان نے سبب قحط کا دریافت کیا معلوم ہوا کہ قانصوہ
جو والی مصر ہے اسماعیل شاہ سے کمال محبت رکہتا ہے اس باعث سے والی مصر نے
لشکر سلطانی مین غلہ جانے کی ممانعت کیا یہہ امر سلطان سلیم خان کی سماعت مین آیا
ارادہ قتال سلطان کا والی مصر سے ہوا اور ۹۲۲ھ نو سو بائیس ہجری مین سلطان سلیم خان
نے والی مصر پر حملہ کیا یہان تک کہ سلطان سلیم خان کو والی مصر پر غلبہ ہوا پہر جنگ

سیر سلطان سلیم خان ثانی

حال اسمعیل شاہ شیعی ۱۲

سلطان سلیم خان ملک حلب مین گیا والیان حلب سلطان سے امان چاہتے
سلطان سلیم خان نے اون کو امان دیا پہر وقت نماز جمعہ آیا سلطان نے نماز جمعہ
ادا کیا اور خطیب نے خطبہ مین سلطان کو بلقب خادم حرمین شریفین کے دعا دیا
سلطان نے یہہ اپنا لقب سنکر شکر حق بجا لایا جب سے لقب خادم حرمین شریفین
کا سلاطین روم کے واسطے مقرر پایا۔ سلطان پہر بجانب ملک شام سفر کیا اور
وہان کی امر مملکت درست کیا پہر داخل مصر ہوا اوس وقت والی مصر طومان بائی تھا
کہ بعد قانصوہ غوری کے والی مصر ہوا تھا اوس سے سلطان نے مقابلہ عظیم کیا آخر
طومان بائی والی مصر مغلوب ہوا سلطان سلیم نے اوس کا بالکل استیصال کیا اور
خیربک اپنے امیر کو والی مصر کیا اور دوسرے امیر کو اپنے کہ غزالی نام اوس کا تھا
ملک شام کا نائب کیا اور شہر مصر مین چار قاضی چارون مذہب کے مقرر کیا اور مصر مین
جن لوگون کے واسطے اوقاف اور وظایف مقرر تھے وہ سب بحال رکہا اور حرمین شریفین
کے واسطے سات ہزار اردب غلہ مقرر کیا   اردب چوبیس مد کا
اور ایک مد چار کیلہ ہوتا ہے اور ایک کیلہ دو آثار یا پاو کم آثار ہندی ہوتا ہے پہر
سلطان سلیم بجانب قسطنطنیہ کے عود کیا اور ارادہ سفر عجم کا رکہتا تھا کہ وفات اونکا
بجراحت پشت ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون پہر سلطان سلیمان ابن سلطان
سلیم والی سلطنت ہوا یہہ سلطان نہایت نیک بخت تہا کہ سلاطین آل عثمان مین مثل
اون کا نہین ہوا بلاد شرق اور غرب مین اون کا لشکر پہونچا اور وہ اپنی ذات سے تیرہ
جہاد کو گئے اور مدت العمر جہاد مین مصروف رہے اور ۹۴۹ھ نوسو اونچاس مین جہاد بلاد عجم مین
بذات خود گئے اور تبریز تک فتح کئے پہر بغداد شریف کے طرف جا کر اوسکو بھی

ف ذکر اول ملقب ہونا سلطان کا بخادم حرمین شریفین کے ساتھ ۱۲

ف ذکر سلطان سلیمان خان کا ہے ۱۲

ف فتح ہونا سلطان کا بغداد شریف کے ہاتھ سے عجم کے ۱۲

فتح کئے اور قبر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر قبہ تیار کئے اور مدرسہ بنائے پھر
جانب عجم ارادہ کئے شاہ عجم فرار ہو کر صلح چاہا سلطان نے صلح قبول کئے
اور پندرہ روز تک مصر مین رہے سلطان موصوف سے بہت صدقات باقی
رہے از انجملہ صدقات جوالی ہے کہ علماء کے واسطے مقرر ہے اور بہت قلعے اور
مسجد اسلام کے تیار کئے اور بہت سے نہرین جاری کئے از انجملہ نہر عرفہ ہے
کہ ابتک جاری ہے سلطان موصوف نے اوس کو بصرف سترہ لاکھ طلا کی تعمیر کئے
کہ اسوقت نہر زبیدہ منقطع اور مسدود ہو گئی تھی وفات اون کا ۹۷۴ھ نو سو چوہتر
مین ہوا پھر سلطان سلیم ابن سلطان سلیمان مسلط ہوئے اونہون نے بہت سے ملک
نصاریٰ کے فتح کئے کہ بیان اوس کا طویل ہے اور اون کے عہد مین تجدید
عمارت مسجد الحرام ہوئی اونہون نے سات ہزار اردب گیہون وغیرہ صدقات حرمین
شریفین مین زیادہ کئے اور اون کے عہد مین مصر مین چار وزیر ایک کے بعد ایک
ہوئے وفات اونکی رمضان ۹۸۲ھ نو سو بیاسی مین ہوئی پھر سلطان مراد ابن
سلطان سلیم ہوئے - اونہون نے بڑے بڑے ملک فتح کئے اور وزرا
اون کے مصر مین چھ رہے اور اپنے خزانہ سے چالیس ہزار دینار سرخ فقراء مدینہ
کے واسطے مقرر کئے وفات اونکی ۱۰۰۳ھ ایکہزار تین ہجری مین ہوئی پھر سلطان
محمد ابن سلطان مراد خان مسلط ہوئے اونہون نے تجدید جامع ازہر مصر مین اور
طعام پختہ فقرا کے واسطے مقرر کئے اور مشہد امام حسین رضی اللہ عنہ تیار کئے وفات
اون کا چھٹی رجب ۱۰۱۲ھ ایکہزار بارہ مین ہوا پھر سلطان احمد بن سلطان محمد مسلط
ہوئے اون کے عہد مین خارجیون کا بہت غلبہ تہا سب کو اپنے ملک سے خارج

ذکر مزار امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا

ذکر سلطان سلیم ثانی کا

ذکر سلطان مراد خان ثالث کا

ذکر سلطان محمد خان ثالث کا

ذکر سلطان احمد خان کا

کردئے اور وہ حرمین شریفین سے کمال عقیدت رکھتے تھے کعبۃ اللہ کے واسطے
ایک کمربند نقروی باملمع طلائی واسطے حفاظت ہدم کے اور جالی نقروی حجرہ
شریف نبویہ کے واسطے بھیجے پھر ارادہ کئے کہ حرم مدینہ طیبہ کا مثل حرم مکہ معظمہ کے
وسیع کریں لیکن اجل نے اون کو مہلت نہین دی قسطنطنیہ مین ایک بڑی جامع
مسجد تیار کئے کہ دنیا مین اوس کا نظیر نہین کہ صرف اوس کا چالیس ہزار مثقال طلا
کا ہوا اور زرا اون کے مصر مین چھہ رہے نہ سے وفات اون کا ماہ ذی قعدہ ۱۰۲۶ سنہ
ایک ہزار چھبیس مین ہوا پھر سلطان مصطفے برادر سلطان احمد مسلط ہوئے اور
تین ماہ کے بعد خلع سلطنت اون سے یہان سے قواعد سلطنت تین وجہ سے
شکستت ہوئی ایک یہہ کہ یہان تک فرزند سلاطین ہوتے رہے اور یہان سے
برادر سلطان ہوئے دوسرا یہہ کہ یہان سے خلع سلطنت کی ابتدا ہوئی تیسرا یہہ کہ
یہان سے مدت سلطنت قصیر ہوئی بعد خلع اون کے سلطان احمد مسلط ہوئے
پھر سلطان عثمان خان ابن سلطان احمد مسلط ہوئے اور یہہ سلطان اپنی ذات سے
جہاد کئے اور سنہ ۱۰۳۰ ایک ہزار تیس ہجری مین لکھو کہا لشکر سے نصارے کے
سات جہاد کئے اور سات ماہ تک غائب رہے کہ خبر اون کی معلوم نہ تھی من بعد
خبر معلوم ہوئی کہ وہ نصارے سے جہاد کر کے ظفریاب ہوئے اور جبکہ یہہ خبر معلوم
ہوئی تمام ملک بہہ خبر سنکر آراستہ ہوا اور قبل اس کے بہہ ادب سے آراستگی
ملک خبر فتح وغیرہ سے ورنہ تھی در زرا اون کے مصر مین چھہ شخص رہے وفات
اون کی سنہ ۱۰۳۱ ایک ہزار اکتیس مین ہوئی پھر سلطان مصطفے دوبارہ مسلط ہو کر
معزول ہوئے پھر سلطان مراد ابن سلطان احمد بعد خلع برادر اپنے مسلط ہوئے

پھر پسر سلطان احمد نے بنائی مسجد جامع قسطنطنیہ مین ۱۰۲۶ھ
پھر سلطان مصطفے خان آئے
پھر سلطان عثمان خان ثانی آئے
پھر ابتدا ارتداد سلطنت
سلطان مصطفے
پھر سلطان مراد خان

اور محاصرہ بغداد کا کئے پھر ۱۰۴۹ھ ایک ہزار اونچاس مین اپنے کو قتل کئے
پھر سلطان ابراہیم بن سلطان احمد مسلط ہوئے اور ۱۰۵۸ھ ایکہزار اٹھاون
ہجری مین مقتول ہوئے پھر سلطان محمد ابن سلطان ابراہیم مسلط ہوکر بعد اڑتیس سال
کے معزول ہوئے وفات اون کا ۱۱۰۴ھ ایکہزار ایک سو چار ہجری مین ہوا پھر
سلطان سلیمان ابن سلطان ابراہیم مسلط ہوئے اور ۱۱۰۶ھ گیارہ سو چھہ مین اونکا
وفات ہوا پھر سلطان احمد بن سلطان ابراہیم مسلط ہوئے اور چار سال کے بعد
ترک سلطنت کئے اور وفات اونکا ۱۱۱۰ھ ایک ہزار ایک سو دس مین ہوا پھر
سلطان مصطفی خان ابن سلطان محمد مسلط ہوئے اور نچہ سال کے بعد خلع سلطنت
اونکا ہوا اور اسی سن مین یعنی ۱۱۱۶ھ گیارہ سو سولہ ہجری مین ہوا پھر سلطان عثمان
ابن سلطان مصطفی خان مسلط ہوئے وفات اون کا ۱۱۷۱ھ گیارہ سو اکہتر مین ہوا پھر
سلطان مصطفی ثالث ابن سلطان احمد مسلط ہوی وفات اونکا ۱۱۸۷ھ گیارہ سو
ستاسی ہجری مین ہوا پھر سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان احمد خان مسلط ہوئے
اور اونھون نے قواعد فرانسیسیا اپنے لشکر کو تعلیم کئے اور جہاز جنگی طیار کئے
وفات اون کا ۱۲۰۲ھ بارہ سو دو ہجری مین ہوا پھر سلطان سلیم بن سلطان مصطفی
مسلط ہوئے اون کے عہد مین فرانسیس مصر مین داخل ہوئے سلطان موصوف نے
پھر اون کو ملک مصر سے نکال دئے اور ۱۲۲۳ھ بارہ سو تئیس مین سلطان موصوف
مقتول ہوئے پھر سلطان مصطفی ابن سلطان عبدالحمید مسلط ہوکر اوسی سال قتل ہوئے
پھر سلطان محمود خان ابن سلطان عبدالحمید خان مسلط ہوکر [illegible] نے بہت جہاد کئے
وفات اون کا ۱۲۵۵ھ بارہ سو پچپن مین ہوا پھر سلطان عبدالمجید خان ابن سلطان

محمود خان ہوئے ۱ونہون نے سنہ ۱۲۷۰ بارہ سو ایکہتر مین کفار روس سے مقابلہ کیے اور اون کی فتح و نصرت ہوئی باوجودیکہ لشکر روس چہہ لاکہ تینانوی ہزار ۶۹۹۰۰۰ اور ایک ہزار توپین تہین مجہرراوراق اوس زمانہ مین ذی شعور تہا انگریزون نے اظہار سرور فتح سلطانی کیا اپنے ممالک محروسہ مین حکم روشنی کا دیے تہے چنانچہ چہاونی انگریزی حیدرآباد دکن مین بہی روشنی ہوئی تہی اہل حرمین شریفین کے زبانی معلوم ہوا کہ مثل سلطان عبد المجید خان کے آج تک کوہی سلطان ایسا صاحب خیرات کثیرہ نہین ہوا بنا رحرم مدینہ طیبہ جو فی الحال ہے اونہین سے ہے سلطان موصوف کو تمنا تہی کہ بعد اختتام بنا رحرم کے مدینہ منورہ مین حاضر ہووین لیکن زندگے وفا نہین کی بلکہ کچہہ تیاری حرم باقی تہی کہ سلطان کا وفات ہوا سلطان موصوف نہایت شجیع اور مجاہد فی سبیل اللہ تہے پہر سلطان عبد العزیز خان ابن سلطان محمود خان مسلط ہوئے ایام سفر حج اول بادشاہی محرر اوراق انہین سلطان کا عہد تہا حرمین شریفین مین اون کے ضبط و نسق و عدالت کا چرچا بہت صحیح ہوا [illegible] اور بحر کو درست کیے اور توغت کری اونکے عہد مین نہایت ترقی پائے اس باعث سے اور سلاطین کو کوئی طرح کے خیالات پیدا ہوئے آخر وہ شہید ہوئے مگر اشتہار اس امر کا دیا گیا کہ اول وہ معزول ہو کر خودکشی ہوئے مگر اہل حرمین شریفین کے زبانی یہ امر مسموع ہوا کہ سلطان موصوف بلا عزل شہید ہوئے اور سلطان عبد المجید خان سلطان حال کو اتنک تلاشی اون لوگون کی ہے کہ جو اون کی شہادت مین شریک تہے چنانچہ بعضے لوگ بعد ثبوت سزا یاب بہی ہوئے پہر سلطان مراد خان ابن سلطان عبد العزیز خان

ذکر جنگ روس کا

ذکر سلطان عبد العزیز خان کا

ذکر سلطان مراد خان کا

مسلط ہوئے اور اون کے وقت مین پہر روس کے سات جنگ ہوا اور چہہ ماہ کے بعد معزول ہوئے پہر سلطان عبدالحمید خان ابن سلطان عبدالمجید خان مسلط ہوئے زمانہ تحریر عہد سلطان موصوف کا ہے ایدہ اللہ بنصرہ الی یوم القیام حال اون کا روات ثقہ کے زبانی جو مسموع ہوا تحریر مین آتا ہے سلطان موصوف بذات خود نہایت دیندار اور جفاکش مہذب الاوقات ہوشیار متواضع بیدار مغز امورات سلطنت مین حذاقت رکہتے ہین اور بذات خود متوجہ رہتے ہین مگر افسوس کہ افسوس کہ اراکین اون کے مناسب مزاج نہ ہونے سے بہت امور سلطنت مین بے انتظامی واقع ہے حال اون کے اوقات کا یہہ ہے کہ ہفتہ کے سات روز کو دو تقسیم کئے ہین چار روز ہفتہ مین یہ شغل رکہتے ہین کہ مغرب سے عشا تک تار برقیات جو سلطان کو سب ملک سے آتے ہین اون کو بذات خود ملاحظہ فرماکر جواب اون کا اپنے ہاتہ سے لکہتے ہین اور جاسوس ممالک محروسہ سے آتے ہین اون کو خلیہ مین باریاب فرماکر اخبارات ملک کے سماعت فرماتے ہین راوی کہتے ہین کہ ایکبار مین اسیوقت باریاب تہا جاسوسون کی جماعتین باریاب ہونا شروع ہوئے کہ ہر ایک کا وضع اور لباس اور زبان مختلف تہے اور سلطان ہر ایک کی کیفیت سنکر اون کے موافق جواب اون کو دیتے مجہے اس امر سے نہایت تعجب ہوا اور سلطان کی نہایت زیرکی اور فطانت اس امر مین ظاہر ہوئی پہر سلطان جبکہ ان دو امر سے فارغ ہوتے ہین تب نماز عشا ادا کرتے ہین بعد نماز عشا کے اکثر کتب تواریخ اور بعضے اوقات کتب حدیث مثل صحیح بخاری وغیرہ کے سماعت فرماتے ہین اور یہ شغل نصف شب تک رہتا ہے بعد نصف شب کے حلقہ ذکر طریقہ شاذلیہ جو کہ اوس میں سلطان

حاشیہ:
پہر سلطان عبدالحمید خان کا
سلطان حال کا
ذکر اوقات کا روزانہ سلطنت کا اون کے
بیان اوقات عبادت کا اون کے

وسعت رکھتے ہین معروف رہتا نماز صبح رہتے ہین بعد نماز صبح کے اشراق تک وظایف
مین اشتغال رکھتے ہین بعد نماز اشراق کے کچہ تہوڑا آرام فرماتے ہین پہر بیدار ہوکر
تمام روز امور سلطنت مین معروف رہتے ہین باقی تین دن مین ہفتے کے بعد ساعت
کتب تواریخ یا حدیث کے نصف شب کو آرام فرماتے ہین اون دنون مین دن کو
آرام نہین فرماتے نماز جمعہ کے واسطے ہر جمعہ مین بلاناغہ مساجد بیرون بلدہ مین تشریف
لیجاتے کوی ایک مسجد نماز جمعہ کے واسطے مقرر نہین اور سواری سلطان کی بگہی
ہوتی ہے اوسکو وہان عربہ کہتے ہین سابق مین سلاطین عثمانیہ کا یہ دستور تہا
کہ جب سلطان سواری پر ہمراہ نکلے ہمراہ سلطان کے ایک شخص محض اس کام کیواسطے
رہتا کہ جب اہل دکاکین اور راہ گذر سلطان کو السلام علیکم کہتے تہے وہ شخص ہمراہی
جواب اون کا وعلیکم السلام کہتا اور اوس شخص کو سلام بیگی کہتے تہے مگر اب وہ
عادت سو قوف ہوگئی بلکہ اب ممانعت ہوگئی کہ کوی شخص سلام کو سلام نکرے
اور جو لوگ کہ حرمین شریفین سے سلطان کی ملاقات کو آتے ہین ہر چند کہ وہ خوجہ
ہووین سلطان اون سے نہایت تعظیم اور توقیر سے ملاقات فرماتے ہین
اور دو ان میں چہ ماہ ... روس کے خزانہ سلطنت مین خسارہ واقع ہوا سبب
ممالک محروسہ مین اہالیان سلطنت نے تخفیف مصارف کئے اور ارادہ کئے کہ
حرمین شریفین مین بہی تخفیف کرین سلطان کا حکم ہوا کہ حرمین شریفین کے مصارف
ہرگز تخفیف نہ ہووین بلکہ جتنا ہے بعینہ بحال رکہا جاوے اہل مملکت نے عرض کئے
کہ یہ امر ناممکن ہے اسواسطے کہ جائداد خزانہ سلطنت مین نہین ہے سلطان بطور
زجر و توبیخ کے کہے کہ اگر جائداد نہین ہے تو میرے محل خاص کے اشیاء

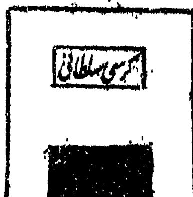
بیان معیشت
او زر ... اہل ...
... حرمین
شریفین ...

کو فروخت کرکے اوس کی بہرتی کرو تمکنت اور ترک مزاج کا یہ حال کہ بعضے اوقات
وکلار سلاطین اولوالعزم سے بیس بیس روز تک ملاقات نہین فرماتے اور وہ لوگ
آکر پلٹ جاتے ہین چنانچہ راوی بچشم خود دیدہ بیان کرتے ہین کہ ایک وکیل بادشاہ
اولوالعزم ولایت کہ وہ نہایت تند مزاج تہا وقت تبدیل اپنے ارادہ سفر ولایت کیا
اور حکم دیا کہ آگبوٹ سواری کا روشن کیا جاوے جب کہ آگ بوٹ سواری کا روشن
ہوگیا سلطان کی خدمت مین رخصت کی ملاقات کو حاضر ہوا جب سلطان کو اوس کے
حاضر ہونے کی اطلاع ہوئی سلطان نے جواب دئے کہ مجہے فرصت نہین پہر وکیل
مذکور سلطان کو عرض کروایا کہ آگبوٹ میری سواری کا روشن ہوگیا ہے مجہے اب
دیری ممکن نہین پہر سلطان کے جانب سے یہی جواب ملا کہ مجہے اب فرصت نہین پہر
وہ وکیل ناچاری پلٹ گیا اور آگبوٹ کو حکم دیا کہ خاموش کیا جاوے پہر وکیل
ایسا ہی اونیس روز خدمت سلطانی مین آیا اور بلا ملاقات کے واپس ہوا بیسوین
روز بہی جب یہی جواب پایا بہت تنگ ہوکر کہا کہ سلطان سے اطلاع کرد کہ اگر
ملاقات نہین ہوتی ہے تو بلا ملاقات جاتے ہین اور سلطان کے ہمارے بادشاہ کی
بالکل قدر نہین جبکہ یہ سلطان کو یہ بات کی اطلاع ہوئی سلطان سے یہ جواب
ملا کہ کل آو ملاقات ہووے گی پہر سلطان نے جب وہ وکیل کو بعد ملاقات
رخصت فرمائے سلاطین عثمانیہ مین پہلے یہہ عادت جاری تہی کہ بوقت
دربار کے تخت پر بیٹہا کرتے تہے مگر سلطان عبدالعزیز خان نے
کرسی پر بیٹہنے کی عادت مقرر پائی سلطان کے برآمدگاہ کا مکان
سراسر سنگ مرمر کا ہے اوس مین ایک کرسی مخمل سلطان کی رکہی جاتی

ذکر تمکنت ... سلطان ...

ذکر کیفیت ... سلطان ...

اوس مین سلطان بروز عید وغیرہ برآمد ہوتے ہین موافق شکل مصورہ



حاشیہ کے صورت مکان دربار سلطانی ہے کہ آدمی جبکہ ایک راہ سے داوس مین داخل ہوکر سلطان سے فیضیاب ہوکر دوسری راہ سے نکلتا ہے جاننا چاہیے کہ سلطنت عثمانیہ کے علمار کے کئی مراتب اور القاب مقرر ہین اون

القاب مین ایک القاب پایہ مکی ہے مرتبہ پایہ مکی سے بہی زاید اور مراتب ہین مگر جس کو پایہ مکی علمار مین لقب حاصل نہین ہوا وہ شخص سلطان کے روبرو حاضر نہین ہوسکتا ویسا ہی فوج کے کپتان سے کم عہدے والا سلطان کی خدمت مین حاضر نہین ہوسکتا اور آداب سلطانی کا یہ طریقہ جاری ہے کہ سلطان کے روبرو جو لوگ حاضر ہوتے ہین پہلے زمین کو اپنا ہاتہہ لگا کر اوسی ہاتہہ کو اول اپنے سینہ پر رکہکر پہر اوسکو اپنی پیشانی پر رکہتے ہین پہر قریب آکر دامن کو سلطان کے بوسہ دیتے ہین اور سلطان زیر نگہ سر پر ہاتہہ رکہے ہوئے بیٹہتے ہین الحاصل عید کے روز علماء مین اول شیخ الاسلام خدمت سلطان کے حاضر ہوتے ہین اور شعر دعائیہ پڑہتے ہین سلطان بمجرد اون شعر پڑہنے کے سروقد تعظیم کیواسطے اوٹہہ کہڑے ہوتے ہین پہر وہ چلے جاتے ہین دو امر خاص شیخ الاسلام کیواسطے ہین کہ ارکین سلطنت مین وزیر اعظم کو بہی نہین ہے پہلا یہ کہ شیخ الاسلام کیواسطے سلطان تعظیم کرتے ہین کہ یہ اور کسیکو حاصل نہین دوسرا ایک امر یہ ہے کہ شیخ الاسلام کو آداب سلطانی معاف ہین کہ اور کسیکو معاف نہین الغرض بعد شیخ الاسلام کے

کیفیت مراتب اور القاب علماء کی سلطنت عثمانیہ مین

کیفیت سلام کی خدمت سلطان مین

کیفیت حاضری سلطانی

کیفیت رعایت سلطان کا ساتہہ شیخ الاسلام

قاضی اور مفتی سے اور علما جہان تک اونکو پایہ کی عنایت ہے ایک کے بعد سلطانکی
خدمت مین حاضر ہو کر بعد اداب سلطانی کے دامن سلطانی کو بوسہ دیکر جاتے ہین
بجماعت وزراکو مرا مین پہلے وزیر اعظم حاضر ہوتے ہین اور اوسی طرح آداب
سلطانی ادا کئے بعد دامن سلطانی کو بوسہ دیتے ہین پھر چلے جاتے ہین اول زمانے مین
سلطان وزیر اعظم کے بہت قدر و تعظیم دیتے تھے اب وہ عادت ترک ہو گئی اب کچھہ
تھوڑا زمین سے اوٹھتے ہین پھر وزیر فوج سلطان کی خدمت مین حاضر ہوتے
ہین پھر وزرا اور امرا ایک کے بعد ایک خدمت سلطانی مین حاضر ہوتے جاتے
ہین حال تواضع اور اخلاق سلطان یہہ ہے کہ مولوی رحمت اللہ صاحب اہل
ہسند جو اس محرر اوراق کے اوستاد ہین وہ نہایت فقیر مزاج درویش صفت
ہین چند مدت سے مکہ معظمہ مین مجاور ہین سلطان حال بہت اعزاز و اکرام سے
اونکو اپنے پاس بلائے اور اونکی نہایت تعظیم اور تکریم کئے کہ سب ارکین کو
اس حال سے تعجب ہوا چند مولوی صاحب موصوف سلطان ہی کے پاس رہے
سلطان کو اصرار رہا کہ مولوی صاحب اپنے پاس دوامًا رہین اہل و عیال رہین اور سب
اہل و عیال کے واسطے بہی بیش قرار معاش مقرر کرین اور خود کچہ کتاب علم دین بہی
مولوی صاحب سے قرات کرین چونکہ یہ امر مولوی صاحب کو منظور نہین تہا اسکو
بہی بلطایف الحیل ٹالے اور کہے کہ ہم گرم سے ملک کے عادی ہین اور یہہ ملک
نہایت سرد ہے کس طور سے یہہ ملک ہم کو مناسب ہو سلطان نے فرمائے کہ ہمارے
پاس آلات تار ایسے ہین کہ اون سے جس موسم سردی مین مکان مثل سردی گرما کے
ہو جاتا ہے اور مین آپکو اپنے مکان خاص مین رکہونگا مولوی صاحب نے اوسکو بہی

حال تواضع اور اخلاق سلطان کا

باطایف الخیل ملنے لے مولوی صاحب سے جب سلطان مخاطب ہوتے تو بلقب افندی
مخاطب ہوتے اور افندی لقب اعزاز و اکرام کا ہے کہ جب ہماے سے محاورہ مین لفظ حضرت
کا ہے اور مولوی صاحب بروز عید حسب عادت اہالیان سلطنت کے جبکہ دامن
سلطانی کا بوسہ لینے کا ارادہ کرتے سلطان نے دامن کو اپنے ہٹا کر براہ تعظیم اونکو
اس امر سے ممانعت کی اور لا افندی لا افندی ارشاد فرمائے کہ تمام اہالیان
سلطنت کو اس امر سے تحیر ہوا کہ وزیر اعظم کو بھی اس قسم کی تعظیم نہین اور جسوقت
مولوی صاحب سلطان کے پاس جاتے سلطان بلا درنگ اون کو تخلیہ مین طلب
فرماتے اور جب کہ مولوی صاحب روبرو سلطان کے آتے سلطان سولہ قدم
مولوی صاحب کی پیشوائی کرکے مولوی صاحب کو اپنے بازو بیٹھاتے
ایک وقت ولیعہد آسٹریا کا کہ یہ شاہان یورپ مین بڑی رتبے ہی سلطان
کے ملاقات کے واسطے آیا اوسوقت مولوی صاحب باریاب تھی اور سلطان کے
بازو سے بیٹھے تھے ولیعہد آسٹریا کے واسطے کرسی سلطان کے روبرو رکھی گئی
اور سلطان نے تین قدم مولوی صاحب کا فرمائے اور مولوی صاحب کو بعض
اوقات اوقات اپنے بازو سے بٹھاتے اور بعضے اوقات بکمال بے تکلفی اور ترحم
کے اون کو کرسی پر بٹھاتے اور آپ فرش پر بیٹھتے اس قدر تعظیم مولوی صاحب کی
محض بسبب علم اور تقریر منشیانہ اونکی تھی ایک روز مولوی صاحب سلطان کی ملاقات
کو آتے معمول مین چند دقیقے برآمدی سلطان مین دیر ہوئی اوس کے مکافات مین
سلطان ایسا اخلاق کریانہ اپنا ظاہر فرمائے کہ بذات خود مولوی صاحب کے
دو پھول ہاتھ مین لیکر آئے اور مولوی صاحب کو فرمائے کہ ایسے پھول آپکے ہند مین

ہوتے ہین مولوی صاحب نے جواب دئے کہ ایسے پھول ہند مین دیکھنے مین نہین آئے
سلطان نے فرمائے کہ ہند ہی سے ہمارے پاس آئے ہین مولوی صاحب نے
جواب دئے کہ شاید کسی بڑے انگریزی باغ مین ہون گے مولوی صاحب کو دو تمغے
سلطان کے طرف سے عنایت ہوئے اور ایک خلعت عنایت ہوے ایک جبہ باناتی
کہ اوس کے اطراف اور بجانب پشت کارکلابتونی عمدہ ہے اور ایک کلاہ ترکی خود
سلطان کی خاص پہنی ہوئی اوس پر عمامہ بندھا ہوا اور ایک فرمان سلطانی بھی
مولوی صاحب کے نام سے صادر ہوا کہ اوس مین مولوی صاحب نہایت اعزاز
واکرام تھا اور لقب پایہ ملکی اون کا اوس مین مندرج تھا محرر اوراق سب کو بچشم
خود دیکھا مولوی صاحب کو سلطان کے طرف سے اس امر مین بھی اصرار ہوا کہ
جو تم علامت چاہو لو مولوی صاحب اس امر سے بھی انکار رہا ایک روز مولوی
صاحب نے سلطان سے کہے آپکے مزاج مین ایسا تواضع اور انکسار ہے کہ ایک
ادنے سپاہی کے مزاج مین ایسا انکسار نہو گا سلطان نے جو اس کا جواب دئے
کہ خودبینی اور خودپسندی کے دو سبب ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ خودبینی اکثر قوم ارذل
مین ہوتی ہے دوسرا یہہ ہے اکثر اگردش زمانے سے اون کو مفلسی عارض
ہوجاتی پھر جب اون کو دولت حاصل ہووے بباعث دولت نوامدات کے
اون کی مزاج مین عجب بہت ہوتا ہے حق تعالے نے یہ دو امر سے بھی مجھکو
بچایا دستخط سلطان کے فرمان وغیرہ پر ہوتی ہے طرز دستخط سلطانی کا
یہہ ہے کہ دستخط مین نام سلطان کا اور بعد نام کے نقطہ مظفر یا بطرز طغرا
بصورت شاخ شجر کے رہتا ہے عادت مہر سلطانی کی جاری نہین چنانچہ فرمان

ذکر کیفیت دستخط سلطانی کہ جو فرمان وغیرہ پر ہوتی ہے

سلطانی پر دست خاص سلطان سے دستخط بھی اوسکو بچشم خود محرر اوراق
نے دیکھا معلوم ہوا کہ سلطان کا خط نہایت عمدہ بطرز ثبت طغرے ہے اور سکہ
سلطانی کی ایک جانب بھی دستخط سلطان کی رہتی ہے وجہ تسمیہ لفظ مظفر باد
سلطان کی دستخط رہنے کا یہہ معلوم ہوئی کہ اجداد مین سلطان کے رکھے سلطان کو
مولانا روم علیہ الرحمہ صاحب مثنوی نے بوقت تخت نشینی کے اپنے ہاتھ سے
خلعت پہنائے اور اوسوقت مظفر باد ارشاد فرمائے جب سے سلاطین عثمانیہ مین
لفظ مظفر باد اپنی دستخط مین تبرکا تیمنا شریک رکھتے ہین اور الی الان خلعت پوشی
سلطنت ہاتھہ سے اولاد مولانا روم علیہ الرحمۃ کے ہوتی ہے اور اون کے واسطے
دولت عثمانیہ سے معاش بیش قرار مقرر ہے پاشا جو شیخ الحرم مدینہ طیبہ کا ہے حال
اونکا باب دوم مین مذکور ہوا ابکچہہ تھوڑا سا حال شیخ الحرم مکہ معظمہ ہے بیان کیا
جاتا ہے پاشا جو شیخ الحرم مکہ مین نام اونکا عثمان پاشا ہے اور اونکو والی جدہ کہتے
ہین باعث لقب والی جدہ ہونے اونکا یہہ ہے کہ بندوبست سلطنت عثمانیہ مین جدہ صدر مقام
ممالک عرب قرار دیا گیا یعنے ملک یمن وغیرہ جو ماتحت حکومت سلطان ہین اور جہان
جہان سلطان کے نائب ملک عرب مین ہین جدہ سے تعلق رکھتے ہین اور حرمین شریفین کی
خدمت بھی جدہ سے متعلق ہے اسی باعث سے شیخ الحرم مکہ ہرچند کہ واسطے حصول سعادت کے
مکہ معظمہ مین رہتے ہین مگر اونکو والی جدہ کہتے ہین پس عثمان پاشا جو حال والی جدہ ہین وہ نہایت
ضابطہ و منتظم اور مرد مسلمان ہین چند مدت سے جدہ وغیرہ مین بعضے لوگ کئی قسم کے حیلوں سے
افعال ناجائز کرتے ہین اور بیع مسکرات بھی خفیتاً کرتے تھے پاشا موصوف نے بہت
لوگون کو گرفتار کیا اور اون کو سزائے سخت دیا اور حرمین شریفین وغیرہ مین اشتہار

جاری کیا جو لوگ فعل نامشروع مین مبتلا ہون گے اون کو سزا سخت دیجاویگی
یہہ پاشا سلطان کے مقرب اور مورد عنایت ہین اون کے واسطے فی الحال
سلطان کے پاس سے تمغا اور فرمان آیا اور اوس کی خوشی مین مکہ معظمہ مین روشنی
کی گئی اور مسموع ہوا کہ یہہ پاشا سلطان سے عہد لیا کہ تا دم زیست مکہ معظمہ مین
رہون ایسے پاشا کے عہد مین صفائی اور روشنی راستہ ہائے مکہ معظمہ مین جاری
ہوئی اور مقام منے مین ایام حج مین بباعث گرنے آلایش شکم اور سریے قربانی
راہ مین نہایت بدبو رہا کرتی تھی اس پاشا کے عہد مین انتظام صفائی راستہ ہائے
منے کا ہوا فائدہ پاشا لفظ ترکی ہے معنے اس کے سردار یا حاکم ہوتے ہین
سلطان کے طرف سے یہہ لقب حکام صوبجات سلطانی کو ملتا ہے احوال سلطان
جاں اور شیخ الحرم کا بتفصیل لکھے گیا تاکہ اس زمانے کے سلاطین اہل اسلام
اور مومنین کو اوس کے دیکھنے سے ہدایت اور توفیق ہووے وما توفیقی
الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وصلی اللہ علی سیدنا محمد واٰلہ
واصحابہ وسلم خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم
بحمد اللہ والمنۃ اختتام اس کتاب کا چھٹی ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۱ ہجری مین ہوا
ناظرین سے یہہ امید ہے کہ مولف کے واسطے حسن والدین کی دعا کرین

صحت نامہ فلاح الکونین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۲	۸	باری	ہادی	۱۸	۷	فارسی	فاسی
″	۱۳	ہوی	ہووسے	۱۹	۱۷	ین	مین
۳	″	کہ	تاک	۲۱	۵	حضرہ	حفرہ
۴	۱۱	نرہی	رہی	۲۳	۱۱	گیا	کیا
۵	۱۷	رکھنکر	رہکر	۲۶	۱۴	الفقراء	الفقر
″	۱۹	دلاادت	ولاۃ	۲۹	۶	مردہ	مردہ
۸	۱۵	اللبان	طورلبان	۳۱	۱۲	″	″
۹	۱۶	ہواکری	طواف ہواکری	۳۳	۱۴	پس اندر	پس مین اندر
۱۰	۰	تہا	نہ تھا	۳۷	۱۸	ہررہ روب	ہر روز و شب
۱۱	۵	خرخ	خرچ	۲۱	۱۰	زوایت	روایت
″	۱۴	محمود خان	عبدالمجید خان	۲۴	۱۲	اہن	ابن
۱۲	۴	سی ہوا	سی پیہ ہوا	۲۶	۱۸	نحالفت	مخالفت
۱۳	۱۲	دہ	دو	۳۰	۱۰	سی صلی اللہ علیہ وسلم	سی حضرت صلی اللہ
۱۴	۴	پچھت	چھت	″	″	″	علیہ وسلم سی
″	۱۷	ازرعی	خوارزمی	۳۲	۶	ابوزغالی الثقیف	ابورغال یا
۱۵	۵	ندوی	ندوہ	″	″	″	ابوثقیف
۱۶	″	ثمیں	ثمن	۳۲	۱۴	عبانہ	غبار
۱۸	″	خرورہ	خوردہ	۳۸	۱۰	بریں	بیس

۳۹	۲	للمحاج	للمحاج	۵۵	۱۲	عرض	عریض
״	״	للحاج	الحاج	۵۶	۱۳	طریق کہ تہا	طریق منا
״	۵	اوتکی	اونکی	״	۱۴	طہرہ	مطہرہ
״	۲	علمام	غلام	۵۷	۵	علیہ السلام	علیہم السلام
״	۷	اواوہ	ارادہ	۵۹	۱	روانی	روانگی
״	۱۸	داقطنی	دارقطنی	״	۱۰	ملکہ	مکہ
۴۰	״	مں	مین	۶۱	۳	اصر	اور
۴۳	۱۸	״	״	۶۵	۲	یل	بل
۴۸	۱۵	سے	سے	۷۲	۵	ارضی اہد	رضی اللہ
״	۱۸	ارامد	زاید	۷۳	۱۸	تحقو	تحققوا
۴۹	۲	جلو	جو	״	״	تیل	نیل
۵۱	۱۶	ملکہ	مکہ	۷۶	۹	دو	دور
״	۱۷	״	״	۷۷	۱۲	هن	عن
۵۲	۱۳	لنگر	کت گر	״	״	المقصار	للقصار
۵۳	۶	سبہ	سنیہ	״	۱۴	دالربا	دلربا
״	۶	چار	چچار	״	۱۶	فی عواقبہ	فی عواقبہ
״	۱۰	داخل کعبہ	داخلی	۷۸	۳	فرض	فوض
״	۱۳	اجو دبام	اشو دمام	״	۴	باسماگیا	باسپنا بنیا
״	۱۷	اذور	اود	״	۵	تدمنی	مضی
۵۴	۸	مجمسی	مجتبی	״	۷	تیلی	یئیں
״	۱۵	عالی	علی	״	۱۰	بالاترشا	بالرضا
۵۵	۷	بعض	بعضہ	۸۱	۱۳	بجایک مرتا	بجا پسندتا

۸۳	۹	خان	خاقی	۱۱۳	۱	لیجا دگی	لیجا دینگی
〃	۱۷	تذکرہ	تذکیر	۱۱۴	۵	جوہرالمنظم	جوہرالمنظم
۸۳	۱۲	مدینہ طیبہ لیکن	مدینہ طیبہ ہی لیکن	〃	۶	جوہرالمنتظم	جوہرالمنظم
۸۸	۹	مستدرک	مستدرک	〃	۱۷	بغولیسی	بغوبیسے
۹۱	۱۳	یہ	یہہ	۱۱۷	۴	نفس	نفیس
〃	۱۹	رویہ	روپیہ	۱۲۰	۳	متات	متمات
۹۴	۶	مکہ مدینہ	مکہ اور مدینہ	۱۲۱	۱	کثیرانشتیاق	کثیرالاشتیاق
〃	۷	جل	جبل	〃	۲	سنہ	سینہ
〃	۱۲	یکقسم	ایکقسم	〃	۸	فالا	تالا
۹۸	۱۴	یہ	یہہ	۱۲۲	۹	اتام	آتام
۹۹	۱۴	ظاہر	بظاہر	〃	۱۴	ظاہرین	ظاہرین
۱۰۱	۹	انکیرہ وز	ایکیرہ وزدہ	۱۲۳	۷	دادی	وادی
۱۰۴	۳۰	ٹبڑی	بڑی	۱۲۴	۱۴	التقا	اتقار
〃	۵	سوت	موت	۱۲۵	۵	تجویکیم	بجویکیم
۱۰۸	۷	اسحدیث	اس حدیث	۱۲۹	۱۲	اللموسنین	للموسنین
〃	۱۶	من الغاب	من العذاب	۱۳۱	۳۰	اس عالمیان	اس حرمت عالمیان
〃	۱۷	النافق	النفاق	۱۳۲	۱۵	وتقوا	واتقوا
۱۰۹	۹	شخص	جو شخص	۱۳۳	۱۰	اور دو وزر نو	اس الملک ذوالنون
۱۱۰	۴	مفظ	ممقط	۱۳۴	۱۱	وامت	واجب
۱۱۱	۵	بیبی	بیبی	۱۳۵	۱۰	برو. عرض کرنا	پیرو دو عرض کرنا
〃	۱۵	بروایت	بروایت	۱۳۹	۱	تناج	نتائج
۱۱۴	۴	ثبت	پر نسبت	۱۴۰	۱	براثت	برات

۱۴۰	۱۰	دعارودنحم	دعارغم	۱۷۳	۶	کنی ابیات	کنی اشک
۱۴۵	۹	کام	کلام	//	۱۲	المدنبین	للمذنبین
۱۵۳	۳	والحقه	ولحقه	//	۱۴	بشرا	بشیرا
//	۴	وعدك	وعدته	//	۱۵	للعالمین	للعاصین
//	//	واجره	واجزه	۱۷۴	//	لهم	لیهم
//	//	//	//	۱۷۵	۹	بدا المولوی	ية لمولوی
//	۱۹	لحاالدین	لخاالدین	//	۱۵	حجا	حجاج
۱۵۴	۱۳	سرجالی	سب جای	//	۱۶	طرف	طواف
//	۱۴	فاصل	فاضل	۱۷۶	۳	اورتو	اورتوقیر
۱۵۵	۱	اوررسایل	اوررسایل	//	۸	کبھی	کسی
//	۴	بعدتنبیه	بعدنیت	//	۱۱	اوسے	اوسنے
۱۵۶	۱۶	نوشتکو	نوشته کو	//	۱۵	شفاعقی	شفاعتی
۱۶۱	۱۷	پوررباپ	پوری باپ	۱۷۷	۴	ایکہال	ایکحال
۱۶۳	۴	افضلیتا	افضلیت کا	۱۷۸	۳	ائی	دئی
۱۶۶	۳	علی محمد	اعلط محمد	//	۴	سنه ۲۲۳	سنه ۶۲۳
//	۷	کماانعت	کماامنت	۱۷۹	۷	تمم	تم
۱۶۸	۱۱	البعثة	البعثه	//	۱۹	نرکها	رکها
۱۶۹	۱۳	المرسیلة	الوسیلة	۱۸۲	۱۸	سرنگان	سرنگان
//	۱۵	والعثه	والعبثه	//	۱۹	االرشاد	ارشاد
۱۷۰	۹	هوالداب	والدواب	۱۸۳	۶	کسر	کبر
//	۱۱	من خنین	من حنین	۱۸۴	۳	اسواقی	اسواقی
۱۷۱	۴	بهد	بها	//	۱۰	ملا	مله

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۸	۱۹	بارش پر	بارش پر	۲۱۳	۳	امداد باحسان	امداد باحسان
۱۸۵	۱۱	بسرمین	سرمین	رر	۱۴	مین تو	مین گیا تو
رر	۱۹	درمیانی	درمیان سے	۲۱۶	۱۲	نبار	نبار
۱۹۰	۳	لہو	کہو	۲۱۷	۷	تاثیر جمید	تاثیر جمیلہ
رر	۱۸	امیہ	امید	۲۱۸	۱	نبا اسلطان	نبار سلطان
۱۹۱	۳	ال	اہل	رر	۳	یکیوم	الیکیوم
۱۹۳	۱۱	ہاقین	حافین	رر	۱۱	دو ناموں	دو آدمیوں
۱۹۴	۲	نافرمانبرداری	نافرمانبرداری مین	۱۹	۱۲	سنادقہ	زنادقہ
۱۹۵	۴	عبارت	عبارت	۲۰	۱۲	ستب	شب
رر	رر	المصر	البصرا	رر	۱۷	رین	زین
۲۰۲	۲	سہ	یہہ	۲۱	۵	مجبور	مجبور
رر	۴	ایک قطعہ	ایک قصہ	رر	۶	حسر	حشر
۲۰۳	۵	ال	مال	رر	۱۴	مہوری	محمودی
۲۰۴	۵	موااہی	ہوائی	۲۲۳	۴	عالی	جالی
۲۰۶	۹	موانا	ہونا	رر	۵	قبضہ	قبضہ
رر	رر	ہین	مین	رر	۱۰	روانی	رواقی
۲۰۷	۱۹	ہمراہ	ہمراہ لیوی	رر	۱۵	زیارت	زیارت
۲۱۰	۵	جاریع	جاری	رر	۱۴	نقشہ	نقشہ
رر	۶	اوس پہ	اوپر	رر	۱۹	سی	سی
۲۱۳	۱	عباس	عباسی	۲۲۴	۸	قدر	قدر
۲۱۳	۳	لی	نی	رر	رر	ہو	جو

۲۲۴	۱۲	رتی	آہنی	۲۲۴	۱۸	ن	اونکی
〃	۱۵	دوپائی	دوپاٹی	۲۴۶	۸	محراب	محراب مین
〃	۱۸	سنتی	سنتہ	〃	۱۸	کمانون	کمانون پر
۲۲۵	۱	نابدود	سدود	۲۴۷	۱۹	مین	مین اختلاف ہی
۲۲۷	۱۹	بلعند	بلند	۲۴۸	۸	حبس و	حبس وقت
〃	〃	نقشدر	نقشدار	۲۴۹	〃	گیگی	کہتکی
۲۲۹	۴	بلمد	بلند	〃	۱۲	مدرسہ عمر سلطان	ہذا اسنہ عمر
〃	〃	مد	قد			مراد	سنۃ ثمان
۲۳۰	۱۸	مالین	بالین				وسبعون وتسعمایۃ
۲۳۲	۱	قبہ	صندوق	۲۵۰	۱۰	مربع بات	مربع اٹھہ ومن
۲۳۵	۱۷	اور رصاص	اور رصاص	۲۵۱	۱	یشت	پشت
۲۳۶	۹	وحسن بن	وحسن بن حسین	〃	۳	عمدہ	بچہید
۲۳۸	۱۳	اسل	اصل	۲۵۱	۱۹	قبر	قریب واقع
〃	۱۶	سان	جہان	۲۵۲	۱۴	مسجد سے	مسجد تک
۲۳۹	۸	سکا	اسکا	〃	۱۶	باب النسا	باب النساء
〃	۹	باب	باز	〃	۱۹	زیب	زینبیہ
۲۴۱	۱۲	کمان تونک	کمانو تک	۲۵۴	۱۲	باقین	خاقین
۲۲۹	۱۴	تعب	تعبی	۲۵۶	۴	ازان	اذان
〃	۱۹	اوپر	اوپر	۲۶۰	۱۹	اس کا	اون کا
۲۴۴	۲	سازہ	سادہ	〃	〃	نصب	نسب
〃	〃	مخص	مخصص	۲۶۱	۵	دوستزن	دو ستون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۱	۱۱	بہت	بہت	۲۷۱	۱۶	سنبز سنبز	سبز
۲۶۳	۵	ادان	اذان	۲۷۲	۱۵	کہ نجہائی	کونجہائی
۲۶۴	۱۰	بیقا	بیقدر	۲۷۳	۴	مطالین	بطالین
۲۶۶	۸	درہ اور	درہ بہی	۲۷۴	۱۳	لوگ پرہ اسطے	لوگ واسطے
۲۶۷	۱۴	نیویہ	نبویہ	״	۱۵	روخن	روغن
״	۱۸	رکہکر	رکہکر	۲۷۵	۱۲	مجنیذی	محیدی
۲۶۸	۴	شہرہ	بہرہ ور	״	۱۶	تک اوراعوات	تک اغوات
״	״	سوئے	ہوی	۲۷۶	۱۲	جو کچھ	جو کوئی
״	۱۱	رہے لی	رہیگی	۲۷۹	۱۵	لاہ لا	لاوتی
״	۱۲	دربارگا	دربارگا	״	۱۶	لبا	الالباب
۲۶۹	۳	کمر	کمر	״	۱۹	لایمان	للایمان
״	״	فریاد جامہ وار	فرد یا جامہ وار	۲۸۰	۱	و توقنا	وتوفنا
״	۱۰	اسوقت کے مین	اسوقت مین	״	۱۲	لااخوانا	لااخوانا
״	۱۴	داخلہ	داخلے	״	۱۹	من انفسکم	لا انفسکم
״	۱۹	اوپس	اوس کو	״	۷	احبلہ اللہ	احلبسہ اللہ
״	۲۱	لیس	لوس	۲۸۲	۳	واللہ	والیہ
۲۷۰	۱۰	توقیرات	توقیراون	״	۱۰	وخالفتنا	وخالفتنا
۲۷۱	۳	التوشف	التوشہت	״	۱۳	ولوالدیم	والدایم
״	۹	اس کی	اوس کو	״	۶	آستی	آسی
״	״	تعویقں	تفویض	۲۸۲	۱۵	ولعانتھتا	ولعامتا
״	۱۴	سلطان خوج	سلطانی خوجی	״	״	والجمیع	وبالجمیع

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۸۳	۳	نقیره	نقره	۲۸۶	۱۵	اصله	احبه
//	۱۴	والابواب	ولاابواب	۲۸۷	۲	سراه	سواه
//	۱۷	تکشف	تکشف	//	۱۰	ادل	ادل
//	۱۹	اعصر	اعتصر	۲۸۸	۴	هارم	هادم
۲۸۴	۲	المقصل	المظلل	//	۵	الفناح	الفتاح
۲۸۵	۱	الازوار	الاوزار	//	۱۶	فی صدورکم	انفسکم
//	۲	بحا	بجار	۱۵۰	۶	لاصیعکم	لاضیعکم
//	۴	والتذکار	والتذکار	//	۱۱	لعاکم	هناکم
//	//	یحق	یخلق	//	۱۲	لعصل	التفضل
۲۸۵	۷	وامرهاده	واحدها	//	۱۳	اسواب	البواب
//	۸	وسلام	وسلم	۲۹۰	۱۳	وسطن	وشیطان
//	۱۰	لمن لانا	لمولانا	//	۱۹	المرا	الحشرات
//	۱۱	تعی	تفنی	//	۱۱	تسک	تسکب
//	۱۳	بلقا	یلقا	۲۹۳	۲	الیس	رئیس
//	//	وب	دقا	۲۹۱	۳	علمو	عظمو
//	۱۴	دالله	لاالله	//	۹	لعاء	لقاء
//	۱۶	تحکم	محکم	//	۱۶	ارض	الارض
//	//	امانتنا	اباته	//	۱۸	سر	خیر
۲۸۶	۲	دابرالعالمین	واتر العالمین	۲۹۲	۳	والنمیمة	والنمیمة
[illegible]	[illegible]	اسوتی لااله	لاالله	۲۹۴	۱۰	ویسطے	والسطے
//	۲	المستعان	المستعان	۳۳۰	۱۵	مجوزه	المجاز

۳۳۰	۱۹	پر	پہر	۳۵۴	۷	نقر	تقرر
۳۳۱	۲	سمرک	تبرک	″	۹	حلقہ ہو	حلقہ پر
۳۳۲	۲	اکا	مالکان	″	۱۲	جیبے	جیسے
۳۳۴	۱۷	بانس	باسن	″	۱۴	مسموم	موسوم
۳۳۷	۱۰	اوسی	آدی	″	۱۹	لوں	نون
۳۴۲	۶	سا	سام	۳۵۵	۵	اشاد	ارشاد
۳۴۴	۳	ہر	پہر	۳۵۶	۱۹	راویہ	زاویہ
″	۱۱	غروب	غرب	۳۵۹	۱	اکو	اونکو
۳۴۵	۱۰	حرش	حوش	۳۶۵	۴	ہواگئی	ہوگئی
″	۱۱	حوس	حوش	″	۱۰	سی	بھی
″	″	″	″	″	۱۵	بجارہ	بخشارہ
″	۱۴	خوش	حوش	″	۱۶	اوس	روس
″	۱۳	ودرقبہ	ودرمہ	۳۶۸	۱	قطع رعایت	قطع نظر رعایت
″	۱۵	سوازوپنیہ	سواد و درپیہ	″	۱۲	شکر	سُکر
۳۴۸	۷	شکر	سکن	۳۷۷	۴	نعل	نول
۳۴۹	۳	مناقہ	مناخہ	″	۱۸	ہوی	ہودی
″	۸	مالس	عسالبین	″	۱۹	سح	شرخ
″	۱۷	حوس بامروت	خوش اخلاق بااثر	۳۷۸	۱۲	دوسو جلد جلد	دوسو چودہ جلد
۳۵۱	۱۸	نیبر بہدف	تیر بہدف	۳۸۲	۱۴	مدرسون منگل	مدرسوں میں جنگل
۳۵۳	۱۱	ہروو ز	ہرروز	۳۸۰	۱۳	ان کے	بعد ان کے
″	۱۲	ہوسے	ہوستے	″	۱	ہین	مین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸۳	۱۶	اور آو	اوراو	۳۹۲	۱۱	مزاج ابا	مزاج فقیر زادہ
۳۸۵	۴	تقسیم ہوتے	تقسیم نہین ہوتے	۳۹۳	۲	اون سے	اوسی
؍؍	؍؍	سیک	ایک	؍؍	۴	خواجگان	خوجگان
؍؍	۹	بسیر	بسیری	۳۹۵	۷	نفقیرکو	نفقیرکے
؍؍	۱۰	ہی کم	سی کم ہین	۳۹۶	۱۴	درخواست	برخواست
؍؍	۱۸	خدمت کرازی	خدمت گذاری کرتے	۳۹۷	۱۷	یواب	یواب
؍؍	؍؍	مگراو ہان	مگرو ہان	؍؍	۱۹	پیرا ہے	پڑا ہے
۳۸۶	۲	ہدایت الامت رسول	ہدایۃ لامۃ الرسول	۳۹۸	۶	اگر	انکر
؍؍	۳	خاک	خاک	؍؍	۱۴	باز رہا	باز نرہا
؍؍	۵	سنہ ۱۲۸۵	سنہ ۱۲۸۰	۳۹۹	۶	در مہنر	در سر
؍؍	؍؍	اقدام برکت	اقدام مبارک	۴۰۱	۸	آثار	آتا
؍؍	۸	تعلم	بعلم	؍؍	۱۴	دی	ذی
؍؍	۹	یہ اسوقت	یہہ کہ اوسوقت	۴۰۲	؍؍	علہ	غلہ
؍؍	۱۹	بہی	تہی	۴۰۳	۱۴	ہین ہین	ہین
۳۸۸	۵	کے طلب	کے طرف طلب	۴۰۴	۵	مصرودکا	اونکا
۳۸۸	۱۶	لوہم	توہم	؍؍	۶	صورت	بلدہ
؍؍	۱۸	ہندی	ہونیکی	؍؍	۸	محودہ	خودبخود
۳۸۹	۸	سی	یہہ ہی	؍؍	۱۲	لیے	لیٹے رہنے
۳۹۰	۳	کنا	لنا	؍؍	۱۵	اوان	اون
۳۹۱	۱۲	لیس	بس	۴۰۵	۶	حالت سی تہیر	حالت سے کیسی سیڑی
؍؍	۱۶	کرحضرت	کہ بغیر حضرت	؍؍	۱۵	عارضی	عارضی

۴۰۶	۳	غسل	غسل	۴۱۶	۱۴	رناط	رباط
۴۰۷	۵	گاڑی	کاڑی	۴۱۷	۵	برادر	بردار
//	۱۸	سنور	شور	//	۱۴	اوملحق	اور ملحق
۴۰۹	۷	تزیار"	زیارت	//	۱۵	صریح	ضریح
//	۱۲	کہتے ہین	کہتے ہین کہ نین	۴۱۸	۹	موزنین	موذنین
۴۱۰	//	بوتیاتو	ہین تو	//	۱۴	قراعت	قراءت
۴۱۱	۶	بلطورہین	ظہورمین	//	۱۷	موزن	موذن
//	۱۲	سخت	سخنت	۴۱۹	۵	کرکے	کرنے کی
//	۱۳	دلق	دق	۴۱۹	۷	انقضائی	قضاء
۴۱۲	۱۴	پاس	پاس	//	//	حاجت کا	حاجت کو
۴۱۳	۱۷	سنہ ۱۹۴	سنہ ۱۴۹	//	۵	پہر	پہر
۴۱۴	۱	کسرلی	کسری	۴۲۰	۱	قام	مقام
//	۴	بامراللہ	مقتفی بامراللہ	//	۲	اپ سنے	اپنے
//	۱۱	امراللہ ابوعبداللہ	مقتفی لامراللہ	۲۱	۳	نہین ہو	نہین ہے
//	//	—	ابوعبیداللہ	۴۲۲	۱۹	سید سلمان	سید سلمان
//	۱۴	اروہ	ارادہ	۴۲۳	۱	پیر عبدالرحمٰن	پیر عبدالرحمٰن
//	۱۵	براد	داد	//	//	سید میر علی صاحب	پیر سید علی صاحب
۴۱۴	//	داد فریادرس	داورس فریادرس	//	۴	مسلمان	سلمان
//	۱۸	شہر نداث	شہر شیر ندابت	//	//	میر سید علی	پیر سید علی
۴۱۵	۱۱	اشتباط	استنباط	//	۷	پیر عبدالرحمٰن	میر عبدالرحمٰن
۴۱۶	//	نیدوشس	روشن	//	۱۰	//	//

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲۴	۷	ادس	ادس مین	۴۳۴	۱۶	ملازم	طعام
۴۲۵	۱	وقت دجلہ	وقت طغیانی دجلہ	،،	۱۸	پہ نقیب	پیر نقیب
،،	۱۰	تہوڑی اور	تہوڑی دوسری قوم	۴۳۵	۸	بودہ انتکار	بودہ ست انتکار
،،	۱۵	کلہ	کلمہ	،،	۱۰	جلوہ صمد	جلوہ صمد
،،	۱۷	یوم	نوم	،،	۱۱	دند	دبر
۴۲۶	۵	سلالہ ولین	سلالۃ الیسین	،،	،،	بران	مران
۴۲۷	۸	قسر	قمبر	،،	۴	نیشا شفت	بنشاشت
۴۲۸	۳	پاین	پائین	۴۳۸	۱	تمود	نمود
،،	۳	ینود	یہود	،،	۳	الغرق	الغریق
۴۳۰	،،	خام	خادم	،،	۱۲	یک	ایک
۴۳۱	،،	برہان وسکین	برہان مسکین	۴۴۰	۵	تعداد شرایف حاضر	تعداد تشریفین حاضر
،،	۴	تزکی بخوبی	ترکی مین بخوبی	۴۴۱	۴	روضہ اطراف روضہ	اطراف روضہ
،،	۸	لاتے ایک	لاتے ہین ایک	،،	۱۷	جواب سلام	جواب سلام
،،	۱۷	ادن کی تعبیر	ادنکی تقریر	۴۴۲	۲	جانب سی ہی حاوین	جانب سے ہی خاوین
،،	۱۹	حق تعالی لے	حق تعالی نے	،،	۱۹	دور	دور روپیہ
۴۳۳	۱	اشیاد	اشیاء	۴۴۳	۲	دیوانی یا مصری	استنبولی یا مصری
،،	۱۷	امورات امورت	امورات	،،	۳	امر	اور
۴۳۴	۱	سکتے	سکتے ہین	،،	۵	فزات	قرات
،،	۵	فہم ہین	فہم ہین	۴۴۴	۳	فزات	فراست
۴۳۴	۴	طشت سے	طشت مین	،،	۱۱	کیرملا	کربلا
،،	،،	چوبین اور	چوبین پر کوتے ہین	،،	۱۹	الوہی	شنیونسے

۴۴۵	۱۹	نکجانب	ایکجانب	۴۶۱	۶	نقہ عبداللہ بن	ثقہ باللہ و
″	۶	اطراف اہین	اطراف مین	۴۶۱	۱۵	ابن اوریہ	اور بیضہ
″	۷	لبیان	بیابان	″	۱۰	ابن اور	ابن جوزی او
″	۸	بیہاتہہ	ساتہہ	″	۲۰	امام مالک بین	امام مالک
۴۴۶	۳	جوبین	چوبین	″	۳	نقیہ	فقہ
″	۱۰	طلرف	طرف	″	۱۱	شفیان	سفیان
۴۴۷	″	دوسہی	دوسری	″	۱۳	مین	تین
۴۴۸	۱۲	چوہین	چوبین	″	۱۹	تغنیت	تصنیف
۴۴۹	۳	بسبب وہور	بسبب مرور دہور	۴۶۳	۱	طریق مین	طریق مکہ مین
۴۵۱	۵	کارزار لبنی مین	کارزار مین لیبی	۴۶۴	۱۹	کسر	کبیر
۴۵۴	۷	لکہی	لیکی	۴۶۵	۱	اماء سہ	انا تنعہ
″	۱۰	بوی	لوی	″	″	لا یقطع	لا ینقطع
″	۱۳	چوانس	چالیس	۴۶۶	۲	پررا	پیدا
۴۵۶	۱۴	جمادی ولاول	جمادی الاول	″	۳	محبطی	محیطی
۴۵۷	۱	بعدیزید بن معاویہ	بعد یزید بن معاویہ	″	″	قاعل	قایل
″	″	اینا یزید	ابن یزید	″	″	تنکلیف	تکلیف
۴۵۹	۳	کی کوئی	کئی	″	۶	مومنین بر	مومنین کو
″	۱۰	کمفیت	کیفیت	″	۱۵	سیتنا	سیدنا
۴۶۰	۱۸	وجہ اطہ باب	وجہ یہ ہے کہ ارباب	۴۶۷	۲۶	خشیر	خسر
۴۶۱	۹	ذالجہ	ذوالحج	″	۱۶	شقت	مشقت
″	۲	سسی	نقش	۴۶۸	۶	اسمار	اسمار

۴۶۸	۸	سامن رای	سرمن رائی	〃	۱۹	باعوث	باعث
〃	۹	کہ	کذا	〃	〃	قرب قیامت ہی ہیں چند	قرب قیامت ہیں چند
〃	۱۲	خلفار	خلفاء	۴۷۵	۱	مناسب	مناسبت
〃	۱۹	ست	سنت	〃	۲	ماردت ماروت	ہاروت و ماروت
〃	〃	قران پر ہین	قرآن پر	〃	۲	عقیدہ خلق	عقیدۂ خلق
۴۶۹	۴	انارث	انارت	〃	۱۰	کئی جاوین	کئی جاوے
〃	〃	صابرہ زیادہ نہین	صابرہ اوس سے زیادہ نہین	〃	۱۲	بیرندہ	پرندہ
〃	۱۰	سر پر	سر پر	〃	۱۴	صاحب	صاحب مذہب
〃	۱۹	سعجب	متعجب	〃	۷	صاحب خبر	صاحب خیر
۴۷۱	۹	روغن ہی	روغن ایسا ہی	۴۷۶	۸	اون ہی	اون سے
۴۷۲	۳	ہین	تہی	۴۷۷	۱	عکم	حکم
〃	۴	اسراف اسراف	اسراف	〃	۳	عبداللہ	عبیداللہ
〃	۱۷	سثل	منثل	〃	〃	نبی عبد	نبی عبید
〃	۱۹	س	مین	〃	۵	شال	سال
۴۷۳	۱۵	نشانی	مین نے	〃	۹	طلحة المتوکل	طلحہ بن المتوکل
۴۷۴	۳	اونہون	اونہون نے	〃	۱۲	مہدی ساجد	مہدی جد
〃	〃	پوطی	پوچھی	۴۷۷	۱۲	خلفار	خلفاء عبیدیہ
〃	۹	جب جب	جب	〃	۱۴	دار الهندرہ	دار الندوہ
〃	۱۵	اون سے	اون سے کہا	۴۷۸	۳	والیس	والبس
〃	۱۷	کمرو	نکرو	〃	۴	امیون	آدمیون
〃	〃	دنہ	ورنہ	〃	۱۵	زمادہ	زیادہ ہوی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷۹	۳	احسام	اجسام	۴۸۴	۹	لدین اللہ	لدین اللہ
”	۱۸	سے سے	سے	”	۱۰	عفدالدولہ	عضدالدولہ
”	”	لیگیا	گیا	”	”	طالع	طایع
”	۱۹	تو بردبار	تو گیا بردبار	۴۸۴	۱۱	عفدالدولہ	عضدالدولہ
۴۸۰	۱۸	کہ	کہ	”	۱۲	”	”
۴۸۱	۱	ہین	سے	”	”	طالع	طایع
”	۷	اوزاور	اور	”	”	ہوا ہوا	ہوا
”	۱۰	الذموی	الاموی	”	”	طالع	طایع
”	۱۴	سیوطی	سیوطی	”	۱۶	”	”
”	۱۶	کہ مقولہ	کہ اوسکا مقولہ	”	۱۷	حسن بہتر	حسن بہترین
”	۱۸	خافت	خلافت	”	”	طالع	طایع
۴۸۲	۲	مدت خلافت	ضلع خلافت	”	۱۹	”	”
”	۷	زخشید	اخشید	”	۱۵	سات	ساتھ
”	۱۳	اپنی	اپنے	۴۸۶	۱۶	عبدبہ	عبیدیہ
”	۱۵	جزرہ	جزیرہ	”	۱۹	نظام	نظام الملک
۴۸۳	۲	سنہ ۳۱۵	سنہ ۳۵۱	”	۱۱	عبدیہ	عبیدیہ
”	۸	رندہ	زندہ	۴۸۷	۳	دامعانی	دامغانی
۴۸۴	۲	جوہر قاہر	جوہر قاید	”	”	بزدوی	بزدوی
”	۴	اخیرالعمل	خیرالعمل	”	۸	عبدی	عبیدی
”	۵	طالع اللہ	طایع باللہ	”	۱۱	خطیب	خطیب
”	۸	۔	”	۴۸۸	۵	منقتفی	مقتفی

۴۸۸	۹	آتصنا	آتشفا	۴۹۱	۱۲	رازہے	رازی
″	″	پائی پائی	پایا	″	۱۹	کرکو	اگرکوئی
″	۱۲	مقتفی	مقتفی	″	″	″	کہی
″	۱۳	″	″	۴۹۳	۱۲	اسدخلیه	اسد العاتیه
″	۱۸	عنباض	عیاض	″	۱۹	ستقیم	مستعصم
″	″	نحل	نحل	۴۹۴	۱	بالستہ	باسنة
″	۱۹	مقتضی	مقتفی	″	۹	اوس کے	اوس سے
۴۸۹	۹	بنی عبد	بنی عبید	″	۱۲	صلح	صلاح
″	۱۱	شید کوه	صعید کوه	۴۹۵	۳	موافق	موفق
″	۱۵	ضح	فتح	″	۴	اوروں کے	اونکی
″	۱۷	ہجری	ہجر یمین	″	۹	ظرف	طرف
″	۱۸	صاف مصریی	صاف مصری	″	۱۱	حال پوچھی	حال اونکا پوچھی
۴۹۰	۵	نبیام	قیام	″	″	پہونچتی ہی	پہونچتے تہے
″	۷	ابوالنجب	ابوالنجیب	″	۱۳	اون کے گوشت	اون کے جو گوشت
″	۹	علومین	علوینی مین	″	۱۴	استثنا	استثنا
″	۱۰	انبارت	اٰبارت	″	۱۷	بہت	بہت
″	۱۷	امسر	امر	۴۹۵	۲	پہہ	یہہ
″	″	پہہ	پہر	″	۴	لیئے	لیے
″	۱۴	ناصر الدین الصر	ناصر الدین الصر	″	۱۱	اور وکی پاس	اور لوگ اونکی پاس
″	۱۶	بیخ	فتح	″	۱۲	بیرا مقابله	بڑا مقابله
″	۱۵	مرغیانے	مرغینانی	″	۱۵	قایم بمقام	قایم مقام

٤٩٥	١٦	ہتنا	تنہا	٥٠٠	١١	علبہ	غلبہ
٤٩٦	٤	کہ اسی سال مین ہمدان	کہ ہمدان	رر	رر	اون مقابلہ	اونکا مقابلہ
رر	٥	اسیر	اثیر	رر	١٢	وطن	قطن
رر	٦	حام	عام	رر	١٨	اور ستار مقابلہ	اور تتارسی مقابلہ
رر	٧	قاضی	خاص	٥٠١	٨	ظاہر بامر اللہ	ظاہر بامر اللہ
رر	١١	فتل	قتل	رر	١٠	ملک طاہر	ملک ظاہر
رر	١٣	قصد	قصد	رر	١٨	نیفرر	مقرر
رر	رر	روزبجان	اذربیجان	رر	١٩	تیرار	قرار
رر	١٩	نواجي	نواجی	٥٠٢	١٠	آتنار	اثناء
رر	رر	اور اور	اور	رر	١١	باسد	بالہ
٤٩٨	١	کی	کئی	٥٠٣	٣	کنیر	کبیر
رر	رر	کائی گہوڑی گائی گہوڑی	کائی گہوڑی	٥٠٤	١٦	اپنا ملک	اپنے
رر	١٧	دمہ	ذمہ	٥٠٥	١	ہی شببہ مین	ہی شبیہ ہی
رر	١٩	ابی بجر	ابی بکر	رر	١١	بدر روتگی	بدر ویگی
٥٠٠	١	حسوقت	جس وقت	رر	١٨	سرما	شرعا
رر	٤	کری	کردی	٥٠٦	٣	لقب و اوسکی	لقب اوسکی
رر	٥	پا	پاس	٥٠٧	١٣	امیر سلطانی	امر سلطانی
رر	رر	مراسلہ بیجا او سطے	واسطے	رر	١٧	یعنی	یعنی
رر	٨	اور ایک امیر	اور امیر	٥٠٨	٩	جسرک	جرکس
رر	رر	المغری	المعزی	رر	١٨	دجلہ	دجلہ
رر	٩	مغربی	مغزی	٥٠٩	٥	بدر ازکشی	بدر الدین زرکشی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۰۹	۸	ستعصم	مستعصم	۵۱۸	۱۷	ثنانیا	ثانیاً
۵۱۰	۱۰	بوصبری	بوصیری	۵۱۹	۷	زمانہ اورمین	زمانہ امین
۵۱۱	۵	القاسم	القایم	״	۱۷	موکول	معزول
۵۱۲	״	اسیسے	اوسی	۵۲۱	۸	کھی	کیی
״	۱۷	بانی	باقی	״	״	عبدیہ	عبیدیہ
۵۱۳	۱	سمستالہ	سلمک	״	۹ ۱۷	عبداللہ عل فرات	عبیداللہ اعمال فرات
״	״	عبدالرخلیفہ	عبدالعزیز ابن خلیفہ	״	״	مطبع اللہ	مطیع اللہ
״	۳	المتوکل اللہ	المتوکل علی اللہ	״	۱۹	بارسال	بابراسال
״	״	بعد وفات	قبل وفات	۵۲۲	۳	والے مصرکے	والی مصر
״	۶	سنہ ۹۰۱	سنہ ۹۲۲	״	۲	دارالامارہ	دارالامارۃ
״	״	بیاسی	بائیسی	۵۲۲	۱۹	سہولب	لہولعب
۵۱۴	۷	چودہ فرعون ہوئی	چودہ فرعون والیے	۵۲۳	۸	طاہر	ظاہر
		والی مصر ہوی	مصر ہوی	״	۹	قاہرہ بسعر	قاہرہ بنصراللہ
	۴	اصفہان	اصفہان	״	۱۰	طاہر	ظاہر
۵۱۵	۴	روادت	روایت	״	۱۵	مہاج	مباح
״	۱۵	بادشاہ	بادشا	״	۱۷	مقتفی	مقتفی بامر
״	۱۴	رمن	زمن	״	۱۸	لکمہ دیا	لکھدیا
۵۱۶	۴	ماریہ القبطیہ	ماریتہ القبطیہ	۵۲۴	۱۴	اتبک	اتابک
״	۸	ہاتیہ مقوقس	ہاتیہ مین مقوقس	״	۱۸	حلسہ	خلیفہ
۵۱۷	۲	مرہ	فرۃ	״	۱۹	بہ	״
״	۱۵	رفاعہ	رفاعہ	״	״	ر	رہے

״	״	سر	پھر*	״	۱۴	قاطباطبائی	ذاتیبائی
۵۲۵	۱	طاہر	ظاہر	״	۱۵	״	״
״	۲	ذہ	دہ	۵۲۸	۳	تیا	تیار
״	۷	عد	عود	״	۴	ہرکہ	برکہ
״	۱۰	پہر	پہر	۵۲۸	۴	نہروران	نہروبان
״	۱۱	ازہالی	اڑہائی	״	۵	سقار	سقائہ
״	۱۳	مذکورسے	مذکورنی	״	۱۴	جرکہ	جرکسیہ
״	۱۷	لوحیا	پوچھا	״	۱۵	دہ دولت عثمانیہ	دہ شاخ دولت عثمانیہ
״	۱۹	سعر	مصر	۵۲۹	۱۵	قرنان	قرنان
״ ״	״ ״	ہو رادبر	ہوا برادر	۵۳۰	۸	۶۸۸۶	۶۸۶
״	״	ملک الساولی	ملک العادل	״	۱۶	تبام	نام
״	״	رالی	والی	״	۱۹	بہعار	بہ حیلہ
۵۳۶	۱	البخی	اللحمی	۵۳۱	۲	نصاری مصرف	نصاری مین مصرف
״	۳	ملک الشرف	ملک اشرف	״	۳	اوالاد	اولاد
״	۵	نصور	منصور	״	۷	بین	بین موی
״	۷	لاسین	لاچین	״	۸	ہازی	تمادی
״	۱۱	ملک الشرف	ملک اشرف	״	״	قصبہ	قصبۂ
״	۱۷	برفوق	برقوق	۵۳۲	۱۹ ۶	بادیہ تواتین	بابہریہ قوانین
۵۲۷	۵	میدبد	مؤید	״	۹	ادکی	اداکی
״	۱۰	الوسعبد	ابوسعید	״	״	پائی تخت	پائی تختہای
״	۱۴	الناصر	الناصری	״	۱۷	سقفہ	نصف

۵۳۲	۱	چپارہ	چپاہا	؍؍	۱۳	جاتے ہین	جاتا ہون
؍؍	۳	خادہین	خادم	؍؍	؍؍	سلطان کے ساری	سلطانکی پاس ہمارے
۵۳۵	۴	جوانی	جوالی	؍؍	۱۹	اکہ مین	اوس مین
؍؍	۸	مسلط	مسلط	۵۴۲	۱۶	وچلے جاتے ہین	وہ چلے جاتے ہین
؍؍	۱۹	سلک	ملک	؍؍	۱۷	سہ	یہہ
۵۳۶	۶	ماہ	ماہ	۵۴۳	۳	وزراکو	وزرا اور
؍؍	۸	سی	سی ہوا	؍؍	۴	زنانی	زمانے مین
؍؍	۱۵	سری	ہوی	؍؍	۲	چند	چندی
؍؍	۱۶	ادت	عادت	؍؍	۱۲	رہے	رہنے تک
؍؍	۱۲	عبدالحمد	عبدالمجید	؍؍	۱۳	دوا آہین	دوا آتا ہے
؍؍	۱۸	سے	اونہوںنے	؍؍	۱۶	ملطائف الحسل	ملطایف الحیل
؍؍	۱۳	نے	سے	؍؍	۱۸	سو	موسم
؍؍	۱۵	ہیویدا	پیدا	؍؍	؍؍	سردی گرما	گرما
؍؍	۱۷	عبدالمجید خان	عبدالحمید خان	۵۴۴	۲	جب	جیسا
۵۳۹	۷	افسوس افسوس	افسوس	؍؍	۸	سولہ	سولہ
؍؍	۱۷	تمب	تب	؍؍	۱۰	اسیرا	استریا
۵۴۰	۱۱	سلام کو	سلطان کو	؍؍	؍؍	یوسپیے	ٹوپی
؍؍	۱۴	اتنیدار اسطرس	دونوںمین جو باعث	؍؍	۱۴	کبرسی	کرسی
؍؍	؍؍	الفاظ موجود من	خبگنا وس کے	؍؍	۱۳	سولو لصحیب کا	استقبال اوسکا
۵۴۱	۹	پہر	پاہر	؍؍	۱۴	اوقات اوقات	اوقات
؍؍	۱۲	ابہت	بہت	؍؍	۱۸	کے	کے لیے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٥٤٤	١٨	کے	کے لئے	٥٤٦	٧	مسطر	مظفر
٥٤٥	٧	مولوی صاحب	مولوی صاحب کے	″	٩	جال	حال
″	٩	خدامت چاہو	جو خدمت چاہو	″	١١	باب	ناب
″	١٢	جو اس کا	اسکا	″	١٧	ضابطادر	ضابطہ اور
″	١٧	ہوتے رہتے	ہوتی ہے	″	١٨	ہین	عتی
٥٤٦	٣	بطرز ترتیب	بطرز مثلث	٥٤٧	٥	ایسے	او نہین

صحت نامہ اغلاط ہندسجات کتاب فلاح الکونین

ہندسہ صحیح	ہندسہ غلط	بعد کس صفحہ کے بعد ہندسہ غلط واقع ہوا
١٢٢	٢٢٢	١٢١
١٩٧	٢٩٢	١٩٦
٦٩١	٢٨٩	٢٨٨
٦٩٢	٢٩١	٢٩٠
٣٣١	٣٣١	٣٣٠
٣٩٢	٣٩٦	٣٩١
٥٢٦	٧٢٦	٣٢٥

تمت

فہرست معہ قیمت

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
حدیقۃ الاحباب	للعہ	شرح تصوریہ	۳/
مغازی صادقہ	۶/	شرح لمعات	۱۲/
تفرقہ بین اسلام و زندیقہ	۸/	گلبن تاریخ	۔
حقیقت روح انسانی	۶/	محبوب السلاطین	۔/
مجموعہ رسالہ سلوک نقشبندی	۴/	علمائے سلف معہ ضمیمہ مصنفہ اسلام و فضیلت علم	[illegible]
مجموعہ فتاوی عزیزیہ اردو	عال	تحفہ سجانی ترجمہ تحفہ ربانی ارشادات حضرت غوث الثقلین	۔/
بشارت التائبین	عال	حجرہ عباسیہ	[illegible]
دیوان میر غلام علی آزاد سہ جلد	۱۲/	قصہ عورت ڈول	۳/
شرح لوائح	۴/	خوان یغما	۸/

اعلان

فلاح الکونین فی احوال الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً

کتاب منفعت انتساب مفید مشتاقان طواف بیت اللہ و زیارت مدینہ طیبہ مولفہ و مصنفہ سیادت حاجی الحرمین الشریفین جناب حضرت مولوی محمد برہان الدین صاحب مرید و خلیفہ قبلہ و کعبہ مولانا جناب حضرت سید شاہ عبد القادر قادری قدس سرہ الباری عرف حضرت زردبلیشا صاحب مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کا سچا فوٹو ہے۔ قیمت فی کتاب عال سکہ حالی حق تالیف مولوی ملا مراد خان صاحب قادری کو کلاً و جزءً دیا گیا بلا اجازت خان صاحب موصوف قصد طبع نفرمائیں ورنہ بعوض نقصان